# نماز

## کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

۴

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

0333 - 3136872

# نماز

## کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب.......... نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف.......... مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سنہ طباعت:.......... طبع اوّل: ۱۴۳۱ھ۔ ۲۰۱۰ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ مارسٹن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333-3136872

## ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34914596

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34927159

☆ ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ موبائل 0321-2045610

بیت العمار کراچی

# فہرست


| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| ﴿......م......﴾ | |
| ماں باپ نماز میں پکاریں | ۳۱ |
| متشابہ لگ گیا | ۳۲ |
| مجنون | ۳۲ |
| مجنون امام | ۳۳ |
| محاذات کی تفسیر | ۳۳ |
| محاذات کی شرائط | ۳۴ |
| محراب کے اندر کھڑا ہونا | ۳۷ |
| محلّہ کی مسجد میں جماعت نہیں ہوتی | ۳۹ |
| محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا | ۳۹ |
| محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود پڑھنا | ۴۰ |
| مخبوط العقل | ۴۱ |
| مخنث امام | ۴۲ |
| مخنث جماعت میں شامل ہوسکتے ہیں | ۴۲ |
| مخنث کا پیسہ | ۴۲ |
| مخنث کی صف | ۴۲ |
| مخنثوں کی جماعت | ۴۳ |

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|
| ۴۳ | ✦ مدرک........................................ |
| ۴۴ | ✦ مذبح میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ........................................ |
| ۴۴ | ✦ مذی........................................ |
| ۴۵ | ✦ مرتد کی نماز........................................ |
| ۴۶ | ✦ مرد کا سجدہ........................................ |
| ۴۷ | ✦ مرد وعورت کی نماز میں فرق........................................ |
| ۴۷ | ✦ مرض عام........................................ |
| ۴۷ | ✦ مرض کی وجہ سے پاک نہیں رہتا........................................ |
| ۴۸ | ✦ مرہم ناپاک ہے........................................ |
| ۴۸ | ✦ مریخ........................................ |
| ۴۹ | ✦ مریض........................................ |
| ۵۰ | ✦ مریض کا تراویح پڑھنا........................................ |
| ۵۱ | ✦ مریض کو امام بنانا........................................ |
| ۵۱ | ✦ مریض کو نماز کی اطلاع کریں........................................ |
| ۵۲ | ✦ مریض کے لئے سنت ونفل........................................ |
| ۵۲ | ✦ مریض کے لئے نجاست کی حالت میں نماز پڑھنا........................................ |
| ۵۳ | ✦ مریض نے صحت کے زمانے کی نماز قضاء کی........................................ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| ✦ مریض ہوش میں نہیں.................................................. | ۵۴ |
| ✦ مزاحمت کرنا.................................................. | ۵۴ |
| ✦ مزار کا قبہ.................................................. | ۵۴ |
| ✦ مزدلفہ.................................................. | ۵۴ |
| ✦ مسافر امام سہو سجدہ کرے تو مقیم مقتدی کیا کرے.................. | ۵۵ |
| ✦ مسافر امام قعدۂ اُولیٰ کے بعد کھڑا ہوگیا.................................. | ۵۵ |
| ✦ مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدی لاحق کے حکم میں ہے.................. | ۵۶ |
| ✦ مسافر امام نے چار رکعتیں پڑھادیں.................................. | ۵۶ |
| ✦ مسافر جمعہ کی نماز پڑھا سکتا ہے.................................. | ۵۷ |
| ✦ مسافر کے امام کی نماز فاسد ہوگئی.................................. | ۵۷ |
| ✦ مسافر کے لئے تراویح پڑھنا.................................. | ۵۸ |
| ✦ مسافر کے لئے سنت کا حکم.................................. | ۵۸ |
| ✦ مسافر مقتدی کو امام کا مسافر ہونا معلوم نہ ہو.................................. | ۵۹ |
| ✦ مسافر مقتدی نے امام کو مقیم سمجھا.................................. | ۶۰ |
| ✦ مسافر مقتدی نے مقیم امام کے پیچھے دو رکعت پر سلام پھیر دیا.......... | ۶۱ |
| ✦ مسافر مقیم امام کے پیچھے نیت کیسے کرے.................................. | ۶۱ |
| ✦ مسافر نے غلطی سے چار رکعت کی نیت کر لی.................................. | ۶۲ |

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|
| ۶۲ | ✦ مسافر نے مقیم امام کی اقتداء کی.................... |
| ۶۳ | ✦ مسبوق.................... |
| ۶۴ | ✦ مسبوق باقی نماز کے لئے کس وقت کھڑا ہو؟.................... |
| ۶۵ | ✦ مسبوق بقیہ نماز کیسے پڑھے.................... |
| ۶۸ | ✦ مسبوق بھیڑ کے وقت کیا کرے.................... |
| ۶۸ | ✦ مسبوق بھی لاحق بھی.................... |
| ۶۸ | ✦ مسبوق پر سہو سجدہ کا حکم.................... |
| ۶۹ | ✦ مسبوق پر سہو سجدہ واجب ہوا.................... |
| ۶۹ | ✦ مسبوق تشہد پورا کرے.................... |
| ۷۰ | ✦ مسبوق ثناء کب پڑھے.................... |
| ۷۱ | ✦ مسبوق سجدہ سہو میں امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے.................... |
| ۷۲ | ✦ مسبوق سے فرض چھوٹ گیا.................... |
| ۷۲ | ✦ مسبوق کب کھڑا ہو.................... |
| ۷۳ | ✦ مسبوق کو امام بنانا درست نہیں.................... |
| ۷۴ | ✦ مسبوق کو خلیفہ بنایا.................... |
| ۷۴ | ✦ مسبوق کی اقتداء.................... |
| ۷۴ | ✦ مسبوق کی اقتداء درست نہیں.................... |

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|
| ۷۵ | ✦ مسبوق کی باقی رکعتیں قرأت کے اعتبار سے |
| ۷۵ | ✦ مسبوق کی ثناء |
| ۷۶ | ✦ مسبوق کی قرأت |
| ۷۸ | ✦ مسبوق کی نماز امام کی نماز پر موقوف ہے |
| ۷۸ | ✦ مسبوق کے بیٹھتے ہی امام قعدۂ اولیٰ سے کھڑا ہو گیا |
| ۷۹ | ✦ مسبوق مسبوق کو دیکھ کر نماز پوری کرے |
| ۸۰ | ✦ مسبوق نے امام کے پیچھے درود شریف اور دعا پڑھ لی |
| ۸۰ | ✦ مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا |
| ۸۳ | ✦ مسبوق نے امام کے ساتھ سہو سجدہ نہیں کیا |
| ۸۳ | ✦ مسبوق نے قعدہ نہیں کیا |
| ۸۳ | ✦ مستحب ترک ہو جائے |
| ۸۴ | ✦ مستحب نمازیں |
| ۸۵ | ✦ مسجد بند کرنا |
| ۸۶ | ✦ مسجد دور ہونے کی وجہ سے جماعت ترک کرنا |
| ۸۷ | ✦ مسجد دور ہے |
| ۸۷ | ✦ مسجد سے باہر جماعت میں شامل ہونا |
| ۸۸ | ✦ مسجد سے نکلنے کی دعا |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| ✢ مسجد کی اذان واقامت | ۸۸ |
| ✢ مسجد کی بالائی منزل میں جماعت کرنا | ۸۹ |
| ✢ مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا | ۸۹ |
| ✢ مسجد کے بالائی حصے میں نماز پڑھنا | ۸۹ |
| ✢ مسجد کے صحن میں جماعت کرنا | ۹۰ |
| ✢ مسجد میں جگہ خاص کرنا | ۹۰ |
| ✢ مسجد میں جماعت کے بعد منفرد کے لئے اقامت کہنا | ۹۱ |
| ✢ مسجد میں جماعت نہ ملی | ۹۱ |
| ✢ مسجد میں جماعت ہوگئی | ۹۲ |
| ✢ مسجد میں داخل ہونے کی دعا | ۹۲ |
| ✢ مسجدوں کو آباد کریں | ۹۳ |
| ✢ مسجدیں دو ہیں | ۹۴ |
| ✢ مسح کرنے والا امام | ۹۴ |
| ✢ مسح کرنے والے کی امامت | ۹۵ |
| ✢ مسح کی مدت گذر گئی | ۹۶ |
| ✢ مسح کی میعاد ختم ہوگئی | ۹۶ |
| ✢ مسکرانا | ۹۶ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| ✦ مسلک الگ ہے.......... | ۹۷ |
| ✦ مصافحہ.......... | ۹۸ |
| ✦ مصافحہ کرنا.......... | ۹۸ |
| ✦ مصلے.......... | ۹۹ |
| ✦ مصلے کا کونہ ناپاک ہے.......... | ۱۰۰ |
| ✦ مصلے کو لپیٹنا.......... | ۱۰۱ |
| ✦ مصنوعی قبر.......... | ۱۰۱ |
| ✦ مصیبت.......... | ۱۰۱ |
| ✦ معانقہ.......... | ۱۰۲ |
| ✦ معذور.......... | ۱۰۳ |
| ✦ معذور امام.......... | ۱۰۶ |
| ✦ معذور صف میں کہاں کھڑا ہو؟.......... | ۱۰۷ |
| ✦ معذور کا عذر ختم ہو گیا.......... | ۱۰۸ |
| ✦ معذور کب بنتا ہے.......... | ۱۰۸ |
| ✦ معذور کو خلیفہ بنانا.......... | ۱۱۰ |
| ✦ معذور کی اقتداء.......... | ۱۱۰ |
| ✦ معذور کے پیچھے غیر معذور کی اقتداء.......... | ۱۱۱ |

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|
| ۱۱۱ | ✦ معذور نماز کی حالت میں قادر ہو جائے .................... |
| ۱۱۲ | ✦ مغرب کا مستحب وقت .................... |
| ۱۱۳ | ✦ مغرب کا وقت .................... |
| ۱۱۴ | ✦ مغرب کی اذان کے بعد کھڑے ہو کر انتظار کرے یا بیٹھ کر .................... |
| ۱۱۵ | ✦ مغرب کی اذان واقامت میں فصل .................... |
| ۱۱۵ | ✦ مغرب کی ایک رکعت ملی .................... |
| ۱۱۶ | ✦ مغرب کی پہلی دو رکعت میں سورت نہیں ملائی .................... |
| ۱۱۷ | ✦ مغرب کی دو رکعت ملیں .................... |
| ۱۱۷ | ✦ مغرب کی سنت .................... |
| ۱۱۸ | ✦ مغرب کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہوگئی .................... |
| ۱۱۸ | ✦ مغرب کی نماز کب تک ادا کی جاسکتی ہے .................... |
| ۱۱۹ | ✦ مفسدات سے نماز کب فاسد ہوتی ہیں .................... |
| ۱۲۲ | ✦ مقبرہ میں نماز پڑھنے سے ممانعت کی وجہ .................... |
| ۱۲۲ | ✦ مقتدی امام سے آگے بڑھ گیا .................... |
| ۱۲۳ | ✦ مقتدی امام سے آگے نہ ہو .................... |
| ۱۲۴ | ✦ مقتدی ایک تھا پھر اور آ جائے .................... |
| ۱۲۴ | ✦ مقتدی ایک سے زیادہ ہے .................... |

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|
| ۱۲۵ | ✦ مقتدی ایک ہے |
| ۱۲۵ | ✦ مقتدی پر سہو سجدہ کا حکم |
| ۱۲۷ | ✦ مقتدی پر سہو سجدہ واجب ہے |
| ۱۲۷ | ✦ مقتدی سب ایک طرف کھڑے ہوگئے |
| ۱۲۷ | ✦ مقتدی سلام پھیرتے وقت |
| ۱۲۸ | ✦ مقتدی سے غلطی ہوگئی |
| ۱۲۸ | ✦ مقتدی غلطی کرتے ہیں |
| ۱۲۸ | ✦ مقتدی قرأت کے دوران خاموش رہے |
| ۱۲۹ | ✦ مقتدی قعدۂ اولیٰ میں کھڑا ہوگیا |
| ۱۲۹ | ✦ مقتدی کا ایک سجدہ چھوٹ گیا |
| ۱۳۱ | ✦ مقتدی کا بلند مقام پر کھڑا ہونا |
| ۱۳۱ | ✦ مقتدی کا تشہد پورا نہیں ہوا امام کھڑا ہوگیا |
| ۱۳۲ | ✦ مقتدی کا تشہد پورا نہیں ہوا امام نے سلام پھیر دیا |
| ۱۳۲ | ✦ مقتدی کا قدم |
| ۱۳۳ | ✦ مقتدی کا مقتدی کی پیروی کرنا |
| ۱۳۳ | ✦ مقتدی کعبہ سے باہر |
| ۱۳۳ | ✦ مقتدی کو حدث ہوگیا |

| عنوان | صفحہ نمبر |
| --- | --- |
| مقتدی کھڑا ہو گیا | ۱۳۴ |
| مقتدی کی اقتداء | ۱۳۴ |
| مقتدی کی تسبیح پوری نہیں ہوئی | ۱۳۵ |
| مقتدی کی دعائے قنوت پوری نہیں ہوئی امام نے رکوع کر لیا | ۱۳۵ |
| مقتدی کی قرأت | ۱۳۶ |
| مقتدی لی قنوت ختم نہیں ہوئی امام نے رکوع کر لیا | ۱۳۶ |
| مقتدی کی قنوت ختم ہونے سے قبل امام رکوع میں چلا گیا | ۱۳۶ |
| مقتدی کے بیٹھنے سے قبل امام نے سلام پھیر دیا | ۱۳۶ |
| مقتدی نہیں | ۱۳۷ |
| مقتدی نے امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی | ۱۳۷ |
| مقتدی نے تشہد نہیں پڑھا | ۱۳۸ |
| مقتدی نے تکبیر تحریمہ پہلے کہہ دیا | ۱۳۸ |
| مقتدیوں کا دونوں جانب برابر نہ ہونا | ۱۳۹ |
| مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہیں | ۱۳۹ |
| مقتدی ہر رکن امام کے ساتھ ادا کرے | ۱۴۰ |
| مقیم مسافر امام کے پیچھے لاحق کے حکم میں ہے | ۱۴۱ |
| مقیم مسافر امام کے پیچھے نیت کیسے کرے | ۱۴۱ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| ✦ مقیم نے قصر کیا........................................ | ۱۴۲ |
| ✦ مکان کی صفائی کا راز........................................ | ۱۴۲ |
| ✦ مکبر........................................ | ۱۴۲ |
| ✦ مکروہ اوقات........................................ | ۱۴۴ |
| ✦ مکروہ اوقات میں سجدۂ تلاوت کرنا........................................ | ۱۴۹ |
| ✦ مکروہ اوقات میں نفل یا قضاء نماز پڑھنا........................................ | ۱۵۰ |
| ✦ مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ........................................ | ۱۵۱ |
| ✦ مکروہ تحریمی کے ساتھ نماز ادا کی گئی........................................ | ۱۵۲ |
| ✦ مکروہ لباس........................................ | ۱۵۲ |
| ✦ مکروہ ہے........................................ | ۱۵۲ |
| ✦ ملازمت کی وجہ سے جمعہ معاف نہیں........................................ | ۱۵۳ |
| ✦ ملازم کے لئے جماعت چھوڑنا........................................ | ۱۵۴ |
| ✦ ململ کے کپڑے........................................ | ۱۵۴ |
| ✦ منارہ........................................ | ۱۵۵ |
| ✦ منتقل ہونے کے لئے تکبیر کہنا........................................ | ۱۵۵ |
| ✦ منفرد پر سہو سجدہ کا حکم........................................ | ۱۵۵ |
| ✦ منفرد کو حدث ہو جائے........................................ | ۱۵۵ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| ✦ منفرد کی اقتداء........................ | ۱۵۶ |
| ✦ منفرد نے جہری نماز میں آہستہ پڑھا........................ | ۱۵۶ |
| ✦ منفرد نے سری نماز میں جہر کی........................ | ۱۵۷ |
| ✦ منہ اور ناک بند کر کے نماز پڑھنا........................ | ۱۵۷ |
| ✦ منہ چھپا کر نماز پڑھنا........................ | ۱۵۷ |
| ✦ منہ قبلے سے پھیرنا........................ | ۱۵۷ |
| ✦ منی........................ | ۱۵۷ |
| ✦ موبائل........................ | ۱۵۸ |
| ✦ موت کے وقت کی تین سزائیں........................ | ۱۵۹ |
| ✦ موتیا........................ | ۱۵۹ |
| ✦ مؤذن کی اجازت کے بغیر اقامت کہنا........................ | ۱۶۰ |
| ✦ مؤذن مرتد ہو گیا........................ | ۱۶۱ |
| ✦ موذی جانور........................ | ۱۶۲ |
| ✦ موزہ........................ | ۱۶۲ |
| ✦ موزہ اتر گیا........................ | ۱۶۳ |
| ✦ موسیقی کی طرز پر پڑھنا........................ | ۱۶۳ |
| ✦ مونڈھے نرم کرنا........................ | ۱۶۳ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| ✦ مونہہ پر ہاتھ پھیرنا | ۱۶۴ |
| ✦ مہندی | ۱۶۴ |
| ✦ میاں بیوی کی جماعت | ۱۶۵ |
| ✦ میت کی طرف سے نماز ادا کرنا | ۱۶۵ |
| ✦ میدان میں دو صف کا فاصلہ | ۱۶۷ |
| ✦ میلا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا | ۱۶۷ |
| ✦ میلے کپڑے | ۱۶۸ |
| ……ن…… | |
| ✦ نابالغ | ۱۶۹ |
| ✦ نابالغ امام | ۱۶۹ |
| ✦ نابالغ ایک ہے | ۱۷۰ |
| ✦ نابالغ لڑکی مقتدی ہے | ۱۷۰ |
| ✦ نابالغ کی اقتداء | ۱۷۱ |
| ✦ نابالغ مقتدی سے جماعت کا ثواب مل جائے گا | ۱۷۱ |
| ✦ نابینا کا رخ صحیح کرنا | ۱۷۱ |
| ✦ نابینا کو امام بنانا | ۱۷۳ |
| ✦ نابینا کی امامت | ۱۷۴ |

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|
| ۱۷۴ | ✦ نابینا نے غلط رخ پر نماز پڑھی.......... |
| ۱۷۴ | ✦ ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا.......... |
| ۱۷۵ | ✦ ناپاک جگہ پر شیشہ بچھا کر نماز پڑھنا.......... |
| ۱۷۵ | ✦ ناپاک جگہ پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھنا.......... |
| ۱۷۶ | ✦ ناپاک چیز جیب میں ہے.......... |
| ۱۷۶ | ✦ ناپاک کپڑا بدلنے کا انتظام ہے.......... |
| ۱۷۶ | ✦ ناپاک کپڑے.......... |
| ۱۷۷ | ✦ ناپاک کپڑے سے نماز پڑھ لی.......... |
| ۱۷۷ | ✦ ناپاک کپڑے لگ جانا.......... |
| ۱۷۸ | ✦ ناپاک کپڑے نیچے ہیں.......... |
| ۱۷۸ | ✦ ناپاک مرہم.......... |
| ۱۷۹ | ✦ ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھا دی.......... |
| ۱۸۰ | ✦ ناپاکی لگ گئی.......... |
| ۱۸۰ | ✦ ناجائز کمائی سے مسجد بنائی گئی ہے.......... |
| ۱۸۱ | ✦ ناخن بڑھ جائے.......... |
| ۱۸۲ | ✦ ناخن پالش.......... |
| ۱۸۳ | ✦ نادانوں کی بات.......... |

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|
| ۱۸۳ | ✦ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی وجہ.................... |
| ۱۸۳ | ✦ ناقص العقل.................... |
| ۱۸۴ | ✦ ناک اور پیشانی.................... |
| ۱۸۵ | ✦ ناک اور منہ بند کر کے نماز پڑھنا.................... |
| ۱۸۵ | ✦ ناک پر سجدہ کرنا.................... |
| ۱۸۵ | ✦ ناک سے چوہے نکالنا.................... |
| ۱۸۶ | ✦ ناک صاف کرنا.................... |
| ۱۸۶ | ✦ نِ الَّذِیُ.................... |
| ۱۸۶ | ✦ نامحرم عورتوں کی امامت.................... |
| ۱۸۷ | ✦ نبی سے سہو نہیں ہوتا.................... |
| ۱۸۷ | ✦ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی نماز قضاء ہوئی ؟.................... |
| ۱۸۸ | ✦ نجاست.................... |
| ۱۸۹ | ✦ نجاست خفیفہ.................... |
| ۱۹۰ | ✦ نجاست خفیفہ کا حکم.................... |
| ۱۹۱ | ✦ نجاست غلیظہ.................... |
| ۱۹۲ | ✦ نجاست غلیظہ کا حکم.................... |
| ۱۹۳ | ✦ نجاست کی حالت میں مریض کے لئے نماز پڑھنا.................... |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| ✦ نجاست کی شیشی ........................ | ۱۹۳ |
| ✦ نجاست والا کپڑا ........................ | ۱۹۳ |
| ✦ نذر کی نماز ........................ | ۱۹۴ |
| ✦ نسوار ........................ | ۱۹۴ |
| ✦ نسیان ........................ | ۱۹۵ |
| ✦ نشہ کی حالت میں اذان دینا ........................ | ۱۹۵ |
| ✦ نظر ........................ | ۱۹۵ |
| ✦ نظر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی ........................ | ۱۹۶ |
| ✦ نفاس ........................ | ۱۹۶ |
| ✦ نفاس آخری وقت میں آجائے ........................ | ۱۹۹ |
| ✦ نفاس آخری وقت میں آیا ........................ | ۲۰۰ |
| ✦ نفاس سے پاک ہوجائے ........................ | ۲۰۰ |
| ✦ نفاس سے پاک ہوئی ........................ | ۲۰۰ |
| ✦ نفل پڑھنے کا طریقہ ........................ | ۲۰۱ |
| ✦ نفل پڑھنے والا امام ........................ | ۲۰۲ |
| ✦ نفل پڑھنے والے کی اقتداء ........................ | ۲۰۳ |
| ✦ نفل شروع کر کے فاسد کر دی ........................ | ۲۰۳ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| ✦ نفل شروع کرنا صحیح نہ ہو.................... | ۲۰۴ |
| ✦ نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے.................... | ۲۰۴ |
| ✦ نفل قصداً شروع نہیں کی.................... | ۲۰۷ |
| ✦ نفل کی بعض رکعتوں میں قرأت نہیں کی.................... | ۲۰۷ |
| ✦ نفل کی رکعت.................... | ۲۰۸ |
| ✦ نفل کی قدر قیامت میں ہوگی.................... | ۲۰۹ |
| ✦ نفل کی قرأت.................... | ۲۰۹ |
| ✦ نفل کی قضاء.................... | ۲۱۰ |
| ✦ نفل کی نیت سے اقتداء کرنا.................... | ۲۱۰ |
| ✦ نفل کی ہر رکعت میں سورت ملانا ضروری ہے.................... | ۲۱۱ |
| ✦ نفل کے درمیان میں بیٹھنا.................... | ۲۱۱ |
| ✦ نفل مکروہ وقت میں شروع کرنے کا حکم.................... | ۲۱۲ |
| ✦ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا.................... | ۲۱۳ |
| ✦ نفل نماز شروع کر کے فاسد کر دی.................... | ۲۱۳ |
| ✦ نفل نماز میں قرأت کیسے پڑھے.................... | ۲۱۴ |
| ✦ نفل نماز میں قرأت نہیں کی.................... | ۲۱۴ |
| ✦ نفل وتر کے بعد پڑھنا.................... | ۲۱۶ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| ✦ نقش ونگار والے مصلے ........................ | ۲۱۷ |
| ✦ نقشہ ........................ | ۲۱۷ |
| ✦ نقصان کا خطرہ ہوتو نماز توڑنا جائز ہے ........................ | ۲۱۸ |
| ✦ نماز ........................ | ۲۱۸ |
| ✦ نماز احرام ........................ | ۲۱۹ |
| ✦ نماز اور جسمانی صحت ........................ | ۲۱۹ |
| ✦ نماز اور دیوان سنگھ مفتون ........................ | ۲۲۰ |
| ✦ نماز اور یوگا ........................ | ۲۲۰ |
| ✦ نماز اہم عبادت ہونے کی وجہ ........................ | ۲۲۱ |
| ✦ نماز ایک مکمل اور جامع مراقبہ ہے ........................ | ۲۲۶ |
| ✦ نماز پانچ وقت کیوں مقرر ہوئی ........................ | ۲۲۶ |
| ✦ نماز پڑھنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے ........................ | ۲۲۷ |
| ✦ نماز پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں ........................ | ۲۲۷ |
| ✦ نماز پڑھنے کے بعد وقت کے اندر بالغ ہوا ........................ | ۲۲۷ |
| ✦ نماز تراویح اور سائنسی انکشافات ........................ | ۲۲۸ |
| ✦ نماز ترک کرنے والا ........................ | ۲۳۰ |
| ✦ نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہونا ........................ | ۲۳۰ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| ✦ نماز توڑنا................................ | ۲۳۱ |
| ✦ نماز جامع عبادت ہے................................ | ۲۳۴ |
| ✦ نماز چھوڑنے کا نقصان................................ | ۲۳۵ |
| ✦ نماز حاجت................................ | ۲۳۶ |
| ✦ نماز حد فاصل ہے................................ | ۲۳۷ |
| ✦ نماز ختم کرنے کے بعد دعائیں پڑھنے کا راز................................ | ۲۳۸ |
| ✦ نماز دکھوں کا علاج................................ | ۲۳۸ |
| ✦ نماز سے ڈاکٹر نے منع کر دیا................................ | ۲۴۱ |
| ✦ نماز سے فیض ملتا ہے................................ | ۲۴۱ |
| ✦ نماز سے گناہ معاف ہونے کا راز................................ | ۲۴۲ |
| ✦ نماز صحیح ہونے کی شرائط................................ | ۲۴۴ |
| ✦ نماز عشق................................ | ۲۴۴ |
| ✦ نماز فرض عین ہے................................ | ۲۴۵ |
| ✦ نماز فرض ہے................................ | ۲۴۵ |
| ✦ نماز قتل................................ | ۲۴۶ |
| ✦ نماز کا ثواب................................ | ۲۴۷ |
| ✦ نماز کا حقیقی مقصد................................ | ۲۴۸ |

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|
| ۲۴۹ | ✦ نماز کا طریقہ |
| ۲۶۲ | ✦ نماز کا محاسبہ سب سے پہلے ہوگا |
| ۲۶۳ | ✦ نماز کا معنی |
| ۲۶۵ | ✦ نماز کا منکر |
| ۲۶۶ | ✦ نماز کا ورزشی چارٹ |
| ۲۶۷ | ✦ نماز کا وقت مقرر ہے |
| ۲۶۸ | ✦ نماز کیا ہے |
| ۲۶۹ | ✦ نماز کی پابندی |
| ۲۷۰ | ✦ نماز کی حقیقت |
| ۲۷۲ | ✦ نماز کی رکعتوں کی گنتی یاد نہیں رہتی |
| ۲۷۲ | ✦ نماز کی فضیلت |
| ۲۷۴ | ✦ نماز کی نیت توڑنے کا طریقہ |
| ۲۷۴ | ✦ نماز کے بعد |
| ۲۷۵ | ✦ نماز کے بعد کتاب سنانا |
| ۲۷۶ | ✦ نماز کے پابند بننے کا طریقہ |
| ۲۷۷ | ✦ نماز کے دوران بیمار ہوگیا |
| ۲۷۷ | ✦ نماز کے دوران سجدے میں ہاتھوں کو سیدھا رکھنا |

| صفحہ نمبر | عنوان |
| --- | --- |
| ۲۷۸ | ✦ نماز کے شروع میں ایک مقتدی تھا بعد میں اور آئے ........................ |
| ۲۷۸ | ✦ نماز کے نور سے فرشتہ پیدا کیا جاتا ہے ........................ |
| ۲۷۹ | ✦ نماز مجموعہ عجائب ........................ |
| ۲۷۹ | ✦ نماز گناہوں کو دور کرنے والی ہے ........................ |
| ۲۸۰ | ✦ نماز موقوف کب ہوتی ہے ........................ |
| ۲۸۰ | ✦ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا منع ہے ........................ |
| ۲۸۱ | ✦ نماز میں تاخیر کرنا ........................ |
| ۲۸۲ | ✦ نماز میں خوفزدہ ہو کر کھڑا ہونے کا راز ........................ |
| ۲۸۳ | ✦ نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں ........................ |
| ۲۸۶ | ✦ نماز میں فرق ........................ |
| ۲۸۸ | ✦ نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا ........................ |
| ۲۸۹ | ✦ نماز میں مؤدب کھڑا ہونے کی حکمت ........................ |
| ۲۸۹ | ✦ نماز میں نام مبارک سن کر درود پڑھنا ........................ |
| ۲۹۰ | ✦ نماز میں وضو ٹوٹ جائے ........................ |
| ۲۹۲ | ✦ نمازوں کا فدیہ ........................ |
| ۲۹۳ | ✦ نمازی کا دوسرے نمازی کے کہنے پر عمل کرنا ........................ |
| ۲۹۳ | ✦ نمازی کے آگے بے خیالی سے گذر گیا ........................ |

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|
| ۲۹۴ | ✦ نمازی کے آگے سے عورت گذری........................ |
| ۲۹۴ | ✦ نمازی کے آگے سے گذرنا........................ |
| ۲۹۵ | ✦ نمازی کے آگے سے گذرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی........................ |
| ۲۹۵ | ✦ نمازی کے آگے سے گذرنے کا وبال........................ |
| ۲۹۶ | ✦ نمازی کے آگے سے گذرنے کی حد........................ |
| ۲۹۷ | ✦ نمازی کے آگے سے ہٹنا........................ |
| ۲۹۷ | ✦ نمازی کے سامنے سے گذرنا........................ |
| ۲۹۸ | ✦ نمازیں سب سے پہلے کس نے پڑھیں........................ |
| ۳۰۰ | ✦ نمازیوں کا حشر........................ |
| ۳۰۰ | ✦ نمازیوں کی مثال........................ |
| ۳۰۱ | ✦ ننگا آدمی........................ |
| ۳۰۱ | ✦ ننگا امام........................ |
| ۳۰۲ | ✦ ننگے پاؤں چلنے والا........................ |
| ۳۰۲ | ✦ ننگے سر........................ |
| ۳۰۳ | ✦ ننگے سر نماز پڑھنا........................ |
| ۳۰۳ | ✦ ننگے کو کپڑا مل گیا........................ |
| ۳۰۳ | ✦ ننگے ہو کر نماز پڑھنا........................ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| ✦ نوافل | ۳۰۴ |
| ✦ نوافل کا فائدہ | ۳۰۴ |
| ✦ نوافل کی حکمت | ۳۰۴ |
| ✦ نوافل کی کثرت | ۳۰۵ |
| ✦ نوٹ | ۳۰۵ |
| ✦ نورانی نماز | ۳۰۶ |
| ✦ نئے کپڑے | ۳۰۶ |
| ✦ نئے نمازی لوٹائی جانے والی جماعت میں شریک ہو سکتے ہیں یا نہیں | ۳۰۷ |
| ✦ نیت | ۳۰۷ |
| ✦ نیت باندھنا اور سائنس | ۳۰۸ |
| ✦ نیت بدلنے سے نماز بدل جاتی ہے | ۳۰۹ |
| ✦ نیت زبان سے غلط نکل گئی | ۲۰۹ |
| ✦ نیت کے بغیر نماز شروع کردی | ۳۱۰ |
| **و** | |
| ✦ واجبات نماز | ۳۱۱ |
| ✦ واجب ترک کرنا | ۳۱۸ |
| ✦ واجب ترک ہو جائے | ۳۱۹ |

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|
| ۳۱۹ | ✦ واجب چھوٹ جائے |
| ۳۲۰ | ✦ واجب رہ جائے |
| ۳۲۰ | ✦ واجب رہ گیا امام کے پیچھے |
| ۳۲۰ | ✦ واجب قرأت کی مقدار |
| ۳۲۱ | ✦ واجب قصداً چھوڑ دے |
| ۳۲۱ | ✦ واجب کا منکر |
| ۳۲۲ | ✦ واجب نمازیں |
| ۳۲۳ | ✦ واحد کو جمع پڑھنا |
| ۳۲۳ | ✦ وبائی امراض |
| ۳۲۴ | ✦ وبرکاتہ |
| ۳۲۴ | ✦ وتر کا آخری قعدہ بھول گیا |
| ۳۲۵ | ✦ وتر کا فدیہ |
| ۳۲۵ | ✦ وتر کا وقت |
| ۳۲۷ | ✦ وتر کب پڑھے |
| ۳۲۸ | ✦ وتر کی تیسری رکعت میں سیدھا رکوع میں چلا گیا |
| ۳۲۸ | ✦ وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہوا |
| ۳۲۹ | ✦ وتر کی جماعت |

| عنوان | صفحہ نمبر |
| --- | --- |
| + وتر کی جماعت رمضان کے ساتھ خاص ہے........ | ۳۳۰ |
| + وتر کی جماعت میں شامل ہونا........ | ۳۳۰ |
| + وتر کی دوسری رکعت پر سلام پھیر کر نفل کی نیت باندھ لی........ | ۳۱۱ |
| + وتر کی نماز........ | ۳۳۲ |
| + وتر کی نماز کا طریقہ........ | ۳۳۲ |
| + وتر کی نماز کے لئے اذان دینا........ | ۳۳۴ |
| + وتر کی نیت........ | ۳۳۴ |
| + وتر کی ہر رکعت میں سورت ملانا ضروری ہے........ | ۳۳۵ |
| + وتر کے بعد تہجد پڑھنا........ | ۳۳۵ |
| + وتر کے بعد دو رکعت پڑھنا........ | ۳۳۶ |
| + وتر کے بعد نفل........ | ۳۳۶ |
| + وتر کے بعد نفل پڑھنا........ | ۳۳۷ |
| + وتر کے قعدہ اولیٰ........ | ۳۳۷ |
| + وتر میں دعائے قنوت پڑھنا........ | ۳۳۹ |
| + وتر میں دعائے قنوت پوری نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا........ | ۳۳۹ |
| + وتر میں دعائے قنوت سے پہلے ہاتھ باندھ لے........ | ۳۳۹ |
| + وتر میں فاتحہ پڑھ کر رکوع میں چلا گیا........ | ۳۴۰ |

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|
| ۳۴۰ | ✦ وسوسہ.................................... |
| ۳۴۱ | ✦ وسوسہ کا علاج.................................... |
| ۳۴۱ | ✦ وصیت کے باوجود فدیہ نہیں دیا.................................... |
| ۳۴۲ | ✦ وضوٹوٹ جائے.................................... |
| ۳۴۲ | ✦ وضوٹوٹ جائے تو نمازیوں کے سامنے سے گذرنا.................................... |
| ۳۴۳ | ✦ وضوٹوٹ گیا.................................... |
| ۳۴۳ | ✦ وضو کے بعد شک ہوگیا.................................... |
| ۳۴۴ | ✦ وضو کے بغیر نماز پڑھادی.................................... |
| ۳۴۴ | ✦ وضو میں شبہ ہوگیا.................................... |
| ۳۴۵ | ✦ وضو میں شک ہوگیا.................................... |
| ۳۴۵ | ✦ وضو نہ ہونے کا خیال آیا.................................... |
| ۳۴۵ | ✦ وقت تنگ ہوجائے.................................... |
| ۳۴۶ | ✦ وقت دو دفعہ آئے.................................... |
| ۳۴۶ | ✦ وقت کم ہوتو چھوٹی سورتیں پڑھنا.................................... |
| ۳۴۷ | ✦ وقت متعین کا اہتمام لازم ہے.................................... |
| ۳۴۷ | ✦ ولادت.................................... |
| ۳۴۹ | ✦ ولدالزنا کی امامت.................................... |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| ✦ وہم کا علاج | ۳۴۹ |
| ہ | |
| ✦ ہاتھ | ۳۵۰ |
| ✦ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا | ۳۵۰ |
| ✦ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کی وجہ | ۳۵۱ |
| ✦ ہاتھ باندھ لے | ۳۵۱ |
| ✦ ہاتھ باندھنا | ۳۵۲ |
| ✦ ہاتھ باندھنا اور سائنس | ۳۵۲ |
| ✦ ہاتھ باندھنے کا طریقہ | ۳۵۳ |
| ✦ ہاتھ پاؤں نہیں | ۳۵۴ |
| ✦ ہاتھ ٹیک کر اٹھنا | ۳۵۵ |
| ✦ ہاتھ کانوں تک اٹھانے کا طریقہ | ۳۵۶ |
| ✦ ہاتھ کو زانوؤں پر نہ رکھنا | ۳۵۷ |
| ✦ ہاتھ کی انگلیاں | ۳۵۷ |
| ✦ ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا اور سائنسی حقائق | ۳۵۸ |
| ✦ ہائی بلڈ پریشر کا علاج | ۳۵۸ |
| ✦ ہائے | ۳۵۹ |

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|
| ۳۵۹ | ✦ ہائے ہائے کرنا.................... |
| ۳۵۹ | ✦ ہر رکعت کے شروع میں.................... |
| ۳۶۰ | ✦ ہسپتال کے یونیفارم میں نماز پڑھنا.................... |
| ۳۶۰ | ✦ ہلکی نماز پڑھنا.................... |
| ۳۶۱ | ✦ ہنسنا.................... |
| ۳۶۲ | ✦ ہوا خارج ہو جاتی ہے.................... |
| ۳۶۳ | ✦ ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا.................... |
| ۳۶۴ | ✦ ہوش وحواس.................... |
| ۳۶۴ | ✦ ہونٹ بند کر کے قرأت کرنا.................... |
| | ......ی...... |
| ۳۶۵ | ✦ یا اللہ کہنا.................... |
| ۳۶۵ | ✦ ''یرحمک اللہ'' کہنا.................... |

ل

# ماں باپ نماز میں پکاریں

اگر کسی کو نماز کی حالت میں اس کے ماں باپ پکاریں، تو اگر فرض نماز ہے تو نہ توڑے اور اگر نفل ہے اور ماں باپ جانتے ہیں کہ بیٹا نماز میں ہے تو اس صورت میں نماز نہ توڑنا بہتر ہے، اگر توڑ دے گا تو گناہ نہیں ہوگا، اور اگر والدین کو نماز میں ہونے کا علم نہیں تو ان کو خوش کرنے کے لئے نماز توڑ دینا چاہئے، پھر بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔

اور اگر جان بچانے کے لئے یا کسی کو مصیبت سے بچانے کے لئے بلا رہے ہیں تو ان صورتوں میں فرض ہو یا نفل نماز توڑ کر ان کو بچانے کی کوشش کرنا فرض ہوگا۔(۱)

---

(۱) ویجب لاغاثة ملهوف وغريق وحريق لا لنداء احد ابويه بلا استعانة الا فى النفل، فان علم انه يصلى لا بأس ان لايجيبه وان لم يعلم اجابه، الدر المختار (قوله لا غاثة ملهوف) سواء استغاث بالمصلى او لم يعين احدا فى استغاثته اذا قدر على ذلك ومثله خوف تردى اعمى فى بئر مثلا اذا غلب على ظنه سقوطه (قوله لا لنداء احد ابويه الخ) المراد بهما الاصول وان علوا وظاهر سياقه انه نفى لوجوب الاجابة فيصدق مع بقاء الندب والجواز، قلت: لكن ظاهر الفتح انه نفى للجواز، وبه صرح فى الامداد بقوله اى لا قطعها بنداء احد ابويه من غير استغاثة وطلب اعانة لان قطعها لا يجوز الا لضرورة، وقال الطحاوى: هذا فى الفرض وان كان فى نافلة ان علم احد ابويه انه فى الصلاة وناداه لا بأس ان لا يجيبه وان لم يعلم يجيبه (قوله الا فى النفل) اى فيجيبه وجوبا وان لم يستغث لانه ليم عابد بنى اسرائيل على تركه الاجابة، وقال صلى الله عليه وسلم مامعناه، لو كان فقيها لاجاب امه، وهذا ان لم يعلم انه يصلى، فان علم لا تجب الاجابة لكنها اولىٰ كما يستفاد من قوله لا بأس، الخ، فقوله فان علم تفصيل الحكم المستثنىٰ وقد يقال: ان لا بأس هنا لدفع ما يتوهم ان عليه بأسا فى عدم الاجابة وكونه عقوقا فلا يفيد ان الاجابةاولىٰ، شامى: ۱/ ۶۵۴ ـ ۶۵۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب فى احكام المسجد، ط: سعيد كراچى. و: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة، مطلب قطع الصلاة، الخ، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۱۰۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ومما يتصل بذلک مسائل،ط: رشيدية كوئٹه.

## متشابہ لگ گیا

نماز میں پڑھتے پڑھتے متشابہ ہوگیا اور دوسری جگہ کی دو تین آیات پڑھ لیں پھر یاد آنے پر ابتداء سے قرأت کر لی تو نماز ہو جائے گی،(۱) سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، اگر غلطی سے سہو سجدہ کر لیا تب بھی نماز ہو جائے گی۔(۲)

## مجنون

☆......اگر کسی کو جنون لاحق ہوا، اور اس حالت میں پانچ نمازوں سے زیادہ وقت گذر گیا پھر اس کے بعد افاقہ ہوا، تو اس صورت میں گذشتہ چھ نمازیں یا اس سے زائد نمازیں جو فوت ہوگئی ہیں ان کی قضاء نہیں ہے، البتہ جس وقت افاقہ ہوا اگر اس وقت میں صرف نیت کر کے ''اللّٰہ اکبر'' کہنے کا وقت ہے تو وہ نماز فرض ہوگی اور اس کو ادا کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) لو ذكر اية مكان آية ان وقف وقفا تاما ثم ابتدأ باية اخرىٰ او ببعض آية لا تفسد كما لو قرأ والعصر ان الانسان ثم قال ان الابرار لفى نعيم. الخ، هندية: ۱/۸۰ الفصل الخامس فى زلة القارى، ط: مكتبه حقانيه پشاور. قاضيخان: ۱/۱۵۳، فصل فى قراءة القرآن خطأ، ط: رشيديه كوئٹة. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۱۱۷، الفصل الثانى عشر فى زلة القارى ،ط: امجد اكيڈمى.

(۲) ولو سلم ساهيا...... ولو ظن الامام السهو فسجد له ، فتابعه فبان ان لا سهو فالاشبه الفساد لاقتدائه فى موضع الانفراد، الدر المختار، (قوله فالاشبه الفساد) وفى الفيض: وقيل لا تفسد وبه يفتىٰ، وفى البحر عن الظهيرية قال الفقيه ابو الليث : فى زماننا لا تفسد، لان الجهل فى القراء غالب آه، والله اعلم ، شامى: ۱/۵۹۹، قبيل باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچى.

(۳) ومن اغمى عليه خمس صلوات قضى ولو اكثر لا يقضى والجنون كالاغماء وهو الصحيح ثم الكثرة تعتبر من حيث الاوقات عند امام محمد وهو الاصح، هندية: ۱/۱۳۷، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: حقانيه پشاور. شامى: ۲/۱۰۲، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى.

☆......اور اگر جنون کی حالت میں پانچ وقت یا اس سے کم وقت کی نمازیں نکل چکی ہیں تو افاقہ ہونے کے بعد پانچ وقت کے اندر اندر جتنی نمازیں فوت ہوگئی ہیں ان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہوگی، کیونکہ یہ معذور کے حکم میں نہیں ہوگا۔(۱)

☆......بے ہوش آدمی کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

## مجنون امام

ہوش والے کی اقتداء مجنون، مست اور بے ہوش، بے عقل کے پیچھے درست نہیں۔(۳)

## محاذات کی تفسیر

محاذات کی تفسیر یہ ہے کہ عورت کا ٹخنہ اور پنڈلی مرد کے کسی عضو کے برابر ہو،

---

(۱)(ومن جن او اغمی علیه) ...... (یوما ولیلة قضی الخمس وان زاد وقت صلاة سادسة(لا) للحرج ولو افاق فی المدة، فان لافاقته وقت معلوم قضی والا، لا، الدر المختار، (قوله فان لا فاقته وقت معلوم) مثل ان یخف عنه المرض عند الصبح مثلا فیفیق قلیلا ثم یعاوده فیغمی علیه تعتبر هٰذه الافاقة فیبطل ما قبلها من حکم الاغماء اذا کان اقل من یوم ولیلة وان لم یکن لافاقته وقت معلوم لکنه یفیق بغتة فیتکلم بکلام الاصحاء ثم یغمی علیه فلا عبرة بهٰذه الافاقة، شامی: ۱۰۲/۲، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱۹۵/۱، الفصل الحادی والعشرون، فی صلاة المریض، ط: رشیدیه کوئٹة. هندیة: ۱۳۷/۱، الباب الرابع عشر فی صلاة المریض، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) والجنون کالاغماء کذا ذکره ابو سلیمان رحمه الله فتح القدیر: ۴۶۳/۱، باب صلاة المریض، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی بمصر، انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) وکذا لا یصح الاقتداء بمجنون مطبق او متقطع فی غیر حالة افاقته وسکران. الدر المختار، (قوله بمجنون مطبق) ...... وانما لم یصح الاقتداء به لانه لا صلاة له لعدم تحقق النیة ولعدم الطهارة، شامی: ۵۷۸/۱، باب الامامة، مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده، ط: سعید کراچی.

البتہ بعض فقہاء نے ٹخنے اور پنڈلی کے بجائے پورے قدم کی محاذات کا اعتبار کیا ہے، لہذا اگر عورت مرد کے پیچھے کھڑی ہونا چاہتی ہے تو عورت کے قدم کا کوئی حصہ مرد کے قدم کے کسی حصے کے برابر نہ ہو، اس کی صورت یہ ہے: (۱)

مرد
عورت

## محاذات کی شرائط

جماعت کی نماز میں عورت کا مرد کے برابر میں کھڑے ہونے کی صورت میں مرد کی نماز فاسد ہونے کے لئے یہ شرائط ہیں:

۱...... عورت بالغ ہوچکی ہو، خواہ جوان ہو یا بوڑھی یا نابالغ ہو مگر جماع کے قابل ہو، اگر کوئی کم سن نابالغ لڑکی جماعت کی نماز میں مرد کے برابر آجائے تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۲...... دونوں نماز میں ہوں، اگر ایک نماز میں ہو اور دوسرا نماز میں نہ ہو تو اس

---

(۱) ومحاذاة المشتهاة بساقها و كعبها فى الاصح ولو محرما له او زوجته اشتهيت ...... (قوله قدر ذراع) ...... الذى يكون بين القدمين ومحل السجود اى موضع منه او لا بد من كونها بين قدميها وقدمه وعليه انما يكون اذا تحاذت الاقدام فاما لو تقدم عليها هل يعتبر كونها بحذاء قدميه او قدميها وهذه حادثة الفتوىٰ فليراجع، حاشية الطحطاوى على المراقى: ۱/ ۳۴۵۔ ۳۴۷، باب ما يفسد الصلاة، ط: المكتبة الغوثية كراچى، و: ۳۲۹۔ ۳۳۰، ط: قديمى كراچى. هندية: ۱/ ۸۹، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والماموم ط: حقانيه پشاور.

واذا حاذته ولو بعضو واحد (قوله وخصه الزيلعى) حيث قال المعتبر فى المحاذاة الساق والكعب فى الاصح وبعضهم اعتبر القدم...... المحاذاة ان يحاذى عضو منها عضوا من الرجل حتىٰ لو كانت المرأة على الظلة ورجل بحذائها اسفل منها ......لان المراد بقوله ان يحاذى عضو منها هو قدم المرأة لا غير الخ، الدر المختار، مع شرحه رد المحتار: ۱/ ۵۷۲، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

صورت میں عورت کے مرد کے برابر آجانے سے مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۳......مرد اور عورت کے درمیان کوئی حائل نہ ہو، اگر دونوں کے درمیان کوئی پردہ یا سترہ حائل ہو تو اس صورت میں مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر دونوں کے درمیان میں اتنی خالی جگہ ہے کہ ایک آدمی وہاں کھڑا ہو سکے تو اس صورت میں بھی مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اور خالی جگہ کو حائل سمجھا جائے گا۔

۴......عورت میں نماز صحیح ہونے کی شرائط موجود ہوں، اگر عورت پاگل ہے یا حیض و نفاس کی حالت میں ہے تو ایسی عورت کے مرد کے برابر آنے سے مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

(۵) جنازے کی نماز نہ ہو، جنازے کی نماز میں عورت مرد کے برابر آکر کھڑی ہو تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۶......عورت نماز میں مرد کے برابر کم سے کم ایک رکن کی مقدار رہے، اگر کم سے کم ایک رکن سے کم مقدار تک برابر میں رہی تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی، مثلاً عورت نماز میں مرد کے برابر اتنی دیر تک رہے کہ ایک مرتبہ رکوع ہو سکتا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر اس سے کم ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۷......تحریمہ دونوں کی ایک ہو، یعنی برابر نماز پڑھنے والی عورت نے برابر کے مرد کی اقتداء کی، یا دونوں نے کسی تیسرے آدمی کی اقتداء کی۔

۸......دونوں کی نماز ایک ہی قسم کی ہو، یعنی دونوں امام کی اقتداء کر کے نماز پڑھ رہے ہوں، اگر ان میں سے ایک امام کی اقتداء کر کے نماز پڑھ رہا ہے، اور دوسرا اقتداء کیے بغیر تنہا نماز پڑھ رہا ہے یا دونوں انفرادی طور پر نماز پڑھ رہے ہیں لیکن ایک دوسرے

کے برابر میں ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، مثلاً ایک مسبوق ہے دوسرا لاحق ہے، یا دونوں مسبوق ہیں تو نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ مسبوق امام کے سلام کے بعد تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہے، ہاں اگر دونوں لاحق ہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ لاحق مقتدی کے حکم میں ہے۔

۹...... دونوں کی جگہ ایک ہو، اگر دونوں کی جگہ الگ الگ ہے مثلاً ایک مسجد کے اندر ہے اور ایک مسجد کے باہر تو اس صورت میں ایک دوسرے کے برابر میں ہونے کی صورت میں بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۱۰...... دونوں ایک ہی طرف ہو کر نماز پڑھتے ہوں، اگر دونوں کی جہت مختلف ہو، مثلاً اندھیری رات میں قبلہ معلوم نہ ہو، اور ہر شخص اپنے گمان غالب پر عمل کیا ہو، اور ہر ایک کی رائے دوسرے کی رائے کے خلاف ہو، یا کعبہ کے اندر نماز ہو رہی ہے، اور ہر آدمی مختلف جہت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہا ہو، اس صورت میں عورت کا مرد کے برابر میں ہونے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۱۱...... امام نے اس عورت کی امامت کی نیت نماز شروع کرتے وقت کی ہو، اگر امام نے اس عورت کی امامت کی نیت نہیں کی تو پھر اس صورت میں عورت مرد کے برابر میں آنے کی صورت میں مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی، بلکہ اس عورت کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱) محاذاۃ المرأۃ الرجل مفسدۃ لصلاتہ، ولھاشرائط:
(منھا) ان تکون المحاذیۃ مشتھاۃ تصلح للجماع، ولا عبرۃ للسن وھو الاصح کذا فی التبیین حتیٰ لو کانت صبیۃ لا تشتھی وھی تعقل الصلاۃ فحاذت لا تفسد صلاتہ کذا فی الکافی.
(ومنھا) ان تکون الصلاۃ مطلقۃ وھی التی لھا رکوع وسجود وان کان یصلیان بالایماء.

# محراب کے اندر کھڑا ہونا

☆......امام کے لئے جماعت کی نماز پڑھاتے وقت محراب کے اندر کھڑا ہونا مکروہ ہے اوراگرامام کے قدم کا کچھ حصہ محراب سے باہر ہے تو کراہت نہیں

(منها) ان تكون الصلاة مشتركة تحريمة واداء ونعنى بالشركة تحريمة ان يكونا بانيين تحريمتهما على تحريمة الامام حقيقة ونعنى بالشركة اداء ان يكون لهما امام فيما يوديان تحقيقا او تقديرا ، فالمدرك بأن تحريمته على تحريمة الامام وبأن اداء ه على ادائه حقيقة واللاحق بان تحريمته على تحريمة الامام حقيقة وبان اداء ه فيما يقضيه على اداء الامام تقديرا والمسبوق فى بأن حق التحريمة منفرد فيما يقضيه ، فلو حاذت الرجل المرأة فيما يقضيان لا تفسد صلاته كذا فى التبيين.

(ومنها) ان يكونا فى مكان واحد حتىٰ لو كان الرجل على الدكان والمرأة على الارض والدكان مثل قامة الرجل لا تفسد صلاته.

(منها) ان يكونا بلا حائل حتىٰ لو كان فى مكان متحد بان كانا على الارض او على الدكان الا ان بينهما اسطوانة لا تفسد صلاته هكذا فى الكافى، وادنىٰ الحائل قدر موخر الرحل وغلظه غلظ الاصبع ، والفرجة تقوم مقام الحائل، وادناه قدر ما يقوم فيه الرجل كذا فى التبيين،

(ومنها) ان تكون ممن تصح منها الصلاة حتىٰ ان المجنونة اذا حاذته لا تفسد صلاته كذا فى الكافى.

(ومنها) ان ينوى الامام امامتها او امامة النساء وقت الشروع لا بعده ولا يشترط حضور النساء لصحة نيتهن.

(ومنها) ان تكون المحاذاة فى ركن كامل حتىٰ لو كبرت فى صف وركعت فى آخر وسجدت فى ثالث فسدت صلاة من عن يمينها ويسارها وخلفها من كل صف.

(ومنها) ان تكون جهتهما متحدة حتىٰ لو اختلفت لا تفسد ولا يتصور اختلاف الجهة الا فى جوف الكعبة او فى ليلة مظلمة وصلى كل بالتحرى الى جهة، هندية: ۱/۸۹، الباب الخامس فى الامامة، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والماموم ، ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۱/۵۷۲۔ ۵۷۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/۳۵۴، باب الامامة، قوله وان حاذته مشتهاة الخ، حاشية الطحطاوى على المراقى،ص: ۳۲۹، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمى كراچى.

ہوگی۔(۱)

☆......امام جماعت کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد محراب کے اندر انفرادی طور پر سنت اور نفل وغیرہ پڑھ سکتا ہے اس میں کوئی قباحت نہیں۔(۲)

☆......اگر نمازیوں کے ازدحام اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے امام کو مجبوراً محراب کے اندر کھڑے ہونے کی نوبت آئی تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) وکره ......... (وقيام الامام في المحراب لا سجوده فيه) وقدماه خارجة لان العبرة للقدم مطلقا) الدر المختار مع الرد: ۱/۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها،ط: سعيد كراچی.
ويكره قيام الامام وحده في الطاق وهو المحراب لا يكره سجوده فيه اذا كان قائما خارج المحراب، هندية: ۱/۱۰۸، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، ط: حقانيه پشاور.

(۲) وفي الجوهرة: ويكره للامام التنفل في مكانه لا للمؤتم، وقيل يستحب كسر الصفوف وفي الخانية: يستحب للامام التحول ليمين القبلة يعني يسار المصلي لتنفل اوورد، وخيره في المنية: بين تحويله يمينا وشمالا واماما وخلفا وذهابه لبيته، الدر المختار (قوله وخيره الخ) ...... وان كان بعدها تطوع وقام يصليه يتقدم او يتاخر او ينحرف يمينا او شمالا او يذهب الى بيته فيتطوع ثمه الخ. شامي: ۱/۵۳۱، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها،مطلب فيما لو زاد على العدد الوارد في التسبيح، عقب الصلاة،ط: سعيد كراچی.

(۳) واذا ضاق المسجد بمن خلف الامام فلا بأس بان يقوم في الطاق، هندية: ۱/۱۰۸، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة ولا يكره، ط: حقانيه پشاور.
وهذا كله عند عدم العذر ...... او في المحراب بضيق المكان لم يكره (قوله فلو قاموا الخ) ...... وحكى الحلواني عن ابي الليث لا يكره وقيام الامام في الطاق عند الضرورة بأن ضاق المسجد على القوم، شامي: ۱/۶۴۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچی. تاتارخانية: ۱/۵۶۹، باب ما يكره للمصلي وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچی.
ويكره (قيام الامام) بجملته (في المحراب) لاقيامه خارجه وسجوده فيه سمى محرابا لانه يحارب النفس والشيطان بالقيام اليه، والكراهة لا شتباه الحال على القوم، واذا ضاق المكان فلا كراهة، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۶۰-۳۶۱، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچی.

## محلّہ کی مسجد میں جماعت نہیں ہوتی

اگر محلّہ کی مسجد میں جماعت کا انتظام نہیں ہے تو اپنے محلّہ کی مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں نہ جائے بلکہ اگر تنہا بھی نماز پڑھنی پڑے تو وہیں اذان دے کر نماز پڑھے کیونکہ اپنے محلّہ کی مسجد کا حق زیادہ ہے، اور اس کو آباد کرنا ضروری ہے۔ (۱)

## محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا

محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا اس مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے جس میں لوگ زیادہ جمع ہوتے ہوں، کیونکہ محلّہ کی مسجد کا وہاں کے رہنے والوں پر حق ہوتا ہے، لہٰذا محلّہ والوں کو چاہئے کہ محلّہ کی مسجد کا حق ادا کریں اور اس میں نماز پڑھ کر اس کو آباد کریں۔ (۲)

---

(۱) رجل صلی فی المسجد الجامع لکثرة الجمع لا یصلی فی مسجد حیه فانه یصلی فی مسجد منزله وان کان قومه اقل ولم یکن فی مسجد منزله موذن فانه یذهب الی مسجد منزله یوذن فیه ویصلی وان کان واحدا لان لمسجد منزله حقا علیه فیودی حقه، قاضیخان علی هامش الفتاویٰ الهندیة: ۱/ ٦٧، فصل فی المسجد، ط: حقانیه پشاور، شامی: ۱/ ۵۵۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/ ۲۲۸، الفصل السادس والعشرون فی المسجد، ط: رشیدیة کوئٹه.

بخلاف ما اذا لم یصل فیه احد لان الحق تعین علیه، شامی: ۱/ ۵۵۵، قبل قوله ونحوه باب الامامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی.

(۲) قلت: لکن فی الخانیة: وان لم یکن لمسجد منزله موذن فانه یذهب الیه ویوذن فیه ویصلی وان کان واحدا لان لمسجد منزله حقا علیه فیودی حقه، موذن مسجد لا یحضر مسجده احد قالوا وهو یوذن ویقیم ویصلی وحده وذلک احب من ان یصلی فی مسجد آخر...... بخلاف ما اذا لم یصل فیه احد لان الحق تعین علیه، شامی: ۱/ ۵۵۵، باب الامامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی. قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/ ٦٧، باب الاذان ،ط: مکتبه حقانیه پشاور، خلاصة الفتاویٰ: ۱/ ۲۲۸، الفصل السادس والعشرون فی المسجد، ط: رشیدیة کوئٹه.

## محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود پڑھنا

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام سن کر درود شریف پڑھنا چاہئے،(۱)

حدیث شریف میں اس کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے لیکن یہ حکم نماز سے باہر کا ہے، نماز میں یہ حکم نہیں ہے، اس لئے اگر کوئی شخص نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود شریف پڑھے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ اس نے نماز میں قصداً جواب دیا ہے اور نماز میں قصداً جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۲)

☆......اور اگر کسی نمازی نے جواب دینے کے قصد کے بغیر ایسے ہی درود شریف پڑھ لیا ہے، تو نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ درود شریف پڑھنے سے نماز فاسد

---

(۱) (قوله فی الاصح) صححه الزاهدی فی المجتبیٰ لکن صحح فی الکافی وجوب الصلاة مرة فی کل مجلس کسجود التلاوة حیث قال فی باب التلاوة: وهو کمن سمع اسمه علیه الصلاة والسلام مرارا لم تلزمه الصلاة الا مرة فی الصحیح، لان تکرار اسمه صلی الله علیه وسلم لحفظ سننه التی بها قوام الشریعة، فلو وجبت الصلاة بکل مرة لأ فضی الی الحرج غیر انه یندب تکرار الصلاة، الخ، شامی: ۱/۵۱۶، مطلب فی وجوب الصلاة علیه الصلاة والسلام، فصل فی بیان تالیف الصلاةالی انتهائها، ط: سعید کراچی.

(۲) [فروع] سمع اسم الله فقال جل جلاله او النبی صلی الله علیه وسلم او قراء ة الامام فقال: "صدق الله ورسوله" تفسد ان قصد جوابه، الدر مع الرد: ۱/۶۲۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: رشیدیه کوئٹه. البحر الرائق: ۲/۹، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹه، و: ۲/۵، قوله وجواب عاطس، ط: سعید کراچی.

نہیں ہوتی، بلکہ نماز کے آخر میں اس کو مستقلاً پڑھنے کا حکم ہے۔(۱)

## مخبوط العقل

اگر کوئی شخص زیادہ بڑھاپے کی وجہ سے مخبوط العقل ہوگیا ہے، اور اس کی عقل و شعور کام نہیں کرتا، اور نماز پڑھنے کی صورت میں رکعتوں کی گنتی وغیرہ یاد نہیں رہتی، تو اس پر وقت کی نماز ادا کرنا ضروری نہیں، بلکہ صحت کے بعد ان نمازوں کی قضاء پڑھ لے، ہاں اگر کوئی شخص اس کو بتلاتا جائے اور وہ پڑھ لے(۲) تو اس کی نماز درست ہوجائے گی، اور اگر کوئی بتلانے والا نہ ملے تو اپنے غالب رائے پر عمل کرکے نماز پڑھ سکتا ہے، نماز ہوجائے گی بعد میں قضا پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) استفید انه لو لم يقصد الجواب بل قصد الثناء والتعظيم لا تفسد لان نفس تعظيم الله تعالىٰ والصلاة على نبيه صلى الله عليه وسلم لا ينافي الصلوة كما في شرح المنية، شامی: ۱/ ۶۲۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچی. ولو صلى على النبي صلى الله عليه وسلم في الصلوة ان لم يكن جوابا لغيره لا تفسد صلاته، هندية: ۱/ ۹۹، مكتبه حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۲/ ۹، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ط؛ رشيدية كوئٹه، و: ۲/ ۵، قوله وجواب عاطس، ط: سعيد كراچی.

(۲) [تنبيه] جعل في السراج المسألة على اربعة اوجه ان زاد المرض على يوم وليلة وهو لا يعقل فلا قضاء اجماعا والا وهو يعقل قضى اذا صح اجماعا، وان زاد و هو يعقل اولا وهو لايعقل فعلىٰ الخلاف، شامی: ۲/ ۱۰۰، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

(۳) (ولو اشتبه على مريض اعداد الركعات والسجدات لنعاس يلحقه لا يلزمه الاداء) ولو اداها بتلقين غيره ينبغي ان يجزيه كذا في القنية الدر المختار، (قوله ولو اشتبه على مريض الخ) اى بأن وصل الى حال لا يمكنه ضبط ذلك، وليس المراد مجرد الشك والاشتباه لان ذلك يحصل للصحيح، (قوله ينبغي ان يجزيه) قد يقال انه تعليم و تعلم وهو مفسد كما اذا قرأ من المصحف او علمه انسان القراءة وهو في الصلاة، قلت: وقد يقال انه ليس بتعليم و تعلم بل هو تذكير او اعلام فهو كاعلام المبلغ بانتقالات الامام فتأمل، شامی: ۲/ ۱۰۰، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

## مخنث امام

مخنث کو امام بنانا صحیح نہیں ہے، یہاں تک کہ مخنث کی اقتداء مخنث کے پیچھے بھی درست نہیں، ہوسکتا ہے جو مخنث امام ہے وہ عورت ہو اور جو مخنث مقتدی ہے وہ مرد ہو، کیونکہ مخنث میں مردانہ اور زنانہ دونوں اعضاء ہونے کی وجہ سے دونوں کا احتمال ہے۔(۱)

## مخنث جماعت میں شامل ہوسکتے ہیں

مخنث مردوں کی جماعت میں شامل ہوسکتے ہیں، مگر وہ مردوں کی جماعت سے پیچھے کھڑے ہوں، اور ان کے شامل ہونے سے دیگر مسلمانوں کی نماز صحیح ہے۔(۲)

## مخنث کا پیسہ

مخنث کا پیسہ مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔(۳)

## مخنث کی صف

جماعت کے دوران مخنثین کے لئے صف میں ایک دوسرے کے ساتھ مل مل

(۱) وفسد اقتداء رجل بامرأة او صبی ...... وبالخنثیٰ فیه تفصیل فان کان المقتدی رجلا فهو غیر صحیح لجواز ان یکون امرأة وان کان امرأة فهو صحیح ...... وان کان خنثیٰ لا یجوز لجواز ان یکون امرأة والمقتدی رجلا ، البحر الرائق: ۱/ ۳۵۹، باب الامامة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۵۷۶، باب الامامة ، قبیل مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۸۵، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط: حقانیه پشاور.

(۲) ویصف الرجال ثم الصبیان ثم الخناثیٰ ثم النساء الخ، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/ ۵۶۸ ـ ۵۷۱، باب الامامة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۳۵۳، باب الامامة، ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۱/ ۶۲۳ ، الفصل السابع فی بیان مقام الامام والماموم، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۳) مخنث مسلمان ہیں اگر جائز کمائی ہے تو مسجد میں لگانا جائز ہے۔

کر کھڑا ہونا جائز نہیں، بلکہ ہر دو مخنث کے درمیان ایک آدمی کے کھڑے ہونے کے برابر جگہ خالی چھوڑنا ضروری ہے، کیونکہ ہر مخنث میں مرد اور عورت دونوں کا احتمال ہے لہذا مل کر کھڑے ہونے میں نماز فاسد ہوجائے گی۔(۱)

## مخنثوں کی جماعت

اگر صرف مخنث اکھٹے ہوکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں، تو ان کے امام کو مقتدیوں سے آگے کھڑا ہونا چاہئے، مقتدیوں کے بیچ میں یا ان کے برابر میں کھڑا ہونا صحیح نہیں، اگر امام مقتدیوں کے برابر میں کھڑا ہوجائے گا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔(۲)

## مدرک

''مدرک'' وہ شخص ہے جس کو جماعت کی نماز امام کی اقتداء میں شروع سے آخر تک ملی اس کو ''مقتدی'' اور ''موتم'' بھی کہتے ہیں۔(۳)

(۱) (قوله لكن لا يلزم) جواب عما نقلناه عن الحلية من جعل الخناثى اربعة صفوف لان المراد بيان الصفوف......من انه لا تصح محاذاة الخنثیٰ مثله ولا تاخره عنه لاحتمال انوثة. المتقدم واحد المتحاذيين ثم قال فيشترط ان تكون الخناثیٰ صفاواحدا بين كل اثنين فرجة اوحائل ليمنع المحاذاة، وهذا مما من الله بالتنبيه له، رد المحتار: ۱/ ۵۷۱، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/ ۳۵۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچی.

(۲) (قوله وفسد اقتداء رجل بامرأة او صبی) ............ الا انه يتقدم ولا يقوم وسط الصف حتیٰ لا تفسد صلوته بالمحاذاة وان كان خنثیٰ لا يجوز لجواز ان يكون امرأة والمقتدى رجلا، الخ، البحر الرائق: ۱/ ۳۵۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچی. شامی: ۱/ ۵۷۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچی.

(۳)واعلم ان المدرک من صلاها كاملة مع الامام (قوله واعلم ان المدرک)............ بمن صلاها كاملة مع الامام ای ادرک جميع ركعاتها معه، شامی: ۱/ ۵۹۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچی. والحاصل ان المقتدى اما مدرک............ فالمدرک من ادرک الركعات كلها مع الامام، البحر الرائق: ۱/ ۳۵۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۸۹، الباب الخامس فی الامامة الفصل الخامس فی بيان الامام والماموم، ط: حقانيه پشاور.

## مذبح میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

مذبح میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ نجاست کا مقام ہے ایسی جگہ میں جانوروں کے ذبح کرنے کا خون اور گوبر وغیرہ پڑنے سے تعفن ہوتا ہے، اور نماز کے لئے نظافت اور طہارت مناسب ہے۔ (احکام اسلام ص ۷۵)(۱)

## مذی

''مذی'' نجس اور ناپاک ہے، جس کپڑے کو مذی لگے گی وہ ناپاک ہے۔ اگر مذی کی مقدار ایک درہم سے زیادہ ہے تو ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو پاک کپڑا پہن کر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

اور اگر ''مذی'' کی مقدار ایک درہم یا اس سے کم ہے تو نماز ہوجائے گی، لیکن اس کو بھی دھونا ضروری ہے۔ (۳)

---

(۱) اقول: الحكمة فی النهی عن المزبلة والمجزرة انهما موضعا النجاسة والمناسب للصلاة هو التطهر والتنظف، حجة الله البالغة: ۱/ ۱۹۳، المساجد، ط: كتب خانه رشيديه كوئٹه.

(۲) كل ما يخرج من بدن الانسان مما يوجب خروجه الوضوء او الغسل فهو مغلظ كالغائط والبول والمنی والمذی والودی، الخ، هندية: ۱/ ۴۶، الباب السابع فی النجاسة واحكامها الفصل الثانی فی الاعيان النجسة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن، وفوقه مبطل فيفرض، الدر مع الرد: (قوله وعفا الشارع) ......قال فی شرح المنية: ولنا ان القليل عفو اجماعا، اذ الاستنجاء بالحجر كاف بالاجماع وهو لا يستاصل النجاسة، والتقدير بالدرهم مروی عن عمر وعلی وابن مسعود، وهو مما لا يعرف بالرأی فيحمل علی السماع، وفی الحلية: التقدير بالدرهم وقع علی سبيل الكناية عن موضع خروج الحدث من الدبر كما افاده ابراهيم النخعی بقوله انهم استكرهوا ذكر المقاعد فی مجالسهم فكنوا عنه بالدرهم، ويعضده ما ذكره المشايخ عن عمر انه سئل عن القليل من النجاسة فی الثوب، فقال اذا كان مثل ظفری، هذا لا يمنع جواز الصلاة، قالوا وظفره كان قريبا من كفنا، (قوله وان كره تحريما) اشار الی ان العفو عنه بالنسبة الی صحة الصلاة به، فلا ينافی الاثم الخ، شامی: ۱/ ۳۱۶، باب الانجاس، ط: سعيد كراچی.

# مرتد کی نماز

☆......جولوگ پہلے مسلمان تھے، بعد میں مرتد ہوگئے اوراسلام سے پھر گئے یااسلام کوچھوڑ کرکوئی اور مذہب قبول کرلیا، (العیاذ باللہ) پھرکچھ دن کے بعددوبارہ توبہ کر کے اسلام قبول کرلیا،تو مرتد ہونے کے بعد سے دوبارہ اسلام قبول کرنے تک درمیان کا جوزمانہ ہےاس میں جونمازیں نہیں پڑھی ہیں ان نمازوں کی قضاءنہیں ہے،اس لئے کہ وہ لوگ مرتد ہونے کے بعداصلی کافرکی طرح ہوگئے ہیں،جس طرح اصلی کافر پرمسلمان ہونے کے بعدکفرکے زمانے کی نمازوں کی قضاء نہیں ہے، اسی طرح مرتد پربھی مرتد ہونے کے بعداسلام قبول کرنے تک جوزمانہ ہے،اس میں جونمازیں چھوڑی ہیں ان کی قضاءنہیں ہے،البتہ حج کی قضاءلازم ہے،یعنی مرتد ہوکراسلام قبول کرنے کے بعدحج دوبارہ کرناضروری ہے،اگراس پر پہلے حج فرض تھااوراس نے حج کیابھی تھا،تواب دوبارہ کرناضروری ہے،مرتد ہونے سے پہلے جوحج کیاہےاس کااب اعتبارنہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگرکسی مسلمان نے اول وقت میں فرض نمازاداکی، پھروہ دائرۂ اسلام سے خارج ہوکرمرتد ہوگیا، پھرآخروقت میں دوبارہ مسلمان ہوگیااورمسلمان ہونے کے بعدتکبیرتحریمہ کےمقداروقت باقی تھاتواس پراس فرض نمازکودوبارہ پڑھنالازم ہوگا، کیونکہ وقت کے شروع میں جوفرض نمازاس نے اداکی تھی مرتد ہونے کی وجہ سے وہ نمازضائع

---

(۱) (ويقضي ماترك من عبادة في الاسلام) لان ترك الصلاة والصيام معصية والمعصية تبقى بعد الردة (ومادى منها فيه يبطل،ولا يقضي) من العبادات (الا الحج) لانه بالردة صار كالكافر الاصلي فاذا اسلم وهو غني فعليه الحج فقط الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/ ۲۵۱ـ ۲۵۲، باب المرتد ،مطلب المعصية تبقىٰ بعد الردة، ط: سعيد كراچي.

ہوگئی۔(۱)

## مرد کا سجدہ

مرد کے لئے سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اپنے بازوؤں کو اپنی پسلیوں سے الگ رکھے، لیکن جماعت کے دوران بازوؤں کو پسلیوں سے ملاکر رکھے تاکہ دائیں بائیں مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو، (۲) کہنیوں کو زمین پر نہ بچھائے بلکہ زمین سے اٹھا کر رکھے، پیٹ کو رانوں سے جدا رکھے، اور سجدہ میں دونوں ہاتھ کانوں کے مقابل رکھے اور سینے کے مقابل نہ رکھے، یعنی چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کانوں کی لو کے مقابل رہیں، ہاتھوں کی انگلیاں بالکل ملاکر رکھے، تاکہ تمام انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رہے۔(۳)

---

(۱) (قوله الا الحج) لان سببه البيت المكرم وهو باق بخلاف غيره من العبادات التى اداها لخروج سببها ،ولهذا قالوا: اذا صلى الظهر مثلا ثم ارتد ثم تاب فى الوقت يعيد الظهر لبقاء السبب، وهو الوقت ولذا اعترض ا قتصاره على ذكر الحج وتسمية قضاء، بل هو اعادة لعدم خروج السبب، شامى: ۲۵۲/۴، باب المرتد ، باب لو تاب المرتد هل تعود حسناته ، ط: سعيد كراچى.

(۲) (قوله وابدى ضبعيه) ...... ثم ان كان فى الصف لا يبديهما حذرا من ايذاء جاره بخلاف ما اذا لم يؤد الى الايذاء كما اذا لم يكن فى الصف زحام ذكره فى المجتبىٰ وهٰذا اولىٰ مما ذكره فى الهداية وتابعه فى الكافى وتبعهما الشارح من انه اذا كان فى الصف لا يجافى بطنه عن فخذيه لان الايذاء لا يحصل من مجرد المجافاة وانما يحصل من اظهار العضدين، البحر : ۳۲۰/۱، فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة كبر، ط: سعيد كراچى.

(۳)ويضع يديه فى السجود حذاء اذنيه وليوجه اصابعه نحو القبلة وكذا اصابع رجليه ويعتمد على راحتيه ويبدى ضبعيه عن جنبيه ولا يفترش ذراعيه كذا فى الخلاصة ويجافى بطنه عن فخذيه كذا فى الهداية هندية: ۷۵/۱، الفصل الثالث فى سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها،ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۴۹۷/۱، و: ۵۰۳/۱، فصل فى بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، فتح القدير: ۲۶۴/۱ ـ ۲۶۶، باب صفة الصلاة، ط: مصطفىٰ البابى الحلبى بمصر، البحر الرائق: ۳۲۰/۱، فصل واذا أراد الدخول فى الصلاة كبر، ط: سعيد كراچى.

مردوں کے لئے سجدہ کے دوران بلاعذر کہنیوں کو زمین پر بچھانا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

## مرد وعورت کی نماز میں فرق

''نماز میں فرق'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مرض عام

''مصیبت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مرض کی وجہ سے پاک نہیں رہتا

بعض بیماریوں میں بدن اور کپڑوں کا پاک رہنا مشکل ہوتا ہے، یا دھونے میں سخت تکلیف ہوتی ہے یا بیماری میں اضافہ ہونے کا ڈر ہوتا ہے، یا کپڑے بدلنے کے لئے مزید کپڑے نہیں ہوتے تو ایسی حالت میں عذر کی بناء پر اسی حالت میں نماز درست ہو جاتی

---

= (ويبدى) فى سجوده اى يظهر (ضبعيه) اى عضديه لما فى مسلم عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك (ويجافى) اى يباعد (بطنه عن فخذيه) لما فى مسلم ايضا عن ميمونة كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا سجد يجافى بين يديه حتىٰ لو ان بهيمة ارادت ان تمر بين يديه لمرت، وفى مسلم وغيره عن عبدالله بن بحينة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد فرج بين يديه حتىٰ يبدو بياض ابطيه، وهٰذه المبالغة المذكورة فى هٰذين الحديثين لا تتاتىٰ مع الصاق البطن بالفخذين فلزم مباعدته عنهما وهٰذه كيفية السجود المسنونة فى حق الرجل، حلبى كبير، ص: ۳۲۱-۳۲۲، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، و ص: ۲۸۰، ط: نعمانية كوئٹه.

(۱) (افتراش) الرجل (ذراعيه) للنهى، الدر مع الرد (قوله وافتراش الرجل ذراعيه الخ) اى بسطهما فى حالة السجود وقيد بالرجل اتباعا للحديث المار آنفا، ولان المرأة تفترش، قال فى البحر: قيل وانما نهى عن ذلك لانها صفة الكسلان والتهاون بحاله مع ما فيه من التشبه بالسباع والكلاب، والظاهر انها تحريمية للنهى المذكور من غير صارف، شامى: ۶۴۲/۱، مكروهات الصلاة، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة و بدعة كان ترك السنة اولىٰ، ط: سعيد كراچى.

ہے۔(۱)

واضح رہے کہ بعض بیمار لوگ ایسی حالت میں نماز چھوڑ دیتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ ایسی حالت میں نماز نہیں ہوتی، یہ غلط ہے، نماز معاف نہیں ہوتی، پڑھنا اور پڑھانا لازم ہے ورنہ گنہگار رہوگا۔(۲)

## مرہم ناپاک ہے

''ناپاک مرہم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مریخ

''چاند'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وان سال علی ثوبه) فوق الدرهم (جاز له ان لا يغسله ان كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها) ای الصلاة ...... وكذا مريض لايبسط ثوبا الا تنجس فورا له تركه (الدر المختار) وقال ابن عابدين تحت (قوله وكذا مريض الخ) فى الخلاصة مريض مجروح تحته ثياب نجسة ان كان بحال لا يبسط تحته شئى الا تنجس من ساعته له ان يصلى على حاله كذا لو لم يتنجس الثانى الا انه يزداد مرضه له ان يصلى فيه، شامی: ۱/۳۰۶-۳۰۷، باب الحيض، مطلب فى احكام المعذور، ط: سعيد كراچى.

مريض تحته ثياب نجسة ان كان بحال لا يبسط شئى الا ويتنجس من ساعته يصلى على حاله وكذا اذا لم يتنجس الثانى لكن يلحقه زيادة مشقة بالتحويل، هندية: ۱/۱۳۷، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: حقانيه پشاور.

مريض مجروح تحته ثياب نجسة ان كان بحال لا يبسط تحته شئى الا تنجس من ساعته له ان يصلى على حاله وكذا لو لم يتنجس الثانى الا انه يزداد مرضه له ان يصلى فيه، البحر الرائق: ۲/۱۱۴-۱۱۵، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى.

(۲) ايضا.

# مریض

☆......مریض پر بھی نماز فرض ہے، مرض کی وجہ سے نماز معاف نہیں ہو جاتی، اگر کھڑے ہو کر پڑھنے کی طاقت نہیں تو بیٹھ کر پڑھے، اور اگر بیٹھ کر پڑھنے کی طاقت نہیں تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے۔(۱)

☆......بعض مریض نماز کا اہتمام نہیں کرتے، حالانکہ ممکن ہے کہ یہ زندگی کا آخری مرض ہو، کیونکہ ہر بیماری موت کی یاددہانی کراتی ہے،(۲) صحت اور تندرستی کی حالت میں نماز کی فکر نہیں، اب بیماری کی حالت میں نماز سے غافل رہنا، اور اس کا اہتمام نہ کرنا بڑے ہی خطرہ کی بات ہے۔

---

(۱) عن عمران بن حصين قال كان بى الناصور فسألت النبى صلى الله عليه وسلم فقال: صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب، سنن ابى داود ،ص: ۱۳۷ كتاب الصلاة، باب فى صلوة القاعد، ط: مير محمد كتب خانه كراچى.

فاذا عجز عن القيام يصلى قاعدا بركوع وسجود فان عجز عن الركوع والسجود يصلى قاعدا...... فان عجز عن القعود يستلقى ويؤمى ايماء الخ، بدائع الصنائع: ۱/۱۰۵، فصل فى اركان الصلاة، ط: سعيد كراچى.

اذا عجز المريض عن القيام صلى قاعدا يركع ويسجد كذا فى الهداية، ...... وان تعذر القعود اومأ بالركوع والسجود مستلقيا على ظهره، الخ، هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: حقانيه پشاور.

(۲) ورد فى الخبر: ان بعض الانبياء عليهم السلام قال لملك الموت عليه السلام أمالك رسول تقدمه بين يديك ليكون الناس على حذر منك ؟ قال: نعم لى والله رسل كثيرة من الاعلال والامراض والشيب والهموم وتغير السمع والبصر فاذا لم يتذكر من نزل به ذلك ولم يتب ، فاذا قبضته ناديته: الم اقدم اليك رسولا بعد رسول ونذيراً بعد نذير: فانا الرسول الذى ليس بعدى رسول الخ، التذكرة فى احوال الموتىٰ وامور الآخرة،ص: ۴۴، باب ما جاء فى رسل ملك الموت قبل الوفات ، ط: المكتبة التجارية مكة المكرمة، وفيه ايضا: وقيل ، النذير: الحمى ، ومنه قوله صلى الله عليه وسلم ، الحمى نذير الموت، اى رائد الموت ص: ۴۶.

☆......بعض مریض تندرستی کے زمانے میں تو نماز پابندی سے پڑھتے ہیں، مگر بیماری کے دوران نماز کا خیال نہیں رکھتے، اور خیال نہ رکھنے کی عام وجہ یہ ہوتی ہے کہ بیماری یا وسوسہ کی بنا پر کپڑے یا بدن ناپاک، گندے ہونے کی وجہ سے، یا وضو اور غسل نہیں کرسکتا ہے تیمّم کو دل گوارا نہیں کرتا وغیرہ وغیرہ، تو ان وجوہات کی بنا پر نماز قضا کر دیتے ہیں، یہ سخت جہالت اور نادانی کی بات ہے ایسے موقعوں پر دارالافتاء کے مفتیان کرام سے مسئلہ معلوم کر کے عمل کرنا چاہئے، اور شریعت میں دی گئی سہولتوں سے فائدہ اٹھا کر اس پر عمل کرنا چاہئے۔

غرض ان وجوہات کی بنا پر نماز قضاء کرنا جائز نہیں۔(۱)

## مریض کا تراویح پڑھنا

اگر مریض بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا ہے تو تراویح چھوڑنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ مریض کے لئے بھی تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اور پڑھنے کی طاقت ہونے کے باوجود تراویح کو چھوڑنا گناہ ہوگا۔(۲)

---

(۱) انظر الی الحاشیة الآتیة

(۲) (ولا تقضی التراویح) اصلا (بفواتها) عن وقتها (منفردا ولا بجماعة) علی الاصح لان القضاء من خصائص الواجبات وان قضاها کانت نفلا مستحبا تراویح، وهی سنة الوقت لا سنة الصوم فی الاصح، فمن صار اهلا للصلاة فی آخر الیوم یسن له التراویح کالحائض اذا طهرت، والمسافر، والمریض المفطر. (قوله والمسافر والمریض)...... والاصح انها سنة الوقت لقوله صلی الله علیه وسلم "و سننت لکم قیام لیله حتیٰ ان المریض المفطر والمسافر والحائض والنفساء اذا طهرتا والکافر اذا اسلم فی آخر الیوم تسن لهم التراویح فکیف یعذر المقیم الصحیح الصائم فی ترکها، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۱۶، قبیل باب الصلاة فی الکعبة، ط: قدیمی کراچی.

## مریض کو امام بنانا

اگر کسی آدمی کو کوئی ایسا مرض ہو جس سے لوگوں کو نفرت ہوتی ہے مثلاً سپید داغ برص اور جذام کی بیماری ہے تو ایسے آدمی کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

## مریض کو نماز کی اطلاع کریں

بعض مریض نماز کے پورے پابند ہوتے ہیں، مگر بیماری کے غلبہ یا دوائی کے اثرات سے یا نماز کے وقت نیند کے غلبہ سے یا بہت زیادہ ضعف، کمزوری اور نقاہت سے آنکھیں بند ہونے کی بنا پر غفلت سی ہو جاتی ہے، اور نماز کے اوقات وغیرہ کی پوری خبر نہیں ہوتی، یہاں تک کہ نماز قضاء ہو جاتی ہے، حالانکہ اگر ساتھ رہنے والے لوگ نماز کی اطلاع کرتے تو وہ ہرگز ہرگز کوتاہی نہ کرتے، لیکن مریض کے ساتھ رہنے والے یا خدمت کرنے والے حضرات مریض کی راحت کا خیال کر کے نماز کی اطلاع نہیں کرتے، اور اگر مریض کو کسی طرح نماز کے بارے میں اطلاع ہو جائے تو الٹا منع کرتے ہیں یا اس کی مدد نہیں کرتے مثلاً وضو، تیمّم، کپڑوں کی تبدیلی، قبلہ رخ کرنا وغیرہ کچھ نہیں کرتے، جس سے خود بھی گنہگار ہوتے ہیں، اور مریض کو بھی گنہگار بناتے ہیں، ایسا کرنا نہ مریض کے ساتھ خیر خواہی ہے نہ اپنے ساتھ، بلکہ یہ سراسر بدخواہی ہے، اگر خدانخواستہ مریض کا اسی مرض میں انتقال ہو جائے تو قبر اور میدان حشر میں اس کا ساتھ کون دے گا۔(۲)

---

(۱) (قوله ومفلوج وابرص شاع برصه وكذلك اعرج يقوم ببعض قدمه فالاقتداء بغيره اولىٰ تاتارخانية وكذا اجذم بيرجندى، مجبوب وحاقن، ومن له يد واحدة، فتاوىٰ الصوفية عن التحفة، والظاهر ان العلة النفرة ولذا قيد الابرص بالشيوع ليكون ظاهرا ولعدم امكان اكمال الطهارة ايضا فى المفلوج والاقطع اوالمجبوب ولكراهة صلاة الحاقن اى ببول ونحوه، شامى: ۱/ ۵۶۲، باب الامامة، مطلب فى امامة الامرد، ط: سعيد كراچى.

(۲) "وتعاونوا على البر والتقوىٰ" المائدة: الآية: ۲.

## مریض کے لئے سنت ونفل

مریض کے لئے فرض اورواجب نماز پڑھنا ضروری ہے، سنت اورنفل پڑھنا ضروری نہیں، اگرآسانی سے پڑھ سکتا ہے توپڑھ لے بہتر ہے، اوراگرنہ پڑھ سکے تو چھوڑدے گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

## مریض کے لئے نجاست کی حالت میں نماز پڑھنا

جو بیمار بستر پر ہے، چلنے پھرنے سے معذور ہے، جسم، کپڑے اور بستر پاک نہیں رہتے، اور پاک کرنے کی کوئی صورت بھی نہیں ہے، تو ایسی صورت میں بھی نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے، بلکہ اسی حالت میں نماز ادا کرے، اسی طرح اگر ایسا شخص جس کے لئے ستر دیکھنا جائز ہے موجود نہیں ہے، اورخود بھی استنجاء کرنے سے بالکل عاجز ہے تو ایسے وقت میں استنجاء کرنا ساقط ہوجاتا ہے اسی حالت میں نماز پڑھے، نماز قضاء نہ کرے۔(۲)

---

(۱)(قوله وسن مؤكدا اى استنانا موكدا ، بمعنىٰ انه طلبِ طلبا موكدا زيادة على بقية النوافل ، ولهٰذا كانت السنة الموكدة قريبة من الواجب فى لحوق الاثم كما فى البحر ويستوجب تاركها التضليل واللوم كما فى التحرير اى على سبيل الاصرار بلا عذر كما فى شرحه، شامى: ۲/ ۱۲ ، باب الوتر والنوافل، مطلب فى السنن والنوافل، ط: سعيد كراچى.

(۲) ( وان سال على ثوبه) فوق الدرهم ( جاز له ان لا يغسله ان كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها) اى الصلاة ( والا ) يتنجس قبل فراغه ( فلا يجوز ترك غسلها هو المختار للفتوىٰ، ...... وكذا مريض لا يبسط ثوبا الا تنجس فورا له تركه ، (الدر المختار) ( قوله وكذا مريض الخ) فى الخلاصة مريض مجروح تحته ثياب نجسة ،ان كان بحال لا يبسط تحته شئى الا تنجس من ساعته له ان يصلى على حاله وكذا لو لم يتنجس الثانى الا انه يزداد مرضه له ان يصلى فيه، شامى: ۱/ ۳۰۶ـ۳۰۷، كتاب الطهــــارة ، باب الحيض، مطلب فى احكام المعذور ، ط: سعيد كراچى.

## مریض نے صحت کے زمانے کی نماز کی قضاء کی

اگر کسی مریض نے بیماری میں تیمّم کر کے اشارہ سے وہ نماز پڑھی جو اس کی صحت کے زمانہ میں فوت ہوگئی تھی، تو اس سے اس کی یہ نماز درست ہوگئی، تندرست ہونے کیبعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

---

=مریض تحته ثیاب نجسة ان کان بحال لا یبسط شئی الا ویتنجس من ساعته یصلی علی حاله وکذا اذا لم یتنجس الثانی،لکن یلحقه زیادة مشقة بالتحویل ، هندیة: ۱/ ۱۳۷، الباب الرابع عشرفی صلاة المریض، ط: رشیدیة کوئٹه، مریض مجروح تحته ثیاب نجسة ان کان بحال لا یبسط تحته شئی الا تنجس من ساعته له ان یصلی علی حاله، وکذا لو لم یتنجس الثانی الا انه یزداد مرضه له ان یصلی ،فیه، البحر الرائق: ۲/ ۱۱۴ ـ ۱۱۵، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

[فرع] فی الخانیة: مریض عجز عن الاستنجاء ولم یکن له من یحل له جماعه سقط عنه الاستنجاء لانه لا یحل مس فرجه الا لذالک والله اعلم ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۹، قبیل فصل فیما یجوز به الاستنجاء ،ط: قدیمی کراچی، وکذا قالوا فی المریض اذا لم یکن له امرأة وعجز عن الوضوء وله ابن او اخ فانه یوضیه الا انه لا یمس فرجه الا من یحل له وطؤها ، والمرأة المریضة ان لم یکن لها زوج وعجزت عن الوضوء ولها بنت او اخت توضیها ویسقط عنها الاستنجاء، خانیة علی هامش الهندیة: ۱/ ۳۳، باب الوضوء والغسل، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۱) صلی فی مرضه بالتیمم والایماء ما فاته فی صحته صح ولا یعید لو صح ، الدر المختار (قوله صح) لانه مخاطب بقضائها فی ذلک الوقت فیلزمه قضاؤها علی قدر وسعه، رد المحتار : ۲/ ۷۶، کتاب الصلاة باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی.

ومن حکمه ان الفائتة تقضی علی الصفة التی فاتت عنه الا لعذر وضرورة ، هندیة: ۱/ ۱۲۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: حقانیه پشاور.

ومن حکمه ان الفائتة تقضی علی الصفة التی فات عنه الا لعذرو ضرورة، ، البحر: ۲/ ۸۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی.

## مریض ہوش میں نہیں

''بے ہوشی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مزاحمت کرنا

اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے گذرنا چاہے، تو نماز کی حالت میں اس شخص سے مزاحمت کرنا اور اس کو گذرنے سے باز رکھنا جائز ہے۔(۱)

## مزار کا قبہ

''قبر کا نقشہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مزدلفہ

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دونمازوں کو جمع کر کے پڑھتے ہیں، ان کے درمیان میں نفل وسنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، لیکن یہاں بعد میں مکروہ نہیں ہے، اس لئے مزدلفہ

---

(۱) (قوله ويدفعه) اى اذا مربين يديه ولم تكن له سترة او كانت ومر بينه و بينها كما فى الحلية والبحر، شامى: ۱/ ۶۳۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. الخامس عشر درء المار بين يديه قالوا: ويدرؤه، ان لم يكن سترة او مر بينه وبينها للاحاديث الواردة، البحر الرائق: ۲/ ۱۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى.

میں مغرب اور عشاء کی سنتیں اور وتر عشاء کی نماز کے بعد پڑھے۔(۱)

## مسافر امام سہو سجدہ کرے تو مقیم مقتدی کیا کرے

''سہو سجدہ مسافر امام پر لازم ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مسافر امام قعدۂ اُولیٰ کے بعد کھڑا ہوگیا

اگر مسافر امام چار رکعت والی نماز کے قعدۂ اولیٰ کے بعد کھڑا ہوگیا، تو مقیم مقتدی امام کے واپس لوٹنے کا انتظار کریں، اگر امام تیسری رکعت کے سجدہ سے پہلے پہلے واپس آکر بیٹھ گیا تو اس کے ساتھ سجدہ سہو کریں، اور اس کے سلام کے بعد باقی نماز ادا کریں، اور اگر امام نے تیسری رکعت کا سجدہ کرلیا تو مقتدی اپنے طور پر کھڑے ہوکر اپنی نماز پوری کرلیں، امام کی اقتداء بقیہ نماز میں نہ کریں، اگر مقتدی تیسری اور چوتھی رکعت میں مسافر امام کی اقتداء کرلی تو ان کی نماز فاسد ہوجائے گی، کیونکہ امام کی نماز فرض نہیں ہے اور مقتدی کی نماز فرض ہے، اور فرض والے کی اقتداء غیر فرض والے کے پیچھے جائز نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله وصلى العشاء ين الخ) اى فى اول وقت العشاء الاخيرة قهستانى، وينبغى ان يصلى قبل حط رحاله بل ينيخ جماله ويعقلها ، واشار الى انه لا تطوع بينهما ولو سنة مو كدة على الصحيح، ولو تطوع اعاد الاقامة ، كما لو اشتغل بينهما بعمل آخر، بحر، قال فى شرح اللباب ويصلى سنة المغرب والعشاء والوتر بعدها كما صرح به مولانا عبد الرحمٰن الجامى قدس الله سره السامى فى منسكه ، شامى: ۲/۵۰۸، كتاب الحج، مطلب فى اجابة الدعاء، ط: سعيد كراچى.

(۲) ولو نوى الاقامة لا لتحقيقها بل ليتم صلاة المقيمين لم يصر مقيما الدر المختار (قوله لم يصر مقيما ) فلو اتم المقيمون صلاتهم معه فسدت لانه اقتداء المفترض بالمتنفل ظهيرية اى اذا قصدوا متابعته، اما لو نووا مفارقته ووافقوه صورة فلا فساد افاده الخير الرملى ، شامى: ۲/۱۳۰ ، باب صلاة المسافر ، قبل مطلب فى الوطن الاصلى ووطن الاقامة، ط: سعيد كراچى، وانظر الى الحاشية الآتية.

## مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدی لاحق کے حکم میں ہے

''مقیم مسافر امام کے پیچھے لاحق کے حکم میں ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مسافر امام نے چار رکعتیں پڑھا دیں

اگر مسافر امام نے قصر کی بجائے غلطی سے چار رکعت پڑھائیں اور دوسری رکعت پر قعدہ بھی کیا اور آخر میں سہو سجدہ بھی کیا تو مسافر امام اور مسافر مقتدی کی نماز ہوگئی، اور مقیم مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی، کیونکہ مقیم مقتدیوں نے آخری دو رکعتوں میں نفل پڑھنے والے امام کی اقتداء کی اور فرض پڑھنے والے مقتدی کی اقتداء نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے صحیح نہیں، اس لئے مقیم مقتدیوں پر اپنی نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

اور اگر مسافر امام نے قصداً چار رکعتیں پڑھائیں اور دو رکعت پر قعدہ بھی کیا تھا تو فرض ادا ہوگیا لیکن یہ امام گنہگار رہا، اس پر توبہ لازم ہے اور اس نماز کو دوبارہ قصر کے ساتھ لوٹانا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) [تنبیه] یؤخذ من هٰذا انه لو اقتدی مقیمون بمسافر واتم بلا نیة اقامة وتابعه فسدت صلاتهم لکونه متنفلا فی الاخریین نبه علی ذلک العلامة الشرنبلالی فی رسالته فی المسائل الاثنیٰ عشریة وذکر انها وقعت له ولم یرها فی کتاب، قلت: وقد نقلها الرملی فی باب المسافر عن الظهیریة، شامی: ۱/۵۸۱، باب الامامة، مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده قوله وشفع اول او ثان، ط: سعید کراچی. وانظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) فلو اتم مسافر ان قعد فی القعدة (الاولیٰ تم فرضه و) لکنه (اساء) لو عامدا لتاخیر السلام وترک واجب القصر وواجب تکبیرة افتتاح النفل وخلط النفل بالفرض وهٰذا لا یحل کما حرره القهستانی بعد ان فسر اساء باثم واستحق النار، الدر المختار (قوله بعد ان فسر اساء باثم وکذا صرح فی البحر بتاثیمه فعلم ان الاساءة هنا کراهة تحریم، رحمتی (قوله واستحق النار) ای اذا لم یتب او یعف عنه العزیز الغفار، شامی: ۲/۱۲۸، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

## مسافر جمعہ کی نماز پڑھا سکتا ہے

مسافر جمعہ کی نماز پڑھ بھی سکتا ہے اور پڑھا بھی سکتا ہے شرعاً اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔(۱)

## مسافر کے امام کی نماز فاسد ہوگئی

اگر مسافر نے مقیم امام کے پیچھے اقتداء کی اور امام کی نماز فاسد ہوئی، تو مقیم امام تو دوبارہ چار رکعت ہی پڑھے گا، اگر یہی مسافر دوبارہ اکیلا اسی نماز کو پڑھ رہا ہے تو قصر کرے گا مقیم امام کی اقتداء کرنے کی وجہ سے دوبارہ پڑھنے کی صورت میں چار رکعت

---

(۱) (وشرط لافتراضها) تسعة تختص بها (اقامة بمصر) الدر المختار (قوله اقامة خرج به المسافر، شامی: ۲/ ۱۵۳، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی. (وفاقدها) ای هذه الشروط او بعضها (ان اختار العزيمة و (صلاها وهو مكلف) بالغ عاقل (وقعت فرضا) عن الوقت لئلا يعود على موضوعه بالنقض وفی البحر هی افضل الا للمرأة (ويصلح للامامة فيها من صلح لغيرها فجازت لمسافر وعبد و مریض، الدر المختار، (قوله ان اختار العزيمة) ای صلاة الجمعة لانه رخص له فی ترکها الی الظهر فصارت الظهر فی حقه رخصة والجمعة عزيمة كالفطر للمسافر هو رخصة له والصوم عزيمة فی حقه لانه اشق فافهم، شامی: ۲/ ۱۵۴ ـ ۱۵۵، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی. ومن لا جمعة عليه ان اداها جاز عن فرض الوقت وللمسافر والعبد والمريض ان يؤم فيها كنز، بحر: ۲/ ۱۵۲، باب صلاة الجمعة، ط: سعید کراچی.

پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

## مسافر کے لئے تراویح پڑھنا

مسافر کے لئے بھی تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر چہ اس نے دن میں روزہ نہیں رکھا ہے۔(۲)

## مسافر کے لئے سنت کا حکم

اگر شرعی سفر میں مشغولیت زیادہ ہے، یا ریل اور جہاز وغیرہ میں جگہ کی تنگی ہے یا ہجوم زیادہ ہے، تو اس صورت میں فجر کی سنت کے علاوہ باقی سنتیں چھوڑنے کی گنجائش ہے، مگر اطمینان اور وقت میں گنجائش ہونے کی صورت میں سنتوں کو چھوڑنا بالکل مناسب نہیں ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مسافر کے لئے سنتیں پڑھنا سنت نہیں اس لئے عذر اور مجبوری کے بغیر سنت چھوڑ دیتے ہیں اور صرف فرض پر اکتفا کر لیتے ہیں، یہ غلط ہے۔(۳)

---

(۱) (واما اقتداء المسافر بالمقيم فيصح فى الوقت ويتم) اى سواء بقى الوقت او خرج قبل اتمامها لتغير فرضه بالتبعية لاتصال المغير بالسبب وهو الوقت ولو افسده صلى ركعتين لزوال المغير، شامى: ۲/۱۳۰، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچى.

وان اقتدى مسافر بمقيم اتم اربعا وان افسده يصلى ركعتين، هندية: ۱/۱۴۲، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: حقانيه پشاور.

(قوله ولو اقتدى مسافر بمقيم فى الوقت صح واتم) لانه يتغير فرضه الى الاربع للتبعية ...... واذا كان التغيير الضرورة الاقتداء فلو افسده صلى ركعتين لزواله، البحر الرائق: ۲/۱۳۴، باب المسافر، ط: سعيد كراچى.

(۲) "مریض کا تراویح پڑھنا" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۳) ولا قصر فى السنة كذا فى محيط السرخسى وبعضهم جوزوا للمسافرين ترك السنة، والمختار انه لا يأتى بها فى حال الخوف ويأتى بها فى حال القرار والامن هكذا فى الوجيز للكردرى، هندية: ۱/۱۳۹، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: رشيدية كوئٹه.

## مسافر مقتدی کو امام کا مسافر ہونا معلوم نہ ہو

اگر مسافر مقتدی کو امام کا مسافر ہونا معلوم نہیں تھا، اس لئے اس نے چار رکعت کی نیت کی تو وہ آگے نماز کو اس طرح پڑھے کہ جس وقت امام دو رکعت پر سلام پھیر دے، اگر مسافر مقتدی کو فوراً یہ خیال آ گیا کہ امام مسافر ہے، اور اس کے مقیم ہونے کا اور غلطی سے دو رکعت پر سلام پھیرنے کا شبہ نہیں ہوا، تب تو مسافر مقتدی کو دو رکعت پر سلام پھیر دینا چاہئے۔

اور اگر امام کے متعلق غلطی سے دو رکعت پر سلام پھیرنے کا شبہ ہوا تو مسافر مقتدی کو امام کے ساتھ نماز ختم کر کے اگر تحقیق اور معلومات سے مسافر یا مقیم ہونا معلوم ہو گیا ہے تو مسافر ہونے کی صورت میں نماز صحیح ہو گئی، اور مقیم ہونے کی صورت میں نماز دوبارہ پڑھے۔

اور اگر تحقیق نہیں کی اور اسی شبہ کی حالت میں مسافر مقتدی نے دو رکعت پر اکتفا کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

---

– واختلفوا (ویأتی) المسافر (بالسنن) ان کان (فی حال امن وقرار والا) بان کان فی خوف وفرار (لا) یأتی بها، هو المختار، لانه ترک لعذر، تجنیس، قیل: الاسنة الفجر، الدر مع الرد: ۲/ ۱۳۱، باب صلاة المسافر، ط: سعید کراچی. فی ترک السنن فی السفر......... وقیل یصلی سنة الفجر خاصة...... والمختار انه ان کان حال امن و قرار یأتی بها لانها شرعت مکملات والمسافر الیه محتاج وان کان حال خوف لا یاتی بها لانه ترک بعذر، البحر الرائق: ۲/ ۱۳۰، باب المسافر، ط: سعید کراچی.

(۱)(قوله وبعکسه صح فیهما) وهو اقتداء المقیم بالمسافر فهو صحیح فی الوقت وبعده لان صلاة المسافر فی الحالین واحدة والقعدة فرض فی حقه غیر فرض فی حق المقتدی وبناء الضعیف علی القوی جائز وقد أمَّ النبی صلی الله علیه وسلم وهو مسافر اهل مکة، وقال اتموا صلاتکم فانا قوم سفر وهو جمع سافر کرکب جمع راکب، ویستحب ان یقول ذلک بعد السلام کل مسافر صلی بمقیم لاحتمال ان خلفه من لا یعرف حاله ولا یتیسر له الاجتماع بالامام

## مسافر مقتدی نے امام کو مقیم سمجھا

اگر مسافر مقتدی نے امام کو مقیم سمجھ کر چار رکعت کی نیت کر کے اقتداء کی، اور سلام پھیرنے پر معلوم ہوا کہ امام مسافر تھا تو اب وہ مسافر مقتدی امام کے ساتھ سلام پھیر دے نماز صحیح ہوجائے گی، دوبارہ پڑھنے کی یا دو رکعت مزید پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

---

= قبل ذهابه فيحكم حينئذ بفساد صلاة نفسه بناء على ظن اقامة الامام ثم افاده بسلامه على رأس الركعتين وهذا محمل ما في الفتاوىٰ اذا اقتدى بالامام لا يدرى أمسافر هو ام مقيم لا يصح لان العلم بحال الامام شرط الاداء بجماعة ، اه ، لانه شرط في الابتداء لما في المبسوط رجل صلى الظهر ، بالقوم بقرية او مصر ركعتين وهم لا يدرون أمسافر هو أم مقيم فصلاتهم فاسدة سواء كانوا مقيمين ام مسافرين لان الظاهر من حال من في موضع الاقامة انه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتىٰ يتبين خلافه ، فان سألوه فاخبرهم انه مسافر جازت صلاتهم، آه وفي القنية : وان كان خارج المصر لا تفسد ويجوز الاخذ بالظاهر في مثله وانما كان قول الامام ذلك مستحبا لانه لم يتعين معرفا صحة سلامه لهم فانه ينبغي ان يتموا ثم يسألوه فتحصل المعرفة ، البحر : ۲/۱۳۵ ، باب المسافر ، ط: سعيد كراچي. شامي: ۲/۱۲۹ ـ ۱۳۰ ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد كراچي.

( رجل صلى بالقوم الظهر ركعتين في مصر او قرية وهم لا يدرون أمسافر هو أم مقيم فصلاة القوم فاسدة سواء كانوا مقيمين او مسافرين لان الظاهر من حال من كان في موضع الاقامة انه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتىٰ يتبين خلافه ...... وان كان هذا الامام مقيما باعتبار الظاهر فسدت صلاته وصلاة جميع القوم حين سلم على رأس الركعتين وذهب فان سألوه فاخبرهم انه مسافر جازت صلاة القوم ، الخ ، مبسوط للسرخسي: ۲/۱۶۳ ، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر ، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) ( صلى الفرض الرباعي ركعتين) وجوبا لقول ابن عباس : ان الله فرض على لسان نبيكم صلاة المقيم اربعا والمسافر ركعتين، الدر المختار ، ( قوله لقول ابن عباس ان الله فرض ) لفظ الحديث على ما في الفتح عن صحيح مسلم" فرض الله الصلاة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم في الحضر اربع ركعات وفي السفر ركعتين وفي الخوف ركعة ، آه، وفيه وفي حديث عائشة في الصحيحين قالت: فرضت الصلاة ركعتين ركعتين فاقرت صلاة السفر وزيد في صلاة

## مسافر مقتدی نے مقیم امام کے پیچھے دو رکعت پر سلام پھیر دیا

اگر مقتدی مسافر ہے اور امام مقیم ہے، مسافر مقتدی نے دو رکعت کے بعد ہی سلام پھیر دیا تو اس کی نماز فاسد ہوگی، کیونکہ مقیم امام کی اقتداء کرنے کی وجہ سے چار رکعت پڑھنا لازم تھا جب اس پر عمل نہیں کیا تو نماز فاسد ہوگی، اور اس کا اعادہ لازم ہے اگر یہ مسافر تنہا اکیلے میں اس نماز کا اعادہ کرے گا تو صرف دو رکعت پڑھے گا اور اگر مقیم امام کی اقتداء میں دوبارہ پڑھ رہا ہے تو چار رکعت پڑھے گا۔(١)

## مسافر مقیم امام کے پیچھے نیت کیسے کرے

☆......اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے چار رکعت فرض والی نماز ادا کر رہا ہے تو چار

---

= الحضر" وفی لفظ للبخاری قالت: فرضت الصلاة ركعتين ركعتين ثم هاجر النبی صلی الله علیه وسلم ففرضت اربعا وتركت صلاة السفر على الاول، شامی: ١٢٣/٢ - ١٢٤، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچی، ولا بد من التعيين عند النية ......... لفرض......... (دون) تعيين (عدد ركعاته) لحصولها ضمنا، فلا يضر الخطأ فی عددها، الدر المختار مع الرد: ٤١٨/١ - ٤٢٠، باب شروط الصلاة، بحث النية مطلب فی حضور القلب والخشوع، ط: سعيد كراچی.
اس سے معلوم ہوا کہ نیت میں عدد کی غلطی کا کوئی اعتبار نہیں۔

(١) وان اقتدى مسافر بمقيم اتم اربعا وان افسده يصلی ركعتين، هندية: ١٤٢/١، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، ط: حقانيه پشاور.

واما اقتداء المسافر بالمقيم فيصح فی الوقت ويتم (الدر المختار) (قوله فيصح فی الوقت ويتم) ای سواء بقی الوقت او خرج قبل اتمامها لتغير فرضه بالتبعية لاتصال المغير بالسبب وهو الوقت، ولو افسده صلی ركعتين لزوال المغير، رد المحتار على هامش الدر المختار: ١٣٠/٢، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچی.

واقتداء المسافر بالمقيم جائز فی الوقت، وفی الفتاوىٰ العتابية: ويصير اربعا، الفتاوىٰ التاتارخانية: ٢٣/٢، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة السفر، ط: ادارة القرآن كراچی.

رکعت کی نیت کرنی چاہئے، کیونکہ مسافر پر بھی مقیم امام کی اقتداء کرنے کی وجہ سے چار رکعت فرض ہو جاتی ہیں، اور اس صورت میں قعدۂ اولیٰ فرض نہیں رہتا مقیم کی طرح واجب ہو جاتا ہے۔(۱)

☆......مسافر پر قصر کا حکم اس صورت میں ہے جب کہ اکیلا تن تنہا نماز پڑھ رہا ہو، یا مسافر کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو۔(۲)

## مسافر نے غلطی سے چار رکعت کی نیت کر لی

اگر مسافر نے غلطی سے دو کی بجائے چار رکعت کی نیت کر لی، تو اس کا اعتبار نہیں لہذا وہ چار کی نیت باندھنے کے باوجود دو ہی رکعت پڑھے اور سہو سجدہ نہ کرے، اور دل ہی دل میں نیت کی تصحیح کر لے مگر زبان سے نیت کے الفاظ ادا نہ کرے۔(۳)

## مسافر نے مقیم امام کی اقتداء کی

☆......اگر مسافر نے مقیم امام کی اقتداء کی تو امام کی اقتداء کی وجہ سے قصر کرنا جائز نہیں ہوگا بلکہ چار رکعت والی فرض نماز کو چار رکعت ہی پڑھنا لازم ہوگا۔

---

(۱) وان اقتدى مسافر بمقيم اتم اربعا هندية: ١/١٤٢، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: حقانيه پشاور، واما اقتداء المسافر بالمقيم فيصح فى الوقت ويتم، الدر المختار (قوله فيصح فى الوقت ويتم) اى سواء بقى الوقت او خرج قبل اتمامها لتغير فرضه بالتبعية لاتصال المغير بالسبب وهو الوقت، رد المحتار على هامش الدر المختار: ٢/١٣٠، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچى.

واقتداء المسافر بالمقيم جائز فى الوقت وفى الفتاوىٰ العتابية ويصير اربعا الفتاوىٰ التاتارخانية: ٢/٢٣، كتاب الصلاة، الفصل الثانى و العشرون فى صلاة السفر، ط: ادارة القرآن كراچى.

(۲) صلى الفرض الرباعى ركعتين وجوبا، الدر مع الرد: ٢/١٢٣، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچى.

(۳) ''مسافر مقتدی نے امام کو مقیم سمجھا'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

☆......اگر کسی مسافر نے مقیم امام کے پیچھے اقتداء کی اور امام کی نماز فاسد ہوگئی تو امام کے لئے تو دوبارہ چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا کیونکہ وہ مقیم ہے، البتہ مسافر مقتدی کے لئے دوبارہ اکیلے پڑھنے کی صورت میں صرف دو رکعت پڑھنا ضروری ہوگا چار رکعت نہیں۔(۱)

## مسبوق

☆......''مسبوق'' وہ شخص ہے جو ایک رکعت یا اس سے زیادہ ہوجانے کے بعد امام کے ساتھ جماعت میں آکر شریک ہوا ہو۔(۲)

☆......مسبوق کا حکم یہ ہے کہ اس کی نماز کا جتنا حصہ امام کے ساتھ پڑھنے سے رہ گیا ہے وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد خود کھڑا ہوکر ادا کرے گا، اور یہ امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز پڑھتے ہوئے تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہوگا۔ جس طرح تنہا نماز

---

(۱) (واما اقتداء المسافر بالمقيم فيصح في الوقت ويتم) اى سواء بقى الوقت او خرج قبل اتمامها) لتغير فرضه بالتبعية لا تصال المغير بالسبب وهو الوقت ولو افسده صلى ركعتين لزوال المغير، شامى: ۲/ ۱۳۰، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچى.

وان اقتدای مسافر بمقيم اتم اربعا وان افسده يصلى ركعتين . هندية: ۱/ ۱۴۲، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، ط: حقانيه پشاور، (قوله ولو اقتدى مسافر بمقيم فى الوقت صح واتم ) لانه يتغير فرضه الى الاربع للتبعية...... واذا كان ا التغيير لضرورة الاقتداء فلو افسده صلى ركعتين لزواله، البحر الرائق: ۲/ ۱۳۴، باب المسافر، ط: سعيد كراچى.

(۲) (المسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها. الدر المختار: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

المسبوق من لم يدرك الركعة الاولى مع الامام، هندية: ۱/ ۹۰، الباب الخامس، الفصل السابع فى المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور.

وحقيقة المسبوق هو من لم يدرك اول صلاة الامام والمراد بالاول الركعة الاولى، البحر الرائق: ۱/ ۳۷۷، باب الحدث فى الصلاة، ط: سعيد كراچى.

پڑھنے والا پہلی رکعت میں ثناء" (سبحانک اللھم الخ) اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" اور "بسم اللہ الرحمن الرحیم" اور سورۂ فاتحہ اور سورت ملاکر پڑھتا ہے، اور باقی رکعتوں کے شروع میں ثناء اور اعوذ باللہ نہیں پڑھتا بلکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سورہ فاتحہ اور سورت یا صرف سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے۔ اسی طرح مسبوق بھی باقی ماندہ نماز میں ایسا ہی کرے گا، اور اگر باقی ماندہ نماز میں مسبوق کو کوئی سہو ہو جائے ،تو سجدہ سہو کرنا بھی لازم ہوگا، اور اگر امام کے ساتھ نماز میں رہتے ہوئے کوئی سہو ہوا ہے، تو اس کا سجدہ سہو معاف ہے۔ (۱)

## مسبوق باقی نماز کے لئے کس وقت کھڑا ہو؟

مسبوق اپنی باقی نماز پوری کرنے کے لئے امام کے دونوں طرف سلام پھیرنے

---

(۱) اما المسبوق فله احكام كثيرة : منها انه ادرک الامام فی رکعة سرية اتیٰ بالثناء بعد تكبيرة الاحرام وادركه فی صلاة ركعة جهرية لا يأتی به علی الصحيح مع الامام وانما يأتی به عند قضاء ما فاته وحينئذ يتعوذ ويبسمل للقراءة كالمنفرد ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۴۳۹، اذا فات المقتدی بعض الركعات او كلها، قبيل " الاستخلاف فی الصلاة" ط: دار الفكر .

( والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتى يثنی ويتعوذ ويقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها ، مفتاح السعادة (فيما يقضيه ) ای بعد متابعته لامامه ، فلو قبلها فالاظهر الفساد ، ويقضی اول صلاته فی حق قراءة ، وآخرها فی حق تشهد ، فمدرک ركعة من غير فجر يأتی بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما وبرابعة الرباعی بفاتحة فقط ولايقعد قبلها، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۶-۵۹۷، باب الامامة، مطلب فيما لو اتیٰ بالركوع او السجود، او بهما مع الامام او قبله او بعده ، ط: سعيد كراچی.

کے بعد بھی اتنی تاخیر سے اٹھے کہ امام کے ذمہ سجدہ سہو نہ ہونا معلوم ہو جائے۔(۱)

## مسبوق بقیہ نماز کیسے پڑھے

☆......مسبوق سے جو رکعتیں رہ گئی ہیں، ان کو اس طرح ادا کرے، پہلے قرأت والی رکعت پڑھے پھر اس کے بعد بغیر قرأت والی رکعت پڑھے اور ان رکعات کے مطابق قعدہ میں بھی بیٹھنا ہوگا جو امام کے ساتھ پڑھی ہیں، مثلاً ظہر کی نماز تین رکعت ہونے کے بعد وہ امام کے ساتھ شریک ہوا، تو اس کو امام کے ساتھ صرف ایک ہی رکعت ملی، اب یہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہوگا، اور دوسری رکعت میں ثناء،

---

(۱) (ثم يقوم لقضاء ما سبق به)...... وينبغي ان يمكث المسبوق بقدر ما يعلم انه لا سهو عليه، مراقي الفلاح (قوله ثم يقوم لقضاء ما سبق به) اتىٰ بثم ليفيد تراخي القيام عن سلام الامام،...... قوله ( بقدر ما يعلم انه لاسهو عليه وذلك بتسليم الامام الثانية على الاصح او بعدهما وبشئى قليل بناء على ما صححه في الهداية، حاشية الطحطاوي على المراقي، ۲/ ۲۴، باب سجود السهو، ط: غوثيه كراچي، و: ص: ۴۶۴، ط: قديمي كراچي.

وينبغي ان يصبر حتىٰ يفهم انه لا سهو على الامام ،الدر المختار ( قوله وينبغي ان يصبر الخ) اى لا يقوم بعد التسليمة أو التسليمتين بل ينتظر فراغ الامام بعدهما كما في الفيض والفتح والبحر، شامي: ۱/ ۵۹۷، باب الامامة مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود او بهما ، ط: سعيد كراچي. ( منها انه لا يقوم الى القضاء بعد التسليمتين بل ينتظر فراغ الامام كذا في البحرا لرئق، ويمكث حتىٰ يقوم الامام الى تطوعه ان كان صلاة بعدها تطوع او يستدبر المحراب ان لم يكن او ينتقل عن موضعه او يمضي من الوقت مقدار ما لو كان عليه سهو لسجد ، هندية: ۱/ ۹۱، الباب الخامس، الفصل السابع في المسبوق، واللاحق ، ط: حقانيه پشاور.

اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ دوسری سورت بھی ملا کر پڑھے گا اور دونوں سجدوں سے اٹھ کر قعدہ میں بھی بیٹھے گا، اور التحیات پڑھ کر کھڑا ہوگا، اور "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے گا لیکن قعدہ نہیں کرے گا، کیونکہ یہ رکعت اس کی تیسری رکعت بنتی ہے، چوتھی رکعت میں کھڑا ہو کر صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع کرے گا اور سجدے کے بعد قعدہ میں بیٹھے گا کیونکہ یہ اس کا آخری قعدہ ہے اور اس میں التحیات، درود شریف، اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز کو مکمل کرے گا۔ (۱)

☆......اگر مسبوق کی ایک رکعت رہ گئی ہے، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر "سبحانک اللّٰھم" آخر تک پڑھے پھر "اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم" اور "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھے، پھر سورۂ فاتحہ اور "ولا الضالین" کے بعد آمین کہے پھر "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر کوئی سورت ملائے اسی طرح یہ رکعت آخر تک پوری کرے۔ (۲)

☆......اور اگر دو رکعت رہ گئی ہیں، تو امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر نماز کی پہلی دو رکعتوں کی طرح پڑھے، یعنی پہلی رکعت میں "سبحانک اللّٰھم" سے شروع کرے، اعوذ باللّٰہ، بسم اللّٰہ اور سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہہ کر کوئی سورت پڑھ کر رکوع کرے، اور دوسری رکعت میں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم پڑھ کر

(۱) ولو ادرک رکعة من الرباعية فعليه ان يقضي رکعة يقرأ فيها الفاتحة والسورة ويتشهد ويقضي رکعة اخرىٰ کذلک ولا يتشهد وفي الثالثة بالخيار والقراء ة افضل فکذا في الخلاصة، هندية: ۱/۹۱، الباب الخامس، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور.
فمدرک رکعة من غير فجر ياتي برکعتين بفاتحة و سورة و تشهد بينهما، برابعة الرباعي بفاتحة فقط، ولا يقعد قبلها، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۶-۵۹۷، باب الامامة، ط: سعيد کراچی. اور "مسبوق" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔
(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

سورۂ فاتحہ پڑھے اور آمین کہے پھر بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کوئی سورت ملالے اور رکوع کرکے یہ رکعت بھی مکمل کرکے سلام پھیر دے۔(۱)

☆......اور اگر تین رکعت رہ گئی ہیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر ''سبحانک اللّٰھم'' سے شروع کرے، اعوذ باللّٰہ، بسم اللّٰہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے پھر بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملالے اور رکوع کرے، اور اس رکعت پر قعدہ کرے، اور دوسری رکعت میں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے، اور کوئی سورت ملائے اور رکوع کرے، اور سجدہ کرکے کھڑا ہو جائے قعدہ نہ کرے، اور تیسری رکعت کے شروع میں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے، سورت نہ پڑھے اور رکوع میں چلا جائے، اور آخری قعدہ کرکے نماز پوری کرے۔(۲)

☆......اور اگر چار رکعتیں رہ گئی ہیں تو پہلی رکعت میں ثناء، تعوذ، تسمیہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے، اور بسم اللّٰہ پڑھ کر کوئی سورت ملا کر رکوع کرے، اور سجدہ کے بعد کھڑا ہو جائے، پھر دوسری رکعت کے شروع میں بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے اور بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملا کر رکوع کرے اور سجدہ کے بعد بیٹھ کر التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، اور تیسری رکعت کے شروع میں بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کہے اور رکوع میں چلا جائے اور سجدہ کرکے کھڑا ہو جائے، اور چوتھی رکعت کے شروع میں بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور آمین کہے اور رکوع کرکے نماز کو آخر تک مکمل کرے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة.

## مسبوق بھیڑ کے وقت کیا کرے

''حرم شریف میں بھیڑ کے وقت مسبوق کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مسبوق بھی لاحق بھی

''لاحق بھی مسبوق بھی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مسبوق پر سہو سجدہ کا حکم

☆......اگر امام پر سہو سجدہ واجب ہوا، اور وہ آخر میں سہو سجدہ کرر ہا ہے تو مسبوق کے لئے بھی امام کے ساتھ سہو سجدہ کرنا لازم ہے، خواہ یہ بھول امام سے مسبوق کے نماز میں شامل ہونے سے پہلے ہوئی ہے یا اس کے نماز میں شامل ہونے کے بعد ہوئی ہے دونوں صورتوں میں مسبوق امام کے ساتھ سہو سجدہ کرے گا البتہ مسبوق امام کے ساتھ سہو سجدہ سے پہلے دائیں طرف جو سلام پھیرا جاتا ہے وہ سلام نہیں پھیرے گا، صرف دونوں سجدوں میں شریک ہو جائے گا، سہو سجدہ کے بعد جب امام سلام پھیرے گا تو اس کے بعد مسبوق کھڑا ہو کر اپنی باقی ماندہ نماز پوری کرے گا۔(۱)

☆......اگر مسبوق کو باقی ماندہ نماز ادا کرتے ہوئے سہو سجدہ واجب ہوا ہے، تو اس پر نماز کے آخر میں دوبارہ سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، کیونکہ مسبوق باقی ماندہ نماز ادا

(۱) (مقتدبسهو امامه ان سجد امامه) لوجوب المتابعة......(و المسبوق يسجد مع امامه مطلقا) سواء كان السهو قبل الاقتداء اوبعده (قوله والمسبوق يسجد مع امامه) قيد بالسجود لانه لا يتابعه فى السلام بل يسجد معه ويتشهد الخ، رد المحتار: ۸۲/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.
سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود كذا فى المحيط ولا يشترط ان يكون مقتديا به وقت السهو، حتىٰ لو ادرك الامام بعد ما سها يلزمه ان يسجد مع الامام تبعا له، الفتاوىٰ الهندية: ۱۲۸/۱، باب سجود السهو، فصل سهو الامام يوجب عليه الخ، ط: حقانيه پشاور.
ان السجود له سببان اما ترك الواجب او سهو امامه فانه يجب عليه متابعته اذا سجد ...... فشمل ما اذا كان مقتديا به وقت السهو او لم يكن، ......ثم المسبوق انما يتابع الامام فى السهو لا فى السلام فيسجد معه، البحر الرائق: ۹۹/۲ـ۱۰۰، كتاب الصلاة، باب سجودالسهو، ط:سعيد كراچى.

کرتے وقت تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہے، اگر تنہا نماز پڑھنے والے پر سہوسجدہ لازم ہوتا ہے، تو نماز کے آخر میں وہ سجدہ کرنا لازم ہوتا ہے، اسی طرح مسبوق پر بھی دوبارہ سہوسجدہ کرنا لازم ہوتا ہے۔(۱)

## مسبوق پر سہوسجدہ واجب ہوا

اگر کسی مسبوق نے امام کے ساتھ سہوسجدہ نہیں کیا اور اُٹھ کر اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرنے لگا، اور پھر اس میں بھی کوئی غلطی ایسی ہوگئی جس سے سہوسجدہ واجب ہوتا ہے، تو اخیر میں ایک مرتبہ سہوسجدہ کرلینا کافی ہوگا، البتہ وہ مسبوق امام کے ساتھ سہوسجدہ نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار رہوگا۔(۲)

## مسبوق تشہد پورا کرے

اگر مسبوق قعدۂ اخیرہ میں شریک ہوا، اور تشہد پورا کرنے سے قبل امام نے سلام

---

(۱) (قوله ولو سها فيه) اى فيما يقضيه بعد فراغ الامام يسجد ثانيا لانه منفرد فيه والمنفرد يسجد لسهوه، رد المحتار: ۸۳/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

ولو سجدمع الامام ثم سها فيما يقضى فعليه السهو ثانيا الخ، البحر الرائق: ۱۰۰/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(ولو سها المسبوق فيما يقضيه سجد له) اى: لسهوه (ايضا) ولا يجزئه عنه سجوده مع الامام...... لانه منفرد فيما يقضيه، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۶۴، باب سجود السهو، ط: قديمى كراچى. و: ۶۵/۲، ط: غوثيه كراچى.

(۲) (قوله ولو سها فيه)...... وان كان لم يسجد مع الامام لسهو ه ثم سها هو ايضا كفته سجدتان عن السهوين لان السجود لا يتكرر، رد المحتار: ۸۳/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

ولو سها امام ولم يسجد المسبوق معه وسها هو فيما يقضى يكفيه سجدتان. هندية: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلاة، الباب الثانى عشر فى سجود السهو ط: حقانيه پشاور،

ولو سها فيما يقضى ولم يسجد لسهو امامه كفاه سجدتان، البحر الرائق: ۱۰۰/۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

پھیر دیا تو مسبوق کے لئے اپنا تشہد پورا کر کے کھڑا ہونا افضل ہے، لیکن اگر تشہد پورا کئے بغیر اٹھ گیا تو بھی نماز بلا کراہت صحیح ہو جائے گی، آخر میں سہو سجدہ کرنا یا اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

## مسبوق ثناء کب پڑھے

مسبوق جس وقت امام کے ساتھ شریک ہوا، اگر اس وقت امام نے قرأت شروع نہیں کی تو مسبوق بھی ثناء پڑھے، اور اگر امام نے جہری قرأت شروع کر دی، تو اس صورت میں مسبوق نماز میں شامل ہونے کے بعد ثناء وغیرہ نہ پڑھے، بلکہ جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر باقی ماندہ نماز پڑھے، اس وقت ثناء، تعوذ اور بسم اللہ وغیرہ پڑھے۔ اور اگر سری قرأت ہے تو اس وقت بھی پڑھے، پھر جب اپنی رکعت پوری کرنے کھڑا ہو اس وقت دوبارہ پڑھے۔(۲)

---

(۱) اذا ادرک الامام فی التشهد ...... او سلم الامام فی آخر الصلاة قبل ان یتم المقتدی التشهد فالمختار ان یتم التشهد کذا فی الغیاثیة وان لم یتم اجزأه، هندیة: ۱/۹۰، الباب الخامس، الفصل السادس فیما یتابع الامام، ط: حقانیه پشاور، لو سلم الامام قبل ان یفرغ المقتدی من التشهد فانه یتم التشهد، الفتاویٰ القاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/۹۶، فصل فیمن یصح الاقتداء به وفیمن لا یصح، ط: حقانیه پشاور.

لو قام الامام قبل ان یتم المقتدی التشهد فانه یتمه ثم یقوم لان الاتیان به لا یفوت المتابعة بالکلیة وانما یوخرها، والمتابعة مع قطعه تفوته بالکلیة، فکان تأخیر احد الواجبین مع الاتیان بهما اولی من ترک احدهما بالکلیة، رد المحتار: ۱/۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم فی تحقیق متابعة الامام، ط: سعید کراچی.

(۲)(ومنها) انه اذا ادرک الامام فی القراءة فی الرکعة التی یجهر فیها لا یأتی بالثناء کذا فی الخلاصة وهو الصحیح کذا فی التجنیس وهو الاصح هکذا فی الوجیز للکردری سواء کان قریبا او بعیدا او لا یسمع لصممه هکذا فی الخلاصة فاذا قام الی قضاء ما سبق یأتی بالثناء ویتعوذ للقراءة کذا فی فتاویٰ قاضیخان والخلاصة والظهیریة، وفی صلاة المخافتة یأتی به هکذا فی الخلاصة ویسکت المؤتم عن الثناء اذا جهر الامام وهو الصحیح کذا فی التاتارخانیة فی فصل ما

## مسبوق سجدہ سہو میں امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے

اگر امام پر سجدہ سہو واجب ہو گیا تھا، اور وہ سجدہ سہو کر رہا ہے تو مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کے دونوں سجدے کرے، لیکن امام کے ساتھ سہو سجدہ سے پہلے والا سلام نہ پھیرے، اگر مسبوق کو یہ بات یاد ہے کہ اس کی نماز باقی ہے اس کے باوجود امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو مسبوق کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

اور اگر مسبوق نے امام کے ساتھ بھولے سے سلام پھیر دیا ہے، تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا، کیونکہ مسبوق اس وقت مقتدی ہے، اور مقتدی پر اس کی غلطی کی وجہ سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔

---

= يفعله المصلى فى صلاته، هندية: ١/ ٩٠ - ٩١، الفصل السابع فى المسبوق واللاحق، ط: رشيدية كوئٹه.

وفى صـــلاة المخافتة يأتى بالثناء اذا ادركه قائما خلاصة الفتاوىٰ: ١/ ١٦٥، الفصل الخامس عشر فى الامامة، والاقتداء ما يتصل بمسائل الاقتداء، مسائل المسبوق، ط: امجد اكيڈمى لاهور.

(والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتىٰ يثنىٰ ويتعوذ ويقرأ، وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها، مفتاح السعادة، (فيما يقضيه) اى بعد متابعته لامامه، الدر مع الرد: ١/ ٥٩٦، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود اوبهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچى.

واما المسبوق فلا يأتى به عندهما الا بعد مفارقة الامام، لانه محل قراءته، عنده يأتى به عند الشروع تبعا للثناء، ثم اذا قام الى القضاء ما سبق يأتى به عنده ايضا على ما ذكره فى الخلاصة، بناء على انه يثنى مرتين على ما نقل المصنف حيث قال: والمسبوق يأتى بالثناء اذا ادرك الامام حالة المخافتة، ثم اذا قام الى قضاء ما سبق به يأتى به ايضا كذا ذكره فى الملتقط، ووجهه ان القيام الى قضاء ما سبق كتحريمة اخرىٰ للخروج به من حكم الاقتداء الى حكم الانفراد، حلبى كبير، ص: ٢٦٥، صفة الصلاة، ط: نعمانية كوئٹه، وص: ٣٠٤، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

ہاں امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز پڑھتے ہوئے سہو سجدہ واجب ہوا تو وہ مسبوق کے لئے کرنا لازم ہوگا۔(۱)

## مسبوق سے فرض چھوٹ گیا

اگر مسبوق سے کسی رکعت میں کوئی فرض چھوٹ گیا، اوراس نے اس فرض کا اعادہ نہیں کیا تو نماز صحیح نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## مسبوق کب کھڑا ہو

جب امام دائیں طرف سلام پھیرنے کے بعد بائیں طرف کا سلام شروع

---

(۱) (قوله والمسبوق يسجد مع امامه) قيد بالسجود لانه لا يتابعه في السلام، بل يسجد معه ويتشهد فاذا سلم الامام قام الى القضاء، فان سلم فان كان عامدا فسدت والا لا، ولا سجود عليه ان سلم سهوا قبل الامام او معه، ...... (قوله ولو سها فيه) اى فيما يقضيه بعد فراغ الامام يسجد ثانيا لانه منفرد فيه والمنفرد يسجد لسهوه. رد المحتار: ۲/ ۸۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

ومنها انه يتابع الامام في السهو ولا يتابعه في التسليم والتكبير والتلبية فان تابعه في التسليم والتلبية فسدت، هندية: ۱/ ۹۲، الباب الخامس، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط حقانيه پشاور.

المسبوق انما يتابع الامام في السهو، لافي السلام فيسجد معه ويتشهد فاذا سلم الامام قام الى القضاء فان سلم فان كان عامدا فسدت والا فلا...... واما فيما يقضيه فهو كالمنفرد كما تقدم وعليه يفرع ما اذا سلم ساهيا فان كان قبل الامام او معه فلا سهو وان كان بعده فعليه، البحر الرائق: ۲/ ۱۰۰، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(۲) (من فرائضها) التي لا تصح بدونها، الدر المختار (قوله التي لا تصح بدونها) صفة كاشفة اذ لا شئي من الفروض ما تصح الصلاة بدونه بلا عذر، شامي: ۱/ ۴۴۲، باب صفة الصلاة، مطلب قد يطلق الفرض على ما يقابلها الركن، ط: سعيد كراچى.

کرے تو مسبوق کھڑا ہو جائے، صرف دائیں طرف کا سلام پھیرنے پر کھڑا نہ ہو، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ امام کے ذمہ سجدہ سہو ہو، اور امام نے سجدہ سہو کرنے کے لئے سلام کیا ہو، اس صورت میں کھڑے ہونے کی صورت میں امام کے ساتھ سہو سجدہ کرنے کے لئے دوبارہ لوٹنا پڑے گا، اس لئے دوسرا سلام شروع کرنے پر کھڑا ہو۔(۱)

نوٹ: مسبوق اس آدمی کو کہا جاتا ہے جس کی کچھ رکعت رہ گئی ہو، جماعت کی نماز میں امام کے ساتھ شروع سے شریک نہ ہوسکا۔(۲)

## مسبوق کو امام بنانا درست نہیں

''مسبوق کی اقتداء درست نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وینبغی ان یصبر حتیٰ یفهم انه لا سهو علی الامام (الدر المختار) (قوله وینبغی ان یصبر الخ) ای لا یقوم بعد التسلیمة او التسلیمتین، بل ینتظر فراغ الامام بعد هما کما فی الفیض والفتح والبحر، رد المحتار: ۱/۵۹۷، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(ثم یقوم لقضاء ما سبق به) ...... وینبغی ان یمکث المسبوق بقدر ما یعلم انه لا سهو علیه، مراقی الفلاح (قوله ثم یقوم لقضاء ما سبق به) اتی بثم لیفید تراخی القیام عن سلام الامام...... (قوله بقدر ما یعلم انه لا سهو علیه) وذلک بتسلیم الامام الثانیة علی الاصح، الخ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ۲/۲۶۴، باب سجود السهو، ط: غوثیه کراچی. و: ص: ۴۶۴، ط: قدیمی کراچی.

(منها) انه لا یقوم الی القضاء بعد التسلیمتین بل ینتظر فراغ الامام کذا فی البحر الرائق، هندیة: ۱/۹۱، الباب الخامس، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: حقانیه پشاور، خلاصة الفتاوی: ۱/۱۶۸، ما یتصل بمسائل الاقتداء مسائل المسبوق، ط: امجد اکیڈمی لاهور.

(۲) (المسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۶، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

المسبوق من لم یدرک الرکعة الاولیٰ مع الامام، هندیة: ۱/۹۰، کتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: حقانیه پشاور.

وحقیقة المسبوق هو من لم یدرک اول صلاة الامام والمراد بالاول الرکعة الاولیٰ، البحر الرائق: ۱/۳۷۷، باب الحدث فی الصلوة، ط: سعید کراچی.

## مسبوق کو خلیفہ بنایا

اگر امام نے نماز کے دوران وضوٹوٹنے کی وجہ سے مسبوق کو اپنی جگہ پر کھڑا کر دیا اور خلیفہ بنادیا، تو اس کو چاہئے کہ امام کی جس قدر رکعتیں رہ گئیں تھیں، ان کو ادا کر کے کسی ''مدرک'' کو اپنی جگہ کھڑا کر دے تا کہ وہ سلام پھیر دے، اور یہ مسبوق پھر اپنی گئی ہوئی رکعتوں کو ادا کرنے میں مصروف ہو جائے۔(۱)

## مسبوق کی اقتداء

کسی بھی مسبوق کی اقتداء کر کے نماز پڑھنا صحیح نہیں، خواہ امام کے ساتھ ایک رکعت میں شریک تھا یا اس سے کم میں، دونوں صورتوں میں صحیح نہیں۔(۲)

## مسبوق کی اقتداء درست نہیں

مسبوق کی اقتداء درست نہیں، یعنی مسبوق جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی ماندہ نماز پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو، اور کوئی آ کر اس کے پیچھے نیت باندھ کر اقتداء کرے، اور اس کو امام بنائے، تو یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ مسبوق امام کے فارغ

---

(۱) (ولو استخلف الامام لو مسبوقا صح فلو اتم) المسبوق (صلاة قدم مدركا للسلام (الدر المختار) (قوله قدم مدركا للسلام) اى ليسلم بالقوم ،شامى: ۱/ ۶۱۰، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچى.

ولو تقدم يبتدئ من حيث انتهى اليه الامام واذا انتهى الى السلام يقدم مدركا يسلم بهم . هندية: ۱/ ۹۶، الباب السادس فى الحدث فى الصلاة، فصل فى الاستخلاف، ط: حقانيه پشاور،

فلو تقدم يبتدئ من حيث انتهى اليه الامام لقيامه مقامه واذا انتهى الى السلام يقدم مدركا يسلم بهم، البحر الرائق: ۱/ ۳۷۷، باب الحدث فى الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) انظر الى الحاشية التالية.

ہونے کے بعد باقی نماز ادا کرتے ہوئے کسی کا امام نہیں بن سکتا، کیونکہ وہ خود سابق امام کا مقتدی ہے، اپنی رکعت پوری کررہا ہے، جو کسی اور امام کا مقتدی ہے وہ کسی اور مقتدی کا امام نہیں بن سکتا ہے، یہ مسئلہ احناف کے نزدیک ہے، البتہ شوافع کے نزدیک صحیح ہے۔(۱)

## مسبوق کی باقی رکعتیں قرأت کے اعتبار سے

''باقی ماندہ رکعتیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مسبوق کی ثناء

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شامل نہیں ہوا بلکہ پہلی رکعت نکلنے کے بعد، بعد کی کسی بھی رکعت میں شامل ہوا تو اس کو مسبوق کہا جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) احد المسبوقین اذا اقتدی بالآخر قد ذکرنا فی الفصل المتقدم انه لا یصح ویفسد صلاة المقتدی دون الامام، خلاصة الفتاویٰ: ۱/۱۶۳، الفصل الخامس عشر فی الامامة والاقتداء ما یتصل بمسائل الاقتداء مسائل المسبوق، ط: امجد اکیڈمی لاهور.

(و المسبوق ......وهو منفرد فیما یقضیه الافی اربع لا یجوز الاقتداء به، تنویر الابصار مع الشامی: ۱/۵۹۶-۵۹۷، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

انه منفرد فیما یقضی (الا فی اربع مسائل) احداها انه لا یجوز اقتداء ه ولاالاقتداء به (الفتاویٰ الهندیة: ۱/۹۲، الباب الخامس، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: حقانیه پشاور،

انه منفرد فیما یقضی الا فی اربع مسائل احداها انه لا یجوز الاقتداء والا قتداء به، البحر الرائق: ۱/۳۷۷، باب الحدث فی الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) المسبوق من لم یدرک الرکعة الاولیٰ مع الامام، هندیة: ۱/۹۰، کتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: حقانیه پشاور.

وحقیقة المسبوق هو من لم یدرک اول صلاة الامام والمراد بالاول الرکعة الاولیٰ، البحر الرائق: ۱/۳۷۷، باب الحدث فی الصلاة، ط: سعید کراچی، (المسبوق من سبقه الامام بها او بعضها، شامی: ۱/۵۹۶، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

اگر مسبوق نے جماعت میں شامل ہوکر دیکھا کہ امام بلند آواز سے قرأت نہیں کررہا ہے تو ثناء پڑھ لے، اس صورت میں امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز کے شروع میں دوبارہ ثناء پڑھے اور **اعوذ باللّٰہ** اور **بسم اللّٰہ** کے ساتھ سورۂ فاتحہ اور سورت ملا کر نماز مکمل کرے۔(۱)

اور اگر مسبوق نے نیت باندھ کر جماعت میں شامل ہونے کے بعد دیکھا کہ امام بلند آواز سے قرأت کررہا ہے تو اس صورت میں ثناء نہ پڑھے بلکہ خاموش رہ کر دھیان سے قرأت سنے، اور امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز کی پہلی رکعت میں کھڑا ہوکر ثناء پڑھے، پھر اس کے بعد اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر فاتحہ اور سورت ملا کر نماز مکمل کرے۔(۲)

## مسبوق کی قرأت

☆......مسبوق (جس کی رکعت شروع میں رہ گئی ہے بعد میں جماعت میں شامل ہوا) امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعتوں کو ادا کرتے وقت دو رکعت تک قرأت کرے گا، اگر شروع میں دو رکعت رہ گئی ہیں تو دو رکعتوں میں قرأت کرے اور اگر تین رکعتیں رہ گئی ہیں تو شروع کی دو رکعتوں میں قرأت کرے اور آخری رکعت میں قرأت نہ کرے صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے، اور اگر چار رکعتیں رہ گئی ہیں تو شروع کی دو رکعتوں میں قرأت کرے اور باقی دو رکعتوں میں قرأت نہ کرے صرف سورۂ فاتحہ پر اکتفاء کرے۔(۳)

---

(۱)''مسبوق ثناء کب پڑھے'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳)''مسبوق'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

☆......مسبوق جن رکعتوں کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہوکرادا کرتا ہے ان میں وہ امام کے تابع نہیں بلکہ وہ اکیلے نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہے، اس لئے ان رکعتوں میں مسبوق کے لئے اپنی قرأت کی ترتیب میں امام کی پڑھی ہوئی سورت سے ترتیب کالحاظ رکھنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

مثلاً مسبوق کی دو رکعتیں رہ گئی ہیں تو مسبوق نے پہلی رکعت میں جو سورت پڑھی ہے، دوسری رکعت میں اس کے بعد والی سورت پڑھے، امام کی قرأت کی ترتیب کالحاظ رکھنے کی ضرورت نہیں، اس لئے امام نے جو سورتیں پڑھی ہیں مسبوق بقیہ رکعت میں اس سے پہلے کی سورت بھی پڑھ سکتا ہے اور بعد کی بھی، اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

☆......مسبوق جو رکعات امام کے سلام پھیرنے کے بعد پڑھتا ہے وہ قرأت کے لحاظ سے نماز کے پہلے حصہ کے حکم میں ہے اگرچہ حقیقۃً آخری حصہ ہے، اور تشہد کے اعتبار سے یہ آخر ہیں اور امام کے ساتھ جو رکعتیں اس نے پائی ہیں وہ تشہد کے اعتبار سے اول ہیں، قرأت کے اعتبار سے آخر ہیں۔(۲)

(۱) ویقضی اول صلاته فی حق قراء ة وأخرها فی حق تشهد ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود الخ، . ط: سعید کراچی.

اس لئے کہ قراءت کے مسئلہ میں چھٹی ہوئی رکعتیں ابتداء کے حکم میں ہیں اور ابتداء میں قراءت کے بارے میں کوئی ترتیب نہیں ہے۔

(۲) (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد ) ...... ( فیما یقضیه ) ای بعد متابعته لامامه فلو قبلها فالاظهر الفساد ویقضی اول صلاته فی حق قراء ة وآخرها فی حق تشهد ، الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعید کراچی.

☆......جہری یعنی بلند آواز سے قرأت والی نماز میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب مسبوق اپنی بقیہ نماز پوری کرنے کے لئے اٹھے گا، تو اس کو بلند یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہوگا، مسبوق اپنی باقی ماندہ رکعت میں تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہے، البتہ بلند آواز سے قرأت پڑھنے کی صورت میں جہر کے ادنیٰ درجہ پر عمل کرے۔(۱)

اور سری نماز میں مسبوق امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب اپنی بقیہ نماز پوری کرے گا تو آہستہ آواز سے قرأت کرے گا۔

## مسبوق کی نماز امام کی نماز پر موقوف ہے

''امام کی نماز نہیں ہوئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مسبوق کے بیٹھتے ہی امام قعدۂ اولیٰ سے کھڑا ہوگیا

اگر کوئی شخص امام کے پیچھے اقتداء کر کے قعدۂ اولیٰ میں بیٹھا ہی تھا کہ امام قعدۂ اولیٰ سے کھڑا ہوگیا، تو مسبوق مقتدی تشہد پورا کر کے اٹھے، تشہد پورا کئے بغیر کھڑے ہوکر امام کی اتباع کرنا مکروہ تحریمی ہے، مگر نماز ہو جائے گی، آخری قعدے میں شریک

(۱) (ویخیر المنفرد فی الجهر) وهو افضل ویکتفی بأدناه (ان ادی) وفی السریة یخافت حتما علی المذهب......... کمن سبق برکعة من الجمعة فقام یقضیها بخیر، الدر مع الرد: ۱/۵۳۳۔ ۵۳۴، (قوله کمن سبق برکعة من الجمعة الخ) ای انه اذا قام لیقضیها لا یلزمه المخافتة بل له ان یجهر فیها لیوافق القضاء الاداء مع انه قضاها فی وقت المخافتة، ...... وبهذا التقریر ظهر وجه اقتصاره علی الجمعة وان کان الحکم کذالک لو سبق برکعة من العشاء ونحوه لان المقصود اثبات الجهر فی القضاء فی وقت المخافتة لا مطلقا، شامی: ۱/۵۳۴، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی.

والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد، الدر مع الرد: ۱/۵۹۶، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما الخ، ط: سعید کراچی.

ہونے والے کا بھی یہی حکم ہے، کہ اس کا تشہد پورا ہونے سے پہلے امام نے سلام پھیر دیا تو تشہد پورا کر کے کھڑا ہو۔(۱)

## مسبوق مسبوق کو دیکھ کر نماز پوری کرے

دو آدمی ایک ساتھ جماعت میں شریک ہوئے، اور کچھ رکعتیں نکل چکی ہیں، امام کے سلام کے بعد جب کھڑے ہو کر اپنی بقیہ نماز ادا کر رہے تھے تو رکعتوں کی تعداد میں شک ہوا کہ کتنی رکعتیں فوت ہوئی ہیں، تو اس نے اپنے ساتھی کو دیکھ کر اس کے مانند نماز پڑھ کر اپنی نماز پوری کی تو نماز صحیح ہوگئی ہے، دہرانے کی ضرورت نہیں ہے، ہاں اگر اس نے ساتھی کو امام بنالیا تھا مثلاً جب وہ رکوع کر رہا تھا تو یہ بھی رکوع کر رہا تھا اور جب وہ سجدہ کر رہا تھا تو یہ بھی سجدہ کر رہا تھا تو نماز نہیں ہوئی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) اذا ادرک الامام فی التشهد وقام الامام قبل ان یتم المقتدی او سلم الامام فی آخر الصلاة قبل ان یتم المقتدی التشهد فالمختار ان یتم التشهد کذا فی الغیاثیة وان لم یتم اجزأه هندية: ۱/۹۰، الباب الخامس ، الفصل السادس فيما يتابع الامام، ط: حقانيه پشاور.

اذا قام الامام الى الثالثة قبل ان يفرغ المقتدى من التشهد فان المقتدى يتم التشهد ثم يقوم وكذا لو سلم الامام قبل ان يفرغ المقتدى من التشهد فانه يتم التشهد، الفتاوىٰ الخانية على هامش الهندية: ۱/۹۶، فصل فيمن يصح الاقتداء به وفيمن لا يصح، ط: حقانيه پشاور.

(قوله وهٰذا فى غير المؤتم) ...... كمن ادرك الامام فى القعدة الاولىٰ فقعد معه فقام الامام قبل شروع المسبوق فى التشهد فانه يتشهد تبعا لتشهد امامه، شامى: ۲/۸۴-۸۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(۲) (والمسبوق...... وهو منفرد فيما يقضيه...... الا فى اربع...... لا يجوز الاقتداء به)...... نعم لو نسى احد المسبوقين يقضى ملاحظا للآخر بلا اقتداء صح (الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۶-۵۹۷ (قوله نعم لو نسى الخ) حاصله انه لو اقتدى اثنان معا بامام قد صلى بعض صلاته فلما قاما الى القضاء نسى احدهما عدد ما سبق به فقضى ملاحظا للآخر بلا اقتداء به صح، شامى: ۱/۵۹۷، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام، ط: سعيد كراچى.

## مسبوق نے امام کے پیچھے درود شریف اور دعا پڑھ لی

اگر مسبوق (جس کی کچھ رکعت رہ گئیں تھیں) نے امام کے پیچھے قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھ کر درود شریف اور دعائے ماثورہ وغیرہ بھی پڑھ لی تو اس پر بعد میں سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔

نوٹ: اگر مقتدی نے امام کے پیچھے کوئی ایسا کام کرلیا جس کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، تو مقتدی پر سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا، کیونکہ مقتدی کے لئے امام کی مخالفت کرکے سہو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔(۱)

## مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا

☆......جس آدمی کی کچھ رکعتیں نکل چکی ہیں اس کو "مسبوق" کہتے ہیں، اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ ایک سلام پھیر دیا، یاد آنے پر دوسرا سلام

---

=انه منفرد فيما يقضى ( الا فى اربع مسائل) احدها انه لايجوز اقتداء ه ولا الاقتداء به فلو اقتدى مسبوق بمسبوق فسدت صلاة المقتدى قرأ او لم يقرأ دون الامام كذا فى البحر الرائق ، ولو نسى احد المسبوقين المتساويين كمية ما عليه فقضى ملاحظا للآخر بلا اقتداء به صح، هندية: ۱/ ۹۲، الباب الخامس ، الفصل السابع فى المسبوق واللاحق ، ط: حقانيه پشاور.

وحقيقة المسبوق هو ...... وله احكام كثيرة فمنها انه منفرد فيما يقضى الا فى اربع مسائل احداها انه لا يجوز اقتدائه ولابه ولا قتداء به لانه بان تحريمة فلو اقتدى مسبوق بمسبوق فسدت صلاة المقتدى قرأ او لم يقرأ دون الامام......... ولونسى احد المسبوقين المتساويين كمية ما عليه فقضى ملاحظا للآخر بلا اقتداء به صح، البحر الرائق: ۱/ ۳۷۷-۳۷۸، كتاب الصلوة، باب الحدث فى الصلاة، ط؛ سعيد كراچى. و: ۱/ ۲۲۱، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) ( ومقتد بسهو امامه ان سجد امامه ) لوجوب المتابعة (لا سهوه ) اصلا . الدر مع الرد: ۲/ ۸۲، ( قوله لا بسهوه اصلا) قيل لافائدة لقوله اصلا، وليس بشئى، بل هو تاكيد لنفى الوجوب لان معناه لا قبل السلام للزوم مخالفة الامام ولا بعده لخروجه من الصلاة بسلام الامام لانه سلام عمد ممن لا سهو عليه، الخ شامى: ۲/ ۸۲، باب سجود السهو ، ط: سعيد كراچى.

نہیں کیا، تو مسبوق اٹھ کر اپنی باقی ماندہ رکعات پوری کرسکتا ہے، اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اور سہو سجدہ بھی واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

☆......اور اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ دونوں سلام پھیر دیئے اور سلام پھیرنے کے بعد کسی سے بات چیت نہیں کی، اور قبلہ رخ بیٹھا رہا، یاد آیا تو فوراً کھڑے ہو کر نیت باندھے بغیر باقی ماندہ نماز پڑھ لے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

☆......اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا، اور اس کو یاد نہیں رہا، دوسروں کے بتلانے پر اور یاد دلانے پر فوراً کھڑا ہو گیا، اپنی یاد سے کام نہیں لیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔

ایسی صورت میں نماز صحیح ہونے کی صورت یہ ہے کہ بتلانے اور یاد دلانے پر اپنی یادداشت پر زور ڈال کر اپنی رائے کے مطابق اٹھ کر نماز پوری کر کے سہو سجدہ کر لے تو نماز ہو جائے گی۔ (۳)

---

(۱، ۲) [تنبیہ] ............ فان سلم فان کان عامدا فسدت وإلا لا ، ولا سجود علیه ان سلم سهوا قبل الامام او معه وان سلم بعده لزمه لکونه منفرداً حینئذ ، "بحر" واراد بالمعية المقارنة وهو نادر الوقوع کما فی شرح المنية وفيه : ولو سلم علی ظن ان علیه ان یسلم فهو سلام عمد یمنع البناء، شامی: ۲/ ۸۲ ـ ۸۳، باب سجود السهو ،ط: سعید کراچی.

ولو سلم ساهیا ان بعد امامه لزمه السهو والا لا، الدر المختار ( قوله ولو سلم ساهیا) قید به لانه لو سلم مع الامام علی ظن ان علیه السلام معه فهو سلام عمد فتفسد کما فی البحر عن الظهيرية ( قوله لزمه السهو) لانه منفرد فی هذه الحالة،(قوله والا لا ) ای وان سلم معه او قبله لا یلزمه لانه مقتد فی هاتین الحالتین ، الخ، شامی: ۱/ ۵۹۹، قبیل باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

(۳) حتیٰ لو امتثل امر غیره فقیل له تقدم فتقدم او دخل فرجة الصف احد فوسع له فسدت بل یمکث ساعة ثم یتقدم برأیه قهستانی معزیا للزاهدی، شامی: ۱/ ۶۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام، ط: سعید کراچی.

☆......مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا، اگر وہ مسبوق دوسرے کے بتلانے سے اور یاد دلانے سے کچھ دیر کے بعد اٹھا اور خود بھی اس کو یاد دلانے سے یاد آ گیا، اور اسی بناء پر وہ اٹھا، تو باقی ماندہ نماز پڑھ کر آخر میں سہو سجدہ کرنے سے نماز ہو جائے گی، اور ایسی حالت میں ایسا ہی کرنا چاہئے کہ اگر کوئی شخص بتلا دے اور یاد دلا دے تو خود یاد کر کے اپنی یاد پر اس فعل کو کرے تاکہ نماز میں کچھ خلل نہ ہو۔(۱)

☆......اور اگر مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد بات چیت کی تو نماز فاسد ہو گئی اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد کسی سے بات چیت نہیں کی، البتہ عربی میں دعا مانگ لی، پھر یاد آنے پر کھڑا ہو کر باقی نماز پڑھ کر آخر میں سہو سجدہ کیا تو نماز ہو جائے گی۔

اور اگر عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں دعا کی تو نماز فاسد ہو جائے گی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

☆......اگر مسبوق نے غلطی سے ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا، تو اگر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس نے سلام پھیرا ہے تو سجدہ سہو لازم ہے، اس لئے کہ اس نے امام کے سلام کے بعد خود انفرادی طور پر سلام پھیرا ہے، اور اگر امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرا ہے تو سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا کیونکہ یہ مقتدی ہے، اور مقتدی پر اس کی غلطی

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة

(۲) (وان سلم عامدا) مریدا (للقطع) لان مجرد نیة تغییر المشروع لا تبطله ولا تعتبر مع سلام غیر مستحق وهو ذکر فیسجد للسهو لبقاء حرمة الصلاة (ما لم یتحول عن القبلة او یتکلم) لابطالهما التحریمة، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۷۲، باب سجود السهو، ط: قدیمی کراچی. وانظر الی الحاشیة السابقة، رقم ۱.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة

کی وجہ سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا۔ (۱)

## مسبوق نے امام کے ساتھ سہو سجدہ نہیں کیا

''مسبوق پر سہو سجدہ واجب ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مسبوق نے قعدہ نہیں کیا

اگر کسی کو مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی، اور دو رکعت نہیں ملیں پھر اس نے امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد باقی ماندہ دو رکعت اس طرح پڑھیں کہ درمیان والا قعدہ نہیں کیا یعنی امام کے سلام کے بعد مزید ایک رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ نہیں کیا، تو اس پر سہو سجدہ واجب ہے، اگر سہو سجدہ کر لیا تو بہتر ورنہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (۲)

## مستحب ترک ہو جائے

اگر نماز میں مستحبات میں سے کوئی مستحب ترک ہو جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی

---

(۱) انظر الی الحاشية السابقة.

(۲) (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد)............ (فيما يقضيه) ............ ويقضي اول صلاته في حق قراء ة وآخرها في حق تشهد ، فمدرک رکعة من غير فجر يأتي بر كعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما ،الدر المختار: ۱/ ۵۹۶ ـ ۵۹۷ (قوله وتشهد بينهما) قال في شرح المنية ولو لم يقعد جاز استحسانا لا قياسا ولم يلزمه سجود السهو لكون الركعة اولىٰ من وجه ، شامي: ۱/ ۵۹۷، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام الخ،ط: سعيد كراچي.

(قوله ولو لم يقعد جاز) المراد بالجواز الصحة بلا اثم نظراً لكون الركعة التي صلاها اولىٰ من وجه لا اصل الصحة اذ هي قياس ايضا اذا التشهد واجب ولا الحل بلا كراهة اصلا اذ هي متحققة ثم ظهر ان المراد انه ترک القعود بينهما اصلا لا التشهد فقط فالقياس الفساد عندهما لانه هو القعود الاخير ، تقريرات الرافعي على حاشية ابن عابدين: ۱/ ۷۷،ط:سعيد.

بلکہ صحیح ہو جاتی ہے، البتہ جان بوجھ کر مستحبات کو چھوڑنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

## مستحب نمازیں

### (۱) وتر کے بعد دو رکعت۔(۲)

---

(۱)(ولها آداب) تركه لا يوجب اساءة ولا عتابا كترك سنة الزوائد لكن فعله افضل، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۷۷، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى، (قوله كترك سنة الزوائد هى السنن الغير المؤكدة، شامى: ۱/۴۷۷، آداب الصلاة، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص:۲۷۷، فصل من ادابها، ط: قديمى كراچى، والنفل ومنه المندوب يثاب فاعله ولا يسئى تاركه، قيل وهو دون سنن الزوائد، ......... ولذا جعلوا قسما رابعاً وجعلوا منه المندوب والمستحب وهو ما ورد به دليل ندب يخصه كما فى التحرير، الخ، شامى: ۱/۱۰۳، اركان الوضو اربعة، مطلب فى السنة وتعريفها، ط: سعيد كراچى، شامى: ۱/۶۵۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ،مطلب فى بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه، ط: سعيد كراچى.

(۲)عن ابى امامة (رضى الله عنه) ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصليهما بعد الوتر وهو جالس يقرأ فيهما اذا زلزلت الارض وقل يا ايها الكافرون، مسند امام احمد بن حنبل: ۵/۲۶۰، ط: المكتب الاسلامى

عن ام سلمة: ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصلى ركعتين خفيفتين بعد الوتر، زاد المحاملى، وهو جالس، سنن الدار قطنى: ۲/۲۳، (۱۶۶۲) كتاب الوتر، باب فى الركعتين بعد الوتر، ط: دار الفكر بيروت ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۴ء.

عن عائشة رضى الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ركع ركعتين بعد الوتر قرأ فيهما وهو جالس فلما اراد ان يركع قام فركع.

ايضا: عن انس رضى الله عنه ان النبى صلى لله عليه وسلم كان يقرأ فى الركعتين بعد الوتر، (الرحمٰن والواقعة)، شرح معانى الأثار: ۱/۳۴۴(رقم: ۱۹۶۴-۱۹۶۵) كتاب الصلاة، باب التطوع بعد الوتر، ط: قديمى كراچى.

عن ثوبان عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: ان هذا السهر جهد وثقل، فاذا اوتر احدكم فليركع ركعتين، فان قام من الليل والا كانتا له، ويقال هذا السفر وانا اقول: السهر، سنن الدارمى: ۱/۳۱۲، كتاب الصلاة باب فى الركعتين بعد الوتر، رقم: ۱۶۰۲، ط: دار المحاسن القاهرة،

عن ام سلمة (رضى الله عنها) ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصلى بعد الوتر ركعتين خفيفتين، وهو جالس، سنن ابن ماجه: ۱/۸۳، كتاب الصلاة، باب ما جاء فى الركعتين بعد الوتر جالسا، ط: قديمى كراچى.

(۲) وضو کے بعد دو رکعت (۱) اگر مکروہ وقت نہیں (۳) سفر کے لئے نکلنے سے پہلے دو رکعت (۴) استخارہ کی دو رکعت نماز (۵) حاجت کی دو رکعت (۶) اوابین کی چھ رکعات (۷) صلوۃ التسبیح کی چار رکعات (۸) توبہ کی دو رکعت (۹) قتل سے پہلے دو رکعت۔ (۱۰) تحیۃ المسجد کی دو رکعت (۲)

## مسجد بند کرنا

مسجد بند کرنا مکروہ ہے بلکہ مسجد کا دروازہ ۲۴ گھنٹے کھلا رہنا چاہئے، لیکن اگر ۲۴ گھنٹے دروازہ کھلا رہنے کی صورت میں مسجد کا سامان چوری ہو جانے کا اندیشہ ہے، تو نماز کے اوقات کے علاوہ باقی اوقات کے لئے دروازہ بند کرنا جائز ہوگا۔

اور ایسی حالت میں دروازہ بند کرنے کے لئے کمیٹی یا محلّہ والوں کی رائے سے وقت مقرر کرنا مناسب ہوگا۔ (۳)

---

(۱) عن عقبة بن عامر (مرفوعا) ما من مسلم يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقوم فيصلى ركعتين مقبل عليهما بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنة، مسلم: ۱/۱۲۲، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، ط: قديمى كراچى. ابو داود: ۱/۲۳، باب ما يقول الرجل اذا توضأ، ط: مير محمد.

(۲) عن ابى قتادة السلمى رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين قبل ان يجلس، بخارى: ۱/۶۳، قبيل، باب الحدث فى المسجد، ط: قديمى كراچى. مسلم: ۱/۲۴۸، باب استحباب الركعتين فى المسجد، ط: قديمى كراچى.

(۳) وكما كره (غلق باب المسجد) الا لخوف على متاعه به يفتىٰ (الدر المختار) (قوله الا لخوف على متاعه) هذا اولىٰ من التقييد بزماننا لان المدار على خوف الضرر فان ثبت فى زماننا فى جميع الاوقات ثبت كذلك الا فى أوقات الصلاة او لا فلا او فى بعضها ففى بعضها كذا فى الفتح، وفى العناية: ...... والتدبر فى الغلق لاهل المحلة فانهم اذا اجتمعوا على رجل وجعلوه متوليا بغير امر القاضى يكون متوليا، رد المحتار: ۱/۶۵۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى احكام المسجد، ط: سعيد كراچى.

كره غلق باب المسجد وقيل لا بأس بغلق المسجد فى غير اوان الصلاة صيانة لمتاع المسجد، هنديه: ۱/۱۰۹، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثانى (فصل) كره غلق باب المسجد

## مسجد دور ہونے کی وجہ سے جماعت ترک کرنا

☆......اگر مسجد ایک میل یا اس سے زیادہ دور ہے تو جماعت ترک کرنا گناہ نہیں ہوگا کیونکہ اگر پانی ایک میل دور ہو تو وضو کے لئے وہاں تک جانا ضروری نہیں، تیمّم کرنا درست ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ایک میل چلنے میں حرج ہے، اور حرج کی وجہ سے جماعت ساقط ہو جائے گی۔(۱)

☆......عام شہر اور قصبات میں عام طور پر محلّہ کی جو مقدار ہوتی ہے، اگر مسجد اس مقدار سے زیادہ فاصلہ پر ہے تو وہاں جماعت کے لئے جانا واجب نہیں، سواری ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں حکم برابر ہے۔(۲)

---

= ط: حقانیه پشاور.

(قوله وغلق باب المسجد) لانه يشبه المنع من الصلوة قال تعالىٰ ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان يذكر فيها اسمه، والاغلاق يشبه المنع فيكره قال فى الهدايه وقيل لا باس به اذا خيف على متاع المسجد اه وهو احسن من التقييد بزماننا كما فى عبارة بعضهم فالمدار على خشية الضرر على المسجد فان ثبت فى زماننا فى جميع الاوقات ثبت كذلك الا فى اوقات الصلاة ...... وفى العناية: والتدبير فى الغلق لاهل المحلة فانهم اذا اجتمعوا على رجل وجعلوه متوليا بغير امر القاضى يكون متوليا، البحر الرائق: ۲/ ۳۳۔ ۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، فصل لما فرغ من بيان الكراهة ، ط: سعيد كراچى.

(۱) (فتسن او تجب) ثمرته تظهر فى الاثم بتركها مرة (على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة با لجماعة من غير حرج، الدر المختار (قوله من غير حرج) قيد لكونها سنة مؤكدة او واجبة ، فبالحرج يرتفع الاثم ويرخص فى تركها ولكنه يفوته الافضل الخ، شامى: ۱/ ۵۵۴، باب الامامة، مطلب فى تكرار الجماعة، فى المساجد ، ط: سعيد كراچى.

(۲) (قوله ولو فاتته ندب طلبها) فلا يجب عليه الطلب فى المساجد بلاخلاف بين اصحابنا ، بل ان اتى مسجداً للجماعة آخر فحسن ، وان صلى فى مسجد حيه منفرداً فحسن ، وذكر القدورى يجمع باهله ويصلى بهم ،يعنى وينال ثواب الجماعة ، كذا فى الفتح، واعترض الشرنبلالى بان هذا ينافى وجوب الجماعة واجاب بان الوجوب عند عدم الحرج وفى تتبعها فى الاماكن القاصية حرج لا يخفى الخ، شامى: ۱/ ۵۵۵، باب الامامة، مطلب فى تكرار الجماعة ،فى المسجد ، ط: سعيد كراچى.

## مسجد دور ہے

اگر ایک میل کے اندر اندر مسجد ہے تو اس صورت میں مسجد جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، مگر جن کو کوئی عذر ہو جیسا کہ بیماری یا بارش یا سخت سردی ہے یا باہر دشمن کی طرف سے حملہ ہونے کا خطرہ ہے تو ان صورتوں میں جماعت ترک کرنا درست ہے۔(۱)

## مسجد سے باہر جماعت میں شامل ہونا

مسجد وہ ہے جو وقف ہے، اور جو وقف نہیں وہ مسجد نہیں، مسجد سے باہر کے حصے میں جماعت کی نماز میں شامل ہونے سے جماعت کا ثواب تو ملے گا، مگر مسجد کا ثواب نہیں ملے گا، کسی جگہ پر باقاعدہ مسجد بنائے بغیر صرف نماز پڑھنے کی اجازت دینے سے وہ جگہ مسجد نہیں ہوتی، اور مسجد سے باہر جماعت کرنے کی صورت میں ۲۷ نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب اس کے علاوہ ہے۔(۲)

---

(۱) وفي البدائع: تجب على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج............ وتسقط الجماعة بالاعذار حتىٰ لا تجب على المريض والمقعد والزمن ........... والصحيح انها تسقط بالمطر والطين والبرد الشديد والظلمة الشديدة...... او كان اذا خرج يخاف ان يحبسه غريمه في الدين، الخ، هندية: ۱/۸۲-۸۳، الباب الخامس في الامامة، الفصل الاول في الجماعة، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/۵۵۴، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد ط: سعيد كراچي. كتاب الفقه عل المذاهب الاربعة: ۱/۴۲۸، الاعذار التي تسقط بها الجماعة، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت.

(۲) امداد الاحكام: ۱/۴۴۷، فصل في احكام المسجد و آدابه، ، مسجد میں نماز کی فضیلت وارده اس وقت ہے جبکہ مسجد وقف ہو، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

## مسجد سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ.(۱)

## مسجد کی اذان واقامت

گھر میں تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے محلّہ کی مسجد کی اذان اور اقامت کافی ہے،(۲) تاہم مردوں کے لئے اذان اور اقامت کہنا بہتر ہے، البتہ عورتوں کے لئے اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) الاذکار للنووی، ص: ۴۸ باب ما یقوله عند دخول المسجد والخروج منه، رقم: ۸۱ ،۸۵، ط: دار البشائر، دمشق

(۲) (وکره ترکهما) معا (لمسافر) ولو منفردا (وکذا ترکها) لا ترکه لحضور الرفقة (بخلاف مصل) ولو بجماعة (فی بیته بمصر) او قریة لها مسجد، فلا یکره ترکهما اذ اذان الحی یکفیه، الدر مع الرد: ۱/ ۳۹۴،۳۹۵، (قوله اذ اذان الحی یکفیه) لان اذان المحلة واقامتها کاذانه واقامته لان المؤذن نائب اهل المصر کلهم کما یشیر الیه ابن مسعود حین صلی بعلقمة والاسود بغیر اذان ولا اقامة حیث قال: اذان الحی یکفینا، وممن رواه سبط ابن الجوزی فتح، ای فیکون قد صلی بهماحکما،الخ،شامی: ۱/ ۳۹۵، باب الاذان، مطلب فی الموذن اذ اکان غیر محتسب فی اذانه، ط: سعید کراچی. و: ۱/ ۳۸۴، قوله للفرائض الخمس، ط:سعید کراچی.

(۳) (وکرها) ای الاذان والاقامة (للنساء) لما روی عن ابن عمر من کراهتهما لهن، مراقی الفلاح، (قوله وکرها للنساء) اعلم ان الاذان والاقامة من سنن الجماعة المستحبة، فلا یند بان لجماعة النساء والعبید، والعراة لان جماعتهم غیر مشروعة کما فی البحر، وکذا جماعة المعذورین یوم الجماعة للظهر فی المصر فان اداء ه بهما مکروه، کما فی الحلبی، (قوله من کراهتهما لهن) لان مبنی حالهن علی الستر ورفع صوتهن حرام، والغالب ان الاقامة تکون برفع صوت الا انه اقل من صوت الاذان، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۹۵، باب الاذان، ط: قدیمی کراچی.

ولا یسن ذلک فیما تصلیه النساء اداء وقضاء ولو جماعة، الدر مع الرد: ۱/ ۳۹۱، (قوله ولا یسن ذلک) ای الاذان والاقامة وافرد الضمیر علی تاویل المذکور، ح، واراد بنفی السنیة

## مسجد کی بالائی منزل میں جماعت کرنا

بلا عذر مسجد کی نچلی منزل کو چھوڑ کر بالائی منزل میں جماعت کرنا مسجد کی اصل وضع اور امت کے متوارث تعامل کے خلاف ہے، اور نچلی منزل کا جماعت سے خالی رہنا مسجد کے احترام کے خلاف ہے، البتہ اگر عذر ہو تو بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

## مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا

مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اور نچلی منزل میں جگہ ہوتے ہوئے اوپر کی منزل میں جماعت سے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

## مسجد کے بالائی حصے میں نماز پڑھنا

اگر مسجد میں جماعت کے دوران نیچے کی منزل بھر گئی ہے تو بالائی منزل میں صف بنا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

---

= الكراهة فى المواضع الثلاثة المذكورة كما يعلم من الامداد، ( قوله ولو جماعة ) اخذه من قوله الفتح، لان عائشة امتهن بغير اذان ولا اقامة حين كانت جماعتهن مشروعة، شامى: ۱/ ۳۹۱، باب الاذان ، مطلب فى اذان الجوق ، ط: سعيد كراچى.

( ۱ ) قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم علمنا سنن الهدى وان من سنن الهدى الصلاة فى المسجد الذى يؤذن فيه، مشكوة ، ص: ۹۶ ، باب الجماعة، الفصل الثانى ، ط: قديمى كراچى.

( ۲ ) الصعود على سطح كل مسجد مكروه ولهذا اذا اشتد الحر يكره ان يصلوا بالجماعة فوقه الااذا ضاق المسجد فحينئذ لا يكره الصعود على سطحه للضرورة كذا فى الغرائب، هندية: ۵/ ۳۲۲، كتاب الكراهية، الباب الخامس فى آداب المسجد والقبلة الخ، ط: رشيدية كوئٹه.

(قوله لانه مسجد ) علة لكراهة ما ذكر فوقه قال الزيلعى: ولهذا يصح اقتداء من على سطح المسجد بمن فيه اذا لم يتقدم على الامام ولا يبطل الاعتكاف بالصعود اليه ، ولا يحل للجنب والحائض والنفساء الوقوف عليه ولو حلف لا يدخل هذه الدار فوقف على سطحها يحنث، شامى: ۱/ ۶۵۶ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب فى احكام المسجد ، ط: سعيد كراچى.

اور اگر نیچے کی منزل نہیں بھری ہے تو بالائی منزل میں صف بنانا مناسب نہیں۔
البتہ انفرادی طور پر نماز پڑھنے کے لئے کوئی پابندی نہیں، انفرادی نماز کسی بھی منزل میں پڑھنا درست ہے۔(۱)

## مسجد کے صحن میں جماعت کرنا

جہاں تک زمین مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے وقف کی گئی ہے وہ سب فضیلت میں برابر ہے، اگر صحن بھی مسجد ہے تو گرمیوں کے زمانہ میں صحن میں جماعت کرنا درست ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، کیونکہ مسجد کے اندرونی حصے اور مسجد کے صحن میں کوئی فرق نہیں ہے۔(۲)

## مسجد میں جگہ خاص کرنا

کسی بھی شخص کے لئے مسجد میں اپنے لئے بلاعذر کسی خاص جگہ کو مخصوص کرلینا کہ ہمیشہ اسی جگہ پر نماز پڑھے، یہ بھی مکروہ ہے، ہاں اگر کسی عذر کی بنا پر ایسا کرے گا

---

(۱) وسطح المسجد له حكم المسجد فهو كاقتدائه فى جوف المسجد اذا كان لا يشتبه عليه حال الامام، رد المحتار: ۱/۵۸۷، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.
ولو قام على سطح المسجد واقتدى بامام فى المسجد ان كان للسطح باب فى المسجد ولا يشتبه عليه حال الامام يصح الاقتداء ...... وان لم يكن له باب فى المسجد لكن لا يشتبه عليه حال الامام صح الاقتداء ايضا، هندية: ۱/۸۸، الباب الخامس، الفصل الرابع، ط: حقانيه پشاور، وانظر الى الحاشية رقم ۲ فى الصفحة السابقة.

(۲) وفناء المسجدله حكم المسجد حتىٰ لو قام فى فناء المسجد واقتدى بالامام صح اقتداء ه، هندية: ۱/۱۰۹، الباب السابع، فصل كره غلق باب المسجد، ط: حقانيه پشاور، حلبى كبير، ص: ۶۱۴، فصل فى احكام المسجد، الثالث فى مسائل متفرقة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية: ۱/۱۰۹، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه. شرح الحموى على الاشباه والنظائر، : ۱/۴۳۴، باب فناء المسجد له حكم المسجد، ط: ادارة القرآن كراچى.

تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

## مسجد میں جماعت کے بعد منفرد کے لئے اقامت کہنا

مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ہونے کے بعد منفرد کے لئے تنہا نماز پڑھتے ہوئے اقامت کہنا مکروہ ہے۔(۲)

## مسجد میں جماعت نہ ملی

اگر ایک مسجد میں جماعت ہوچکی ہے اور دوسری مسجد میں جماعت ملنے کی امید ہے تو دوسری مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بہتر ہے، سابقہ زمانے میں امت کے بڑے بڑے لوگ ایسا ہی کیا کرتے تھے یعنی اگر ایک مسجد میں جماعت ہوچکی ہے تو دوسری مسجد میں جماعت کی تلاش میں نکل جاتے تھے۔(۳)

---

(۱)ویحرم فیه السوال ، ویکره الاعطاء مطلقا.......... وتخصیص مکان لنفسه ولیس له ازعاج غیره منه، الدر مع الرد: ۱/۶۵۹-۶۶۲، (قوله وتخصیص مکان لنفسه) لانه یخل بالخشوع ، کذا فی القنیة: ای لانه اذا اعتاده ثم صلی فی غیره یبقی باله مشغولا بالاول ،بخلاف ما اذا لم یألف مکانا معینا( قوله ولیس له الخ) قال فی القنیة: له فی المسجد موضع معین یواظب علیه وقد شغله غیره ، قال الاوزاعی، له ان یزعجه ، ولیس له ذلک عندنا ، آه، ای لا ن المسجد لیس ملکا لاحد ، بحر عن النهایة قلت: وینبغی تقییده بما اذا لم یقم عنه علی نیة العود بلا مهلة، کما لو قام للوضوء مثلا ولا سیمااذا وضع فیه ثوبه لتحقق سبق یده تامل، شامی: ۱/۶۶۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی افضل المساجد ، ط: سعید کراچی.

(۲) ( وکره ترکهما ) معا( لمسافر) ولو منفردا(وکذا ترکها) لا ترکه لحضور الرفقة ( بخلاف مصل) ولو بجماعة( فی بیته بمصر) او قریة لها مسجد ، فلا یکره ترکهما اذ اذان الحی یکفیه (او )مصل( فی مسجد بعد صلاة جماعة فیه) بل یکره فعلهما، الدر المختار، شامی: ۱/۳۹۴-۳۹۵، باب الاذان ، مطلب فی المؤذن اذا کان غیر محتسب فی اذانه ، ط: سعید کراچی.

(۳) واذا فاتته الجماعة لا یجب علیه الطلب فی مسجد آخر بلا خلاف بین اصحابنا لکن ان اتی مسجداً آخر لیصلی بهم مع الجماعة، فحسن، هندیة: ۱/۸۲، الباب الخامس الفصل الاول فی

## مسجد میں جماعت ہوگئی

اگر مسجد میں جماعت کی نماز ہوگئی، یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے مسجد میں جا نہ سکے تو گھر میں بیوی، والدہ، بہن وغیرہ کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہے، اگر ایک عورت ہے تو بھی امام کے پیچھے کھڑی ہوگی، اگر امام کے برابر میں کھڑی ہوگئی تو امام کی نماز نہیں ہوگی، جب امام کی نماز نہیں ہوگی تو مقتدی کی بھی نماز نہیں ہوگی۔ (۱)

## مسجد میں داخل ہونے کی دعا

مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ

---

= الجماعة، ط: حقانيه پشاور، شامي: ۱/۵۵۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، واذا فاتته لا يجب عليه الطلب في المساجد بلا خلاف بين اصحابنا بل ان اتى مسجداً للجماعة آخر فحسن، البحر الرائق: ۱/۳۴۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۱) عن عبد الله بن مسعود قال لقد رايتنا و ما يتخلف عن الصلاة الا منافق قد علم نفاقه او مريض، ان كان المريض ليمشي بين رجلين حتىٰ ياتي الصلوة ......، ولو انكم صليتم في بيوتكم كما يصلي هذا المتخلف في بيته لتركتم سنة نبيكم ولو تركتم سنة نبيكم لضللتم الخ، مشكوٰة، ص ۹۶ - ۹۷، باب الجماعة وفضلها، الفصل الثالث، ط: قديمي كراچي.

(قوله ولو فاتته ندب طلبها) فلا تجب عليه الطلب في المساجد بلاخلاف بين اصحابنا...... وذكر القدوري، يجمع باهله ويصلي بهم، يعني وينال ثواب الجماعة كذا في الفتح، شامي: ۱/۵۵۵، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي.

اما الواحدة فتتاخر (محاذيا) اى مساويا (ليمين امامه) على المذهب، الدر المختار (قوله اما الواحدة فتتاخر) فلو كان معه رجل ايضا يقيمه عن يمينه والمراءة خلفهما، ولو رجلان يقيمهما خلفه والمرأة خلفهما وتأخر الواحدة محله اذا اقتدت برجل لابامرأة مثلها، شامي: ۱/۵۶۶، باب الامامة، مطلب الاقتداء بشافعي ونحوه، هل يكره ام لا، ط: سعيد كراچي.

رَحْمَتِکَ، نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ مَادُمْتُ فِیْ ھٰذَاالْمَسْجِدِ.(۱)

## مسجدوں کوآباد کریں

اگرکسی شہر یاعلاقے میں ایک سے زائد مساجد ہیں تو تمام مساجد کوآباد کرنے کی کوشش کریں، اور تھوڑے تھوڑے نمازی سب مسجدوں میں نماز پڑھیں۔اگرکسی وجہ سے

---

(۱) رویناه عن ابی حمید او ابی اسید رضی اللہ عنهما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: اذا دخل احدکم المسجد ، فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیه وسلم ثم لیقل اللّٰهم افتح لی ابواب رحمتک الخ، رقم : ۸۱،........رویـنـا فـی " کتاب ابن السنی، عن انس رضی اللہ عنه قال : کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا دخل المسجد قال: بسم اللہ اللّٰهم صلی علی محمد الخ، رقم :۸۳، الاذکار للنووی ، ص: ۴۸، باب ما یقوله عند دخول المسجد والخروج منه، ط: دار البشائر دمشق.

وینبغی للجالس فی المسجد ان ینوی الاعتکاف ، فانه یصح اعتکافه عندنا ولو لم یمکث الا لحظة بل قال بعض اصحابنا: یصح اعتکاف من دخل المسجد مارا ، ولم یمکث فینبغی للمار ایضا ان ینوی الاعتکاف لتحصل فضیلته عند هٰذا القائل ،والافضل ان یقف لحظة ثم یمر، الاذکار للنووی، ص: ۵۰، فصل الاعتکاف وتحیة المسجد، ط: دار البشائر دمشق.

عن فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا دخل المسجد یقول: بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ، اللّٰهم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک واذا خرج قال: بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ، اللّٰهم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک، سنن ابن ماجه، ص: ۵۶، باب الدعاء عند دخول المسجد ، ط: قدیمی کراچی.

تمام مساجد میں نماز پڑھنا مشکل ہے تو جیسا موقع ہو ویسا ہی کریں۔(۱)

## مسجدیں دو ہیں

اگر قریب قریب دو مسجدیں ہیں اور دونوں اہل حق کی ہیں تو اس صورت میں جو زیادہ قریب ہے اس میں نماز پڑھنی چاہئے کیونکہ اس کا حق زیادہ ہے۔

اور اگر قریب والی مسجد اہل حق کی نہیں اور بعید والی اہل حق کی ہے تو اس صورت میں بعید والی مسجد میں جائے تا کہ نماز بلا کراہت درست ہو۔(۲)

## مسح کرنے والا امام

☆......موزوں پر یا زخم کی وجہ سے پٹی پر مسح کرنے والے امام کے پیچھے عام مقتدیوں کی اقتداء درست ہے کیونکہ موزوں پر یا زخم کی وجہ سے پٹی پر مسح کرنے والے اور دھونے والے کی طہارت اور پاکی کا درجہ ایک ہے کسی کو کسی پر فوقیت حاصل نہیں۔(۳)

---

(۱)( قوله ومسجد حيه افضل من الجامع) اى الذى جماعته اكثر من مسجد الحى وهذا احد قولين حكاهما فى القنية والثانى العكس ،وماهنا جزم به فى شرح المنية كما مر ، وكذا فى المصفى والخانية بل فى الخانية: لولم يكن لمسجد منزله موذن فانه يذهب اليه ويوذن فيه ويصلى ولو كان وحده لان له حق عليه فيؤديه، شامى: ۱/ ۶۵۹ ، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى افضل المساجد ، ط: سعيد كراچى.

(۲) [فروع] افضل المساجد مكة ، ثم المدينة ، ثم القدس ثم قباء ثم الاقدم ثم الاعظم ثم الاقرب، الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۸ ـ ۶۵۹ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى افضل المساجد ، ط: قديمى كراچى،

(۳) وصح اقتداء...... وغاسل بما سح ) ولو على جبيرة ( الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۸۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. ويجوز اقتداء الغاسل بماسح والخف وبالماسح على الجبيرة، هندية: ۱/ ۸۴، الباب الخامس ، الفصل الثالث فى بيان من يصلح اماما لغيره ، ط: حقانيه پشاور. (قوله وغاسل بماسح) لاستواء حالهما لان الخف مانع سراية الحدث الى القدم وماحل بالخف يزيله المسح........ اطلق الماسح فشمل ماسح الخف و ما سح الجبيرة وهو اولىٰ بالجواز لانه كالغسل لما تحته ، البحر الرائق: ۱/ ۳۶۳ ـ ۳۶۴، باب الامامة ، ط: سعيد كراچى.

☆……مقیم آدمی کے لئے وضو کر کے موزے پہننے کے بعد جب وضو ٹوٹ جائے اس وقت سے ایک دن ایک رات موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، اس کے بعد موزہ اتار کر دوبارہ وضو کر کے موزہ پہننا ضروری ہوگا اگر اس کے بعد موزے پر مسح کرنا چاہے۔

اور مسافر کے لئے تین دن تین رات تک موزے پر مسح کرنا جائز ہے، اس کیبعد اتار کر وضو کرنا ضروری ہے، اس کے بعد پھر موزہ پہن کر تین دن تین رات مسح کرنا جائز ہوگا اسی طرح سلسلہ جاری رہے گا جب تک وہ مسافر رہے گا۔(۱)

## مسح کرنے والے کی امامت

عذر کی وجہ سے کسی عضو پر مسح کرنے والے کے پیچھے اعضاء دھونے والا اقتداء کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) (ومنها) ان یکون الحدث بعد اللبس طارئا علی طهارة کاملة…… (ومنها) ان یکون فی المدة وهی للمقیم یوم ولیلة وللمسافر ثلاثة ایام ولیالیها هکذا فی المحیط،…… وابتداء المدة یعتبر من وقت الحدث بعد اللبس، هندیة: ۱/۳۳، الباب الخامس فی المسح علی الخفین. ط: حقانیه پشاور.

(وهو جائز…………) (عند الحدث یو ما ولیلة لمقیم وثلاثة ایام ولیالیها لمسافر) وابتداء المدة (من وقت الحدث) الدر المختار مع الرد: ۱/۲۶۴ - ۲۷۱، باب المسح علی الخفین. ط: سعید کراچی، (قوله ان لبسهما علی وضوء تام وقت الحدث) یعنی المسح جائز بشرط ان یکون اللبس علی طهارة کاملة وقت الحدث ………… وقوله یوما ولیلة للمقیم وللمسافر ثلاثا هذا بیان لمدة المسح ای صح المسح یوما ولیلة الخ، قوله من وقته الحدث بیان لاول وقته، البحر الرائق: ۱/۱۶۹ - ۱۷۱، باب المسح علی الخفین. ط: سعید کراچی.

(۲) (وصح اقتداء متوضئی) لاماء معه (بمتیمم) ولو مع متوضئ بسور حمار (وغاسل بماسح) ولو علی جبیرة، الدر مع الرد: ۱/۵۸۸، باب الامامة، قبیل مطلب فی رفع المبلغ صوته زیادة علی الحاجة، ط: سعید کراچی.

# مسح کی مدت گذر گئی

اگر کوئی شخص موزہ پر مسح کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور قعدۂ اخیرہ میں مدت گذر گئی تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور وضو دوبارہ کر کے نماز کو شروع سے پڑھنا لازم ہوگا اور یہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ہے، اور اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

# مسح کی میعاد ختم ہوگئی

اگر نماز کے دوران آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے مسح کی میعاد ختم ہوگئی تو نماز فاسد ہو جائے گی، وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

# مسکرانا

نماز میں مسکرانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اور وضو نہیں ٹوٹتا، نماز بدستو باقی رہتی ہے، لیکن نماز میں مسکرانا مناسب نہیں، اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔(۳)

---

(۱) واعلم انه ( ان تعمد عملا ينافيها بعد جلوسه قدر التشهد ) ................ ولو وجد المنافی( بلا صنعة) قبل القعود بطلت اتفاقا ولو ( بعده بطلت ) فی المسائل الاثنی عشرية عنده وقالا : صحت ......... (ومضی مدة مسحه ان وجد ماء) ولم يخف تلف رجله من برد والا فيمضی ( علی الاصح) كما مر فی بابه ، الدر المختار( قوله كمامر فی بابه) ومر ايضا انه اذا لم يجد ماء لغسل الرجلين بعد تمام مدة المسح وهو فی الصلاة فالاشبه الفساد لسراية الحدث الی الرجل لان عدم الماء لا يمنع السراية ثم يتيمم له ويصلی قاله الزيلعی وتبعه فی فتح القدير وشرح المنية وقد منا ايضا هناک فيما اذا خاف تلف رجليه من البرد بطلان المسح السابق ولزوم استيناف مسح آخر يعم الخف كالجبيرة،فكان المناسب عدم التقييد بشئی من القيدين،شامی: ۱/ ۶۰۶ ـ ۶۰۷ ، باب الامامة ، المسائل الاثناء عشرية ، ط: سعيد كراچی.

(۲) انظر الی الحاشية السابقة.

(۳) وعن التبسم وهو ما لا صوت فيه اصلا بل تبدو اسنانه فقط فلا يبطلهما ( ای الصلاة والوضوء) ، شامی: ۱/ ۱۴۵ ، كتاب الطهارة، التبسم لايبطل الصلاة ولا الطهارة، هندية: ۱/ ۱۲ ،كتاب الطهارة، الباب الاول ، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء ، ط: حقانيه پشاور.

## مسلک الگ ہے

اگر امام اور مقتدی کا مسلک الگ الگ ہے، مثلاً امام شافعی یا مالکی مسلک کا ہے اور مقتدی حنفی مسلک کا، تو اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ امام کی نماز مقتدی کے مسلک کے مطابق درست ہو۔

اور اگر امام کی نماز مقتدی کے مسلک کے مطابق درست نہ ہو تو مقتدی کی نماز بھی درست نہ ہوگی۔(۱)

اور اگر شافعی یا مالکی مسلک کے امام نے اپنے مسلک کے خلاف حنفی مسلک کے مطابق نماز پڑھائی اور وہ نماز شافعی اور مالکی مسلک کے مطابق درست نہیں تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز صحیح نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

(۱) من شروط الامامة ان تكون صلاة الامام صحيحة فى مذهب المأموم، فلو صلى حنفى خلف شافعى سال منه دم ولم يتوضأ بعده او صلى شافعى خلف حنفى لمس امرأة مثلا، فصلاة المأموم باطلة، لانه يرى بطلان صلاة امامه باتفاق الحنفية والشافعية، وخالف المالكية والحنابلة، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۴۱۴ مباحث الامام فى الصلاة، الصلاة وراء المخالف فى المذهب، ط: دار احياء التراث العربى بيروت،،

اما الاقتداء بالمخالف فى الفروع كالشافعى فيجوز مالم يعلم منه ما يفسد الصلاة على اعتقاد المقتدى، عليه الاجماع، الخ، شامى: ۱/۵۶۳،، باب الامامة، مطلب فى الاقتداء بشافعى ونحوه هل يكره ام لا؟ ط: سعيد كراچى.

(۲) واذا ظهر حدث امامه وكذا كل مفسد فى رأى مقتد( بطلت فيلزم اعادتها ) لتضمنها صلاة المؤتم صحة وفسادا، الدر المختار(قوله وكذا كل مفسد فى رأى مقتد) اشار الى ان الحدث ليس بقيد، فلو قال المصنف كما فى النهر،: ولو ظهر ان بامامه ما يمنع صحة الصلاة لكان اولىٰ ليشمل ما لو اخل بشرط او ركن والى ان العبرة برأى المقتدى حتىٰ لو علم من امامه ما يعتقد انه مانع والامام خلافه اعاد، الخ، ( قوله لتضمنها ) اى تضمن صلاة الامام، والاولىٰ التصريح به واشار به الى حديث الامام ضامن اذ ليس المراد به الكفالة، بل التضمن بمعنى ان صلاة الامام متضمنة لصلاة المقتدى، ولذا اشترط عدم مغايرتهما، فاذا صحت صلاة الامام صحت صلاة المقتدى الا لمانع آخر، واذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدى لانه متى فسد الشئى فسد ما فى ضمنه شامى: ۱/۵۹۱، باب الامامة، مطلب المواضع التى تفسد صلاة الامام دون المؤتم، ( قبله وبعده) ط: سعيد كراچى.

## مصافحہ

☆...... پانچ وقت یا خاص کسی بھی نماز کے بعد مصافحہ کرنا سنت اور واجب نہیں

☆......روزانہ نماز کے بعد لازمی طور پر ایک دوسرے سے مصافحہ کرنا درست نہیں، کیونکہ یہ شیعوں کی مذہبی عبادت ہے، اس لئے مسلمانوں پر ضروری ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اس عمل سے بچیں، البتہ سفر سے یا دور دراز علاقے سے آنے کی صورت میں نماز کے بعد ابتدائی ملاقات میں مصافحہ کرنا جائز ہے۔(۱)

## مصافحہ کرنا

نماز کے دوران مصافحہ کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی،(۲) اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) قد صرح بعض علمائنا وغيرهم بكراهة المصافحة المعتادة عقب الصلاة مع ان المصافحة سنة ، وماذلك الا لكونها لم توثر فى خصوص هذا الموضع ، فالمواظبة عليها فيه توهم العوام بانها سنة فيه، رد المحتار: ۲/ ۲۳۵، باب صلاة الجنائز ، ط: سعيد كراچى.

نقل فى تبيين المحارم عن الملتقط انه تكره المصافحة بعداداء الصلاة بكل حال، لان الصحابة رضى الله عنهم ماصافحوا بعد اداء الصلاة ولانها من سنن الروافض، شامى: ۶/ ۳۸۱، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغيره ، ط: سعيد كراچى.

(۲) لو صافح بنية السلام قالوا تفسد ، شامى: ۱/ ۶۱۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب المواضع التى يكره فيها السلام، ط: سعيد كراچى.

لو صافح المصلى انسانا بنية السلام فسدت صلاته، البحر الرائق: ۲/ ۹، باب ما يفسد الصلاه وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. ،هندية: ۱/ ۹۸، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ماجدية كوئته. فالاولىٰ ان يعلل الفساد فى المصافحة بانه عمل كثير ، النهر الفائق: ۱/ ۲۷۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: دار الكتب العلميه بيروت.

(۳) اما اذا فسدت يجب اعادتها ما دام الوقت باقيا لانها اذا فسدت التحقت بالعدم فبقى وجوب الاداء فى الذمة، فيجب تفريغها عنه بالاداء ،واما اذا فاتت صلاة منها عن وقتها بان نام عنها او نسيها ثم تذكرها بعد خروج الوقت او اشتغل عنها حتى خرج الوقت يجب عليه قضاؤها، الخ، البدائع : ۱/ ۲۴۵، فصل فى حكم هذه الصلوات اذا فسدت، ط: سعيد كراچى.

اور ''مسلک الگ ہے'' کے عنوان کے تحت حاشیہ نمبر ۲ کو بھی دیکھیں۔

# مصلے

☆......''مصلّی'' جائے نماز پر کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی کا جو نقشہ ہوتا ہے، چونکہ وہ اصل نہیں ہے بلکہ اس جیسا ایک مصنوعی نقشہ ہے، اس لئے اس کا احترام کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی کے مانند ضروری نہیں ہے، اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کی عظمت ہوتی ہے، اہانت کا خیال بھی نہیں ہوتا، اس لئے اگر نادانستہ اتفاقاً اس پر پیر پڑ جائے تو گناہ نہیں ہوگا، اور بہتر یہ ہے کہ ایسی جائے نماز پر نماز نہ پڑھی جائے تا کہ خشوع وخضوع میں خلل نہ ہو، نمازی کے سامنے نقش ونگار ہونے کی صورت میں نمازی کی توجہ اور خیال کو اپنی طرف متوجہ کرے گا۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر خوبصورت پردہ دیکھ کر فرمایا اس کو ہٹالو، اس کے بیل بوٹے میری نماز میں عارض ہوکر خلل انداز ہوتے ہیں۔(۲)

---

(۱) وکذا کل ما یشغل باله عن افعالها ویخل بخشوعها .......... ومحل الخشوع القلب وهو فرض عند اهل الله تعالیٰ. شامی: ۱/۳۷۸، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.
ینبغی للمصلی ان یخشع فی صلاته لان الله تعالیٰ مدح الخاشعین فی الصلاة ......روی ان النبی صلی الله علیه وسلم رأی رجلا یعبث بلحیته فی الصلاة فقال: اما هذا لو خشع قلبه، لخشعت جوارحه، بدائع الصنائع: ۱/۲۱۵، فصل بیان ما یستحب فیها وما یکره، ط سعید کراچی.
..........ومحل الاختلاف فی غیر نقش المحراب اما نقشه فهو مکروه لانه یلهی المصلی، البحر الرائق: ۲/۳۷، فصل قبیل باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی.
(۲) عن انس قال: کان قرام لعائشة سترت به جانب بیتها، فقال النبی صلی الله علیه وسلم امیطی عنا قرامک هذ افانه لا تزال تصاویره تعرض فی صلاتی، بخاری: ۱/۵۴، کتاب الصلاة، باب ان صلی فی ثوب مصلب او تصاویر، ط: قدیمی کراچی.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھول دار چادر بھی اپنے لئے پسند نہیں فرمائی اور فرمایا کہ یہ چادر مجھے نماز میں غافل کرتی ہے۔(۱)

☆......جس جائے نماز پر جاندار کی تصویر ہو، اس پر دوسرا کپڑا ڈال کر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔(۲)

## مصلے کا کونہ ناپاک ہے

اگر مصلے کا ایک کونہ ناپاک ہے تو اس ناپاک جگہ کو چھوڑ کر یا دوسرے کونے پر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، صرف دونوں پاؤں، دونوں ہاتھوں، گھٹنوں اور سجدہ کی جگہ پاک ہونا شرط ہے۔(۳)

(۱) عن عائشةؓ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى فى خميصة لها اعلام فنظر الى اعلامها فلما سلم قال: اذهبوا بخميصتى هذه الى ابى جهم فانها الهتنى فى صلاتى وائتونى بانبجانيته، ابو داود: ۲/۲۰۶، باب من كرهه، كتاب اللباس، ط: رحمانيه .و: ۲/۲۰۵،ط: سعيد كراچى عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم كانت له خميصة لها علم فكان يتشاغل بها فى الصلاة فاعطاها اباجهم واخذ كساء له انبجانيا، مسلم: ۱/۲۰۸، باب كراهية الصلاة، فى ثوب له اعلام، ط: قديمى كراچى. وكراهية تزويق محراب المسجد وحائطه ونقشه وغير ذلک من الشاغلات لان النبى صلى الله عليه وسلم جعل العلة فى ازالة الخميصة هذا المعنى، نووى شرح مسلم: ۱/۲۰۸، ط: قديمى كراچى.

(۲) بأن كان فوق الثوب الذى فيه صورة ثوب ساتر له فلا تكره الصلاة فيه لاستتارها بالثوب، شامى: ۱/۶۴۸، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچى. الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/۵۶۳، الفصل الرابع فى بيان ما يكره للمصلى ان يفعل فى صلاته وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچى. هندية: ۱/۱۰۷، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة وما لا يكره، ط: ماجدية كوئٹه.

(۳)اراد بالمكان موضع القدم والسجود فقط...... ولو صلى على بساط وعلى طرف منه نجاسة فالأصح انه يجوز كبيرا كان او صغيرا. البحر الرائق: ۱/۲۶۷-۲۶۸، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۶۱-۶۲، الباب الثالث فى شروط الصلاة،الفصل الثانى، ط: ماجدية كوئٹه.فتح القدير: ۱/۱۶۸-۱۶۹، باب الانجاس وتطهيرها، كتاب الطهارة،ط:رشيدية كوئٹه.

## مصلے کو لپیٹنا

بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر نماز پڑھنے کے بعد مصلے کا ایک کونہ لپیٹ نہیں لیا جاتا ہے تو اس پر شیطان نماز پڑھتا ہے، یہ عقیدہ بالکل غلط ہے، اس قسم کے اعتقاد کی شریعت میں کوئی اصل اور بنیاد نہیں ہے۔ (۱)

## مصنوعی قبر

مصنوعی قبر کا کوئی اعتبار نہیں، جیسا کہ جموں کشمیر سری نگر کے لوگ مسجد میں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی مصنوعی قبر بناتے ہیں، اور اس کے ساتھ اصل قبر والا معاملہ کرتے ہیں، شرعاً یہ درست نہیں، البتہ ایسی قبر کی موجودگی میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔ (۲)

## مصیبت

جب کوئی خوف یا مصیبت پیش آئے تو نماز پڑھنا مسنون ہے، مثلاً سخت آندھی چلے، یا زلزلہ آئے، یا بجلی گرے، یا ستارے بہت ٹوٹیں یا برف گرے، یا پانی بہت برسے

---

(۱) فتاویٰ رحیمیہ: ۲۵/۵، باب صفة الصلاة، بعد نماز گوشۂ مصلی کو لپیٹنا چہ حکم دارد، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) وكذا تكره الصلاة في المقابر على تفصيل في المذاهب وفي الحاشية: الحنفية قالوا: تكره الصلاة في المقبرة اذا كان القبر بين يدي المصلي، بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه، اما اذا كان خلفه او فوقه او تحت ما هو واقف عليه فلا كراهة على التحقيق، وقد قيدت الكراهة بان لا يكون في المقبرة موضع اعد للصلاة لا نجاسة فيه ولا قذر، والا فلا كراهة، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۲۷۹/۱ـ۲۸۰، كتاب الصلاة، الصلاة في المقبرة، مكروهات الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، شامي: ۶۵۴/۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچي.

یا کوئی وبائی مرض مثلاً طاعون، ہیضہ وغیرہ پھیل جائے یا کسی دشمن وغیرہ کا خوف ہو تو نماز پڑھنا مسنون ہے، البتہ ان اوقات میں جو نمازیں پڑھی جائیں گی وہ انفرادی طور پر ادا کی جائیں گی، جماعت کے ساتھ نہیں۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی مصیبت یا پریشانی ہوتی تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔(۲)

## معانقہ

پانچ وقت نمازوں کے بعد لازمی طور پر معانقہ کرنا، بغل گیر ہونا سنت اور واجب نہیں ہے بلکہ بدعت ہے، اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے، ہاں اگر کوئی شخص دور سے

---

(۱) صلی الناس فرادی فی منازلهم تحرزا عن الفتنة كالخسوف للقمر والريح الشديدة والظلمة القوية نهارا والضوء القوى ليلا والنزاع الغالب ونحو ذلك من الأيات المخوفة كالزلازل والصواعق والثلج والمطر الدائمين وعموم الامراض ومنه: الدعاء برفع الطاعون ...... اراد بالدعاء الصلاة لاجل الدعاء، شامی: ۲/۱۸۸، باب الكسوف، ط: سعيد كراچی. البحرالرائق: ۲/۱۶۸، باب صلاة الكسوف، ط: سعيد كراچی، وانتثار الكواكب، هندية: ۱/۱۵۳، الباب الثامن عشر فی صلاة الكسوف، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع: ۱/۲۸۲، باب صلاة الكسوف والخسوف، ط: سعيد كراچی.

عن عبيد الله بن النضر حدثنی ابی قال: كانت ظلمة علی عهد انس بن مالک قال: فاتيت انسا فقلت: يا ابا حمزة، هل كان يصيبكم مثل هذا علی عهد رسول الله صلی الله عليه وسلم، قال معاذ الله ان كانت الريح لتشتد فنبادر المسجد مخافة القيامة، ابو داود: ۱/۱۷۷، باب الصلاة عند الظلمة ونحوها، ط: رحمانيه.

(۲) كان صلی الله عليه وسلم اذ احزبه امر بادر الی الصلاة، تفسير الجلالين، ص: ۹، سورة البقرة، ط: قديمی كراچی.

لقوله عليه الصلاة والسلام: اذ ارأيتم من هذه الافزاع شيئا فافزعوا الی الصلاة، شامی: ۲/۱۸۳، باب الكسوف، ط: سعيد كراچی.

آیا ہے اور نماز کے بعد ملے تو اس سے معانقہ کرنا جائز ہے۔(۱)

## معذور

☆......اگر کسی آدمی کو وضو توڑنے والی چیزوں میں سے کوئی چیز مثلاً قطرہ، ریح، خون وغیرہ مسلسل آتا رہتا ہے، اور پورے وقت اتنا بھی نہیں ملتا کہ وہ وضو اور پاکی کے ساتھ اس وقت کی فرض نماز ادا کر سکے تو وہ معذور ہے(۲)، ایسا معذور ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کر کے پاک کپڑا پہن کر یا جس جگہ پر نجاست لگی ہے اس کو دھو کر فرض، واجب، سنت، نفل جو چاہے پڑھ سکتا ہے، جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا تو اس وضو توڑنے والی چیز کے جاری رہنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، ہاں اس وضو توڑنے والی چیز کے علاوہ دوسری وضو توڑنے والی چیز پائی جانے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جائے گا۔(۳)

(۱)ونقل فی تبیین المحارم عن الملتقط انه تکره المصافحة بعد اداء الصلاة بکل حال لان الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم ما صافحوا بعد اداء الصلاة ولا نهامن سنن الروافض ...... انها بدعة مکروهة لا اصل لها فی الشرع، شامی: ۶/ ۳۸۱، باب الاستبراء وغیره. و: ۲/ ۲۳۵، باب صلاة الجنائز، ط؛ سعید کراچی.

(۲) وصاحب عذر من به سلس بو ل لا یمکنه امساکه او استطلاق بطن او انفلات ریح او استحاضة او بعینه رمد او عمش او غرب وکذا کل ما یخرج بوجع ولومن اذن وثدی وسرة ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بان لایجد فی جمیع وقتها زمنا یتوضأ ویصلی فیه خالیا عن الحدث ولو حکما لان الانقطاع الیسیر ملحق بالعدم، شامی: ۱/ ۳۰۵،باب الحیض، مطلب فی احکام المعذور ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۲۱۵، باب الحیض، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۴۰، الباب السادس فی الدماء الخ،الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) (وحکمه الوضوء لا غسل ثوبه ونحوه ( لکل فرض ) اللام للوقت کما فی لدلوک الشمس ( ثم یصلی ) به ( فیه فرضا ونفلا) فدخل الواجب بالاولیٰ ( فاذا خرج الوقت بطل) ای ظهر حدثه السابق حتیٰ لو توضأ علی الانقطاع ودام الی خروجه لم یبطل بالخروج مالم یطر أحدث آخر او یسیل کمسألة مسح خفه، الدر المختار: ۱/ ۳۰۵۔ ۳۰۶، ( قوله لا غسل ثوبه) ای ان لم یفد کما یاتی متنا. شامی: ۱/ ۳۰۵، باب الحیض، مطلب فی احکام المعذور، ط: سعید کراچی.

☆......اگر ایک پورا وقت ایسا گذر گیا کہ اس میں وضو اور پاکی کے ساتھ فرض نماز ادا کرنے کا موقع نہیں ملا تو وہ معذور ہے، اس کے بعد دوسری نماز کے اوقات میں پورا وقت وہ عذر جاری رہنا شرط نہیں ہے، کبھی وہ عذر پایا جانا معذور بنے رہنے کے لئے کافی ہے۔(۱)

ہاں اگر نماز کا ایک پورا وقت ایسا گذر جائے کہ اس میں وہ عذر ایک دفعہ بھی نہیں پایا گیا تو اب وہ معذور نہیں رہے گا۔(۲)

☆......اگر کوئی شخص کسی مرض کی وجہ سے نماز کے ارکان ادا کرنے پر پورے طور پر قادر نہیں، تو اس کو چاہئے کہ اپنی طاقت اور قدرت کے موافق نماز کے ارکان کو ادا کرے۔(۳)

---

=(قوله وان سال على ثوبه) فوق الدرهم (جازله ان لا يغسله ان كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها اى الصلاة (والا) يتنجس قبل فراغه (فلا) يجوز ترك غسله، هو المختار للفتوىٰ، الدر مع الرد: ۱/۳۰۶، باب الحيض، مطلب فى احكام المعذور، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۴۰-۴۱، الفصل الرابع فى احكام الحيض والنفاس، والاستحاضة، ومما يتصل بذلك احكام المعذور، ط: رشيديه كوئثه. البحر الرائق: ۱/۲۱۵، باب الحيض، ط: سعيد كراچى.

(۱) وهذا شرط العذر فى حق الابتداء وفى حق البقاء كفى وجوده فى جزء من الوقت ولو مرة وفى حق الزوال يشترط استيعاب الانقطاع تمام الوقت حقيقة لانه الانقطاع الكامل، شامى: ۱/۳۰۵، باب الحيض، مطلب فى احكام المعذور، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۴۰-۴۱، الفصل الرابع فى احكام الحيض، والنفاس والاستحاضة، ومما يتصل بذلك احكام المعذور، ط: رشيدية كوئثه، البحر: ۱/۲۱۷، باب الحيض، ط: سعيد كراچى.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) ولو كان قادرا على بعض القيام دون تمامه يؤمر بان يقوم قدر ما يقدر حتىٰ اذا كان قادرا على ان يكبر قائما ولا يقدر على القيام للقراءة او كان قادرا على القيام لبعض القراءة دون تمامها يؤمر بان يكبر قائما ويقرأ قدر ما يقدر عليه قائما ثم يقعد اذ اعجز. هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: رشيدية كوئثه، وكذا فى الشامى ونصه ...... لان البعض معتبر بالكل، شامى: ۲/۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى. لان الطاعة بحسب الاستطاعة، البحر الرائق: ۲/۱۱۴، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى.

☆......اگر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی قدرت نہ ہو یعنی اگر کھڑا ہوتو گر پڑتا ہے یا بیمار ہونے یا بیماری میں اضافہ ہونے کا ڈر ہوتا ہے یا کھڑے ہونے سے بدن میں کہیں سخت درد ہونا شروع ہوجاتا ہے، یا گھٹنے کا جوڑ کام نہیں کرتا ہے مثلا کھڑا ہوگیا تو بیٹھ نہیں سکتا اور اگر بیٹھ گیا تو کھڑا نہیں ہوسکتا ہے تو اس پر قیام فرض نہیں ہوگا۔ ایسے آدمی کو چاہئے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر زمین پر سجدہ کرنا مشکل ہو تو رکوع اور سجدے سر کے اشارے سے کرے، سجدہ کے لئے رکوع سے نسبتاً زیادہ جھکے۔(۱)

☆......اگر ایسا آدمی مسنون طریقے سے بیٹھ سکتا ہے یعنی جس طرح تندرست آدمی تشہد پڑھنے کے لئے بیٹھتا ہے اسی طرح بیٹھ سکتا ہے تو اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھے، اگر اس طرح بیٹھنے پر قادر نہیں تو جس طرح آسانی سے بیٹھ سکتا ہے اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھے۔(۲)

☆......اور اگر تھوڑی دیر کے لئے کھڑا ہوسکتا ہے، اور رکوع سجدے بھی صحیح معنی میں کرسکتا ہے تو اس صورت میں کھڑے ہوکر نماز شروع کرنا لازم ہوگا اور جتنی دیر تک کھڑا

---

(۱) انظر الی الحاشیۃ رقم ۱، ۲ فی الصفحۃ الاتیۃ.

(۲) ثم اذ اصلی المریض قاعداً برکوع وسجود او بایماء کیف یقعد، اما فی حالۃ التشہد فانہ یجلس کما یجلس للتشہد بالاجماع واما فی حالۃ القراءۃ، وحال الرکوع روی عن ابی حنیفۃ انہ یجلس کیف شاء من غیر کراھۃ ان شاء محتبیا وان شاء متربعا وان شاء علی رکبتیہ کما فی التشہد وقال زفر: یفترش رجلہ الیسریٰ فی جمیع صلاتہ، والصحیح ما روی عن ابی حنیفۃ، لان عذر المرض اسقط عنہ الارکان فلان یسقط عنہ الھیئات اولیٰ کذا فی البدائع: البحر الرائق: ۱۱۳/۲، باب صلاۃ المریض، ط: سعید کراچی. ھندیۃ: ۱۳۶/۱ الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. شامی: ۹۷/۲، باب صلاۃ المریض، ط: سعید کراچی.

ہوسکتا ہے کھڑا رہے، اس کے بعد بیٹھ جائے۔(۱)

یہاں تک کہ اگر صرف تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار کھڑے ہونے کی قوت ہے تو کھڑے ہوکر تکبیر تحریمہ کہنا لازم ہوگا پھر اس کے بعد جب کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں ہوگی تو بیٹھ کر نماز پڑھے، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(۲)

اسی طرح اگر کسی چیز کے سہارے سے خواہ لکڑی یا تکیہ یا کسی آدمی کے سہارے کھڑا ہوکر نماز پڑھ سکتا ہے تو اس صورت میں بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

## معذور امام

☆......معذور امام کے پیچھے غیر معذور کی اقتداء درست نہیں، مثلاً جس کو پیشاب کے قطرے گرنے کی شکایت ہے اور وہ اس وجہ سے معذور ہے تو وہ غیر معذور پاک لوگوں کی امامت نہیں کرسکتا۔(۴)

---

(۱،۲) ( من تعذر عليه القيام) اى كله ( لمرض) حقيقي وحده ان يلحقه بالقيام ضرر به يفتىٰ ( قبلها او فيها) اى الفريضة ( او ) حكمي بأن ( خاف زيادته او بطء برئه بقيامه او دوران رأسه او وجد لقيامه الما شديدا ) او كان لو صلى قائما سلس بوله او تعذر عليه الصوم كمامر (صلى قاعدا) ولو مستندا الى وسادة او انسان فانه يلزمه ذلک على المختار ( كيف شاء ) على المذهب لان المرض اسقط عنه الاركان فالهيئات اولىٰ وقال زفر، كالمتشهد قيل وبه يفتى ( بركوع وسجود وان قدر على بعض القيام) ولو متكئا على عصا او حائط ( قام ) لزوما بقدر ما يقدر ولو قدر آية او تكبيرة على المذهب، لانّ البعض معتبر بالكل ( وان تعذرا ) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف ( لا القيام ) اوماً بالهمز ( قاعدا) وهو افضل من الايماء قائما لقربه من الارض ( ويجعل سجوده اخفض من ركوعه لزوما الخ، شامى: ۲/ ۹۵ - ۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى.

(۳)انظر الى الحاشية السابقة.

(۴) لا يصح الاقتداء بمجنون مطبق ......... ولا طاهر بمعذور، شامى: ۱/ ۵۷۸، باب الامامة مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبى وحده، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۳۶۰، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۸۴، الباب الخامس فى الامامة، الفصل الثالث ، ط: رشيدية كوئٹه.

☆ ......ایک عذر والے کی اقتداء دوعذر والے امام کے پیچھے درست نہیں۔(۱)

## معذور صف میں کہاں کھڑا ہو؟

اگر معذور آدمی پہلی صف میں نماز ادا کرنے کی صورت میں کافی جگہ روک لیتا ہے یا صف کے درمیان کافی جگہ خالی رہتی ہے، یا دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے تو ایسے معذور لوگوں کے لئے بہتر ہے کہ آخری صف میں جہاں کنارے پر جگہ ہو وہاں نماز ادا کریں، ان شاء اللہ ان کو جماعت اور پہلی صف میں شامل ہو کر نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو تکلیف پہنچنے کے اندیشہ سے پہلی صف چھوڑ دے تو اس کو پہلی صف کا دوگنا اجر دیا جائے گا۔(۲)

☆ ......اکثر عوام کا معمول ہے کہ جب مریض جماعت میں شریک ہوتا ہے تو صف کے کنارے پر بائیں طرف بیٹھتا ہے گویا درمیان میں بیٹھنے کو برا سمجھتے ہیں، یہ غلط

---

(۱) ویصلی من به سلس البول خلف مثله ، واما اذا صلی خلف من به السلس وانفلات ریح لا یجوز ، لان الامام صاحب عذرین والمؤتم صاحب عذر واحد، شامی: ۱/ ۵۷۸، باب الامامة، مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده، ط: سعید کراچی ، هندیة: ۱/ ۸۴، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط: رشیدیه کوئٹه. البحر الرائق: ۱/ ۳۶۰، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۲) [تنبیه] قال فی المعراج الافضل ان یقف فی الصف الآخر اذا خاف ایذاء احد قال علیه الصلاة والسلام من ترک الصف الاول مخافة ان یؤذی مسلما اضعف له اجر الصف الاول، وبه اخذ ابوحنیفة و محمد ، وفی کراهة ترک الصف الاول مع امکانه خلاف آه، ای لو ترکه مع عدم خوف الایذاء ، وهذا لو قبل الشروع فلو شرعوا وفی الصف الاول فرجة له خرق الصفوف، شامی: ۱/ ۵۶۹، باب الامامة، قبیل مطلب فی جواز الایثار بالقرب،ط : سعید کراچی.

ہے۔(۱)

☆......اگر معذور آدمی صف کے درمیان میں بھی کھڑا ہوگا تو نماز ہو جائے گی، معذور اور غیر معذور کی نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔

## معذور کا عذر ختم ہو گیا

اگر نماز کے دوران معذور کا عذر ختم ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر آخری قعدہ کے التحیات پڑھنے کے بعد عذر ختم ہو گیا تو امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی اور وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور صاحبینؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی، اور ابو حنیفہؒ کے مذہب میں احتیاط ہے اور صاحبینؒ کے مذہب میں آسانی ہے۔اور ''صاحبین'' امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کو کہتے ہیں۔(۲)

## معذور کب بنتا ہے

☆......اگر کسی کو پیشاب کا قطرہ کم وبیش آتا رہتا ہے، مگر نماز کا پورا وقت گھیرتا نہیں ہے، اتنا وقت مل جاتا ہے کہ پاکی کی حالت میں نماز ادا کر سکے تو وہ معذور نہیں ہے، اس کو چاہئے کہ قطرہ رک جانے کا انتظار کرے، پھر وضو کر کے نماز پڑھے، اگر نماز پڑھتے

---

(۱) اغلاط العوام ص:۷۵، جماعت وامامت کی اغلاط، ط: زمزم پبلیشرز کراچی۔

(۲) واعلم انه( ان تعمد عملا ينافيها بعد جلوسه قدر التشهد ) ولو بعد سبق حدثه( تمت ) لتمام فرائضها ، نعم تعاد لترک واجب السلام(ولو) وجد المنافی ( بلاصنعه) قبل القعود بطلت اتفاقا ولو ( بعده بطلت) فی المسائل الاثنیٰ عشرية عنده، وقالا: صحت ، الدر مع الرد: ۱/۶۰۲، باب الاستخلاف، المسائل الاثنیٰ عشرية، ط: سعيد كراچی.

( قوله وفی الشرنبلالية والاظهر قولهما الخ) ...... ومن المقرر طلب الاحتياط فی صحة العبادة لتبرأ ذمة المكلف بها، وليس الاحتياط الا بقول الامام الاعظم انها تبطل آه، قلت: وعليه المتون، شامی: ۱/۶۰۷ ،باب الاستخلاف، المسائل الاثنی عشرية، ط: سعيد كراچی.
وانظر الی الحاشية الآتية ايضا.

ہوئے قطرہ آنے کا شبہ ہو جائے تو نماز توڑ کر وہ جگہ دیکھ لے، اگر واقعی قطرہ آیا ہے تو شرمگاہ پانی سے دھو لے اور وضو کر کے کپڑا بدل کر، یا جس جگہ پر قطرہ گرا ہے صرف اسی جگہ کو دھو کر نماز پڑھے، اگر قطرہ نہیں آیا ویسے ہی شبہ ہوا تو آئندہ اس قسم کے شبہ کی پرواہ نہ کرے، بلکہ وضو کرنے کے بعد ''رومالی'' پر کچھ پانی چھڑک دے (شبہات سے بچنے کی یہ بھی ایک تدبیر اور علاج ہے) اور دل میں یہ خیال کرے کہ قطرہ نہیں آیا بلکہ یہ وہ پانی ہے جو اس نے چھڑکا ہے۔

اور اگر قطرہ آتا رہتا ہے اور اتنا وقت بھی نہیں ملتا کہ وضو کرنے کے بعد پاکی کی حالت میں اس وقت کی فرض نماز ادا کر سکے تو وہ معذور ہے، ایسا معذور نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کر کے پاک کپڑا پہن کر فرض، واجب، سنت، نفل جو بھی چاہے پڑھ سکتا ہے، اور قرآن مجید کو ہاتھ سے پکڑ کر بھی پڑھ سکتا ہے، بیت اللہ کا طواف بھی کر سکتا ہے، جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا قطرہ آنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، ہاں قطرہ کے علاوہ دوسری وضو توڑنے والی چیزوں سے وضو ٹوٹ جائے گا، مثلاً اس دوران خون نکل آیا یا پاخانہ کی حاجت ہوئی تو وضو ٹوٹ جائے گا، نماز پڑھنے کے لئے دوبارہ وضو کرنا پڑے گا۔(۱)

پھر جب دوسرا وقت داخل ہوگا تو دوبارہ وضو کرنا پڑے گا، مثلاً ظہر کا وقت داخل

---

(۱) واعلم انه (ان تعمد عملا ینافیها بعد جلوسه قدر التشهد) ولو بعد سبق حدث(تمت) لتمام فرائضها، نعم تعاد لترک واجب السلام (ولو) وجد المنافی (بلا صنعه) قبل القعود بطلت اتفاقا، ولو (بعده بطلت) فی المسائل الاثنیٰ عشریة عنده وقالا صحت ...... کما تبطل..... بقدرة المتیمم علی الماء........... (وزوال عذر المعذور) بان لم یعد فی الوقت الثانی، وکذا خروج وقته، شامی: ۱/ ۲۰۶ - ۲۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشریة، ط: سعید کراچی.

ہونے کے بعد معذور نے وضو کیا تھا تو وہ ظہر کا وقت ختم ہونے تک رہے گا پھر جب ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت داخل ہوگا تو وضو دوبارہ کرنا پڑے گا۔

☆......اگر ایک وقت پورا ایسا گذر گیا کہ اس میں وضو کے ساتھ نماز ادا کرنے کا موقع نہیں ملا، اور وہ معذور کے حکم میں آ گیا، تو اس کے بعد دوسری نمازوں کے اوقات میں پورا وقت قطرہ جاری رہنا شرط نہیں ہے، کبھی کبھی قطرہ آ جانا معذور کے حکم میں رہنے کے لئے کافی ہے۔

ہاں اگر اس کے بعد نماز کا ایک پورا وقت ایسا گذر جائے کہ اس میں ایک دفعہ بھی قطرہ نہ آئے تو اب وہ معذور نہیں رہے گا۔(۱)

☆......ریح، خون وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

## معذور کو خلیفہ بنانا

اگر امام نے وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے کسی معذور کو خلیفہ بنا دیا تو نماز باطل ہو جائے گی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## معذور کی اقتداء

معذور کی اقتداء معذور امام کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ امام اور مقتدی دونوں ایک ہی عذر میں مبتلا ہوں۔

---

(۱) ''معذور'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) ولم یستخلف الامام غیر صالح لها، الدر المختار ( قوله غیر صالح لها) کصبی وامرأة وامی، فاذا استخلف احدهم فسدت صلاته وصلاة القوم الخ، شامی: ۱/ ۶۰۰، باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

ولا یصح اقتداء رجل بامرأة ......... ولا طاهر بمعذور، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۷۸، باب الامامة، مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده، ط: سعید کراچی.

اوراگر دونوں کے عذر الگ الگ ہیں پھراس صورت میں اقتداء درست نہیں ہوگی۔(۱)

## معذور کے پیچھے غیر معذور کی اقتداء

معذورامام کے پیچھے غیر معذور مقتدی کی نماز درست نہیں۔(۲)

## معذور نماز کی حالت میں قادر ہو جائے

☆......اگر کوئی معذور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر یا اشارے سے یا لیٹ کر نماز پڑھ رہا تھا نماز کی حالت میں عذر دور ہو گیا اور وہ قادر ہو گیا تو اگر صرف قیام سے معذور ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھ رہا تھا، اور اب نماز کی حالت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہو گئی تو بقیہ نماز کھڑے ہو کر تمام کرے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ شروع سے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

(۱) (قوله ومعذور بمثله الخ) اى ان اتحد عذرهما وان اختلف لم يجز كما فى الزيلعى والفتح وغيرهما وفى السراج ما نصه ويصلى من به سلس البول خلف مثله، واما اذاصلى خلف من به السلس وانفلات ريح لا يجوز ، لان الامام صاحب عذرين والمؤتم صاحب عذر واحد الخ، شامى: ۱/۵۷۸، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبى وحده، ط: سعيد كراچى.

(۲) ولا طاهر بمعذور ، الدر مع الرد: ۱/۵۷۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

(۳) ولو صلى قاعدا يركع ويسجد فصح بنى ، البحر : ۲/۱۱۶ صلاة المريض ط: سعيد كراچى.

ومن صلى قاعداً يركع ويسجد ثم صح بنى على صلا ته قائما، هندية: ۱/۱۳۷ ، صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه، ولوصلى قاعداً بركوع وسجود فصح بنى اى على ما صلى فيتم صلاته قائما عندهما، شامى: ۲/۱۰۰ ، صلاة المريض، ط: سعيد كراچى.

ولو اقتدىٰ به من يصلى قائما بركوع وسجود جاز عندهما خلافا لمحمد وهى فرع مسئلة اخرىٰ وهى ان من شرع فى الصلاة قاعدا ثم زال العذر فى خلال الصلاة عندهما يبنى على صلاته، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۱۹۶ ، الفصل الحادى والعشرون فى صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.

☆......اور اگر رکوع اور سجدہ پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے اشارے سے رکوع اور سجدہ کرنے کا ارادہ کر کے نماز کی نیت باندھی تھی، مگر ابھی تک کوئی رکوع اور سجدہ اشارے سے ادا نہیں کیا تھا اور اب اس کو رکوع سجدے کے ساتھ نماز پڑھنے کی قدرت ہوگئی، تو وہ اپنی باقی نماز رکوع اور سجدے کے ساتھ ادا کرے، اور اگر اشارے سے کوئی رکوع سجدہ کر چکا ہو تو وہ نماز فاسد ہو جائے گی، اور پھر نئے سرے سے اس کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

## مغرب کا مستحب وقت

مغرب کی نماز میں بادل اور غبار کے دن کے علاوہ باقی دنوں میں ہمیشہ جلدی کرنا مستحب ہے، اور بلا عذر تاخیر کرنا کہ ستارے کثرت سے نظر آنے لگیں مکروہ تحریمی ہے، اور دو رکعت پڑھنے کی مقدار یا اس سے زیادہ تاخیر کرنا ستارے کثرت سے نظر آنے سے پہلے پہلے تک مکروہ تنزیہی ہے، اور دو رکعت سے کم مقدار میں تاخیر بلا کراہت

(۱) لو كان يصلي بالايماء فصح لا يبنى لانه لا يجوز اقتداء الراكع بالمؤمي فكذا البناء...... لو كان افتتحها بالايماء ثم قدر قبل ان يركع ويسجد بالايماء جاز له أن يتمها لانه لم يود ركنا بالايماء وانما هو مجرد تحريمة فلا يكون بناء القوى على الضعيف ، البحر الرائق: ۱۱۶/۲ ، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

وان صلى بعض صلاته بالايماء ثم قدر على الركوع والسجود استأنف عندهم جميعا كذا في الهداية هذا اذا قدر على ذلك بعد ما ركع و سجد اما اذا قدر بعد الافتتاح قبل الاداء صح له البناء ، هندية: ۱۳۷/۱ ، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.

ولو كان يصلي بالايماء فصح لا يبنى الا اذا صح قبل ان يؤمي بالركوع ،والسجود، شامی: ۱۰۰/۲ ، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

ولو افتتح بايماء ثم قدر على الركوع والسجود فانه يستقبل الصلاة عند الثلاثة بناء على مسئلة الاقتداء ، خلاصة الفتاوىٰ: ۱۹۶/۱ ، الفصل الحادي والعشرون في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.

جائز ہے۔(۱)

## مغرب کا وقت

۱......مغرب کا وقت سورج کے ڈوبنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اور جب تک شفق کی سپیدی آسمان کے کناروں میں قائم رہتی ہے مغرب کا وقت باقی رہتا ہے، جس کی مقدار سوا گھنٹہ یا کچھ منٹ زیادہ ہے۔(۲)

---

(۱) ویستحب ایضا تعجیل المغرب فی کل الازمنة الا یوم الغیم .......... وفی القنیة یکره تأخیر المغرب عند محمد فی روایته عن ابی حنیفة ولا یکره فی روایة الحسن عنه ما لم یغب الشفق والاصح انه یکره الامن عذر حلبی کبیر، ص: ۲۳۴، الشرط الخامس، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

ویستحب تعجیل المغرب فی کل زمان ...... وفی یوم الغیم...... یؤخر المغرب حذرا عن الوقوع قبل الغروب .هندیة: ۱/ ۵۲، الفصل الثانی فی بیان فضیلة الاوقات، ط: رشیدیة کوئٹه،

والمستحب تعجیل ظهر الشتاء ...... وتعجیل مغرب مطلقا وتاخیره قدر رکعتین یکره تنزیها وان الزائد علی القلیل الی اشتباک النجوم مکروه تنزیها وما بعده تحریما الا بعذر ،شامی: ۱/ ۳۶۹، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

والمغرب ای ندب تعجیلها ...... ویکره تاخیرها الی اشتباک النجوم...... وتاخیرها لصلاة رکعتین مکروهة ، البحر: ۱/ ۲۴۸، کتاب الصلاة ،ط: سعید کراچی.

(۲) اول وقت صلوٰة المغرب اذا غربت الشمس بالاجماع ایضا وآخر وقتها مالم یغب الشفق .......... وهو البیاض الذی فی الافق الکائن بعد الحمرة، حلبی کبیر، ص: ۲۲۸، الشرط الخامس ووقت المغرب منه (غروب الشمس) الی غیبوبة الشفق وهو الحمرة عندهما وبه یفتیٰ، هندیة: ۱/ ۵۱، الباب الاول فی المواقیت، ط: رشیدیة کوئٹه.

ووقت المغرب منه (غروب الشمس) الی غروب الشفق وهو الحمرة عندهما وبه قالت الثلاثة والیه رجع الامام کما فی شروح المجمع، شامی: ۱/ ۳۶۱، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

والمغرب منه الی غروب الشفق ای وقت المغرب من غروب الشمس الی غروب الشفق...... وهو البیاض، البحر: ۱/ ۲۴۵، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.ثم الشفق هو البیاض الذی فی الافق بعد الحمرة عند ابی حنیفة وعندهما هو الحمرة، هدایة: ص: ۷۸، کتاب الصلاة، باب المواقیت، ط: رحمانیة لاهور.

۲......مغرب کا وقت شروع ہوتے ہی مغرب کی نماز پڑھنا مستحب ہے۔

۳......آسمان میں ستارے اچھی طرح نکل آنے کے بعد مغرب کا مکروہ وقت شروع ہوجاتا ہے اس لئے اس سے پہلے پہلے مغرب کی نماز پڑھ لینی چاہئے۔

۴......اگر آسمان میں بادل ہیں تو اتنی تاخیر کر کے نماز پڑھنا مستحب ہے کہ وقت داخل ہونے کا یقین ہوجائے، موجودہ دور میں گھڑی کے حساب سے وقت ہونے کے بعد مزید تاخیر کی ضرورت نہیں۔(۱)

۵......مغرب کا وقت بالکل فجر کا عکس ہے، فجر کے وقت پہلے سپیدی ظاہر ہوتی ہے اس کے بعد سرخی، اور مغرب میں پہلے سرخی ظاہر ہوتی ہے پھر سپیدی۔(۲)

## مغرب کی اذان کے بعد کھڑے ہوکر انتظار کرے یا بیٹھ کر

مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تین چھوٹی آیت یا ایک بڑی آیت کی تلاوت کرنے کے لئے جتنے وقت کی ضرورت ہوتی ہے اتنا وقت کھڑے ہوکر انتظار کرنا اور صاحبین کے نزدیک بیٹھ کر انتظار کرنا مستحب ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحة السابقة.

(۲) وآخر وقتها ما لم یغب الشفق ......... وهو البیاض الذی فی الافق الکائن بعد الحمرة، حلبی کبیر، ص: ۲۲۸، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۳) (ویجلس بینهما) بقدر مایحضر الملازمون مراعیا لوقت الندب (الا فی المغرب) فیسکت قائما قدر ثلاث آیات قصار، ویکره الوصل اجماعا، الدر المختار، مع الرد: ۱/ ۳۸۹. ۳۹۰، (قوله فیسکت قائما) هذا عنده، وعندهما یفصل بجلسة کجلسة الخطیب والخلاف فی الافضلیة فلو جلس لا یکره عنده، ویستحب التحول للاقامة الی غیر موضع الاذان، وهو متفق علیه وتمامه فی البحر، شامی: ۱/ ۳۹۰، باب الاذان، قبیل مطلب فی اذان الجوق، ط: سعید کراچی.

(قوله ویجلس بینهما الا فی المغرب ای ویجلس الموذن بین الاذان والاقامة علی وجه السنیة

# مغرب کی اذان واقامت میں فصل

''اذان اوراقامت میں فصل'' کے عنوان کو دیکھیں۔

# مغرب کی ایک رکعت ملی

☆......اگر کسی کو مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ صرف آخر کی ایک رکعت ملی، تو وہ قعدہ میں امام کے ساتھ صرف التحیات پڑھ کر خاموش بیٹھا رہے،(۱) پھر جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہوکر باقی ماندہ نماز ادا کرے تو اس رکعت کو ''سبحانک اللّٰھم'' سے شروع کرے اوراعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کہے اور بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملاکر رکوع کرے اوردونوں سجدے کرنے کے بعد بیٹھ کر التحیات پڑھے، پھر کھڑے ہوکر بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کہے اور بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملاکر رکوع کرے اورنماز پوری کرے۔

غرض کہ مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ ایک رکعت ملنے کی صورت میں باقی

---

= الا فی المغرب فلا یسن الجلوس بل السکوت مقدار ثلاث آیات قصار او آیة طویلة او مقدار ثلاث خطوات وهذا عند ابی حنیفة وقال یفصل ایضا فی المغرب بجلسة خفیفة قدر جلوس الخطیب بین الخطبتین وهی مقدار ان تتمکن مقعدته من الارض بحیث یستقر کل عضو منه فی موضعه، الخ، البحر: ۱/ ۲۶۱، باب الاذان، ط: سعید کراچی.

(۱) ولو فرغ المؤتم قبل امامه سکت اتفاقا ، واما المسبوق فیترسل لیفرغ عند سلام امامه وقیل یتم ، وقیل یکرر کلمة الشهادة ، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۱۱، ( قوله فیترسل ) ای یتمهل وهذا ما صححه فی الخانیة وشرح المنیة فی بحث المسبوق من باب السهو وباقی الاقوال مصحح ایضا، قال فی البحر: وینبغی الافتاء بما فی الخانیة کما لا یخفیٰ، ولعل وجهه کما فی النهر انه یقضی آخر صلاته فی حق التشهد ویأتی فیه بالصلاة والدعاء وهذا لیس آخراً قال: ح: وهذا فی قعدة الامام الأخیرة کما هو صریح قوله لیفرغ عند سلام امامه، واما فیما قبلها من القعدات فحکمه السکوت کما لا یخفیٰ، آه ومثله فی الحلیة، شامی: ۱/ ۵۱۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة الخ، مطلب مهم فی عقد الاصابع عند التشهد، ط: سعید کراچی

دونوں رکعتوں میں بیٹھنا اور التحیات پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر کسی کو مغرب کی نماز امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی اور دو رکعتیں نہیں ملیں اور اس نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی دو رکعت اس طرح پوری کیں کہ درمیان والا قعدہ نہیں کیا یعنی مجموعی اعتبار سے دو رکعت ہونے کے بعد قعدہ نہیں کیا تو اس پر سہو سجدہ واجب ہے، اگر آخر میں سہو سجدہ کیا تو بہتر ورنہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

## مغرب کی پہلی دو رکعت میں سورت نہیں ملائی

اگر مغرب کی فرض نماز کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت نہیں پڑھی

---

(۱) (والمسبوق منه من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد ) حتىٰ يثنىٰ ويتعوذ ويقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها مفتاح السعادة ( فيما يقضيه ) اى بعد متابعته لامامه فلو قبلها فالاظهر الفساد ويقضى اول صلاته فى حق قراءة وآخرها فى حق تشهد فمدرك ركعةمن غير فجر يأتى بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد وبينهما ، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۹۶. ۵۹۷، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام، ط: سعيد كراچى، و: ۱/ ۴۸۹، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى.

اذ المسبوق بثلاث فى الرباعية يقعد ثلاث قعدات والواجب منها ما عدا الاخيرة ، شامى: ۱/ ۴۶۶، باب الامامة، مطلب لا ينبغى ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، قوله وقد يجاب بأنه عارض، ط: سعيد كراچى.

(۲)( والمسبوق يسجد مع امامه مطلقا) سواء كان السهو قبل الاقتداء او بعده( ثم يقضى ما فاته) ولو سها فيه سجد ثانيا. الدر المختار مع الرد: ۲/ ۸۲۔ ۸۳ ، ( قوله ولو سها فيه) اى فيما يقضيه بعد فراغ الامام يسجد ثانيا لانه منفرد فيه، والمنفرد يسجد لسهوه، الخ، شامى: ۲/ ۸۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. (قوله وتشهد بينهما ) قال فى شرح المنية: ولو لم يقعد جاز استحسانا لا قياسا، ولم يلزمه سجود السهو ،لكون الركعة اولىٰ من وجه. شامى: ۱/ ۵۹۷، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما ، ط: سعيد كراچى.

تو تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھے، اگر امام ہے تو بلند آواز سے پڑھے اور اگر اکیلے نماز پڑھنے والا ہے تو اس کو بلند یا آہستہ آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے۔(۱)

## مغرب کی دو رکعت ملیں

جس شخص کو مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ دو رکعت ملیں تو وہ قعدہ میں امام کے ساتھ صرف التحیات پڑھ کر خاموش بیٹھا رہے، پھر جب امام کے سلام کے بعد باقی ماندہ ایک رکعت ادا کرے تو اس وقت " سبحانک اللّٰھم" سے رکعت شروع کرے اور اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کہے اور بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملا کر رکوع کرے اور نماز پوری کرے۔(۲)

## مغرب کی سنت

مغرب کے وقت فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔(۳)

(۱)( ولو ترک سورة اولى العشاء) مثلا ولو عمدا ( قرأها وجوبا وقيل ندبا ( مع الفاتحة جهرا في الاخريين ،لان الجمع بين جهر ومخافتة في ركعة شنيع ، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۳۵ - ۵۳۶، ( قوله وجوبا وقيل ندبا) اشار الى ان الاصح الوجوب ،وذلک لان محمداً اشار اليه في الجامع الصغير حيث عبر بقوله قرأها بلفظ الخبر وهو آكد من الامر في الوجوب وصرح في الاصل بالاستحباب قال في غاية البيان والاصح ما في الجامع الصغير لانه آخر التصنيفين، الخ، شامي: ۱/۵۳۵، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچی.و: ۱/۴۵۹، باب صفة الصلاة ، قبيل مطلب كل شفع من النفل صلاة ، ط:سعيد كراچی.

(۲)''مغرب کی ایک رکعت ملی'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۳) (وسن ) مؤكداً.......... ( وركعتان قبل الصبح وبعد الظهر والمغرب والعشاء) الدر المختار، شامي: ۲/۱۲ - ۱۳، باب الوتر والنوافل،مطلب في السنن والنوافل،ط:سعيد كراچی، المحيط البرهاني: ۲/۲۳۳ ، فصل الصلوة المسنونة، ط: ادارة القرآن كراچی، بدائع: ۱/۲۸۴، فصل الصلوة المسنونة، ط؛ سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۱۲ ، ط: رشيدية كوئٹه،البحر: ۲/۴۷، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی.

## مغرب کی نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی

''فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مغرب کی نماز کب تک ادا کی جاسکتی ہے

☆......سورج غروب ہونے کے بعد آسمان کے مغربی کنارے پر جو سرخی رہتی ہے اس کو ''شفق'' کہتے ہیں، جب تک آسمان کے کنارے پر سرخی رہے گی تب تک مغرب کا وقت باقی رہے گا، اور مغرب کی نماز ادا ہو جائے گی، اور یہ وقت تقریباً ایک گھنٹہ یا اس سے کچھ کم وبیش ہوتا ہے۔(۱)

---

(۱) (و) وقت (المغرب منه الى) غروب (الشفق وهو الحمرة) عندهما وبه قالت الثلاثة واليه رجع الامام كما فى شروح المجمع وغيرها، فكان هو المذهب ، الدر المختار، (قوله واليه رجع الامام) اى الى قولهما الذى هو رواية عنه ايضا، وصرح فى المجمع بأن عليها الفتوىٰ ورده المحقق فى الفتح بانه لا يساعده رواية ولا دراية الخ، وقال تلميذه العلامة قاسم فى تصحيح القدورى ، ان رجوعه لم يثبت ، لما نقله الكافة من لدن الائمة الثلاثة الى اليوم من حكاية القولين ، ودعوى عمل عامة الصحابة بخلافه خلاف المنقول، قال فى الاختيار ، الشفق البياض وهو مذهب الصديق ومعاذ بن جبل وعائشة رضى الله عنهم ، قلت و رواه عبد الرازاق عن ابى هريرة وعن عمر ابن عبد العزيز ولم يرو البيهقى الشفق الاحمر الا عن ابن عمر ، وتمامه فيه، واذا تعارضت الاخبار والأثار فلا يخرج وقت المغرب بالشک كما فى الهداية وغيرها، قال العلامة قاسم، فثبت ان قول الامام هو الاصح ، ومشىٰ عليه فى البحر مؤيد اله بما قدمناه عنه،من انه لا يعدل عن قول الامام الا لضرورة من ضعف دليل او تعامل بخلافه كالمزارعة لكن تعامل الناس اليوم فى عامة البلاد على قولهما، وقد ايده فى النهر تبعا للنقاية والوقاية والدر والاصلاح ودرر البحار والامداد والمواهب وشرحه البرهان وغيرهم مصرحين بأن عليه الفتوىٰ، وفى السراج ،

مغرب کی نماز میں بلا وجہ قصداً تاخیر کرنا مکروہ ہے اس لئے سورج کے غروب ہونے کے بعد تاخیر کے بغیر مغرب کی نماز پڑھ لینی چاہئے۔ لیکن اگر کسی مجبوری کی وجہ سے تاخیر ہوگئی تو شفق غروب ہونے سے پہلے پہلے ضرور پڑھ لینی چاہئے، ورنہ شفق کے غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز قضاء ہو جائے گی، اور قصداً نماز قضاء کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔(۱)

☆...... مغرب کے بارے میں عوام میں یہ مشہور ہے کہ ذرا سا اندھیرا ہو جائے تو مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے، اور اس کے بعد مغرب کی نماز کو عشاء کے ساتھ پڑھتے ہیں، یہ بات غلط ہے، بلکہ شفق غروب ہونے سے پہلے ضرور پڑھ لینی چاہئے، تاکہ قضاء نہ ہو ورنہ قصداً تاخیر کر کے نماز قضاء کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

## مفسدات سے نماز کب فاسد ہوتی ہیں

اگر نماز کو فاسد کرنے والا کوئی عمل قعدۂ اخیرہ سے پہلے یا قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے سے پہلے پایا جائے تو نماز فاسد ہوگی، اور اگر قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے بعد پایا جائے گا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

---

= قولهما او سع وقوله احوط ، شامی: ۱/ ۳۶۱، كتاب الصلاة، مطلب فی الصلاة الوسطیٰ، ط: سعيد كراچی. المحيط البرهانی : ۱/ ۲، الفصل الاول فی المواقيت ، ط: ادارة القرآن كراچی، بدائع: ۱/ ۱۲۳ ، فصل فی شرائط الاركان، ط: سعيد كراچی، البحر: ۱/ ۲۴۵، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۵۱، الباب الاول فی المواقيت وما يتصل بها ، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) (و) اخر ( المغرب الى اشتباك النجوم) ای كثرتها (كره) ای التاخير لا الفعل لانه مامور به( تحريما) الا بعذر كسفر وكونه علی اكل. الدر المختار، شامی: ۱/ ۳۶۸-۳۶۹، كتاب الصلاة، مطلب فی طلوع الشمس من مغربها ، ط: سعيد كراچی.

وتاخيرها الی اشتباك النجوم مكروه ،بدائع: ۱/ ۱۲۶، فصل فی شرائط الاركان، ط: سعيد.

(۲) ووجود الاصل الذی يبتنی عليه البطلان فی الاثنیٰ عشرية وهو ان كل ما يفسد الصلاة اذا وجد فی اثنائها بصنع المصلی يفسدها ايضا اذا وجد بعد الجلوس الاخير بلا صنعه عند الامام لا عندهما فافهم، شامی: ۱/ ۶۰۹، باب الاستخلاف المسائل الاثنا عشرية، ( قوله العشرين) ط: سعيد كراچی.

مگر اس قانون سے چند صورتیں مستثنیٰ ہیں:

۱......تیمّم کرنے والا قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد وضو پر قادر ہو جائے۔

۲......یا موزوں پر مسح کرنے والے کی مدت گذر جائے یا پٹی پر مسح کرتا ہے، اور وہ زخم جس پر پٹی بندھی ہوئی ہے اچھا ہو جائے۔

۳......یا کسی کا موزہ اتر جائے۔

۴......یا خود اتارے مگر عمل کثیر نہ ہونے پائے۔

۵......یا کسی ان پڑھ کو کوئی سورت یاد ہو جائے۔

۶......یا کسی ننگے نماز پڑھنے والے کو کپڑا مل جائے۔

۷......یا اشاروں سے نماز پڑھنے والا رکوع سجدے پر قادر ہو جائے۔

۸......یا امام کا وضو ٹوٹ جائے اور وہ کسی ایسے شخص کو خلیفہ بنا دے جس میں امامت کی صلاحیت نہ ہو جیسا کہ پاگل، نابالغ اور عورت کو خلیفہ بنا دیا۔

۹......یا فجر کی نماز کے دوران سورج طلوع ہو گیا۔

۱۰......یا جمعہ کی نماز کے دوران عصر کا وقت داخل ہو گیا۔

۱۱......یا کوئی شخص عذر کی وجہ سے وضو پر قادر نہیں تھا اور وہ عذر جاتا رہا۔

۱۲......یا کسی صاحب ترتیب آدمی کو قضاء نماز یاد آ گئی اور وقت کے اندر اندر اس کو ادا کرنے کی گنجائش ہے تو ان تمام صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی، اگرچہ یہ تمام چیزیں نماز کے تمام ارکان مکمل ہونے کے بعد پائی گئی ہیں۔

ان بارہ صورتوں میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے اور امام

ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ ختم ہوجاتی ہے،(۱) چونکہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مذہب کے مطابق عمل کرنے میں زیادہ احتیاط ہے اور عبادات میں جہاں تک ممکن ہو احتیاط پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے اور فقہ کے تمام متون میں اسی مذہب کو اختیار کیا ہے۔

---

(۱)(و) اعلم انه ( ان تعمد عملا ينافيها بعد جلوسه قدر التشهد ) ولو بعد سبق حدثه ( تمت ) لتمام فرائضها نعم تعاد لترك واجب السلام ( ولو) وجد المنافي( بلاصنعه ) قبل القعود بطلت اتفاقا، ولو ( بعده بطلت) في المسائل الاثنىٰ عشرية،عنده وقالا صحت، ورجحه الكمال في الشرنبلالية، والاظهر قولهما بالصحة في الاثنىٰ عشرية وهي ما ذكره بقوله ( كما تبطل) لو فرع بالفاء كما في الدرر لكان اولىٰ ( بقدرة المتيمم على الماء) واما مسألة روية المتوضئى المؤتم بمتيمم الماء ففيها خلاف زفر فقط وتنقلب نفلا( ومضى مدة مسحه ان وجد ماء) ولم يخف تلف رجله من برد والا فيمضي( على الاصح كما مر في بابه( وتعلم اى امى آية) اى تذكره او حفظه بلا صنع ( ولو كان الامي ( مقتديا بقارئ على ما عليه الاكثر ) لكن في الظهيرية : صحح الصحة ، قال الفقيه : وبه نأخذ ( ووجود العاري ساترا) تصح به الصلاة، ومثله لو صلى بنجاسة فوجد ما يزيلها او اعتقت الامة ولم تتقنع فورا ( ونزع الماسح خفه) الواحد( بعمل يسير) فلو بكثير تتم اتفاقا ( وقدرة مؤم على الاركان وتذكر فائتة عليه او على امامه وهو صاحب ترتيب ) والوقت متسع ( وتقديم القارى اميا مطلقا ، وقيل لا فساد لو كان) استخلافه ( بعد التشهد بالاجماع وهو الاصح) كما في الكافي، لانه عمل كثير ( وطلوع الشمس في الفجر) وزوالها في العيد ودخول وقت من الثلاثة على مصلي القضاء( ودخول وقت العصر) بان بقي في قعدته الى ان صار الظل مثليه ( في الجمعة) بخلاف الظهر فانها لا تبطل ( وزوال عذر المعذور) بان لم يعد في الوقت الثاني وكذا خروج وقته( وسقوط جبيرة عن برء و) اعلم انه ( لا تنقلب الصلاة في هذه المواضع ) العشرين ( نفلا اذا بطلت الا) في ثلاث( فيما اذا تذكر فائتة او طلعت الشمس او خرج وقت الظهر في الجمعة) الخ، الدر المختار مع الرد: ١/ ٦٠٦ ـ ٦٠٩ ، باب الاستخلاف، المسائل الاثناء عشرية، ط: سعيد كراچى.

اس لئے ہم نے بھی اسی کو اختیار کیا۔(۱)

## مقبرہ میں نماز پڑھنے سے ممانعت کی وجہ

مقبرہ کے اندر نماز سے منع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ وہاں جا کر نماز پڑھتے پڑھتے بتوں کی طرح اولیاء اور علماء کی قبروں کی پرستش شروع نہ کر دیں،(۲) اور یہ شرک جلی کی صورت ہے، یا ان جگہوں میں نماز پڑھنے کو زیادہ قربت الٰہی کا سبب سمجھنے لگیں اور یہ شرک خفی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی مراد یہی ہے:

| | |
|---|---|
| لعن اللّٰہ الیھود والنصاری | یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے |
| اتخذوا قبور انبیائھم مساجد | اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ |

(احکام اسلام ص ۴۷)

## مقتدی امام سے آگے بڑھ گیا

اگر مقتدی کی ایڑھی امام کی ایڑھی سے آگے ہوگئی تو اس مقتدی کی نماز نہیں ہوگی،

---

(۱) (قوله وفي الشرنبلالية والاظهر قولهما (الخ، .......... ومن المقرر طلب الاحتياط في صحة العبادة لتبرأ ذمة المكلف بها وليس الاحتياط الا بقول الامام الاعظم انها تبطل آه، قلت: وعليه المتون شامي: ۱/ ۶۰۷، باب الاستخلاف، المسائل الاثناعشرية، ط: سعيد كراچی.

(۲) (قوله ومقبرة) .......... واختلف في علته.......... وقيل لان اصل عبادة الاصنام اتخاذ قبور الصالحين مساجد، شامي: ۱/ ۳۸۰، كتاب الصلاة، قبيل مطلب تكره الصلاة في الكنيسة، ط: سعيد كراچی.

اقول: الحكمة في النهي عن المزبلة ..... وفي المقبرة الاحتراز عن ان تتخذ قبور الاحبار الرهبان مساجد بان يسجد لها كالاوثان وهو الشرك الجلي او يتقرب الى الله بالصلاة في تلك المقابر وهو الشرك، وهو مفهوم قوله صلى الله عليه وسلم " لعن الله اليهود والنصارىٰ اتخذوا قبور انبيائهم مساجد الخ، حجة الله البالغة: ۱/ ۱۹۴، ثياب المصلي، ط: كتب خانه رشيدية دهلي.

اگر ایڑھی برابر ہو تو نماز ہو جائے گی، اگر چہ مقتدی کے پاؤں کی انگلیاں امام کے پاؤں سے آگے ہوں، البتہ اگر مقتدی اور امام کے پاؤں میں اتنا زیادہ تفاوت ہو کہ دونوں کی ایڑھیاں برابر ہونے کے باوجود مقتدی کے پاؤں کا اکثر حصہ امام کے پاؤں سے آگے بڑھ گیا تو نماز نہیں ہوگی۔(۱)

## مقتدی امام سے آگے نہ ہو

اگر جماعت کی نماز میں مقتدی امام کے آگے کھڑا ہوگا تو مقتدی کی نماز درست نہیں ہوگی۔(۲)

اور مقتدی کا امام سے آگے کھڑا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مقتدی کی ایڑھی امام کی ایڑھی سے آگے ہو، اگر ایڑھی آگے نہ ہو اور انگلیاں آگے بڑھ جائیں خواہ پیر بڑے ہونے کی وجہ سے یا انگلیوں کے لمبے ہونے کی وجہ سے تو یہ امام سے آگے کھڑا ہونا نہ

---

(۱) (قوله وعدم تقدمه عليه بعقبه) فلو ساواه جاز وان تقدمت اصابع المقتدى لكبر قدمه على قدم الامام ما لم يتقدم اكثر القدم كما سياتى وفى امداد الفتاح: وتقدم الامام بعقبه عن عقب المقتدى شرط لصحة اقتدائه، حتىٰ لو كان عقب المقتدى غير متقدم على عقب الامام لكن قدمه اطول فتكون اصابعه قدام اصابع امامه تجوز كما لو كان المقتدى اطول من امامه فيسجد امامه، شامي: ۱/ ۵۵۱، باب الامامة، مطلب شروط الامامة، الكبرىٰ، ط: سعيد كراچى.

(قوله بل بالقدم) فلو حاذاه بالقدم ووقع سجوده مقدما عليه لكون المقتدى اطول من امامه لا يضر، ومعنى المحاذاة بالقدم المحاذاة بعقبه فلا يضر تقدم اصابع المقتدى على الامام حيث حاذاه بالعقب مالم يفحش التفاوت بين القدمين، حتىٰ لو فحش بحيث تقدم اكثر قدم المقتدى لعظم قدمه لا يصح كما اشار اليه بقوله ما لم يتقدم الخ، قال فى البحر: واشار المصنف الى ان العبرة انما هو للقدم الا للرأس .......... وان تفاوت الاقدام صغراً وكبراً فالعبرة للساق والكعب، شامي: ۱/ ۵۶۷، باب الامامة، قبيل مطلب هل الاساءة دون الكراهة، او افحش منها، ط: سعيد كراچى.

(۲) ولو تقدم على الامام من غير عذر فسدت صلاته، هندية: ۱/ ۱۱۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۲/ ۲۵۴، ط: سعيد كراچى. وهكذا فى الفتاوىٰ السراجية، ص: ۲۲، ط: سعيد كراچى. البنايه: ۳/ ۵۶۸،، باب الصلاة فى الكعبه، ط: امداديه ملتان، وانظر الى الحاشية السابقة.

سمجھا جائے گا اور اقتداء درست ہو جائے گی۔(۱)

## مقتدی ایک تھا پھر اور آجائے

اگر جماعت کی نماز شروع کرتے وقت امام کے ساتھ مقتدی ایک ہے، پھر دوسرا شخص آجائے تو اس حالت میں امام آگے بڑھے یا مقتدی پیچھے ہٹے دونوں صورتیں جائز ہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلا مقتدی پیچھے ہو جائے اور دونوں نمازی امام کے پیچھے ہو جائیں، اگر مقتدی پیچھے نہیں ہو جاتے تو امام خود آگے بڑھ جائے۔(۲)

## مقتدی ایک سے زیادہ ہے

☆......اگر مقتدی ایک سے زیادہ ہے تو ان کو امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑا ہونا چاہئے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) [تتمة] اذ اقتدی بامام فجاء آخر یتقدم الامام موضع سجوده كذا فی مختارات النوازل، وفی القهستانی عن الجلالی ان المقتدی یتاخر عن الیمین الی خلف اذا جاء آخر آه وفی الفتح: ولو اقتدی واحد بآخر فجاء ثالث یجذب المقتدی بعد التکبیر ولو جذبه قبل التکبیر لا یضره، وقیل یتقدم الامام ......ولان الاصطفاف خلف الامام من فعل المقتدی لا الامام فا لاولیٰ ثباته فی مكانه وتأخر المقتدی، الخ، شامی: ۱/۵۶۸، باب الامامة، مطلب هل الاساء ة دون الكراهة او افحش منها، ط: سعید کراچی.

(۳) (والزائد) یقف (خلفه) فلو توسط اثنین کره تنزیها وتحریما لو اکثر، الدر المختار (قوله والزائدة خلفه) عدل تبعا للوقایة عن قول الکنز والاثنان خلفه لانه غیر خاص بالاثنین، بل المراد ما زاد علی الواحد اثنان فاکثر نعم یفهم حکم الاکثر بالاولیٰ وفی القهستانی: وکیفیته ان یقف احدهما بحذائه والآخر بیمینه اذا کان الزائد اثنین ولو جاء ثالث وقف عن یسار الاول والرابع عن یمین الثانی الخ، (قوله کره تنزیها) وفی روایة لا یکره والاولیٰ اصح کما فی الامداد (قوله تحریما لو اکثر افاد ان تقدم الامام امام الصف واجب، شامی: ۱/۵۶۷-۵۶۸، باب الامامة، مطلب هل الاساء ة دون الکراهة او افحش منها، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۸۸، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والماموم، ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۱۵۸، فصل فی بیان مقام الامام والمأموم، ط: سعید کراچی.

☆......اگر مقتدی دو ہیں اور امام کے دائیں بائیں جانب کھڑے ہوتے ہیں تو یہ مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

☆......اور اگر مقتدی دو سے زیادہ ہیں، اور امام کے دائیں بائیں کھڑے ہوتے ہیں تو یہ مکروہ تحریمی ہے، اس لئے جب مقتدی دو سے زیادہ ہوں تو ان کو امام کے پیچھے صف بنا کر کھڑا ہونا چاہئے، اور امام کے لئے آگے کھڑا ہونا واجب ہے۔(۲)

## مقتدی ایک ہے

اگر مقتدی ایک ہے تو وہ امام کے دائیں جانب کسی قدر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو، اگر ایک مقتدی امام کے بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہوگا تو نماز ہو جائے گی، مگر سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے اچھا نہیں ہوگا۔(۳)

## مقتدی پر سہو سجدہ کا حکم

☆......مقتدی پر اس کے امام کے سہو کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، جب

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) اذا كان مع الامام رجل واحد او صبي يعقل الصلاة قام عن يمينه وهو المختار ولا يتأخر عن الامام...... ولو وقف على يساره جاز وقد اساء ...... ولو وقف خلفه جاز ......... واختلف المشايخ فيه قال بعضهم : يكره هو الصحيح، هندية: ۱/۸۸، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والماموم ،ط: رشيديه كوئٹة، البدائع: ۱/۱۵۸ ، فصل فى بيان مقام الامام والماموم ، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/۵٦٦، باب الامامة، مطلب اذا صلى الشافعى قبل الحنفى، ط: سعيد كراچى.

امام سہو سجدہ کرے گا تو اس کی پیروی میں مقتدی پر بھی سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔ (۱)

☆......اگر مقتدی نے امام کے پیچھے کوئی ایسی غلطی کی ہے جس سے عام طور پر سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، تو وہ سہو سجدہ مقتدی پر لازم نہیں ہوگا، کیونکہ مقتدی کے لئے ایسی حالت میں سہو سجدہ کرنے کی دو صورتیں ہیں: ایک صورت یہ ہے کہ امام کے سلام سے پہلے خود مقتدی سہو سجدہ کرے یہ جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں امام کی مخالفت کرنا لازم آئے گا اور مقتدی کے لئے امام کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ امام کے سلام کے بعد سہو سجدہ کرے، یہ بھی ممکن نہیں ہے کیونکہ مقتدی امام کے سلام کے بعد نماز سے نکل چکا ہے، اور نماز کے اندر کا سہو سجدہ نماز سے باہر کرنا جائز نہیں، اس لئے یہ معاف ہے۔ (۲)

---

(۱) وسهو الامام يوجب السجود عليه وعلى المقتدى لان متابعة الامام واجبة قال النبى صلى الله عليه وسلم تابع امامك على اى حال وجدته ولان المقتدى تابع للامام والحكم فى التبع ثبت لوجود السبب فى الاصل فكان سهو الامام سببا لوجوب السهو عليه وعلى المقتدى ولهٰذا لو سقط عن الامام بسبب من الاسباب بأن تكلم او احدث متعمدا او خرج من المسجد يسقط عن المقتدى، بدائع: ۱/۱۷۵، فصل فى بيان من يجب عليه سجو د السهو، ومن لا يجب عليه، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۱۲۸، فصل سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود، ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۲/۸۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(۲) فاما المقتدى اذا سها فى صلاته فلا سهو عليه لانه لا يمكنه السجود لانه ان سجد قبل السلام كان مخالفاللامام وان اخره الى ما بعد سلام الامام يخرج من الصلاة بسلام الامام لانه سلام عمد ممن لا سهو عليه فكان سهو ه فيما يرجع الى السجود ملحقا بالعدم لتعذد السجود عليه فسقط السجود عنه اصلا، بدائع الصنائع: ۱/۱۷۵، فصل واما بيان من يجب عليه سجود السهو، ومن لا يجب عليه ،ط: سعيد كراچى. البناية : ۳/۱۷۳، ط: حقانيه ملتان، هندية: ۱/۱۲۸، فصل سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود، ط رشيدية كوئٹه، رد المحتار. ۲/۸۲، باب سجود السهو ،ط: سعيد كراچى.

ایک تیسری صورت یہ ہے کہ مقتدی پر جو سہو سجدہ واجب ہوا وہ امام ادا کرے، یہ بھی جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں امام کے لئے مقتدی کی پیروی کرنا لازم آئے گا، اور امام کے لئے مقتدی کی پیروی کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

## مقتدی پر سہو سجدہ واجب ہے

''امام کی وجہ سے مقتدی پر سہو سجدہ واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مقتدی سب ایک طرف کھڑے ہو گئے

امام کے لئے سنت یہ ہے کہ صف کے بیچ میں آگے کھڑا ہو، اگر مقتدی سب ایک طرف کھڑے ہو گئے تو نماز کراہت کے ساتھ صحیح ہو جائے گی، لیکن یہ طریقہ مناسب نہیں۔(۲)

## مقتدی سلام پھیرتے وقت

مقتدی دائیں طرف سلام پھیرتے وقت دائیں طرف کے تمام نمازی، کراماً کاتبین اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں، اور بائیں سلام پھیرتے ہوئے بائیں طرف کے تمام نمازی اور کراماً کاتبین اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں،

---

(۱) لو تابع المقتدی امامه فی سجود السهو الذی سها ه المقتدی ینقلب الاصل ، البنایة: ۱۷۳/۳ ، باب، ط: حقانیه ملتان. الجوهرة النیرة: ۹۳/۱، باب ، ط: قدیمی کراچی. اللباب للمیدانی: ۱۰۳/۱ ، باب، ط: قدیمی کراچی.

(۲) (قوله ویقف وسطا) .......... السنة ان یقوم فی المحراب لیعتدل الطرفان، ولو قام فی احدجانبی الصف یکره ، شامی: ۵٦۸/۱، باب الامامة، مطلب هل الاساء ة دون الکراهة او افحش منها، ط: سعید کراچی.

وینبغی للامام ان یقف بازاء الوسط فان وقف فی میمنة الوسط ا و فی میسرته فقد اساء لمخالفة السنة، هندیة: ۸۹/۱، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والماموم ، ط: رشیدیة کوئٹه.

اگرامام دائیں طرف ہے تو دائیں سلام میں اور اگر امام بائیں طرف ہے تو بائیں سلام میں اور اگر آگے برابر میں ہے تو دونوں سلام میں امام کی بھی نیت کریں۔(۱)

## مقتدی سے غلطی ہوگئی

اگر جماعت کی نماز میں مقتدی سے ایسی غلطی ہوگئی جس سے عام طور پر سہو سجدہ واجب ہوتا ہے تو وہ سہو سجدہ معاف ہے، وہ سہو سجدہ نہ مقتدی کر سکتا ہے نہ امام، مقتدی اس لئے نہیں کر سکتا ہے کہ اس سے امام کی مخالفت کرنا لازم آتا ہے، اور امام کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے، اور امام اس لئے نہیں کر سکتا ہے کہ امام پر سہو سجدہ واجب نہیں ہے، اگر امام مقتدی کی وجہ سے سہو سجدہ کرے گا تو امام کے لئے نماز میں مقتدی کی اتباع کرنا لازم آئے گا، اور امام کے لئے نماز میں مقتدی کی اتباع کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

## مقتدی غلطی کرتے ہیں

''تکبیر تحریمہ مقتدی نے پہلے کہہ دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مقتدی قرأت کے دوران خاموش رہے

جب امام نماز میں قرأت کرتا ہے تو مقتدی کے لئے کوئی دعا پڑھنا یا قرآن

---

(۱) وینوی من عنده من الحفظة والمسلمين فی جانبيه ...... والمقتدی يحتاج الی نية الامام مع نية من ذكرنا ، فان كان الامام فی الجانب الايمن نواه فيهم وان كان فی الجانب الايسر نواه فيهم، وان كان بحذائه نواه فی الجانب الايمن عند ابی يوسف وعند محمد ينويه فيهما، هندية: ۱/۷۷، الفصل الثالث فی آداب الصلاة، وسننها وكيفيتها، ط: رشيديه كوئٹه. رد المحتار: ۱/۵۲۷، ۵۲۹، فصل فی بيان تاليف الصلاة الی انتهائها، مطلب فی وقت ادراک فضيلة الافتتاح، ط: سعيد كراچی. الفتاویٰ السراجية، ص: ۱۱، ط: سعيد كراچی، البناية: ۲/۳۳۱-۳۳۲، ط: حقانيه ملتان.

(۲) ''مقتدی پر سہو سجدہ کا حکم'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

مجید کی قرأت کرنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا کوئی اور سورت ہو۔ (۱)

## مقتدی قعدۂ اولیٰ میں کھڑا ہو گیا

اگر امام قعدۂ اولیٰ میں بیٹھ جائے، اور مقتدی اچانک کھڑا ہو جائے تو مقتدی کے لئے فوراً بیٹھ جانا واجب ہے۔ (۲)

## مقتدی کا ایک سجدہ چھوٹ گیا

اگر مقتدی نے امام کے ساتھ ایک سجدہ کر کے دوسرا سجدہ نہیں کیا، مثلاً دوسرے سجدہ میں سو گیا، اور جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ امام کھڑا ہے تو ایسی صورت میں مقتدی

---

(۱) (والمؤتم لا يقرأ مطلقا) ولا الفاتحة في السرية اتفاقا...... (فان قرأ كره تحريما (الدر المختار مع الرد: ۱/۵۴۴، فصل في القراءة قبل باب الامامة بصفحتين، ط: سعيد كراچی. البناية: ۲/۳۷۱-۳۷۲، ط: حقانيه ملتان. بدائع الصنائع: للكاساني: ۱/۱۱۰، فصل في اركان الصلاة، ط: سعيد كراچی.

محمد قال: اخبرنا ابو حنيفة قال: حدثنا حماد عن ابراهيم قال: ماقرأ علقمة بن قيس قط فيما يجهر فيه، ولا فيما لا يجهر فيه ولا في الركعتين الاخريين ام القرآن ،و لا غيرها خلف الامام ، قال محمد: وبه نأخذ لا نرى القراءة خلف الامام في شئ من الصلوة يجهر فيه او لايجهر فيه، كتاب الآثار، ص: ۳۴، باب القراءة خلف الامام وتلقينه ، رقم الحديث : ۸۴، ط: دار الحديث ملتان، شامی: ۱/۵۴۴، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچی ، مزید تفصیل کے لیے "مستند نماز حنفی، ص: ۱۲۵، سے ۱۷۰" تک دیکھیں۔

(۲) (قوله وهذا في غير المؤتم...... اما المقتدى الذى سها عن القعود فقام واما مه قاعد فانه يلزمه العود لان قيامه قبل امامه غير معتبر ، فليس في عوده رفض الفرض ، شامی: ۲/۸۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. وفى فتاىٰ قاضيخان ما فى معناه حيث قال: اذا قعد فيما يقام فيه او قام فيما يجلس فيه وهو امام او منفرد...... فانه لايعود الى القعدة وان لم يكن كذلك قعد ولا سهو عليه ، قاضيخان : ۱/۵۹، ط: حافظ كتب خانة كوئٹه.

اما المأموم اذا قام ساهيا فانه يعود ويقعد لان القعود فرض عليه بحكم المتابعة، الخ، البحر: ۲/۱۰۲، قوله وان سها عن القود الاول، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

خود دوسرا سجدہ کرلے پھر اس کے بعد امام کی اتباع کرتے ہوئے قیام میں شامل ہوجائے، کیونکہ یہ لاحق ہے، اگر آنکھ کھلنے کے بعد خود دوسرا سجدہ نہیں کیا اور امام کے ساتھ قیام میں شامل ہوگیا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کرکے تشہد دوبارہ پڑھ کر سلام پھیردے نماز صحیح ہوجائے گی مگر واجب ترک کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا اس سے توبہ واستغفار کرے، ایسی صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں کیونکہ مقتدی کا امام کے پیچھے واجب ترک کرنے سے سہو سجدہ یا اعادہ واجب نہیں ہوتا۔(۱)

---

(۱) (قوله ان امكنه ادراكه) ...... وفي البحر: وحكمه انه يبدأ بقضاء ما فاته بالعذر ثم يتابع الامام ان لم يفرغ وهٰذا واجب لا شرط حتىٰ لو عكس يصح، فلو نام في الثالثة واستيقظ في الرابعة فانه يأتي بالثالثة بلا قراءة، فاذا فرغ منها صلى مع الامام الرابعة وان فرغ منها الامام صلاها وحده بلا قراءة ايضا، فلو تابع الامام ثم قضى الثالثة بعد سلام الامام صح واثم، آه ومثله في الشرنبلالية وشرح الملتقى للباقاني وهٰذا المحل مما اغفل التنبيه عليه جميع محشي هٰذا الكتاب، والحمد لله ملهم الصواب، شامي: ۱/۵۹۵، باب الامامة، مطلب فيما لواتىٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۹۲، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيديه كوئٹه.

فاذا ترك سجدة صلبية من ركعة ثم تذكرها آخر الصلاة قضاها وتمت صلاته عندنا وقال الشافعي يقضيها ويقضي ما بعدها وجه قوله ان ما صلى بعد المتروك حصل قبل اوانه فلا يعتد به لان هٰذه عبادة شرعت مرتبة فلا تعتبر بدون الترتيب كما لو قدم السجود على الركوع انه لا يعتد بالسجود لما قلنا كذا هٰذا (ولنا) ان الركعة الثانية صادفت محلها لان محلها بعد الركعة الاولىٰ وقد وجدت الركعة الاولىٰ لان الركعة تتقيد بسجدة واحدة وانما الثانية تكرار الا ترىٰ انه ينطلق عليها اسم الصلاة حتىٰ لو حلف لا يصلي فقيد الركعة بالسجدة يحنث فكان اداء ركعة الثانية معتبراً معتداً به فلا يلزمه الا قضاء المتروك، بخلاف ما اذا قدم السجود على الركوع لان السجود ما صادف محله لان محله بعد الركوع لتقييد الركعة والركعة بدون الركوع لا تتحقق فلم يقع معتداً به فهو الفرق، الخ، بدائع: ۱/۱۶۷ - ۱۶۸، فصل في بيان المتروك ساهيا هل يقضي ام لا، ط: سعيد كراچی.

## مقتدی کا بلند مقام پر کھڑا ہونا

☆......ضرورت کے بغیر مقتدی کے لئے کسی اونچے مقام پر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے ہاں کوئی ضرورت ہو مثلا جماعت میں لوگ زیادہ ہوں، یا نیچے کی جگہ کافی نہ ہوتو اونچے مقام میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر امام پہلی منزل میں ہے تو جب تک پہلی منزل میں جگہ ہوگی دوسری منزل میں صف بنانا اسی طرح جب تک دوسری منزل میں جگہ ہو تیسری منزل میں صف بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

## مقتدی کا تشہد پورا نہیں ہوا امام کھڑا ہو گیا

اگر قعدۂ اولیٰ میں امام مقتدی کے تشہد پورا پڑھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا تو مقتدی کو تشہد پورا کر کے کھڑا ہونا چاہئے، کیونکہ تشہد مکمل پڑھنا واجب ہے، ورنہ واجب مکمل

---

(۱) وذكر شيخ الاسلام خواهر زاده فيما اذا كان القوم على الدكان انما يكره على رواية الاصل اذا لم يكن للقوم فيه عذر، اما عند العذر فلا يكره، كما فى الجمعة فان القوم يقومون على الرفاف والامام على الارض، ولم ينكر عليهم احد من الائمة، وحكى عن شمس الائمة الحلوانى : الصلاة على الرفوف فى المسجد الجامع من غير ضرورة مكروهة، وعند الضرورة بأن امتلأ المسجد ولم يجد موضعا يصلى فيه فلا بأس به، تاتارخانية: ۱/۵۲۸۔ ۵۲۹، الفصل الرابع: فى بيان ما يكره للمصلى ان يفعل فى صلاته ومالا يكره ومما يتصل بهٰذا الفصل،ط:ادارة القرآن كراچى.هندية: ۱/۱۰۸، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة ومالا يكره، ط: رشيديه كوئٹه، شامى: ۱/۶۴۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ،مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة اولىٰ، ط: سعيد كراچى.البحر: ۲/۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

طور پر ادا نہیں ہوگا۔(۱)

## مقتدی کا تشہد پورا نہیں ہوا امام نے سلام پھیر دیا

اگر مقتدی کا تشہد ابھی تک پورا نہیں ہوا امام نے سلام پھیر دیا، تو مقتدی تشہد پورا کر کے سلام پھیر دے اور درود نہ پڑھے کیونکہ امام کا اتباع کرنا واجب ہے، تشہد کو پورا نہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، اسی طرح درود شریف میں مشغول ہو کر سلام میں تاخیر کرنا یا رکوع وسجود کی تسبیحات پوری کرنے کے لئے امام سے پیچھے رہنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

## مقتدی کا قدم

مقتدی کا قدم اپنے امام کے قدم سے آگے نکل جانے سے مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی، مقتدی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) اذا ادرک الامام فی التشهد وقام الامام قبل ان یتم المقتدی او سلم الامام فی آخر الصلاۃ قبل ان یتم المقتدی التشهد فالمختار ان یتم التشهد، هندیة: ۱/ ۹۰، الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعه، ط: رشیدیة کوئٹه، شامی: ۱/ ۴۷۰، باب صفة الصلاۃ، مطلب مهم فی تحقیق متابعة الامام، ط: سعید کراچی. الفتاوی السراجیة، ص: ۱۲، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۴۹۶، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی.

(۲) وقد مر تخریجه آنفا، وقال فی الدر المختار: لو رفع الامام رأسه من الرکوع والسجود قبل ان یتم المأموم التسبیحات الثلاث وجب متابعته...... بخلاف سلامه ...... قبل تمام المؤتم التشهد فانه لا یتابعه بل یتمه لوجوبه ولو لم یتم جاز ولو سلم والمؤتم فی ادعیة التشهد تابعه لانها سنة والناس عنها غافلون. شامی: ۱/ ۴۹۶، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۹۰، الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعه، ط: رشیدیه کوئٹه. الفتاوی السراجیة، ص: ۱۲، ط: سعید کراچی.

(۳) ولو تقدم علی الامام من غیر عذر فسدت صلاته، هندیة: ۱/ ۱۰۳، الباب السابع فیما یفسد الصـــلاۃ وما یکره فیها، النوع الثانی فی الافعال المفسدة للصلاۃ، ط: رشیدیه کوئٹه. شامی: ۱/ ۵۵۱، باب الامامة، مطلب شروط الامامة، الکبری، ط: سعید کراچی.

## مقتدی کا مقتدی کی پیروی کرنا

اگر مسجد میں نمازیوں کا ہجوم ہے، اور کوئی شخص آخری صف میں آکر جماعت میں شامل ہوا، دور ہونے کی وجہ سے اسے امام کی حرکات کی خبر نہیں اس لئے وہ مقتدیوں میں سے کسی ایک مقتدی کی پیروی کرتا ہے تاکہ جو رکعتیں نکل گئی ہیں ان کی تعداد یاد آجائے تو درست ہے البتہ یہ پیروی اقتداء کی نیت سے نہ ہو، ورنہ نماز درست نہیں ہوگی، شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

## مقتدی کعبہ سے باہر

''امام کعبہ کے اندر ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مقتدی کو حدث ہوگیا

☆......اگر نماز کے دوران مقتدی کا وضو ٹوٹ گیا، تو اس کو بھی فوراً وضو کرنا چاہئے، وضو کرنے کے بعد اگر جماعت باقی ہے تو جماعت میں شریک ہوجائے،(۲) ورنہ

---

(۱) وایضا اذا كان المسجد مزدحما بالمصلين وجاء شخص في آخر الصفوف ، ولم يسمع حركات الامام ، فاقتدى بأحد المصلين الذين يصلون خلفه، فهل يصح اقتداء ه او لا، في ذلك كله تفصيل: الحنفية قالوا: لا يصح الاقتداء بالمسبوق ، سواء ادرك مع امامه ركعة او اقل منها، فلو اقتدى اثنان بالامام وكانا مسبوقين،وبعد سلام الامام نوى احدهما الاقتداء بالآخر بطلت صلاة المقتدي، اما ان تابع احدهما الآخر، ليتذكر ما سبقه من غير نية الاقتداء ، فان صلاتهما صحيحة لارتباطهما بامامهما السابق، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۱۳/۴، مباحث الامام في الصلاة، امامة المقتدي بامام آخر، ط: دار احياء التراث العربي بيروت.

(۲) وان كان مقتديا يذهب ويتوضأ،وان كان فرغ من الوضوء قبل ان يفرغ الامام من الصلاة فعليه ان يعود الى مكانه لا محالة، لانه بقي مقتديا ، تاتارخانية: ۱/۲۸۸، الفصل الخامس عشر في الحدث في الصلاة، ط: ادارة القرآن كراچي. شامي: ۱/۶۰۲، باب الاستخلاف، المسائل الاثني عشرية، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۹۵، قبيل فصل في الاستخلاف، ط: رشيدية كوئٹه.

اپنی نماز خود ہی تمام کر لے۔(۱)

## مقتدی کھڑا ہو گیا

امام دو رکعت کے بعد بیٹھ گیا، اور مقتدی بھولے سے کھڑا ہو گیا، امام کے ساتھ قعدہ میں نہیں بیٹھا، تو مقتدی پر فوراً بیٹھ کر التحیات پڑھنا واجب ہے۔(۲)

## مقتدی کی اقتداء

مقتدی کی اقتداء کر کے نماز پڑھنا درست نہیں۔(۳)

---

(۱) حتیٰ لو فرغ امامه تخیر المقتدی بین ان یعود الی المسجد وبین ان یتم فی بیته علی ما تبین......واختلف المشایخ فی الافضل للمنفرد وللمقتدی اذا فرغ الامام من صلاته ،ذکر شمس الائمة السرخسی وشیخ الاسلام المعروف بخواهرزاده ان العود الی المسجد افضل، وبعض مشایخنا قالوا: الصلاة فی بیته افضل وذکر فی نوادر ابن سماعة فی المقتدی انه لم یعد الی المسجد بعد ما فرغ الامام الثانی لانه مشی فی صلاته من غیر حاجة، الا ان محمداً رحمه الله لم یقسم هذا التقسیم، والصحیح، ما بینا ، تاتارخانیة: ۱/۶۸۸،الفصل الخامس عشر فی الحدث فی الصلاة،ط:ادارة القرآن.

(۲) اما المؤتم فیعود حتما وان خاف فوت الرکعة لان القعود فرض علیه بحکم المتابعة، "سراج" وظاهره انه لو لم یعد بطلت"بحر" قلت وفیه کلام والظاهر انها واجبة فی الواجب فرض فی الفرض" نهر" ولنا فیها رسالة حافلة فراجعها، الدر المختار، ( قوله وهذا فی غیر المؤتم ) ............ اما المقتدی الذی سها عن القعود فقام وامامه قاعد فانه یلزمه العود لان قیامه قبل امامه، غیر معتبر ، فلیس فی عوده رفض الفرض، الخ،شامی: ۲/۸۴ـ۸۵، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

اذا تشهد الامام وقام من القعدة الاولی الی الثالثة فنسی بعض من خلفه التشهد حتیٰ قاموا جمیعا فعلی من لم یتشهد ان یعود ، ویتشهد ثم یتبع امامه، البحر الرائق: ۲/۱۰۲ ، باب سجود السهو، قوله وان سها عن القعود الاول، ط: سعید کراچی.

(۳) "مقتدی کا مقتدی کی پیروی کرنا" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔ شامی: ۱/۵۸۰، باب الامامة، مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده، ط: سعید کراچی.

## مقتدی کی تسبیح پوری نہیں ہوئی

اگر مقتدی نے رکوع یا سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ پوری نہیں پڑھی تھی کہ امام رکوع یا سجدہ سے اٹھ گیا، تو مقتدی کو بھی رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالینا چاہئے کیونکہ مقتدی کے لئے امام کی تابعداری کرنا واجب ہے۔ تسبیحات کی تعداد پوری کرنے کی غرض سے تاخیر کرنا درست نہیں۔ (۱)

## مقتدی کی دعائے قنوت پوری نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا

اگر امام نے دعائے قنوت پڑھ کر رکوع کرلیا، اور ابھی تک مقتدی کی دعائے قنوت پوری نہیں ہوئی، تو اگر تھوڑی سی باقی ہے اور اس کو پورا کر کے امام کے رکوع میں شریک ہوسکتا ہے تو دعائے قنوت پوری کر کے رکوع میں شامل ہوجائے، اور اگر دعائے قنوت پوری کر کے رکوع میں شامل نہیں ہوسکتا تو دعائے قنوت چھوڑ دے اور رکوع میں شامل ہوجائے نماز ہوجائے گی، آخر میں یا بعد میں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

---

(۱) لو رفع الامام رأسه من الركوع والسجود قبل ان يتم المأموم التسبيحات الثلاث وجب متابعته، شامی: ۱/ ۴۹۵، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی اطالة الركوع للجائی، ط: سعید کراچی. الفتاویٰ السراجية، ص: ۱۶، ط: سعید کراچی، هندية: ۱/ ۹۰ الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئٹه.

كما لو رفع الامام قبل تسبيح المقتدى ثلاثا فالاصح انه يتابعه لان ترك السنة اولىٰ من تاخير الواجب، شامی: ۱/ ۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم فی تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد کراچی.

(۲) ولو ركع الامام فی الوتر قبل ان يفرغ المقتدى من القنوت فانه يتابع الامام ولا يقنت ولو ركع الامام ولم يقرأ المقتدى شيئاً من القنوت ان خاف فوت الركوع فانه يركع، وان لم يخف يقنت، تاتارخانية: ۱/ ۶۷۵، مسائل الوتر، ط: ادارة القرآن کراچی. شامی: ۲/ ۱۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد کراچی. هندية: ۱/ ۱۱۱، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ط: ماجدية كوئٹه.

## مقتدی کی قرأت

مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہیں کرے گا بلکہ خاموش رہے گا۔(۱)

## مقتدی کی قنوت ختم نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا

اگر مقتدی کی دعائے قنوت ختم نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا، تو مقتدی بھی امام کے ساتھ رکوع کرلے۔(۲)

## مقتدی کی قنوت ختم ہونے سے قبل امام رکوع میں چلا گیا

اگر رمضان المبارک میں وتر کی نماز میں امام دعاء قنوت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا، اور مقتدی کی دعائے قنوت ابھی تک پوری نہیں ہوئی تو مقتدی بقیہ قنوت چھوڑ کر رکوع میں چلا جائے، کیونکہ امام کی اتباع واجب ہے اور دعاء قنوت پوری پڑھنا مسنون ہے، واجب نہیں۔(۳)

## مقتدی کے بیٹھنے سے قبل امام نے سلام پھیر دیا

اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ کہہ کر امام کے ساتھ اس حالت میں شریک ہوا کہ امام قعدۂ اخیرہ میں ہے، مقتدی بیٹھنے نہیں پایا کہ امام نے سلام پھیر دیا، تو بھی اقتداء صحیح ہوگئی،

---

(۱) ولا يقرأ المؤتم بل يستمع وينصت ، البحر الرائق: ۱/۳۴۳، قبيل باب الامامة، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ۱/۲۳۵، ط: دار الكتب العلميه بيروت. شامي: ۱/۵۴۴ ، باب صفة الصلاة، قبيل باب الامامة، فصل في القراء ة، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۲ في الصفحة السابقة.

(۳) ان قراءة المقتدى القنوت سنة.......... والمتابعة في الركوع واجبة، رد المحتار : ۲/۱۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. انظر الى الحاشية السابقة، ايضا.

اور بقیہ نماز اسی حالت میں پوری کرے۔(۱)

## مقتدی نہیں

اگر مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے امام آیا اور کوئی مقتدی نہیں آیا تو اس صورت میں امام اذان اور اقامت کہہ کر تنہا نماز پڑھ لیا کریں، دوسری مسجد میں جماعت کے لئے نہ جائیں، اس صورت میں امام کو جماعت کا ثواب مل جائے گا اور مسجد کا حق بھی ادا ہو جائے گا۔(۲)

## مقتدی نے امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی

اگر مقتدی نے نماز میں امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی، تو اس کا لوٹانا ضروری

---

(۱) (قوله وقد مر) ای فی الواجبات، حیث قال: وتنقضی قدوة بالاول قبل "علیکم" علی المشهور عندنا خلافا للتکملة، آه، ای فلا یصح الاقتداء به بعدها لانقضاء حکم الصلاة، وهذا فی غیر الساهی اما هو اذا سجد له بعد السلام یعود الی حرمتها، شامی: ۱/۵۲۵، فصل فی بیان تالیف الصـــلاة الی انتهائها، مطلب فی خلف الوعید وحکم الدعاء بالمغفرة، للکافر ولجمیع المؤمنین، ط: سعید کراچی.

وتنقضی قدوة بالاول قبل "علیکم" علی المشهور عندنا وعلیه الشافعیة خلافا للتکملة، الدر المختار (قوله وتنقضی قدوة بالاول) ای بالسلام الاول قال فی التجنیس الامام اذا فرغ من صلاته فلما قال "السلام" جاء رجل واقتدی به قبل ان یقول "علیکم" لایصیر داخلا فی صلاته، لان هذا سلام الا تری انه لو اراد ان یسلم علی احد فی صلاته ساهیا فقال السلام ثم علم فسکت تفسد صلاته، شامی: ۱/۴۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لا ینبغی ان یعدل عن الدرایة اذا وافقتها روایة، ط: سعید کراچی.

(۲) (قوله ومسجد حیه افضل من الجامع)......... بل فی الخانیة: لو لم یکن لمسجد منزله مؤذن فانه یذهب الیه ویؤذن فیه ویصلی ولو کان وحده لان له حقا علیه فیؤدیه، شامی: ۱/۶۵۹، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی افضل المساجد، ط: سعید کراچی.

نہیں ہے، اور مقتدی پر سہو سجدہ کرنا بھی واجب نہیں ہے۔(۱)

## مقتدی نے تشہد نہیں پڑھا

اگر مقتدی نے امام کے پیچھے بھول کر تشہد نہیں پڑھا تو نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر مقتدی نے قصداً تشہد نہیں پڑھا ہے، تو اس صورت میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، تاکہ قصداً تشہد چھوڑنے کی وجہ سے جو کمی ہوئی ہے، اس کی تلافی ہو جائے۔(۲)

## مقتدی نے تکبیر تحریمہ پہلے کہہ دیا

"تکبیر تحریمہ مقتدی نے پہلے کہہ دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وجب متابعته) وكذا عكسه فيعود ولا يصير ذلك ركوعين (بخلاف سلامه) او قيامه لثالثة (قبل تمام المؤتم التشهد) فانه لايتابعه بل يتمه لوجوبه، ولو لم يتم جاز، الدر المختار (قوله ولو لم يتم جاز) اى صح مع كراهة التحريم كما افاده "ح" ونازعه "ط" والرحمتى وهو مفاد ما فى شرح المنية حيث قال والحاصل ان متابعة الامام فى الفرائض والواجبات من غير تأخير واجبة فان عارضها واجب لا ينبغى ان يفوته بل يأتى به ثم يتابعه لان الاتيان به لا يفوت المتابعة بالكلية وانما يؤخرها، الخ، شامى: ۱/۴۹۶ باب الامامة، مطلب فى اطالة الركوع للجائى، ط: سعيد كراچى.

اما المقتدى الذى سها عن القعود فقام وامامه قاعد فانه يلزمه العود لان قيامه قبل امامه غير معتبر، فليس فى عوده رفض الفرض، بل قال فى شرح المنية عن القنية: ان المقتدى لو نسى التشهد فى القعدة الاولىٰ فذكر بعدما قام عليه ان يعود ويتشهد ...... قلت: وعلى مااستظهره الشارح تبعا للنهر يشكل العود الى قراءة التشهد بعد التلبس بالقيام الفرض مع امامه فتأمل، شامى: ۲/۸۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(۲) والظاهر ان المقتدى تجب عليه الاعادة كالامام ان كان السقوط بفعله العمد لتقرر النقصان بلا جابر من غير عذر، تامل، شامى: ۲/۸۲، باب سجود السهو، قوله متعلق بيجب، ط: سعيد كراچى.

وانظر الى الحاشية السابقة. ايضا.

## مقتدیوں کا دونوں جانب برابر نہ ہونا

جماعت کے دوران صف کے کسی ایک جانب مقتدیوں کا زیادہ ہونا اور دوسری جانب کم ہونا مکروہ ہے۔(۱)

## مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہیں

اگر مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہیں، کچھ مرد، کچھ عورت، کچھ مخنث، کچھ نابالغ، تو امام اس ترتیب سے صف بنائے: پہلے مردوں کی صفیں، پھر نابالغ لڑکوں کی، پھر بالغ مخنثوں کی، پھر نابالغ مخنثوں کی پھر بالغ عورتوں کی پھر نابالغ لڑکیوں کی صف بنائے۔(۲)

---

(۱) (قوله ويقف وسطا) .......... والاصح ما روى عن ابى حنيفة انه قال: اكره ان يقوم بين الساريتين او فى زاوية او فى ناحية المسجد او الى سارية لانه خلاف عمل الامة قال عليه الصلاة والسلام " توسطوا الامام وسدو الخلل" ومتىٰ استوى جانباه يقوم عن يمين الامام ان امكنه وان وجد فى الصف فرجة سدها، الخ، شامى: ۱/ ۵۶۸، باب الامامة، مطلب هل الاساء ة دون الكراهة، اوأفحش منها، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۸۹، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والماموم، ط: رشيدية كوئٹه.

عن أبى هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " توسطوا الامام وسدوا الخلل" اى اجعلوا امامكم بان تصفوا خلفه بحيث يكون الامام حذاء وسط الصف ويكون من عن يمينه من الرجال ومن عن يساره سواء، بذل المجهود، و: ۱/ ۳۶۵، باب مقام الامام من الصف، ط: امداديه ملتان.

(۲) (قوله اثنا عشر) لان المقتدى اما ذكر او انثىٰ او خنثىٰ وعلى كل فلما بالغ او لا وعلى كل فاما حر او لا ، آه،"ح" فيقدم الاحرار البالغون ثم صبيانهم ، ثم العبيد البالغون ثم صبيانهم، ثم الاحرار الخناثىٰ الكبار ثم صغارهم، ثم الارقاء الخناثىٰ الكبار ثم صغارهم ثم الحرائر الكبار ثم صغارهن ثم الاماء الكبار ثم صغارهن كما فى الحلية، شامى: ۱/ ۵۷۱، باب الامامة،مطلب فى الكلام على الصف الاول ،ط: سعيد كراچى. ولو اجتمع الرجال والصبيان والخناثىٰ والاناث، والصبيات، المراهقات ، يقوم الرجال اقصى ما يلى الامام ثم الصبيان ثم الخنانى ثم الاناث ثم الصبيات المراهقات، هندية: ۱/ ۸۸، ۸۹، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والمأموم، ط:رشيدية كوئٹه.

البحر: ۱/ ۳۵۳، باب الامامة، ( قوله ويصف الرجال ثم الصبيان ثم النساء)، ط: سعيد كراچى.

## مقتدی ہر رکن امام کے ساتھ ادا کرے

مقتدیوں کے لئے ہر رکن امام کے ساتھ ہی بلا تاخیر ادا کرنا سنت ہے، تکبیر تحریمہ بھی امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ کہیں، رکوع بھی امام کے رکوع کے ساتھ کریں، قومہ بھی اس کے قومہ کے ساتھ، سجدہ بھی اس کے سجدہ کے ساتھ کریں، غرض کہ ہر فعل امام کے فعل کے ساتھ کریں۔

ہاں اگر پہلے قعدہ میں امام التحیات پڑھ کر کھڑا ہوگیا اور مقتدیوں کی التحیات ابھی تک مکمل نہیں ہوئی تو اس صورت میں مقتدی التحیات پوری پڑھ کر کھڑا ہوں۔(۱)

اس طرح اگر امام نے آخری قعدہ میں سلام پھیر دیا، اور مقتدیوں کی التحیات ابھی تک پوری نہیں ہوئی، تو اس صورت میں مقتدی التحیات پوری پڑھ کر سلام پھیریں، التحیات پوری ہونے سے پہلے امام کے ساتھ سلام نہ پھیریں۔(۲)

ہاں اگر رکوع اور سجدے میں مقتدیوں نے تسبیح نہیں پڑھی تو جب امام اٹھے امام

---

(۱) والحاصل ان متابعة الامام فى الفرائض والواجبات من غير تأخير واجبة ، فان عارضها واجب لا ينبغى ان يفوته بل يأتى به ثم يتابع كما لو قام الامام قبل ان يتم المقتدى التشهد فانه يتمه ثم يقوم لان الاتيان به لا يفوت المتابعة بالكلية وانما يؤ خرها ، والمتابعة مع قطعه تفوته بالكلية فكان تأخير احد الواجبين مع الاتيان بهما اولىٰ من ترك احدهما بالكلية، الخ. شامى: ۱/ ۴۷۰،باب صفة الصلاة، مطلب مهم فى تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۹۰، الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط؛ رشيدية كوئٹه.

(۲) .......... ( بخلاف سلامه ) او قيامه لثالثة ( قبل تمام المؤتم التشهد) فانه لايتابعه بل يتمه لوجوبه ولو لم يتم جاز، الدر المختار، شامى: ۱/ ۴۹۶، فصل فى بيان تاليف الصلاة،مطلب فى اطالة الركوع للجائى، ط: سعيد كراچى. وانظر الى الحاشية المتقدمة ايضا.

کے ساتھ اُٹھ جائیں، تسبیح مکمل کرنے کے لئے تاخیر نہ کریں۔(۱)

## مقیم مسافر امام کے پیچھے لاحق کے حکم میں ہے

اگر مقیم مقتدی مسافر امام کے پیچھے نماز ادا کررہا ہے، تو امام کے سلام کے بعد مقیم مقتدی باقی ماندہ نماز میں ''لاحق'' کے حکم میں ہے، یعنی قرأت کے بغیر تھوڑی دیر کھڑا ہو کر رکوع کر کے باقی نماز پوری کرے گا۔(۲)

## مقیم مسافر امام کے پیچھے نیت کیسے کرے

مسافر امام پر دو رکعت فرض ہے اس لئے وہ دو رکعت کی نیت کرے گا، اور مقتدی پر چار رکعت فرض ہے اس لئے وہ چار رکعت کی نیت کرے گا البتہ دو رکعت امام کے ساتھ اور دو رکعت امام کے سلام کے بعد قرأت کے بغیر خود پڑھے گا۔(۳)

---

(۱) والحاصل ان متابعة الامام.......... بخلاف ما اذا عارضها سنة كما لو رفع الامام قبل تسبيح المقتدى ثلاثا فالا صح انه يتابعه لان ترك السنة اولىٰ من تاخير الواجب . شامى: ۱/ ۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم فى تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۹۰، الفصل السادس فيما يتابع الامام ، وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئته.

واعلم انه مما يبتنى على لزوم المتابعة فى الاركان انه لو رفع الامام رأسه من الركوع او السجود قبل ان يتم المأموم التسبيحات الثلاث وجب متابعته ، الدر المختار، شامى: ۱/ ۴۹۵، ۴۹۶، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب فى اطالة الركوع للجائى، ط: سعيد كراچى.

(۲) ( واللاحق من فاتته ) الركعات ( كلها او بعضها) لكن ( بعد اقتدائه) بعذر كغفلة و زحمة وسبق حدث وصلاة خوف و مقيم اتم بمسافر .......... وحكمه كمؤتم فلا ياتى بقراءة. الدر المختار، ( قوله وحكمه) اى اللاحق ، شامى: ۱/ ۵۹۴ ـ ۵۹۵، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام اوقبله ، او بعده، ط: سعيد كراچى.

( وصح اقتداء المقيم بالمسافر فى الوقت وبعده فاذا قام المقيم ( الى تمام لا يقرأ) ولا يسجد للسهو، ( فى الاصح) لانه كاللاحق ، والقعدتان فرض عليه وقيل لا، الدر المختار .شامى: ۲/ ۱۲۹، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچى.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة.

## مقیم نے قصر کیا

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسافر سمجھ کر قصر پڑھتا رہا، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مسافر نہیں ہے، بلکہ مقیم ہے، تو ان نمازوں کو قضاء کی نیت سے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، مثلاً جتنے دنوں کی نماز قصر پڑھی ان کو شمار کر کے وہ سب نمازیں وتر کے ساتھ قضاء کرے (۱) اور سنت اور نوافل کی قضاء نہیں ہے۔ (۲)

اور قضاء کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس آدمی نے قصر کے حساب سے جو نمازیں ادا کی ہیں وہ نمازیں نہیں ہوئیں اس لئے قضاء کرنا لازم ہے۔ (۳)

## مکان کی صفائی کا راز

''صفائی ستھرائی کا راز'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## مکبر

☆......اگر مسجد میں ''مائیک'' نہیں ہے یا ہے، لیکن نماز کے دوران بجلی چلی جانے کی وجہ سے یا مائیک خراب ہونے کی وجہ سے آواز نہیں آرہی ہے تو کوئی بھی نمازی

---

(۱) قالوا: انما تقضي الصلوات الخمس والوتر على قول ابی حنيفة ،البحر: ۲/ ۸۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی.

(۲) (قوله ثم الاداء فعل الواجب)...... لكن لماكان القضاء خاصا بما كان مضمونا والنفل لايضمن بالترک اختص القضاء بالواجب، الخ، شامی: ۲/ ۶۳، باب قضاء الفوائت، مطلب فی ان الامر يكون بمعنى اللفظ وبمعنى الصفة، ط: سعید کراچی.

(۳) (وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة) لف و نشر مرتب، وجميع اوقات العمر وقت للقضاء الا الثلاثة المنهية، الدر المختار، شامی: ۲/ ۶۶، باب قضاء الفوائت، ، ط: سعید کراچی.

والقضاء فرض فی الفرض وواجب فی الواجب، وسنة فی السنة الخ، هندية: ۱/ ۱۲۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه.

جونماز میں شامل ہے امام کی آواز دوسرے مقتدیوں تک پہونچانے کے لئے امام کے ساتھ اپنی آواز بلند کرسکتا ہے۔

☆......اگر نماز کے درمیان میں بجلی چلی گئی تو نماز کے درمیان میں ''مکبر'' بن سکتا ہے مکبر بننے کے لئے شروع میں تکبیر وغیرہ بلند آواز سے کہنا ضروری نہیں اور اگر بعد میں بجلی آ گئی، امام کی آواز آ رہی ہے تو مکبروں کے لئے بلند آواز سے تکبیر کہنا ضروری نہیں بلکہ بلند آواز سے تکبیر کہنا بند کر دیں۔

☆......''مکبر'' بننے کے لئے نماز کی نیت سے اقتداء کر کے نماز میں شامل ہونا ضروری ہے، نماز کی نیت کے بغیر صرف تکبیر کی آواز پہونچانے کی نیت کی تو نماز باطل ہو جائے گی، اور جن لوگوں نے ایسے آدمی کی آواز پر نماز ادا کی اگر ان کو معلوم تھا کہ مکبر نے نماز کی نیت نہیں کی، تو ایسے لوگوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۱)

(۱)" التبليغ خلف الامام " ويتعلق بذلك بيان حكم التبليغ وهو ان يرفع احد المأمومين او الامام صوته ليسمع الباقين صوت الامام وهو جائز بشرط ان يقصد المبلغ برفع صوته الاحرام للصلاة بتكبيرة الاحرام، اما لو قصد التبليغ فقط ، فان صلاته لم تنعقد ، وهذا القدر متفق عليه في المذهب ، اما اذا قصد التبليغ مع الاحرام، اى نوى الدخول في الصلاة ونوى التبليغ فانه لا يضر ، اما غير تكبيرة الاحرام من باقي التكبيرات ، فانه اذ انوى بها التبليغ فقط فان صلاته لا تبطل ، ولكن يفوته الثواب، الحنفية : قالوا: يسن جهر الامام بالتكبيرة بقدر الحاجة، لتبليغ من خلفه فلو زاد على ذلك زيادة فاحشة فانه يكره ، لا فرق في ذلك بين تكبيرة الاحرام وغيرها، ثم اذا قصد الامام او المبلغ الذى يصلى خلفه بتكبيرة الاحرام مجرد التبليغ خاليا عن قصد الاحرام للصلاة فان صلاته تبطل وكذا صلاة من يصلى بتبليغه اذا علم منه ذلك واذا قصد التبليغ مع الاحرام فانه لا يضر بل هو المطلوب ، هذا في تكبيرة الاحرام اما باقي التكبيرات فانه اذا قصد بها مجرد الاعلام فان صلاته لا تبطل ، ومثلها التسميع والتحميد ، مالم يقصد برفع صوته بالتبليغ التغني ليعجب الناس بنغم صوته فان صلاته تفسد على الراجح، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۲۵۲/۱ ـــ ۲۵۳، مبحث شرح بعض سنن الصلاة، وبيان المتفق عليه والمختلف فيه ، والتبليغ خلف الامام، ط: دار الفكر بيروت، شامى: ۵۸۸/۱ ـ ۵۸۹، باب الامامة، قبيل مطلب في رفع المبلغ صوته زيادة على الحاجة. ط: سعيد كراچى.

# مکروہ اوقات

مکروہ اوقات یہ ہیں:

۱......سورج نکلتے وقت جب تک سورج کی زردی زائل نہ ہو جائے اور اس قدر روشنی اس میں نہ آجائے کہ نظر نہ ٹھہر سکے، اس کا شمار نکلنے میں ہوگا اور سورج میں یہ کیفیت ایک نیزہ کی مقدار بلند ہونے تک باقی رہتی ہے۔

۲......ٹھیک دوپہر کے وقت جب تک سورج ڈھل نہ جائے۔

۳......غروب سے پہلے سورج میں زردی آجانے کے بعد سے غروب تک۔(۱)

۴......فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سے سورج اچھی طرح نکل آنے تک۔(۲)

---

(۱) (ثلاثة اوقات لا يصح فيها شئ من الفرائض ، والواجبات التى لزمت فى الذمة قبل دخولها) اى الاوقات المكروهة او لها (عند طلوع الشمس الى ان ترتفع) وتبيض قدر رمح او رمحين (و) الثانى (عند استوائها) فى بطن السماء (الى ان تزول) اى تميل الى جهة المغرب (و) الثالث) عند اصفرارها) وضعفها حتىٰ تقدر العين على مقابلتها (الى ان تغرب) لقول عقبة بن عامر رضى الله عنه: ثلاثة اوقات نهانارسول الله صلى الله عليه وسلم ان نصلى فيهاوان نقبرموتاناعندطلوع الشمس حتىٰ ترتفع ، وعند زوالها حتىٰ تزول وحين تضيف للغروب حتىٰ تغرب رواه مسلم. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۸۵ ـ ۱۸۶، فصل فى الاوقات المكروهة، ط: قديمى كراچى. هندية: ۱/۵۲، الفصل الثالث فى بيان الاوقات التى لا تجوز فيها الصلاة وتكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه، شامى: ۱/۳۷۰، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ، ط: سعيد كراچى.

(۲) ويكره التنفل بعد طلوع الفجر باكثر من سنته) قبل اداء الفرض لقوله صلى الله عليه وسلم " ليبلغ شاهدكم غائبكم الا لا صلاة بعد الصبح الا ركعتين وليكون جميع الوقت مشغولا بالفرض حكما، ولذا تخفف قراءة سنة الفجر ( و يكره التنفل ( بعد صلاته) اى فرض الصبح( و) يكره التنفل ( بعد صلاة) فرض (العصر) وان لم تتغير الشمس لقوله عليه السلام لا صلاة بعد صلاة العصر حتىٰ تغرب الشمس ولاصلاة بعد صلاة الفجر حتىٰ تطلع الشمس ، رواه الشيخان، والنهى بمعنى فى غير الوقت وهو جعل الوقت كالمشغول فيه بفرض الوقت حكما، وهو افضل من النفل

۵......عصر کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد سے غروب آفتاب تک۔

۶......فجر کے وقت فجر کی سنت کے علاوہ کوئی اور سنت یا نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

۷......مغرب کے وقت مغرب کی فرض نماز سے پہلے کوئی نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۸......جب امام جمعہ، عیدین، نکاح یا حج کا خطبہ دینے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہو تو نفل یا سنت پڑھنا مکروہ ہے۔

۹......جب فرض نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو سنت یا نفل پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر فجر کی سنت نہیں پڑھی اور کسی طرح یہ یقین ہو کہ فجر کی سنت ادا کر کے جماعت

---

= الحقيقى فلا يظهر فى حق فرض يقضيه، وهو المفاد بمفهوم المتن( و) يكره التنفل قبل صلاة المغرب) لقوله صلى الله عليه وسلم بين كل اذانين صلاة ان شاء الا المغرب قال الخطابى: يعنى الاذان والاقامة ( عند خروج الخطيب) من خلوته وظهوره( حتىٰ يفرغ من الصلاة) لنهى عنه سواء فيه خطبة الجمعة والعيد والحج والنكاح والختم والكسوف والاستسقاء ( و) يكره( عند الاقامة) لكل فريضة ( الا سنة الفجر) اذا أمن فوت الجماعة (و) يكره التنفل ( قبل ) صلاة ( العيد ولو) تنفل ( فى المنزل و) كذا ( بعده ( اى العيد ( فى المسجد) اى مصلى العيد لا فى المنزل فى اختيار الجمهور لانه صلى الله عليه وسلم كان لا يصلى قبل العيد شيئا فاذا رجع الى منزله صلى ركعتين (و) يكره التنفل ( بين الجمعين فى ) جمع عرفة ولو بسنة الظهر ( و) جمع( مزدلفة) ولو بسنة المغرب على الصحيح لانه صلى الله عليه وسلم لم يتطوع بينهما ( و) يكره( عند ضيق الوقت المكتوبة) لتفويته الفرض عن وقته( و) يكره التنفل كالفرض حال ( مدافعة) احد (الاخبثين ) البول والغائط وكذا الريح(و) وقت ( حضور طعام تتوقه نفسه و)عند حضور ( ما يشغل البال ) عن استحضار عظمة الله تعالىٰ والقيام بحق خدمته ( ويخل بالخشوع) فى الصلاة بلا ضرورة لادخال النقص فى المؤدى والله الموفق بمنه ، مراقى الفلاح طحطاوى على المراقى، ص: ۱۸۸ ـ ۱۹۱، فصل فى الاوقات المكروهة ، ط: قديمى كراچى. البحر: ۱/ ۲۴۹ ـ ۲۵۴، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/ ۳۷۰ ـ ۳۸۳، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ط: سعيد كراچى.

میں شامل ہو سکے گا تو سنت پڑھ لینا مکروہ نہیں۔

۱۰......عیدین کی نماز سے پہلے خواہ گھر میں ہو یا عیدگاہ میں، سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۱......عیدین کی نماز کے بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۲......اگر حجاج کرام نویں ذی الحجہ کو میدان عرفہ میں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز ادا کر رہے ہیں تو ظہر اور عصر کے درمیان اور عصر کی نماز کے بعد سنت ونوافل پڑھنا مکروہ ہے۔

اور اگر حجاج کرام اپنے اپنے خیمے میں ظہر کی نماز ظہر کے وقت اور عصر کی نماز عصر کے وقت ادا کر رہے ہیں تو اس صورت میں ظہر کی نماز کے بعد سنت اور نفل پڑھنا مکروہ نہیں البتہ عصر کی نماز کے بعد مکروہ ہے۔

۱۳......مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی فرض نماز کے درمیان سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۴......اگر نماز کا وقت تنگ ہو گیا ہے فرض نماز کے علاوہ کسی اور نماز کی گنجائش نہیں ہے تو اس وقت وقتی فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۵...... پاخانہ اور پیشاب کی حاجت کے وقت یا خروج ریح کی ضرورت کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۶......اگر بھوک ہے اور کھانا سامنے حاضر ہے اور طبیعت کھانا کھانے کو چاہتی ہے، اگر اس حالت میں کھانا چھوڑ کر نماز پڑھنے کے لئے جائے گا تو دل نماز میں نہیں لگے گا تو اس صورت میں پہلے کھانا کھالے پھر نماز پڑھے ورنہ نماز مکروہ ہوگی، ہاں اگر نماز کا

وقت تنگ ہوگیا ہے کھانا کھانے کی صورت میں نماز کا وقت نکل جائے گا تو پہلے نماز پڑھے پھر اس کے بعد کھانا کھائے۔(۱)

۱۷......آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

۱۸......کثرت سے ستارے نکل آنے کے بعد مغرب کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۳)

ان تمام اوقات میں نماز مکروہ ہے، صرف اتنی تفصیل ہے کے نمبر ا، نمبر ۲، نمبر ۳، نمبر ۱۵، نمبر ۱۶ کے اوقات میں سب نمازیں مکروہ ہیں یعنی فرض، واجب، نفل، سجدۂ تلاوت، اور سجدۂ سہو سب مکروہ ہیں، اور پہلے تین وقتوں میں کوئی نماز شروع کرنا بھی صحیح نہیں ہے،(۴)

اور اگر نماز پڑھتے پڑھتے شروع کے تین اوقات میں سے کوئی وقت آ جائے تو نماز باطل

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲،۳) وفی القنیة: تأخیر العشاء الی ما زاد علی نصف اللیل والعصر الی وقت اصفرار الشمس والمغرب الی اشتباک النجوم یکره کراهة تحریم، البحر: ۱/۲۴۸، کتاب الصلاة قبل قوله والوتر الی آخر اللیل لمن یثق بالانتباه، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۳۶۸، کتاب الصلاة، مطلب فی طلوع الشمس من مغربها، ط: سعید کراچی.

(۴) ثلاثة اوقات لا یصح فیها شئی من الفرائض: والواجبات التی لزمت فی الذمة قبل دخولها (ای الاوقات المکروهة، مراقی الفلاح، (قوله والواجبات التی لزمت فی الذمة قبل دخولها) کالوتر، والنذر المطلق ورکعتی الطواف وما افسده من نفل شرع فیه فی غیر وقت مکروه، وسجدة تلاوة تلیت آیتها فی غیره، وفی البحر عن المحیط، وسجدة السهو کسجدة التلاوة حتیٰ لو دخل وقت الکراهة بعد السلام علیه سهو فانه لا یسجد للسهو وسقط عنه لانه وجب کاملا فلا یؤدی فی الناقص، الخ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۸۵ - ۱۸۶، فصل فی الاوقات المکروهه، ط: قدیمی کراچی. شامی: ۱/۳۷۰، کتاب الصلاة، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعید کراچی.

ہوجاتی ہے،(۱) البتہ ان تین اوقات میں چھ چیزوں کو شروع کرنا صحیح ہے۔

۱......جنازہ کی نماز، بشرطیکہ انہیں تین وقتوں میں کسی وقت آیا ہو۔

۲......سجدۂ تلاوت، بشرطیکہ سجدہ کی آیت انہیں تین وقتوں میں سے کسی وقت میں پڑھی گئی ہو۔

۳......اسی دن کی عصر کی نماز۔

۴......وہ نماز جس کے ادا کرنے کی نذر انہیں تین وقتوں میں سے کسی وقت میں کی گئی ہو۔

۵......نفل نماز۔(قصداً نہ ہو)

۶......اس نماز کی قضاء جو انہیں وقتوں میں سے کسی ایک وقت میں شروع کر کے

---

(۱)......(وطلوع الشمس فی الفجر) وزوالها فی العید، ودخول وقت من الثلاثة علی مصل القضاء، الدر المختار (قوله من الثلاثة) وهی الطلوع والاستواء والغروب، شامی: ۱/۶۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية، ط: سعيد كراچی، حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۲۸، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمی کراچی. البحر: ۱/۲۴۹، کتاب الصلاة، (قوله ومنع عن الصلاة وسجدة التلاوة، الخ)، ط: سعيد كراچی.

فاوقات الكراهة عند الحنفية خمسة :وقت طلوع الشمس وما قبل وقت الطلوع بزمن لا يسع الصلاة فاذا شرع فی صلاة الصبح قبل طلوع الشمس ثم طلعت قبل الفراغ من صلاته بطلت الصلاة ووقت الاستواء ووقت غروب الشمس وما قبل وقت الغروب بعد صلاة العصر ، فاذا صلی العصر كره تحريما ان يصلی بعده، اما قبل صلاة العصر بعد دخول وقته فانه لا يكره ان يصلی غيره الی ان تتغير الشمس ، بحيث لاتحار فيها العيون ، كتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۱۸۶، مبحث المبادرة بالصلاة فی اول وقتها وبيان الاوقات التی لا يجوز فيها الصلاة، ط: سعيد كراچی.

فاسد کردی گئی ہو۔(۱)

## مکروہ اوقات میں سجدۂ تلاوت کرنا

''سجدۂ تلاوت مکروہ اوقات میں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)واعلم ان الاوقات المكروهة نوعان: الاول الشروق والاستواء والغروب والثانى ما بين الفجر والشمس وما بين صلاة العصر الى الاصفرار ، فالنوع الاول لا ينعقد فيه شئى من الصلوات التى ذكرنا ها اذا شرع بها فيه وتبطل ان طرأعليها الا صلاة جنازة حضرت فيها وسجدة تليت آيتها فيها وعصر يومه والنفل والنذر المقيد بها وقضاء ما شرع به فيها ثم افسده فتنعقد هذه الستة بلا كراهة اصلا فى الاولىٰ منها ومع الكراهة التنزيهية وفى الثانية والتحريمية فى الثالثة ، وكذا فى البواقى لكن مع وجوب القطع والقضاء فى وقت غير مكروه ، والنوع الثانى ينعقد فيه جميع الصلوات التى ذكرنا ها من غير كراهة الا النفل والواجب لغيره فانه ينعقد مع الكراهة فيجب القطع والقضاء فى وقت غير مكروه ، شامى: ۱/ ۳۷۳، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ، ( قوله وينعقد نفل، الخ،) ط: سعيد كراچى. و: ۱/ ۳۷۴- ۳۷۵، ط: سعيد كراچى.

............ لما علمت ان عدم الصحة انما هو فى الفرائض والواجبا ت لا فى النوافل بخلاف المنع فانه يعم الكل واراد بسجدة التلاوة وصلاة الجنازة ما وجبت قبل هذه الاوقات اما اذا تلاها فيها او حضرت الجنازة فيها فاداها فانه يصح من غير كراهة اذ الوجوب بالتلاوة والحضور لكن الافضل التاخير فيهما وفى التحفة الافضل ان يصلى على الجنازة اذا حضرت فى الاوقات الثلاثة ولا يوخرها بخلاف الفرائض ، وظاهر التسوية بين صلاة الجنازة وسجدة التلاوة انه لو حضرت الجنازة فى غير مكروه فاخرها حتىٰ صلى فى الوقت المكروه فانهالا تصح وتجب اعادتها كسجود التلاوة الخ، البحر: ۱/ ۲۵۱ ، كتاب الصلاة ( قوله ومنع عن الصلاة وسجدة التلاوة وصلاة الجنازةعند الطلوع والاستواء والغروب (الا عصر يومه) ، ط: سعيد كراچى.(قوله او على جنازة ) اى اذا حضرت فى ذلک الوقت وكذا قوله وسجدة تلاوة اى اذا تليت فيه والا فلا كراهة، شامى: ۱/ ۳۷۰، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ، ط: سعيد كراچى.

(الا عصر يومه) فلا يكره فعله لا دائه كما وجب : الدر المختار( قوله الا عصر يومه) قيد به لان عصر امسه لا يجوز وقت التغير لثبوته فى الذمة كاملا ، لاستناد السببية فيه الى جميع الوقت ، شامى: ۱/ ۳۷۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

## مکروہ اوقات میں نفل یا قضاء نماز پڑھنا

مکروہ اوقات میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ قضاء نماز اور سجدۂ تلاوت کی اجازت ہے۔(۱)

اور مکروہ اوقات یہ ہیں:

۱...... صبح صادق کے بعد فجر کی فرض نماز سے پہلے صرف فجر کی سنت پڑھی جاتی ہے اس کے علاوہ کوئی نفل پڑھنا اس وقت جائز نہیں۔

۲...... فجر کی فرض نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نفل پڑھنا جائز نہیں۔

۳...... عصر کی فرض نماز کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک کوئی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں۔

ان تین اوقات میں کسی قسم کی بھی نفل نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، نہ تحیۃ المسجد، نہ تحیۃ الوضو، نہ طواف کے بعد کی دو رکعت نماز، (۲) البتہ قضاء نماز ۱، ۲ میں اور ۳ میں سورج میں زردی آنے سے پہلے پہلے تک پڑھنا جائز ہے، (۳) لیکن یہ ضروری ہے کہ ان اوقات

---

(۱) ''مکروہ اوقات'' کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) (وکرہ نفل) قصدا ولو تحیة مسجد، الدر المختار (قوله ولو تحیة مسجد) أشار به الی انه لا فرق بین ماله سبب او لا کما فی البحر خلافا للشافعی فیما له سبب کالرواتب وتحیة المسجد، شامی: ۱/ ۳۷۴-۳۷۵، کتاب الصلاة، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت ط: سعید کراچی. وانظر الی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحة السابقة.

(۳) وجمیع اوقات العمر وقت للقضاء الا الثلاثة المنهیة، الدر المختار (قوله الا الثلاثة المنهیة) وهی الطلوع والاستواء والغروب، شامی: ۲/ ۶۶، باب قضاء الفوائت، مطلب فی تعریف الاعادة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۳۷۵-۳۷۶، کتاب الصلاة مطلب یشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعید کراچی.

میں قضاء نماز لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائے بلکہ تنہائی میں پڑھے، تاکہ لوگوں کو بدگمانی کا موقع نہ ملے اور ان کو گواہ بھی نہ بنایا جائے۔(۱)

## مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ

غروب، طلوع اور زوال آفتاب کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مشرکین ان اوقات میں آفتاب کی پرستش کرتے اور اس کو سجدہ کرتے ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ تشبیہ اختیار کرنے سے منع فرمایا اور عبادتوں میں سب سے بڑی عبادت نماز میں وقت کے اعتبار سے ملت اسلام اور کفر میں تمیز اور فرق کرنا ضروری ہے۔

(احکام اسلام ص ۴۷)(۲)

---

(۱) وینبغی ان لا یطلع غیره علی قضائه لان التاخیر معصیة فلا یظهر ها، الدر المختار (قوله وینبغی الخ) تقدم فی باب الاذان انه یکره قضاء الفائتة فی المسجد وعلله الشارح بما هنا من ان التاخیر معصیة فلا یظهر ها وظاهره ان الممنوع هو القضاء مع الاطلاع علیه، سواء کان فی المسجد او غیره کما افاده فی المنح ، قلت : والظاهر ان ینبغی هنا للوجوب وان الکراهة تحریمیة لان اظهار المعصیة معصیة لحدیث الصحیحین " کل امتی معافی الا المجاهرین وان من الجهار ان یعمل الرجل باللیل عملا ثم یصبح وقد ستره اللهفیقول: عملت البارحة کذا وکذا وقد بات ستره ربه و یصبح یکشف ستر الله عنه، شامی: ۲/۷۷، قبیل باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. و: ۱/۳۹۱، باب الاذان ، مطلب فی اذان الجوق، (قوله لأن التأخیر معصیة) ،ط: سعید کراچی.

(۲)......ثلاثة منها او کد نهیا عن الباقیین وهی الساعات الثلا ثة اذا طلعت الشمس بازغة حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظهیرة حتیٰ تمیل ، وحین تتضیف للغروب حتی تغرب لانها اوقات صلاة المجوس، وهم قوم حرفوا الدین جعلوا یعبدون الشمس من دون الله واستحوذ علیهم الشیطان وهذا معنی قوله صلی الله علیه وسلم " فانها تطلع حین تطلع بین قرنی الشیطان ، وحینئذ یسجد لها الکفار فوجب ان یمیز ملة الاسلام وملة الکفر فی اعظم الطاعات من جهة الوقت ایضا، حجة الله البالغة: ۲/۲۱ ، قبیل، " الاقتصاد فی العمل " النوافل، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی.

## مکروہ تحریمی کے ساتھ نماز ادا کی گئی

اگر نماز کے دوران کسی داخلی امور مثلاً واجب وغیرہ ترک کرنے کی وجہ سے نماز میں کراہت آئی ہے تو اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

اور اگر نماز کے کسی داخلی امور کو ترک کرنے کی وجہ سے کراہت نہیں آئی بلکہ خارجی امور سے کراہت آئی ہے مثلاً فسق کی وجہ سے تو نماز دوبارہ شروع سے پڑھنا واجب نہیں۔(۱)

## مکروہ لباس

جس لباس میں باہر نکلنا، بازار جانا، شادی غمی کی مجالس میں شرکت کرنا پسند نہ کرتا ہو، عیب سمجھتا ہو، اس لباس کو پہن کر نماز پڑھنا پڑھانا مکروہ ہے۔(۲)

اور لباس کے اعتبار سے ہر ملک کا انداز الگ الگ ہے۔

## مکروہ ہے

کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ، یا ذبح کرنے کی جگہ پر، نیز عام گذرگاہ پر، نہانے کی

---

(۱) وکذا کل صلاۃ ادیت مع کراھة التحریم تجب اعادتها، الدر المختار، (قوله وکذا کل صلاۃ الخ)............ الا ان یدعی تخصیصها بأن مرادهم بالواجب والسنة التی تعاد بترکه ما کان من ماهیة الصلاۃ واجزائها فلا یشمل الجماعة لانها وصف لها خارج عن ما هیتها الخ، شامی: ۱/۴۵۷، باب صفة الصلاۃ، مطلب کل صلاۃ ادیت مع کراهة التحریم ،تجب اعادتها ، ط: سعید کراچی. بوادر النوادر ص: ۱۲۷، الکلمة الدالة علی الحکم الضالة، ط: اداره اسلامیات لاهور،

(۲) (وصلاته فی ثیاب بذلة) یلبسها فی بیته (ومهنة) ای خدمة ، ان له غیرها والا لا ، الدر المختار (قوله وصلاته فی ثیاب بذلة) ............قال فی البحر: وفسرها فی شرح الوقایة بما یلبسه فی بیته ولا یذهب به الی الاکابر والظاهر ان الکراهة تنزیهیة ، شامی: ۱/۶۴۰ - ۶۴۱، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکره فیها، مطلب فی الکراهة التحریمیة والتنزیهیة ، ط: سعید کراچی.

جگہ پر اور عام جانوروں کو پانی پلانے کی جگہ پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر چہ وہ جگہیں نجاست سے پاک ہوں۔(۱)

## ملازمت کی وجہ سے جمعہ معاف نہیں

ملازمت کی وجہ سے جمعہ کی نماز معاف نہیں ہے، اور اس کی وجہ سے جمعہ کی نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔

جمعہ کی اذان سننے کے بعد ملازم پر بھی لازم ہے کہ سب کام چھوڑ کر جمعہ کی نماز کے لئے روانہ ہو جائے، اگر اس وجہ سے تنخواہ کٹ جائے تو اس کو منظور کر لیا جائے، آخرت کے اعتبار سے اسی میں خیر ہے، اگر تنخواہ کٹوا کر بھی جمعہ کی نماز کی اجازت نہ ملے تو دوسری ایسی جگہ ملازمت کی کوشش کرنی چاہئے جہاں جمعہ کی نماز ادا کرنے کی اجازت مل جاتی ہو۔(۲)

---

(۱) ومنها الصلاة فی المزبلة ، والمجزرة ، وقارعة الطريق والحمام، ومعاطن الابل ، ای مبارکها ، فانها مکروهة فی کل هذه الاماکن ولو کان المصلی آمنا من النجاسة ، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة : ۱/ ۲۷۹ ، مکروهات الصلاة،الصلاة فی قارعة الطريق والمزابل، ونحوها، ط: دار الفکر ، شامی: ۱/ ۳۷۹۔ ۳۸۱، کتاب الصلاة، مطلب فی اعراب کائنا ما کان ، ط: سعید کراچی.

(۲) (ووجب سعی اليها وترک البيع ) ولو مع السعی ، الدر المختار( قوله وترک البيع) اراد به کل عمل ينافی السعی وخصه اتباع للآية، شامی: ۲/ ۱۶۱ ، باب الجمعة مطلب فی حکم المرقی بين يدی الخطيب ، ط: سعيد کراچی.

والاصح وجوبها علی مکاتب ومبعض واجير ويسقط من الاجر بحسابه ولو بعيداً ، وإلّا لا ، الدرالمختار. ( قوله بحسابه لو بعيدا ) فان کان قدر ربع النهار حط عنه ربع الاجرة وليس للاجير ان يطالبه من الربع المحطوط بمقدار اشتغاله بالصلاة، تاتارخانية.شامی: ۲/ ۱۵۳۔ ۱۵۴ ، باب صلاة الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد کراچی. شامی: ۶/ ۷۰، کتاب الاجارة مطلب ليس للاجير الخاص ان يصلی النافلة ، ط: سعيد کراچی.

## ملازم کے لئے جماعت چھوڑنا

اگر ملازم جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد جاتا ہے تو افسر لوگ کہتے ہیں کہ کام کے وقت نماز پڑھنا ضروری نہیں، کیونکہ اس سے مالک کو نقصان ہوتا ہے، ایسا فسر کے کہنے سے جماعت کو چھوڑنا جائز نہیں، ایسا افسر سخت گنہگار ہے، جہاں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی اجازت نہ ہو اس ملازمت کو چھوڑنا ضروری ہے۔(۱)

## ململ کے کپڑے

نئے ململ کے کپڑے کو دھونے سے پہلے بھی پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی اگر ظاہری اعتبار سے نجاست کی کوئی نشانی یا بدبو نہیں ہے۔(۲)

---

(۱)( فتسن او تجب ) ثمرته تظهر في الاثم بتركها مرة ( على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج) ...... فلا تجب على مريض ومقعد وزمن و مقطوع يد ورجل من خلاف ) او رجل فقط ذكره الحدادي ( ومفلوج وشيخ كبير عاجز و اعمىٰ ) وان وجد قائدا( ولا على من حال بينه وبين مطر وطين وبرد شديد وظلمة كذلك ) وريح ليلا لا نهارا وخوف على ماله، او من غريم او ظالم، او مدافعة احد الاخبثين ارادة وسفر ، وقيامه بمريض، وحضور طعام تتوقه نفسه ذكره الحدادي وكذا اشتغاله بالفقه لابغيره، الدر المختار، شامي: ۱/ ۵۵۴ ـ ۵۵۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، ان اعذار میں ملازمت شامل نہیں ہے۔

(قوله وليس للخاص ان يعمل لغيره) بل ولا ان يصلي النافلة، قال في التاتارخانية: وفي فتاوىٰ الفضلي: واذا استاجر رجلا يوما يعمل كذا فعليه ان يعمل ذلك العمل الى تمام المدة ولا يشغل لشئي آخر سوى المكتوبة، وفي فتاوىٰ سمرقند: وقد قال بعض مشايخنا له ان يؤدي السنة ايضا، شامي: ۶/ ۷۰، كتاب الاجارة، مطلب ليس للاجير الخاص ان يصلي النافلة، ط: سعيد كراچي.

(۲) اس لئے کہ یہ کپڑے پاک ہیں اور ان کا پہننا جائز ہے۔

( ولو شك في نجاسة ماء او ثوب او طلاق او عتق لم يعتبر وتمامه في الاشباه ، الدر المختار (قوله ولو شك الخ) في التاتارخانية: من شك في انائه او ثوبه او بدنه اصابته نجاسة او لا فهو طاهر ما لم يستيقن، وكذا الابار والحياض والحباب الموضوعة في الطرقات ويستقى منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار ، وكذا ما يتخذه اهل الشرك او الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والاطعمة، والثياب، شامي: ۱/ ۱۵۱ ، كتاب الطهارة، قبيل مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد كراچي.

## منارہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان دینے کے لئے ''منارہ'' نہیں تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ مسجد کی چھت پر اذان دیا کرتے تھے، بعد میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے منارہ بنایا گیا۔(۱)

## منتقل ہونے کے لئے تکبیر کہنا

جو نماز پڑھ رہا ہے، اس سے ہٹ کر کسی دوسری نماز کی طرف منتقل ہونے کے لئے ''اللہ اکبر'' کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۲)

## منفرد پر سہو سجدہ کا حکم

''سجدۂ سہو تنہا نماز پڑھنے والے پر'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## منفرد کو حدث ہو جائے

''حدث منفرد کو ہو جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)(قوله ويستدير في المنارة) يعني ان لم يتم الاعلام بتحويل وجهه مع ثبات قدميه ولم تكن في زمنه صلى الله عليه وسلم منذنة، بحر.

قلت: وفي شرح الشيخ اسمعيل عن الاوائل للسيوطي: ان اول من رقى منارة مصر للاذان شرحبيل بن عامر المرادي وبنى سلمة المناير للاذان بامر معاوية ولم تكن قبل ذلك، وقال ابن سعد بالسند الى ام زيد بن ثابت كان بيتي اطول بيت حول المسجد فكان بلال يؤذن فوقه من اول ما اذن الى ان بنى رسول الله صلى الله عليه وسلم مسجده، فكان يؤذن بعد على ظهر المسجد وقد رفع له شئ فوق ظهره، شامي: ۱/۳۸۷، باب الاذان، مطلب في اول من بنى المنائر للاذان قبله و بعده، ط: سعيد كراچی.

(۲)التكبير بنية الانتقال لصلاة اخرىٰ غير صلاته، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۹۲، مبطلات الصلاة، الحنفية، ط: دار احياء التراث العربي بيروت.

## منفرد کی اقتداء

اگر کوئی شخص اکیلے فرض نماز پڑھ رہا ہے اور سورۂ فاتحہ پڑھ رہا ہے، یا پڑھ لی ہے اتنے میں دو چار آدمی آکر اس کے پیچھے اقتداء کر کے نماز میں شریک ہو گئے تو یہ آدمی امامت کی نیت کر کے اگر جہری نماز ہے تو قرأت جہاں تک پہنچا ہے وہاں سے جہر کرے اور قرأت بلند آواز سے کرے، اور اگر امامت کی نیت نہیں کی تو بلند آواز سے قرأت کرنا ضروری نہیں، اور اگر سری نماز ہے تو سری طور پر قرأت کرے۔(۱)

## منفرد نے جہری نماز میں آہستہ پڑھا

منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے نے اگر جہری نماز میں آہستہ سے قرأت کی تو نماز صحیح ہے سجدۂ سہو لازم نہیں ہے۔(۲)

## منفرد نے سری نماز میں جہر کی

منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے نے اگر آہستہ آواز والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) شرع منفردا فی صلاۃ جهرية فقرأ الفاتحة مخافتة ثم اقتدى به جماعة يجهر بالسورة ان قصد الامامة، والا فلا اذ لا يلزمه ما لم يلتزمه ، حلبی کبیر، ص: ۲۱۸، فصل فی مسائل شتیٰ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، و ص: ۵۳۳، ط: نعمانية كوئٹه،

(۲) والمنفرد لا يجب عليه السهو بالجهر والاخفاء لانهما من خصائص الجماعة، هكذا فی التبيين، هندية: ۱/۱۲۸، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، قبيل فصل سهو الامام يوجب عليه الخ، ط: رشيدية كوئٹه.(قوله على المذهب)............... ونقل فی التاتارخانية عن المحيط انه لا سهو عليه اذا جهر فيما يخافت لانه لم يترك واجبا ، وعلله فی الهداية فی باب سجود السهو، بأن الجهر والمخافتة من خصائص الجماعة، الخ، شامی: ۱/۵۳۳، فصل فی القراءة، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير ص: ۲۱۸، فصل فی مسائل شتیٰ ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة.

## منہ اور ناک بند کر کے نماز پڑھنا

ناک اور منہ کسی کپڑے وغیرہ سے بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

## منہ چھپا کر نماز پڑھنا

مریض کے لئے سردی وغیرہ کی وجہ سے اپنے تمام بدن اور منہ کو چادر وغیرہ سے چھپا کر نماز پڑھنا جائز ہے۔(۲)

## منہ قبلے سے پھیرنا

نماز کی حالت میں منہ قبلے سے پھیرنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ پورا منہ پھیرا جائے یا تھوڑا۔(۳)

## منی

اگر کسی نے نماز پڑھنے کے بعد کپڑوں پر منی دیکھی، اور وہ نماز کے بعد سویا

---

(۱)[ فروع ] یکره اشتمال الصماء والاعتجار والتلثم والتنخم وكل عمل قليل بلا عذر، الدر المختار ( قوله والتلثم ) وهو تغطية الانف والفم فى الصلاة لانه يشبه فعل المجوس حال عبادتهم النيران، زيلعى، نقل ، ط: عن ابى السعود انها تحريمية ، شامى: ۱/ ۶۵۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچى.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) ...... ( والالتفات بوجهه) كله ( او بعضه) للنهى وببصره يكره تنزيها وبصدره تفسد، الدر المختار ( قوله للنهى) هو ما رواه الترمذى وصححه عن انس عن النبى صلى الله عليه وسلم اياك والالتفات فى الصلاة فان الالتفات فى الصلاة هلكة فان كان لا بد ففى التطوع لا فى الفريضة، وروى البخارى انه صلى الله عليه وسلم قال" هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلاة العبد" وقيده فى الغاية بان يكون لغير عذر وينبغى ان تكون تحريمية، كما هو ظاهر الاحاديث ، شامى: ۱/ ۶۴۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة و بدعة كان ترك السنة اولى، ط: سعيد كراچى.

نہیں تھا، تو اس نے جو نماز پڑھی ہے غسل کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

مثلاً کسی نے فجر کی نماز پڑھی، اور دوپہر میں اس نے کپڑوں پر منی دیکھی اور وہ فجر کے بعد سویا نہیں تھا تو غسل کر کے فجر کی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

اور اگر فجر کی نماز کے بعد سویا تھا، اور اٹھنے کے بعد کپڑوں پر منی دیکھی تو اس صورت میں فجر کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔

## موبائل

نماز شروع کرنے سے پہلے موبائل کو بند کر لینا ضروری ہے، ورنہ مسجد میں نماز کے دوران موبائل بجنے کی صورت میں میوزک بجنے کا گناہ ہوگا، اور لوگوں کی نماز میں خلل ڈالنے کی وجہ سے بھی گناہ ہوگا، تاہم اگر کوئی نماز سے پہلے موبائل بند کرنا بھول گیا تھا اور نماز کے دوران کسی کی کال آئی اور موبائل بجنا شروع ہوگیا، تو نماز کے دوران صرف ایک ہاتھ کی مدد سے اس کو بند کر دے، دونوں ہاتھ ایک ساتھ استعمال نہ کرے، ورنہ عمل کثیر کی

---

(۱) [فرع] وجد في ثوبه منيا او بولا او دما اعاد من آخر احتلام وبول و رعاف (قوله اعاد من آخر احتلام الخ) لف و نشر مرتب وفي بعض النسخ من آخر نوم وهو المراد بالاحتلام، لان النوم سببه كما في نقله في البحر، شامي: ۱/ ۲۱۹، كتاب الطهارة، فصل في البئر، مطلب مهم في تعريف الاستحسان، ط: سعيد كراچی، البحر: ۱/ ۱۲۵، كتاب الطهارة، [فروع] قبيل (قوله والعرق كالسور) ط: سعيد كراچی.

الاصل اضافة الحادث الى اقرب اوقاته، منها ما قدمناه فيما لو رأى في ثوبه نجاسة قد صلى فيه، ولا يدري متىٰ اصابته، يعيدها، من آخر حدث احدثه، والمني من آخر رقده، الاشباه والنظائر: ۱/ ۲۰۳، القاعدة الثالثة، ط: ادارة القرآن كراچی.

وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

بعض لوگ نماز کے دوران موبائل میں کال آنے کی صورت میں موبائل نکال کر دیکھتے ہیں کہ کال کس کی ہے، پھر بند کر کے رکھ دیتے ہیں، یہ صورت صحیح نہیں ہے، احناف کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔

## موت کے وقت کی تین سزائیں

''نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## موتیا

اگر آنکھ میں موتیا ہے، آپریشن کرانا ضروری ہے ورنہ آنکھ کی بینائی ختم ہو جائے گی تو آپریشن کرا سکتا ہے، اگر آپریشن کے بعد قیام اور رکوع وغیرہ کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے تو قیام اور رکوع وغیرہ کے ساتھ نماز پڑھے، اور اگر قیام اور رکوع وغیرہ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا ہے تو سر کے اشارے سے نماز پڑھے، اور اگر سر کے اشارے سے نماز پڑھنے میں نقصان ہوتا ہے تو ایسی مجبوری کی صورت میں نماز نہ پڑھے، بلکہ نماز پڑھنے کے

---

(۱) ویفسدها (کل عمل کثیر) لیس من اعمالها ولا لاصلاحها وفیه اقوال خمسة اصحها (ما لا یشک) بسببه (الناظر) من بعید (فی فاعله انه لیس فیها) وان شک انه فیها ام لا فقلیل، الدرالمختار، (قوله وفیه اقوال خمسة، اصحها ما لا یشک الخ) ......

القول الثانی ان ما یعمل عادة بالیدین کثیر وان عمل بواحدة کالتعمیم وشد السراویل وما عمل بواحدة قلیل وان عمل بهما کحل السراویل ولبس القلنسوة ونزعها الا اذ اتکرر ثلاثا متوالیة وضعفه فی البحر بأنه قاصر عن افادة ما لا یعمل بالید کالمضغ والتقبیل، شامی: ۱/۶۲۴-۶۲۵، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی التشبه باهل الکتاب، ط: سعید کراچی.

بعد قابل ہونے کے بعد فوت شدہ نماز پڑھ لیا کرے۔(۱)

## مؤذن کی اجازت کے بغیر اقامت کہنا

اگر مؤذن موجود ہے تو اس کی اجازت کے بغیر غیر مؤذن کے لئے اقامت کہنا مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

---

(۱)(من تعذر عليه القيام) اى كله (لمرض) حقيقي وحده ان يلحقه بالقيام ضرربه يفتى (قبلها او فيها) ...... او حكمي بأن خاف زيادته او بطء برئه بقيامه او دوران رأسه او وجده لقيامه الما شديدا) ......صلى قاعدا ......كيف يشاء...... بركوع وسجود ان قدر على بعض القيام .......... قام .......... وان تعذرا .......... لا القيام او ما ..........قاعداً......ويجعل سجوده اخفض من ركوعه .......... (وان تعذر القعود) ولو حكما (واو ما مستلقيا) على ظهره (ورجلاه نحو القبلة الخ، الدر المختار) شامي: ۲/۹۵ ـ ۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

[تنبيه] جعل فى السراج المسألة على اربعة اوجه، ان زاد المرض على يوم وليلة وهو لا يعقل فلا قضاء اجماعا والا وهو يعقل قضى اذا صح اجماعا وان زاد وهو يعقل اولا وهو لا يعقل فعلى الخلاف شامي: ۲/۱۰۰، باب صلاة المريض، قوله فى ظاهر الرواية، ط: سعيد كراچي.

هندية: ۱/۱۳۶ ـ ۱۳۷، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.

(قوله فى ظاهر الرواية) وقيل: لا يسقط القضاء بل تؤخر عنه اذا كان يعقل، وصحح فى الهداية، الخ، شامي: ۲/۹۹، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/۱۱۲ ـ ۱۱۵، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. (قوله والا اخرت) البحر: ۲/۱۱۵، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(قوله ومن جن او اغمى على خمس صلوات قضى ولو اكثر لا) .......... الا انه يرد عليه ما اذا زال عقله بالخمر او اغمى عليه بسبب شرب البنج او الدواء فانه لا يسقط عنه القضاء فى الاول وان طال اتفاقا، لانه حصل بما هو معصية فلا يوجب التخفيف، ولهذا يقع طلاقه، ولا يسقط ايضا فى الثانى عند ابى حنيفة لان النص ورد فى اغماء حصل بآفة سماوية فلا يكون واردا فى اغماء حصل لصنع العباد لان العذر اذا جاء من جهة غير من له الحق لا يسقط الحق، الخ، البحر: ۲/۱۱۷ ـ ۱۱۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن زياد بن الحارث الصدائى قال امرنى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اوذن فى صلاة الفجر فاذنت فاراد بلال ان يقيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان اخاصداء قد اذن ومن

## مؤذن مرتد ہوگیا

اگر مؤذن اذان دینے کے بعد مرتد ہوگیا تو اذان کا اعادہ ضروری نہیں افضل ہے، اور اگر اذان دینے کے دوران مرتد ہوگیا تو اس صورت میں شروع سے اذان دوبارہ دینی چاہئے۔

## موذی جانور

موذی جانور یعنی سانپ بچھو وغیرہ کو نماز کی حالت میں قتل کرنا، مارنا جائز ہے۔(۱)

= اذن فهو يقيم ، الخ، ترمذی: ۲۸/۱، باب ما جاء ان من اذن فهو يقيم، ط: فاروقی کتب خانه وفی البدائع: من صفات المؤذن ان من اذن فهو الذی يقيم وان اقام غيره فان كان يتأذى بذلك يكره لان اكتساب اذى المسلم مكروه وان كان لا يتأذى به لا يكره، بدائع: ۱۵۱/۱، فصل فی بيان سنن الاذان ، ط: سعيد كراچی. و: ۳۷۵/۱، ط: رشيدية كوئٹه،شامی: ۳۹۵/۱، باب الاذان مطلب فی المؤذن اذا كان غير محتسب فی اذانه ط: سعيد كراچی.

(۱) ويباح قطعها لنحو قتل حية : الدر المختار، (قوله ويباح قطعها) ای ولو كانت فرضا (قوله لنحو قتل حية ای بأن يقتلها ( بعمل كثير، شامی: ۶۵۴/۱، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، قبل مطلب فی احكام المسجد، ط: سعيد كراچی، و: ۶۵۱/۱،ط: سعيد كراچی.

قتل العقرب والحية فی الصلاة لا يفسد الصلاة سواء حصل بضربة او بضربات وهو الاظهر هندية: ۱۰۳/۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة الخ، النوع الثانی فی الافعال المفسدة للصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۳۰/۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قوله لا قتل الحية والعقرب ، ط: سعيد كراچی.

## موزہ

موزے پہن کر نماز ادا کرنا صحیح ہے، اگر موزوں میں ٹخنے بھی چھپ جائیں تب بھی کوئی حرج نہیں۔(۱)

## موزہ اتر گیا

☆......اگر کوئی شخص چمڑے یا ریگزین کے موزے پر مسح کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور نماز کے دوران موزہ اتر گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر قعدۂ اخیرہ میں اتر گیا تب بھی امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مذہب کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو تازہ وضو کر کے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) والخف شرعا: الساتر للكعبين فاكثر من جلد و نحوه، الدر المختار، شامی: ۱/ ۲۶۱، باب المسح على الخفين، ط: سعيد كراچی. محمد قال: اخبرنا ابو حنيفة عن حماد، عن الشعبی عن ابراهيم ابی موسیٰ الاشعری عن المغيرة بن ابی شعبة انه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فی سفر فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم فقضى حاجته ثم رجع وعليه جبة رومية ضيقة الكمين فرفعها رسول الله صلى الله عليه وسلم من ضيق كمها ، قال المغيرة: فجعلت اصب عليه الماء من اداوة معی ، فتوضأ وضوئه للصلاة ، ومسح على خفيه ولم ينزعهما ثم تقدم وصلى ، كتاب الآثار، ص: ۱۸، باب المسح على الخفين، رقم: ۱۱ ط: دار الحديث ، ملتان.

(۲) قوله العشرين......... ومضى مدة المسح ونزع الخف فان فی كل منها ظهر الحدث السابق بل يمكن التداخل فی غيرها ايضا .........ووجود الاصل الذی يبتنی عليه البطلان فی الاثنی عشرية ، وهو ان كل ما يفسد الصلاة اذا وجدفی اثنائها بصنع المصلی يفسدها ايضا، اذا وجد بعد الجلوس الاخير بلا صنعة عند الامام لا عندهما، فافهم، شامی: ۱/ ۶۰۹، باب الاستخلاف ،المسائل الاثناعشرية، ط: سعيد كراچی.( وناقضه ناقض الوضوء) لانه بعضه ( نزع خف) ولوواحدا، الدر المختار.

(قوله ونزع خف) اراد به ما يشمل الانتزاع ، وانما نقض لسراية الحدث الى القدم عند زوال المانع ( قوله ولو واحدا) لان الانتقاض لا يتجزأ ، والا لزم الجمع بين الغسل والمسح واشار الى ان المراد بالخف الجنس الصادق بالواحد والاثنين، شامی: ۱/ ۲۷۵، باب المسح على الخفين، مطلب نواقض المسح، ط: سعيدكراچی.

☆......اگر نمازی نے نماز کے دوران موزہ خود اتار دیا تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

## موسیقی کی طرز پر پڑھنا

نماز کے دوران قرآن کریم کو موسیقی کی طرز پر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## مونڈھے نرم کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جن کے مونڈھے نماز میں نرم رہیں۔(۳)

یعنی اگر کوئی شخص جماعت میں اس طرح کھڑا ہو کہ صف برابر نہ ہو، اور پیچھے سے اگر کوئی شخص آ کر اس کا مونڈھا پکڑ کر اسے سیدھا کھڑا ہو جانے کے لئے کہے تو وہ ضد وہٹ دھرمی اور تکبر نہ کرے بلکہ اس شخص کا کہنا مان لے اور سیدھا کھڑا ہو کر صف برابر کر لے۔

دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص صف میں آ کر کھڑا ہونا چاہے جبکہ صف

---

(۱) (وبطلت الصلاۃ فی مسائل) ............... او نزع خفیه بعمل یسیر بأن کانا واسعین لا یحتاج فیهما الی المعالجة فی النزع الخ، هندیة: ۱/۹۷، فصل فی الاستخلاف، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) ومنها القراءۃ بالالحان ان غیر المعنیٰ والالا (قوله بالالحان) ای بالنغمات وحاصلها کما فی الفتح اشباع الحرکات لمراعاۃ النغم، شامی: ۱/۶۳۰، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکره فیها، قبل مطلب مسائل زلة القاری، ط: سعید کراچی.

(۳) وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلاۃ رواہ ابوداود. مشکوۃ، ص: ۹۸، باب تسویة الصف، قبیل الفصل الثالث ط: قدیمی کراچی.

میں جگہ بھی ہے تو اس کو منع نہ کرے بلکہ صف میں کھڑا ہونے دے۔

تیسرا مطلب یہ ہے کہ نماز خشوع، خضوع، سکون اور وقار کے ساتھ پڑھے۔(۱)

## مونہہ پر ہاتھ پھیرنا

نماز شروع کرنے کے بعد اپنا ہاتھ مونہہ پر پھیرنے سے بچنا چاہئے اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے، نماز خشوع خضوع اور توجہ سے پڑھے اور فضول حرکتوں سے احتراز کرے۔(۲)

## مہندی

عورتوں کے لئے ہاتھوں میں مہندی لگا کر نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ ہاتھوں میں مہندی لگا کر مٹھی بند کر کے نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس سے سنت اور واجب کو ترک کرنا لازم آتا ہے۔(۳)

---

(۱) (فی الصلاة) قیل معناه انه اذا کان فی الصف وامره احد بالاستواء او بوضع یده علی منکبه ینقاد ولا یتکبر فالمعنی اسرعکم انقیاداً، وقیل معناه لزوم السکینة، والوقار فی الصلاة فلایلتفت ولا یحاک بمنکبه منکب صاحبه فالمعنی اکثرکم سکینة ووقاراً، وقیل معناه لا یمتنع احدکم لضیق المکان علی من یریدالدخول بین الصف لسد الخلل نقله السید وقال میرک: الوجه الاول الیق بالباب ویؤیده حدیث ابی امامة فی الفصل الثالث ولینوا فی ایدی اخوانکم، مرقاة المفاتیح: ۳/۷۲، باب تسویة الصف، قبیل الفصل الثالث، ط:مکتبه امدادیه ملتان.

(۲) (و) یکره ایضا (ان یکف ثوبه) وهو فی الصلاة بعمل قلیل بأن یرفعه من بین یدیه او من خلفه عند السجود، الخ، حلبی کبیر ص: ۳۴۸، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیدمی لاهور.

(۳) اس لئے کہ نماز کے ہر رکن میں مٹھی کا کھلا رہنا مسنون ہے جیسا کہ سنن الصلاۃ کے ابواب سے واضح ہے، مثلاً (سننها) رفع الیدین للتحریمة ونشر اصابعه .......... ووضع یمینه علی یساره تحت سرته وتکبیر الرکوع وتسبیحه ثلاثا واخذ رکبتیه بیدیه وتفریج اصابعه .......... ووضع یدیه و رکبتیه الخ، هندیه: ۱/۷۲، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، وآدابها وکیفیتها، ط: رشیدیة کوئٹه، شامی: ۱/۴۷۳-۴۸۷، باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعید کراچی.

## میاں بیوی کی جماعت

اگر میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کے برابر میں اس طرح کھڑے ہوکر جماعت کے ساتھ نماز ادا کر رہے ہیں جیسا کہ ایک مقتدی ہونے کی صورت میں حکم ہے تو کسی کی بھی نماز نہیں ہوگی، لیکن اگر بیوی کے قدم میاں کے قدم سے پیچھے ہوں تو نماز درست ہوجائے گی۔(۱)

## میت کی طرف سے نماز ادا کرنا

عبادت کی تین قسمیں ہیں (۱) بدنی عبادت (۲) مالی عبادت (۳) بدنی اور مالی عبادت سے مرکب۔

بدنی عبادت وہ ہے جو ہر عاقل وبالغ کے لئے خود ادا کرنا ضروری ہے، اگر کوئی دوسرا آدمی اس کی طرف سے ادا کرے گا تو وہ عبادت ادا نہیں ہوگی جیسے نماز بدنی عبادت ہے۔

اور مالی عبادت وہ ہے جو مال سے ادا کرنا ضروری ہے، یہ عاقل وبالغ کے لئے خود ادا کرنا ضروری نہیں، اگر اس کی اجازت سے دوسرا آدمی بھی ادا کرے گا، تو صحیح ہوجائے گا، جیسے زکوۃ، خود ادا کرے یا اجازت سے کوئی دوسرا آدمی ادا کرے زکوۃ ادا ہوجائے گی۔

اور مرکب عبادت یعنی اس میں بدن اور مال دونوں کی ضرورت ہے مثلاً حج، اس

---

(۱) (قوله وخصه الزيلعي الخ.......... المرأة اذا صلت مع زوجها في البيت ان كان قدمها بحذاء قدم الزوج لا تجوز صلاتهما بالجماعة وان كان قدماها خلف قدم الزوج الا انها طويلة تقع راس المرأة في السجود قبل رأس الزوج جازت صلاتهما لان العبرة للقدم الخ،شامي: ۱/ ۵۷۲، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي.

میں خود کو بھی جانا ہے اور کرایہ کھانا اور رہائش وغیرہ میں خرچہ بھی کرنا ہے، اور اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک خود ادا کرسکتا ہے کسی دوسرے کے ادا کرنے سے ادا نہیں ہوگا، ہاں اگر مر گیا یا طاقت نہ ہونے کی وجہ سے عاجز ہوگیا تو دوسرا کوئی ادا کرسکتا ہے۔ (١)

اب اس تفصیل کے بعد اصل بات یہ ہے کہ نماز بدنی عبادت ہے، ہر آدمی کے لئے خود ادا کرنا ضروری ہے، اگر کسی آدمی کے انتقال کے بعد اس کے ورثاء اس کے حکم سے یا اس کے حکم کے بغیر اس کی فوت شدہ نمازوں کو پڑھیں گے تو میت کی طرف سے ادا نہیں ہوگی، ہاں اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت کی تو فدیہ دینا صحیح ہوگا، اور اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی تو ورثاء اپنی خوشی سے بھی فدیہ دے سکتے ہیں، میت پر احسان ہوگا۔ (٢)

---

(١) العبادة المالية كزكاة وكفارة تقبل النيابة عن المكلف مطلقا عند القدرة والعجز ...... والبدنية كصلاة وصوم لا تقبلها مطلقا اوالمركبة منهما كحج الفرض تقبل النيابة عند العجز فقط لكن بشرط دوام العجز الى الموت لانه فرض العمر حتىٰ تلزم الاعادة بزوال العذر، شامي: ٢/٥٩٧ - ٥٩٨ باب الحج عن الغير، مطلب في الفرق بين العبادة والقربة والطاعة، ط: سعيد كراچي. و: ١/٣٥٥، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. بدائع: ٢/٤٥٣ - ٤٥٥، ط: رشيديه كوئته.

(٢) وهي عبادة بدنية محضة فلا نيابة فيها اصلا) اى لا بالنفس كما صحت في الصوم بالفدية للفاني، الدر المختار (قوله فلا نيابة فيها اصلا) لان المقصود من العبادة البدنية اتعاب البدن وقهر النفس الامارة بالسوء ولا يحصل بفعل النائب بخلاف المالية فتجرى فيها النيابة مطلقا، الخ، شامي: ١/٣٥٥، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال، ط: سعيد كراچي. (وفدى) لزوما (عنه) اى عن الميت (وليه) الذى يتصرف في ماله (كالفطرة) قدراً ...... بوصيته من الثلث ........... (وان) لم يوص و (تبرع وليه به جاز ان شاء الله ويكون الثواب للولي "اختيار" (وان صام او صلى عنه) الولي (لا) لحديث النسائي 'لا يصوم احد عن احد ولا يصلي احد عن احد ولكن يطعم عنه وليه، الدر المختار: ٢/٤٢٤ - ٤٢٥، قوله ويكون الثواب للولي، "اختار" اقول: الذي رأيته في الاختيار هكذا وان لم يوص لا يجب على الورثة الاطعام لانه عبادة فلا تؤدى الا بأمره وان فعلوا ذلك جاز ويكون له ثواب، شامي: ٢/٤٢٥، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد كراچي.

## میدان میں دوصف کا فاصلہ

اگر خالی میدان میں جماعت کے ساتھ نماز ہورہی ہے، امام اور مقتدی کے درمیان دوصف کے برابر خالی جگہ ہے تو اقتداء درست نہیں ہوگی، اس لئے بڑے بڑے مجمع میں صف بناتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔(۱)

بعض لوگ جہاں جگہ ملتی ہے اور سہولت دیکھتے ہیں نیت باندھ لیتے ہیں، ایسا نہ کریں، ورنہ اقتداء صحیح نہ ہونے کی صورت میں نماز بھی صحیح نہیں ہوگی، اور نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

## میلا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا

صاف ستھرا کپڑا ہونے کے باوجود میلا کچیلا پاک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر صاف ستھرا کپڑا نہ ہونے کی وجہ سے میلا کچیلا کپڑا پہن کر نماز پڑھ رہا ہے تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ویمنع من الاقتداء ...... (طریق تجری فیه عجلة) ...... (او خلاء) ای قضاء (فی الصحراء) او فی مسجد کبیر جدا کمسجد القدس (یسع صفین) فاکثر الا اذا اتصلت الصفوف فیصح مطلقا الدر المختار: ۱/۵۸۴ - ۵۸۵، (قوله یسع صفین) نعت لقوله خلاء، والتقیید بالصفین صرح به فی الخلاصة والفیض وفی المبتغی وفی الواقعات الحسامیة وخزانة الفتاویٰ وبه یفتیٰ اسماعیل، فمافی الدرر من تقییده الخلاء بما یمکن الاصطفاف فیه غیر المفتی به، تامل شامی: ۱/۵۸۵، باب الامامة، مطلب الکافی للحاکم جمع کلام محمد فی کتبه التی فی ظاهر الروایة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۸۷، الفصل الرابع فی بیان ما یمنع صحة الاقتداء، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) (وصلاته فی ثیاب بذلة) یلبسها فی بیته (ومهنة) ای خدمة، ان له غیرها والا لا، شامی: ۱/٦۴۰، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب مکروهات الصلاة، ط: سعید کراچی.

## میلے کپڑے

اگر میلے کپڑے پاک ہیں تو ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، تاہم اگر پاک صاف کپڑے آسانی سے میسر ہیں تو میلے کپڑے میں نماز پڑھنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

---

(۱)انظر الی الحاشیة السابقة.

## ن

## نابالغ

☆......اگر کوئی نابالغ لڑکا یا لڑکی ایسے وقت میں بالغ ہوا کہ اس میں تکبیر تحریمہ کہنے کی گنجائش ہے تو وہ نماز فرض ہو جائے گی، اور اس پر قضاء پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر وقت میں زیادہ گنجائش ہے تو اسی وقت وضو کر کے نماز پڑھ لے۔(۱)

☆......اگر کسی نابالغ لڑکے نے اول وقت میں نماز ادا کی، اور آخری وقت میں وہ بالغ ہو گیا اور کم سے کم اللہ اکبر کی مقدار بھی اس نماز کا وقت باقی تھا، تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا کیونکہ اس نے جو اول وقت میں نماز پڑھی تھی وہ نفل تھی، اور اب جو نماز اس کو پڑھنی ہے وہ فرض ہے، نفل پڑھنے سے فرض ادا نہیں ہوتا۔(۲)

## نابالغ امام

☆......نابالغ، نابالغ کے لئے امام بن سکتا ہے، بالغ کا امام نہیں بن سکتا، اس

---

(۱) (سببها) ترادف النعم ثم الخطاب ثم الوقت ای( الجزء الاول) منه ان(ا تصل به الاداء والا فما ) ای جزء من الوقت ( يتصل به ) الاداء( والا) يتصل الاداء بجزء ( فالسبب ) هو الجزء الاخير) ولو ناقصاً، حتیٰ تجب علی مجنون و مغمی عليه افاقا، وحائض ونفساء طهرتا وصبی بلغ ، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۵۶ـ۳۵۷، (قوله وصبی بلغ) وكان بين بلوغه وآخر الوقت ما يسع التحريمة او اكثر كما يفهم من كلامهم فی الحائض التی طهرت علی العشرة ، شامی: ۱/ ۳۵۷، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال ، ط: سعيد كراچی.

(۲)قوله وان صليافی اول الوقت يعنی ان صلاتهمافی اوله لا تسقط عنهما الطلب والحالة هذه ، اما فی الصبی فلكونها نفلاً ، وفی البحر عن الخلاصة: غلام صلی العشاء ثم احتلم ولم ينتبه حتیٰ طلع الفجر ، عليه اعادة العشاء، وهو المختار ، وان انتبه قبله عليه قضاء العشاء اجماعا، وهی واقعة محمد سألها ابا حنيفة فاجابه بما قلنا ، شامی: ۱/ ۳۵۷، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال ، ط: سعيد كراچی. بدائع : ۱/ ۱۴۴ ، كتاب الصلاة، فصل فی شرائط الاركان، ط: سعيد كراچی.

لئے بالغ کے لئے نابالغ کی اقتداء کرنا درست نہیں، اس میں فرض اور غیر فرض دونوں کا حکم ایک ہے۔(۱)

☆...... بالغ لوگوں کے لئے نابالغ بچے کے پیچھے فرض، تراویح، وتر، نفل، غرض کوئی بھی نماز پڑھنا درست نہیں۔(۲)

## نابالغ ایک ہے

اگر نابالغ ایک ہے تو بالغوں کی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے۔(۳)

## نابالغ لڑکی مقتدی ہے

اگر مقتدی نابالغ لڑکی ہے، تو اس کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہئے، چاہے ایک

---

(۱) (قوله ولا يصح اقتداء الخ) ............ واما غير البالغ فان كان ذكرا تصح امامته لمثله من ذكر، و انثى و خنثىٰ،شامى: ۱/۵۷۶-۵۷۷، باب الامامة، قبيل مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبى وحده، ط: سعيد كراچى، وصبى بمثله، الدر مع الرد: ۱/۵۷۸، ط: سعيد كراچى.

وامامة الصبى المراهق لصبيان مثله يجوز كذا فى الخلاصة، وعلى قول ائمة بلخ يصح الاقتداء بالصبيان فى التراويح والسنن المطلقة ...... المختار انه لا يجوز فى الصلوات كلها، كذا فى الهداية، وهو الاصح، هكذا فى المحيط، وهو قول العامة وهو ظاهر الرواية،هندية: ۱/۸۵، الفصل الثالث فى بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) على قول ائمة بلخ يصح الاقتداء بالصبيان فى التراويح والسنن المطلقة كذا فى فتاوىٰ قاضيخان، المختار انه لا يجوز فى الصلوات كلها كذا فى الهداية وهو الاصح هكذا فى المحيط وهو قول العامة وهو ظاهر الروية، هنديه: ۱/۸۵، الفصل الثالث فى بيان من يصح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۱/۵۷۷، ط: سعيد كراچى.

(۳)(ثم الصبيان) ظاهره تعددهم، فلو واحدا دخل الصف الدر المختار، (قوله فلو واحدا دخل الصف) ذكره فى البحر بحثا، قال: وكذا لو كان المقتدى رجلا وصبيا يصفهما خلفه لحديث انس،" فصففت انا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا وهذا بخلاف المرأة الواحدة فانها تتأخر مطلقا كالمتعددات للحديث المذكور، شامى: ۱/۵۷۱، باب الامامة،مطلب فى الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچى.

ہو یا ایک سے زیادہ ہوں دونوں کا حکم ایک ہے۔(۱)

## نابالغ کی اقتداء

☆......نابالغ کی اقتداء بالغ اور نابالغ مرد کے پیچھے درست ہے۔(۲)

☆......نابالغ عورت یا نابالغ مرد کی اقتداء نابالغ مرد کے پیچھے درست ہے۔(۳)

## نابالغ مقتدی سے جماعت کا ثواب مل جائے گا

اگر امام کے پیچھے ایک نابالغ، سمجھ دار، عاقل بچے نے بھی اقتداء کی، تو اس کو با جماعت نماز کہا جائے گا، اور جماعت کا پورا ثواب ملے گا۔(۴)

## نابینا کا رخ صحیح کرنا

☆......اگر کوئی نابینا غلط رخ پر نماز پڑھ رہا ہے، تو اس کو زبان سے کہہ کر یا ہاتھ

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) واما غیر البالغ فان کان ذکرا تصح امامته بمثله من ذکر وانثیٰ وخنثیٰ ویصح اقتداء ہ بالذکر مطلقا، فقط، شامی: ۱/۵۷۷، باب الامامة، قبل مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده، ط: سعید کراچی.

(۳) واما غیر البالغ.......... وان کان انثیٰ یصح اقتداء ها بالکل ، شامی: ۱/۵۷۷، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۴) (و اقلها اثنان) واحد مع الامام ولو ممیزاً او ملکا الخ، الدر المختار، (قوله واقلها اثنان) لحدیث " اثنان فما فوقهما جماعة" اخرجه السیوطی فی الجامع الصغیر ورمز لضعفه ، قال فی البحر: لانه ما خوذة من الاجتماع وهما اقل ما تتحقق به، وهذا فی غیر جمعة، الخ،(قوله ولو ممیزا ) ای ولو کان الواحد المقتدی صبیا ممیزا ، قال فی السراج لو حلف لا یصلی جماعة وام صبیا یعقل حنث آه ولا عبرة بغیر العاقل بحر ، قال: ط:ویوخذ منه انه یحصل ثواب الجماعة باقتداء المتنفل بالمفترض، لان الصبی متنفل ، ولم ارحکم اقتداء المتنفل بمثله هل یزید ثوابه علی المنفرد فلیحرر، الخ، شامی: ۱/۵۵۳، باب الامامة،مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی.

سے پکڑ کر قبلہ رخ سیدھا کرنا درست ہے، اس سے نابینا کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۱)

☆......اگر غلط رخ پر نماز پڑھنے والے نابینا کو سیدھے رخ پر کرنے والا آدمی نماز میں ہے تو اس کو صرف ایک ہاتھ کی مدد سے صحیح رخ پر کر دینا جائز ہوگا، کسی کی نماز فاسد نہیں ہوگی، ہاں اگر نماز پڑھنے والا آدمی زبان سے بول کر نابینا کا رخ سیدھا کرے گا تو نابینا کی نماز صحیح ہو جائے گی، اور سیدھے رخ پر کرنے والے آدمی کی نماز بولنے کی وجہ سے فاسد ہو جائے گی۔

☆......اگر ایک ہاتھ کے اشارہ اور حرکت سے نماز کے اندر قریب میں کھڑے ہوئے نابینا کے رخ کو ٹھیک کر دے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اور اگر دونوں ہاتھوں سے نابینا کا رخ ٹھیک کرے گا تو نابینا کی نماز صحیح ہو جائے گی، اور ٹھیک کرنے والے کی نماز نہیں ہوگی، کیونکہ یہ عمل کثیر ہے اور عمل کثیر سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

اگر نابینا کا رخ ٹھیک کرنے کے لئے دونوں ہاتھوں کی ضرورت ہے تو بہتر طریقہ یہ ہے کہ قریب کھڑے ہوئے آدمی دونوں ہاتھوں سے نابینا کا رخ ٹھیک کر دیں،

---

(۱) ولو اعمیٰ، فسواه رجل بنی الدر المختار (قوله ولو اعمیٰ) قال فی شرح المنیة: ولو صلی الاعمیٰ رکعة الی غیر القبلة فجاء رجل فسواه الی القبلة واقتدی به، ان وجد الاعمیٰ وقت الشروع من یسأله فلم یسأله لم تجز صلاتهما والا جازت صلاة الاعمیٰ دون المقتدی لان عنده ان امامه بان صلاته علی الفاسد وهو الرکعة الاولیٰ آه، ومثله فی الفیض والسراج ومفاده ان الاعمیٰ لا یلزمه امساس المحراب اذا لم یجد من یسأله، وانه لو ترک السوال مع امکانه واصاب القبلة جازت صلاته والا فلا، شامی: ۱/ ۴۳۴، باب شروط الصلاة، مطلب مسائل التحری فی القبلة، ط: سعید کراچی.

پھر از سرِ نو نیت باندھ کر نماز شروع کریں۔(۱)

☆......اگر کسی نے نابینا کا رخ ٹھیک نہیں کیا اور نابینا نے غلط رخ پر نماز پڑھ لی تو نابینا کی نماز ہو جائے گی۔(۲)

## نابینا کو امام بنانا

۱......نابینا آدمی کو امام بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر نابینا عالم اور فاضل ہے، اور لوگوں کو اس کا امام بنانا ناگوار اور ناپسند نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔(۳)

۲......اور ایسا آدمی جس کو رات کو کم نظر آتا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔(۴)

---

(۱) (قوله وفيه اقوال خمسة اصحها ما لا يشك الخ،) ...... القول الثاني ان ما يعمل عادة باليدين كثير، وان عمل بواحدة كالتعميم وشد السراويل وما عمل بواحدة قليل وان عمل بهما كحل السراويل ولبس القلنسوة ونزعها الا اذا تكرر ثلاثا متوالية، وضعفه في البحر بانه قاصر عن افادة ما لا يعمل باليد كالمضغ والتقبيل، شامي: ۱/۶۲۴۔ ۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچی. واكثر الفروع او جميعها مفرع على الاولين والظاهر ان ثانيهما ليس خارجاً عن الاول لان ما يقام باليدين عادة يغلب ظن الناظر انه ليس في الصلاة، شامي: ۱/۶۲۵، ط: سعيد كراچی.

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۱، في الصفحةالسابقة.

(۳) ويكره تنزيها امامة عبد...... (وفاسق واعمىٰ) ونحوه الاعشى "نهر" (الا ان يكون اى غير الفاسق (اعلم القوم) فهو اولى. الدر المختار (قوله ونحوه الاعشىٰ) هو سئي البصر ليلا ونهارا قاموس، وهٰذا ذكرها في النهر بحثا اخذا من تعليل الاعمىٰ بانه لا يتوقى النجاسة، (قوله اى غير الفاسق) ......... علل للكراهة بغلبة الجهل فيهم ،وبأن في تقديمهم تنفير الجماعة ومقتضى الثانية ثبوت علل الكراهة مع انتفاء الجهل ، ولكن ورد في الاعمىٰ نص خاص هو استخلافه صلى الله عليه وسلم لابن ام مكتوم وعتبان على المدينة وكانا اعميين لانه لم يبق من الرجال من هو اصلح منهما وهٰذا هو المناسب لاطلاقهم واقتصارهم على استثناء الاعمىٰ، الخ، شامي: ۱/۵۶۰، باب الامامة، قبل مطلب البدعة خمسة اقسام ط: سعيد كراچی. وانظر الحاشية رقم : ۲ في الصفحه الآتيه.

(۴) ايضا.

اوران دونوں قسم کے لوگوں کی امامت مکروہ ہونے کی وجہ طبعی نفرت ہے۔(۱)

## نابینا کی امامت

نابینا کی اقتداء مکروہ تنزیہی ہے، البتہ اگر یہ نابینا سب سے افضل ہے، اور مسائل سے زیادہ واقف ہے تو کوئی کراہت نہیں، بلکہ اس کو امام بنانا افضل ہے۔(۲)

## نابینا نے غلط رخ پر نماز پڑھی

اگر کوئی نابینا غلط رخ پر نماز پڑھ رہا ہے، تو لوگوں کو چاہیئے کہ زبان سے کہہ کر یا ہاتھ سے اشارہ کر کے اس کے رخ کو سیدھا کر دیں، اور اگر قریب والا آدمی نماز میں ہے تو زبان سے کہہ کر تو رخ ٹھیک نہیں کرا سکتا باقی ایک ہاتھ سے پکڑ کر یا اشارہ سے اس کے رخ کو درست کر سکتا ہے، دونوں کی نماز صحیح ہو جائے گی، اور اگر دونوں ہاتھ سے نابینا کا رخ ٹھیک کرے گا تو عمل کثیر ہونے کی وجہ سے ٹھیک کرنے والے آدمی کی نماز نہیں ہوگی۔

اگر کسی نے نابینا کا رخ ٹھیک نہیں کیا اور اس نے غلط رخ پر نماز پڑھ لی تو اس کی نماز ہو جائے گی، کیونکہ نابینا کے لئے بالکل قبلہ کے رخ پر کھڑا ہونا ممکن نہیں۔(۳)

## ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا

ناپاک جگہ پر سجدہ کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پاک جگہ

---

(۱) ایضا

(۲) (قوله ای غیر الفاسق) ...... حیث قال: قید کراهة امامة الاعمیٰ فی المحیط وغیره بان لا یکون افضل القوم، فان کان افضلهم فهو اولیٰ الخ، شامی: ۱/ ۵٦٠، باب الامامة، قبل مطلب البدعة خمسة اقسام، ط: سعید کراچی.

(۳) ''نابینا کا رخ صحیح کرنا'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

پر پڑھنا لازم ہے۔(۱)

## ناپاک جگہ پر شیشہ بچھا کر نماز پڑھنا

کسی ناپاک جگہ پر شیشہ کا تختہ بچھا کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔(۲)

## ناپاک جگہ پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھنا

اگر ناپاک جگہ خشک ہے، اور اس کے اوپر اتنا موٹا کپڑا بچھایا گیا ہے کہ نیچے سے نجاست نظر نہیں آتی تو اس پر نماز ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱)(طهارة بدنه) ...... (ومكانه) ...... اى موضع قدميه او احداهما ان رفع الاخرىٰ وموضع سجوده اتفاقا فى الاصح، الدر المختار،(قوله اتفاقا فى الاصح) وفى رواية عن الامام: لا يشترط طهارة موضع السجود آه، ح، اى بناء على رواية جواز الاقتصار على الانف فى السجود فلا يشترط طهارة موضع الانف، لانه اقل من قدر الدرهم كما فى شرح المنية لكن لو سجد على نجس، فعندهما تفسد الصلاة، وعند ابى يوسف تفسد السجدة، فاذا اعادها على طاهر صحت عنده لا عندهما، والاولىٰ ظاهر الرواية، كما فى الحلية، شامى: ۱/ ۴۰۲۔۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى، و: ۱/ ۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچى.

(۲،۳) (قوله ومكانه) فلا تمنع النجاسة فى طرف البساط ولو صغيرا فى الاصح، ولو كان رقيقا وبسطه على موضع نجس ان صلح ساتراً للعورة تجوز الصلاة كما فى البحر عن الخلاصة، وفى القنية: لو صلى على زجاج يصف ما تحته قالوا جميعا يجوز، واما لو صلى على لبنة او آجر او خشبة غليظة او ثوب مخيط مضرب او غير مضرب فسيأتى الكلام عليه فى باب مفسدات الصلاة،...... شامى: ۱/ ۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(قوله وصلاته على مصلى مضرب) ...... وفى البدائع بعد حكايته القول الثانى: وعلى هذا لو صلى على حجر الرحى او باب او بساط غليظ او مكعب اعلاه طاهر وباطنه نجس عند ابى يوسف لايجوز نظراً الى اتحاد المحل، فاستوىٰ ظاهره وباطنه كالثوب الصفيق، وعند محمد يجوز لانه صلى فى موضع طاهر كثوب طاهر تحته ثوب نجس، بخلاف الثوب الصفيق لان الظاهر نفاذ الرطوبة الى الوجه الآخر، آه وظاهره ترجيح قول محمد وهو الاشبه الخ، شامى: ۱/ ۶۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچى.

## ناپاک چیز جیب میں ہے

جیب میں ناپاک چیز رکھ کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، اگر کسی نے جیب میں ناپاک چیز رکھ کر نماز پڑھ لی تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

## ناپاک کپڑا بدلنے کا انتظام ہے

اگر ناپاک کپڑا بدل کر پاک کپڑا پہننے کا انتظام ہے، اس کے باوجود ناپاک کپڑا پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی، پاک کپڑا بدل کر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## ناپاک کپڑے

ایک بیمار جس کے جسم کے نیچے ناپاک کپڑے ہوں، اور جب بھی اس کے نیچے کوئی چیز بچھائی جاتی ہے وہ ناپاک ہوجاتی ہے، تو وہ اسی حال میں نماز پڑھے گا، کیونکہ

---

(۱) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما، فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن، وفوقه مبطل الدر المختار: ۱/۳۱۶، (قوله وان كره تحريما) ........ ففي المحيط: يكره ان يصلي و معه قدر درهم او دونه من النجاسة عالما به لاختلاف الناس فيه الخ، شامي: ۱/۳۱۷، باب الانجاس، ط: سعيد كراچی. وفي النصاب رجل صلى وفي كمه قارورة فيها بول لا تجوز الصلاة سواء كانت ممتلئة او لم تكن لان هذا ليس في مظانه و معدنه، هندية: ۱/۶۲، الفصل الثاني في طهارة مايستر به العورة وغيره، ط: رشيدية كوئٹه.شامي: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، قوله وكلب ان شد فمه، ط: سعيد كراچی.البحر: ۱/۲۶۷، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) هي ستة طهارة بدنه ........ وثوبه الخ، الدر مع الرد: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. (وان سال على ثوبه) فوق الدرهم (جاز له ان لا يغسله ان كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها) اى الصلاة (والا) يتنجس قبل فراغه (فلا) يجوز ترك غسله، هو المختار للفتوىٰ، الدر المختار (قوله هو المختار للفتوىٰ) وقيل لا يجب غسله اصلا، وقيل ان كان مفيدا بان لا يصيبه مرة اخرىٰ يجب الخ، شامي: ۱/۳۰۶، قبيل باب الانجاس، ط: سعيد كراچی.

یہ اس کے لئے حکماً پاک ہے۔(۱)

## ناپاک کپڑے سے نماز پڑھ لی

اگر ناپاک کپڑے سے نماز پڑھ لی تو فرائض اور واجب نمازوں کا اعادہ وقت کے اندر اور وقت کے بعد ہر حال میں لازم ہے، سنن مؤکدہ اور نوافل کا اعادہ وقت کے اندر ضروری ہے، وقت کے بعد نہیں، کیونکہ نوافل شروع کرنے سے لازم ہوتے ہیں اور یہاں شروع کرنا ہی صحیح نہیں ہوا۔(۲)

## ناپاک کپڑے لگ جانا

اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے قریب ناپاک کپڑا پڑا ہوا ہے، جب رکوع یا سجدہ میں جاتا ہے تو وہ کپڑا ایک رکن کی مقدار تک بدن سے ملا ہوا رہتا ہے تو نماز صحیح نہیں ہوگی، اور اگر وہ کپڑا بدن کے کسی حصے سے چھوکر فوراً الگ ہو جاتا ہے تو نماز درست

---

(۱) وكذا مريض لا يبسط ثوبا الا تنجس فورا له تركه، الدر المختار (قوله وكذا مريض الخ) وفي الخلاصة : مريض مجروح تحته ثياب نجسة ان كان بحال لا يبسط تحته شئى الا تنجس من ساعته له ان يصلي على حاله...... والظاهر ان المراد بقوله من ساعته ان يتنجس نجاسة ما نعة قبل الفراغ من الصلاة، شامي: ۱/۳۰۷، قبيل باب الانجاس، ط: سعيد كراچی.

مريض تحته ثياب نجسة وكلما بسط شيئا تنجس من ساعته صلى على حاله، الخ، شامي: ۱۰۳/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) (و) يفسدها (اداء ركن) حقيقة اتفاقا (او تمكنه) منه بسنة وهو قدر ثلاث تسبيحات (مع كشف عورة او نجاسة) مانعة، الدر المختار، شامي: ۱/۶۲۵ ـ ۶۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچی. ثم الشرط لغة العلامة اللازمة وشرعاما يتوقف عليه الشئى ولا يدخل فيه، (هي) ستة (طهارة بدنه) .......... وثوبه الخ، الدر المختار شامي: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.

ہوجائے گی۔(۱)

## ناپاک کپڑے نیچے ہیں

مریض کے نیچے ناپاک کپڑے ہیں، اور حالت یہ ہے کہ جو بھی کپڑا اس کے نیچے بچھاتے ہیں وہ فوراً ناپاک ہوجاتا ہے، تو وہ مریض اسی حالت میں نماز پڑھے، اور اگر دوسرا کپڑا ناپاک نہیں ہوتا لیکن کپڑے وغیرہ بدلنے میں مریض کو تکلیف ہوتی ہے تو کپڑے بدلنے کی ضرورت نہیں، اسی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے نماز ہوجائے گی، بعد میں اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

## ناپاک مرہم

زخم یا مرض کی وجہ سے ناپاک مرہم وغیرہ کی پٹی باندھی گئی اور وہ اسی حالت میں

---

(۱) ویفسدها (اداء رکن) حقیقة اتفاقا (او تمکنه) منه بسنة وهو قدر ثلاث تسبیحات (مع کشف عورة او نجاسة) مانعة، الدر مع الرد: ۱/۲۲۵-۲۲۶، (قوله علی الظاهر)..........
وعلله فی شرح المنیة بان اتصال العضو بالنجاسة بمنزلة حملها وان کان وضع ذلک العضو لیس بفرض، وبهذا علم ان ما مشی علیه هنا تبعا للدرر ضعیف، کما نبه علیه نوح آفندی، شامی: ۱/۲۲۵، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی التشبه باهل الکتاب، ط: سعید کراچی.

(۲) مریض تحته ثیاب نجسة وکلما بسط شیئا تنجس من ساعته صلی علی حاله وکذا لو لم یتنجس الا انه یلحقه مشقة بتحریکه، الدر المختار (قوله من ساعته) المراد بها ان یکون بحیث لو توضأ وصلی یخرج من النجاسة القدر المانع قبل فراغه من الصلاة کمامر تحریره قبیل باب الانجاس (قوله الا ان یلحقه مشقة بتحریکه) عبارة البحر عن الخلاصة الا انه یزداد مرضه والظاهر انه غیر قید کما اشار الیه الشارح بل المراد حصول الضرر والمشقة نظیر ما مرّ فی القیام اول الباب، شامی: ۲/۱۰۳، قبیل باب سجود التلاوة، ط: سعید کراچی.
شامی: ۱/۳۰۷، قبیل باب الانجاس، ط: سعید کراچی.

نماز پڑھ لے، تو عذر کی وجہ سے اس کی نماز درست ہو جائے گی۔(۱)

## ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھادی

اگر امام نے بھولے سے ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھادی، تو وہ نماز نہیں ہوئی، اگر اسی وقت یاد آجائے تو کسی اور آدمی کو امام بنا کر وہ نماز دوبارہ پڑھ لے، اور اگر امام کو اسی وقت یاد نہیں آیا، لوگوں کے جانے کے بعد یاد آیا، تو بعد والی نماز میں یہ اعلان کردے کہ فلاں دن کی فلاں نماز کو دوبارہ پڑھ لیں، جن کو یہ اطلاع ملے گی ان کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور جن کو اس اعلان کی اطلاع نہیں ملے گی ان کی نماز صحیح شمار ہوگی، ہاں اگر امام صاحب کو ایسے لوگ بعد میں ملیں تو ان کو بھی اطلاع کردے، اور خود امام صاحب بھی اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے، اور اس گناہ سے توبہ واستغفار بھی کرے۔(۲)

---

(۱) وقد صرحوا بانه لو اكتحل بكحل نجس لا يجب غسله ، ولماجرح صلى الله عليه وسلم في احد جاء ت فاطمة رضي الله عنها فاحرقت حصيرا وكمدت به حتىٰ التصق بالجرح فاستمسك الدم، وفي مفسدا ت الصلاة، من خزانة الفتاوى : كسر عظمه فوصل بعظم الكلب ولا ينزع الا بضرر ، جازت الصلاة الخ، شامي: ١/ ٣٣٠، باب الانجاس ، مطلب في حكم الوشم، ط: سعيد كراچي.

(٢)(واذا ظهر حدث امامه) وكذا كل مفسد في رأى مقتد( بطلت فيلزم اعادتها ) لتضمنها صلاة المؤتم صحة و فساداً ( كما يلزم الامام اخبار القوم اذا امهم وهو محدث او جنب) او فاقد شرط او ركن، وهل عليهم اعادتها ان عدلا، نعم والاندبت ...... وقيل لا لفسقه باعترافه، ولو زعم انه كافر لم يقتل منه لان الصلاة دليل الاسلام واجبر عليه ( بالقدر الممكن) بلسانه او( بكتاب او رسول على الاصح) لو معينين والا لا يلزمه ، الدر المختار: ١/ ٥٩١-٥٩٢، ( قوله لو معينين،) اى معلومين، وقال ح: وان تعين بعضهم لزمه اخباره( قوله والا ) اى وان لم يكونوا معينين كلهم او بعضهم لا يلزمه، شامي: ١/ ٥٩٢، باب الامامة، مطلب المواضع التي تفسد صلاة الامام، دون الموتم، ط: سعيد كراچي. البحر: ١/ ٣٦٦، باب الامامة،( قوله وان ظهر ان امامه محدث اعاد) ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ص:٢٥٥، باب الامامة، ط:قديمي كراچي.

## ناپاکی لگ گئی

اگر نماز کے دوران نمازی کو ناپاکی لگ گئی، اور ایک رکن ادا کرنے کی مقدار ناپاکی لگی رہی تو نماز فاسد ہو جائے گی، جسم یا کپڑے کو ناپاکی سے پاک کرنے کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

## ناجائز کمائی سے مسجد بنائی گئی ہے

☆......اگر ناجائز کمائی سے مسجد بنائی گئی ہے تو وہ مسجد بن جائے گی، وارثوں کا حق اس سے ختم ہو جائے گا، اور اس میں مسجد کے تقدس کے خلاف کوئی کام کرنا جائز نہیں ہوگا مثلاً اس کو شہید کرنا یا فروخت کر کے قیمت کی رقم دوسری مسجد میں لگانا جائز نہیں ہوگا، لیکن ایسی مسجد میں نماز پڑھنے سے نماز کا پورا ثواب نہیں ملے گا، اور پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ بھی لازم نہیں ہوگا بلکہ فرض ذمے سے ساقط ہو جائے گا، ہاں اگر جتنی ناجائز رقم سے مسجد بنائی گئی ہے اتنی جائز رقم غریبوں میں صدقہ کر دیا جائے تو خرابی ختم ہو جائے گی، اس کے بعد اس مسجد میں نماز پڑھنے سے نماز کا پورا ثواب ملے گا۔(۲)

(۱) اداء رکن او مضی زمن یسع اداء رکن مع کشف العورة او مع نجاسة مانعة عن الصلاة، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۹۶، مبطلات الصلاة، رقم الحاشیة، ۱، الحنفیة، ط: دار الفکر، ولو انتضح البول علی ثوب المصلی فان کان اکثر من قدر الدرهم...... وان ادی رکنا او مکث بقدر ما یتمکن من اداء رکن یستقبل قیاسا و استحسانا، بدائع: ۱/ ۲۲۱، فصل فی شرائط جواز البناء، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۶۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی التشبه باهل الکتاب، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/ ۵۸، الباب الثالث فی شروط الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) (وشرطه شرط سائر التبرعات) کحریة وتکلیف. الدر المختار (قوله وشرطه شرط سائر التبرعات) افاد ان الواقف لا بد ان یکون مالکه وقت الوقف ملکا باتا ولو بسبب فاسد...... وصح وقف ما شراه فاسدا بعد القبض وعلیه القیمة للبائع، وکا لشراء الهبة الفاسدة بعد القبض، الخ، شامی: ۴/ ۳۴۰-۳۴۱، کتاب الوقف، مطلب قد یثبت الوقف بالضرورة، ط: سعید کراچی.

☆......ایسی مسجد میں نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے، اور گھر میں تنہا نماز پڑھنے سے ایسی مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بہتر ہے۔(۱)

## ناخن بڑھ جائے

اگر ناخن بڑھنے کی وجہ سے اس کے اندر کوئی ایسی چیز جم جائے جس کی وجہ سے وضو کرتے وقت پانی اندر نہ پہنچ سکے تو وضو بھی نہیں ہوگا اور نماز بھی نہیں ہوگی۔(۲)

= مولانا رفیع الدین دهلوی در بعض تحریرات خود می نویسند ، معلوم است که درزمین مغصوبه پیش حنفیه نماز ساقط از ذمه می شود ، پس در مسجد فاحشه نماز خواهد شد لیکن نقصان ثواب برائے مصلی و محرومی ثواب برائے زانیه مقرر است ، فی الحدیث لا یصل الی الله الا الطیب آه، ، فتاویٰ مولانا عبدالحی مع الخلاصة: ۱/ ۲۲۹،

پس بہتر یہ ہے کہ ایسی مسجد کا دروازہ اینٹوں سے بند کر کے صورت مسجد پر چھوڑ دیا جائے اور اس پر نماز نہ پڑھی جائے،امداد الاحکام: ۱/ ۴۴۱، کتاب الصلاة، ''طوائف کی بنائی ہوئی مسجد میں نماز پڑھنے کا حکم'' فصل فی احکام المسجد وأدابه، ط: مکتبه دار العلوم کراچی.

وکذا تکره فی اماکن: کفوق کعبة وفی طریق......... وارض مغصوبة او للغیر ، شامی: ۱/ ۳۸۱، کتاب الصلاة، مطلب الصلاة فی الارض المغصوبة، ط: سعید کراچی.

وفی الواقعات : بنی مسجداً علی سور المدینة لا ینبغی ان یصلی فیه لانه حق العامة فلم یخلص لله تعالیٰ کالمبنی فی الارض المغصوبة ، شامی: ۱/ ۳۸۱، ط: سعید کراچی.

قال تاج الشریعة: اما لوا نفق فی ذلک ما لا خبیثا ومالا سببه الخبیث والطیب فیکره: لان الله تعالیٰ لا یقبل الا الطیب فیکره تلویث بیته بما لا یقبله، شامی: ۱/ ۶۵۸، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، قبیل مطلب فی افضل المساجد ، ط: سعید کراچی.

(۱) الصلاة فی ارض مغصوبة جائزة......... الصلاة جائز فی جمیع ذلک لاستجماع شرائطها وارکانها ، هندیة: ۱/ ۱۰۹ ، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة وما لا یکره، ط: رشیدیه کوئٹه.

(۲) وما تحت الاظافیر من اعضاء الوضوء حتیٰ لو کان فیه عجین یجب ایصال الماء الی ما تحته کذا فی الخلاصة واکثر المعتبرات، ذکرالشیخ الامام الزاهد ابو نصر الصفار فی شرحه ان الظفر اذا کان طویلا بحیث یستر رأس الانملة یجب ایصال الماء الی ما تحته وان کان قصیرا لا یجب کذا فی المحیط، الخ، هندیة: ۱/ ۴، الفصل الاول فی فرائض الوضوء، ط: رشیدیه کوئٹة. ولو لصق باصل ظفره طین یابس وبقی قدر رأس ابرة من موضع الغسل لم یجز ، البحر : ۱/ ۱۳، کتاب الطهارة، ( قوله ویدیه بمرفقیه) ، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۱۵۴ ، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل،( قوله بخلاف نحو عجین) ط: سعید کراچی.

اور اگر ناخن اندر سے بالکل صاف ہیں تو وضو بھی ہو جائے گا، نماز بھی ہو جائے گی، لیکن چالیس دن تک نہ کاٹنا مکروہ تحریمی ہے، وہ آدمی گنہگار ہوگا، اور نماز بھی مکروہ ہوگی۔ (۱)

## ناخن پالش

☆......''ناخن پالش'' لگانے کی صورت میں کھال تک پانی نہیں پہنچتا ہے، اس لئے ناخن پالش لگی رہنے کی صورت میں وضو اور غسل صحیح نہیں ہوتا، اگر بال برابر بھی جگہ خشک رہے گی تو وضو اور غسل نہیں ہوگا، جب وضو اور غسل نہیں ہوگا تو ناخن پالش لگا کر جو نماز پڑھی جائے گی وہ درست نہیں ہوگی، (۲) ایسی نمازوں کو دوبارہ پڑھنا اور ساتھ ساتھ

---

(۱)(و) یستحب (حلق عانته وتنظیف بدنه بالاغتسال فی کل اسبوع مرة) والافضل یوم الجمعة وجاز فی کل خمسة عشرة وکره ترکه وراء الاربعین مجتبیٰ، الدر المختار: ۲/۶/۴۰۶-۴۰۷، (قوله وکره ترکه) ای تحریما لقول المجتبیٰ ولا عذر فیما وراء الاربعین ویستحق الوعید، آه، وفی ابی السعود عن شرح المشارق لابن ملک روی مسلم عن انس بن مالک،" وقت لنا فی تقلیم الاظفار وقص الشارب، ونتف الابط ان لا نترک اکثر من اربعین لیلة" وهو من المقدرات التی لیس للرأی فیها مدخل فیکون کالمرفوع، شامی: ۶/۴۰۷، فصل فی البیع، کتاب الحظر والاباحة، ط: سعید کراچی.

(۲) فی فتاویٰ ما وراء النهر ان بقی من موضع الوضوء قدر رأس ابرة او لزق باصل ظفره طین یابس او رطب لم یجز، هندیة: ۱/۴، کتاب الطهارة، ط: رشیدیة کوئٹه. ویجب ای یفرض غسل ما یمکن من البدن بلا حرج مرة...... وقیل ان صلبا منع وهو الاصح، شامی: ۱/۱۵۲، باب ارکان الوضوء، ط: سعید کراچی. ولو لصق باصل ظفره طین یابس وبقی قدر رأس ابرة من موضع الغسل، لم یجز، البحر الرائق: ۱/۱۳، کتاب الطهارة، فرائض الوضوء، ط: سعید کراچی.
(قوله بخلاف نحو عجین) ای کعلک و شمع وقشر سمک وخبز ممضوغ متلبد، جوهره لکن فی النهر: ولو فی اظفاره طین او عجین فالفتویٰ، علی انه مغتفر قرو یا کان او مدنیا آه، نعم ذکر الخلاف فی شرح المنیة فی العجین وواستظهر المنع لان فیه لزوجة وصلابة تمنع نفوذ الماء، شامی: ۱/۱۵۴، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید کراچی.

توبہ استغفار کرنا بھی لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر ناخن پالش لگانے کے بعد ناخن پر تہہ بن جاتی ہے، اور وضو کے دوران ناخن تک پانی نہیں پہنچتا تو وضو درست نہیں ہوگا، جب وضو صحیح نہیں ہوگا تو نماز بھی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

## نادانوں کی بات

بعض نادانوں سے جب نماز پڑھنے کے لئے کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ کپڑے دھلنے گئے ہیں، جمعہ کے دن آئیں گے تب شروع کریں گے، اور بعض تو اس سے بھی بڑھ کر ہیں، کہتے ہیں کہ اب کی عید سے شروع کریں گے، شاید ان کے پاس کوئی پروانہ آگیا ہے کہ جمعہ یا عید تک یہ زندہ بھی رہیں گے؟ (دواء العیوب ص ۲۳، اغلاط العوام ص ۵۸)

## ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی وجہ

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے میں عفت پاکدامنی اور ستر عورت کی درخواست کرنا اور ناف پر ہاتھ باندھنے میں کھانا پینا حلال ملنے کی طرف اشارہ ہے۔(۳)

## ناقص العقل

جو بالغ لڑکا پاگل کی طرح ہے، نماز کی عظمت نہیں سمجھتا ہے، پاکی ناپاکی کا خیال نہیں کرتا ہے اور نماز میں بے جا حرکتیں کرتا ہے، جس کی وجہ سے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہے، تو اس کو بالغوں کی صف میں کھڑا ہونے سے روکا جائے، اگر کھڑا ہو گیا تو اس کو پیچھے

---

(۱) اتفقوا على ان التوبة من جميع المعاصي واجبة على الفور ولا يجوز تاخيرها سواء كانت المعصية صغيرة او كبيرة، تفسير روح المعاني: ۱۵۹/۲۸، ط: بيروت لبنان.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) ..............................؟؟؟

کیا جا سکتا ہے، فقہاء نے ایسے شخص کو بچے کے حکم میں داخل کیا ہے۔(۱)

## ناک اور پیشانی

☆......امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پیشانی اور ناک دونوں پر سجدہ کرنا فرض ہے، مگر ضرورت کے وقت ایک پر بھی اکتفا کرنا جائز ہے۔(۲)

☆......بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کرنے سے نماز ادا نہیں ہوگی، اور بلا عذر صرف پیشانی پر سجدہ کرنا اور ناک کو زمین سے الگ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

---

(۱) (قوله او معتوه) هو الناقص العقل، وقيل المدهوش من غير جنون كذا فى المغرب، وقد جعلوه فى حكم الصبى، شامى: ۱/۵۷۸، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبى وحده، ط: سعيد كراچى.

(۲) واما فرض السجود فيتادى بوضع الجبهة او الانف و القدمين فى قول ابى حنيفة رحمه الله وقال ابو يوسف و محمد رحمهما الله: لا يتادى بوضع الانف، وفى جامع الجوامع: كخده وذقنه م: الا اذا كان بجبهته عذر، وفى التفريد: يجوز عند ابى حنيفة مع الكراهة، ولو سجد على الجبهة دون الانف يجوز اتفاقا تاتارخانية: ۱/۵۰۶، فصل فى السجود، ط: ادارة القرآن كراچى.

(ومنها السجود) السجود الثانى فرض كالاول باجماع الامة، كذا فى الزاهدى، وكمال السنة فى السجود وضع الجبهة والانف جميعا، ولو وضع احدهما فقط ان كان من عذر لا يكره، وان كان من غير عذر فان وضع جبهته دون انفه جاز اجماعا ويكره، وان كان بالعكس فكذا لك، عند ابى حنيفة رحمه الله، وقالا لا يجوز وعليه الفتوىٰ ولو وضع خده أو ذقنه لا يجوز الا فى حالة العذر ولا فى غيرها الا انه فى حالة العذر بهما يومى ايماء ولا يسجد الخ، هندية: ۱/۷۰، الباب الرابع فى صفة الصلاة، الخ، الفصل الاول فى فرائض الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. بدائع: ۱/۱۰۵ـ ۱۰۶، فصل فى اركان الصلاة، ط: سعيد كراچى، شامى: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلوة، بحث الركوع والسجود، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/۴۹۸، فصل فى بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، الخ، مطلب فى اطالة الركوع للجائى، ط: سعيد كراچى.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة.

☆......اگر کسی کی ناک اور پیشانی دونوں زخمی ہیں تو ایسا آدمی اشارہ سے سجدہ کرسکتا ہے۔(۱)

## ناک اور منہ بند کر کے نماز پڑھنا

ناک اور منہ کسی کپڑے سے بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

## ناک پر سجدہ کرنا

صرف ناک پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

## ناک سے چوہے نکالنا

نماز میں ناک سے چوہے یعنی میل نکالنا مکروہ ہے اگر چہ نماز فاسد نہیں ہوتی،

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) ويكره اشتمال الصماء والاعتجار والتلثم وهوتغطية الانف والفم فى الصلوة لانه يشبه فعل المجوس حال عبادتهم النيران...... ونقل عن ابى السعود انها تحريمية، شامى: ۱/ ۶۵۲، باب ما يفسد الصلاة، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط:سعيد كراچى، ويكره التلثم وهو تغطية الانف والفم فى الصلاة، هندية: ۱/ ۱۰۷، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة وما لا يكره، ط: ماجديه كوئٹه.

ويكره ان يغطى فاه فى الصلاة لان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن ذلك ولان فى التغطية منعاً من القراء ة والاذكار المشروعة، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۶، فصل فى بيان ما يستحب فى الصلاة وما يكره، ط: سعيد كراچى.

ويكره للمصلى ان يغطى فاه وفى الخانية وانفه فى الصلاة، تاتارخانية: ۱/ ۵۶۱، الفصل الرابع فى بيان ما يكره للمصلى الخ، ط: ادارة القرآن كراچى. اعلاء السنن: ۵/ ۹۳، باب النهى عن السدل وعن تغطية الفم فى الصلاة،ط: ادارة القرآن كراچى.

(۳) ''ناک اور پیشانی'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہئے ،نماز سے پہلے یا نماز کے بعد صفائی کر لے۔(۱)

## ناک صاف کرنا

نماز کی حالت میں ناک صاف کرنا مکروہ تنزیہی ہے، ہاں نزلہ وغیرہ کی وجہ سے ناک صاف کرنا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

## نِ الَّذِیُ

''اَلَّذِیُ''اور''نِ الَّذِیُ''کے عنوان کو دیکھیں۔

## نامحرم عورتوں کی امامت

صرف نامحرم عورتوں کی امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر ان کے ساتھ کوئی

---

(۱) وكره عبثه به اى بثوبه وبجسده للنهى الالحاجة. شامى: ۱/۶۴۰، باب ما يكره فى الصلاة، ط: سعيد كراچى.

ويكره للمصلى ان يعبث بثوبه او لحيته او جسده...... ولا بأس بان يمسح العرق عن جبهته فى الصلاة، هندية: ۱/۱۰۵، باب ما يكره فى الصلاة وما لا يكره، ط: ماجديه كوئته.

وكره عبثه بثوبه وبدنه ...... ان الحك بيده فى بدنه انما يكون عبثا اذا كان لغير حاجة ، البحر الرائق: ۲/۱۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى.

ويكره للمصلى ان يعبث بثوبه او بجسده ...... فلو كان لنفع كسلت العرق عن وجهه او التراب فليس به، فتح القدير: ۱/۳۵۶، ط: رشيدية كوئته.

(۲) وكل عمل قليل بغير عذر فهو مكروه كذا فى البحر الرائق، هندية: ۱/۱۰۹، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئته. شامى: ۱/۶۵۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچى.

وحاصله ان كل عمل هو مفيد للمصلى فلا باس بأن ياتى به ، اصله ما روى ان النبى صلى الله عليه وسلم عرق فى صلاة فسلت العرق عن جبينه اى مسحه لانه كان يوذيه فكان مفيدا ، وفى زمن الصيف كان اذا قام من السجود نفض ثوبه يمنة او يسرة لانه كان مفيداً كيلا يبقى صورة فاما ما ليس بمفيد فهو العبث ...... ووفق بينهما بان المراد بالعرق الممسوح عرق لم تدعه حاجة الى مسحه، وبالكراهة الكراهة التنزيهية ، فحينئذ لا منافاة بينهما الخ، البحر: ۲/۱۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ( قوله وكره عبثه بثوبه وبدنه ) ط: سعيد كراچى.

مرد یا کوئی محرم عورت ہو تو مکروہ نہیں ہے، لیکن پھر بھی زمانہ کے فساد کی وجہ سے احتیاط ضروری ہے۔(۱)

## نبی سے سہو نہیں ہوتا

نبی سے شرعی چیزوں کی خبر اور دینی احکام کے بیان میں کبھی بھی سہو اور بھول نہیں ہوئی، اور نہ یہ ممکن ہے، ہاں حکمت اور مصلحت کے پیش نظر بعض اوقات افعال میں سہو ہوا تا کہ لوگوں کو سہو کے مسائل معلوم ہو جائیں۔(۲)

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی نماز قضاء ہوئی؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خیبر سے صحابہ کرامؓ کے ساتھ واپس آ رہے تھے تو راستے میں یہ واقعہ پیش آیا کہ اخیر رات میں ایک منزل پر قیام فرمایا، بہت تھکے ہوئے تھے، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کو بیدار کرنے کی ذمہ داری کون لیتا ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں لیتا ہوں، حضرت بلال کو نماز کے وقت بیدار کرنے کا ذمہ دار بنا کر تھوڑی دیر آرام کی غرض سے آپ علیہ الصلاۃ والسلام اور صحابہ

---

(۱)( ویکرہ حضور هن الجماعة ) ولو لجمعة وعيد ووعظ ( مطلقا) ولو عجوزا ليلا ( على المذهب ) المفتى به لفساد الزمان ...... ( كما تكره امامة الرجل لهن في بيت ليس معهن رجل غيره ولا محرم منه) كاخته(او زوجته او امته اما اذا كان معهن واحد ممن ذكر او امهن في المسجد لا) يكره الدر المختار ( قوله ليس معهن رجل غيره) ظاهره ان الخلوة بالاجنبية لا تنتفى لوجود امرأة اجنبية اخرىٰ، وتنتفى بوجود رجل آخر ، تامل، شامی: ۱/ ۵۶۶، باب الامامة، مطلب اذا صلى الشافعي قبل الحنفي هل الافضل الصلاة مع الشافعي ام لا ؟ ط: سعید کراچی.

(۲) مظاهر حق جدید : ۱/ ۶۶۹، باب السهو ، ط: دار الاشاعت کراچی.

ان السهو والنسيان جائز ان على الانبياء عليهم الصلاة والسلام فيما طريقه التشريع ، فتح الباری: ۳/ ۹۳، کتاب السهو، باب ما جاء في السهو اذا قام من ركعتى الفريضة ، ط: رئاسة ادارات البحوث العلمية والدعوة والارشاد بالمملكة العربية السعودية.

کرام رضی اللہ عنہم لیٹ گئے، حضرت بلالؓ نے بیدار رہنے کی بہت کوشش کی مگر آپ کی بھی آنکھ لگ گئی اور نیتجتاً سب کی نماز قضاء ہوگئی، اس واقعہ میں بہت سی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں: قضاء نماز ادا کرنا، اور اس کے ادا کرنے کا طریقہ، اور اس کا عملی نمونہ امت کے سامنے پیش کرنا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان واقامت اور جماعت کے ساتھ نماز ادا فرمائی، اور صحابہ کرامؓ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ نے ہماری روحیں قبض کر لی تھیں، اگر وہ چاہتا تو طلوع آفتاب سے پہلے ہماری روحیں لوٹا دیتا اور ہم بیدار ہو جاتے، جب تم میں سے کوئی سو رہے یا نماز پڑھنا بھول جائے تو اس کو لازم ہے کہ نماز پڑھ لے جس طرح (ادا نماز) پڑھا کرتا تھا''۔ یہ پوری حدیث مشکوۃ شریف میں ہے۔(۱)

## نجاست

☆......اگر بدن یا کپڑے پر ایک درہم کی مقدار سے زیادہ نجاست لگی ہو، اور اس کو دھوئے بغیر بھولے سے نماز شروع کر دی، اور نماز میں یاد آیا تو فوراً نماز کو چھوڑ دے اور نجاست کو دھو کر دوبارہ نماز پڑھے، اور اگر نماز پڑھنے کے بعد یاد آیا تب بھی نجاست

---

(۱) عن زید بن اسلم قال عرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ بطریق مکۃ، ووکل بلالا ان یوقظھم للصلوۃ فرقد بلال ورقدوا حتیٰ استیقظوا وقد طلعت علیھم الشمس فاستیقظ القوم فقد فزعوا فامرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرکبوا حتیٰ یخرجوا من ذلک الوادی، وقال: ان ھذا وادیہ شیطان فرکبوا حتیٰ خرجوا من ذلک الوادی ثم امرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینزلوا وان یتوضؤا وامر بلالا ان ینادی للصلوۃ اویقیم فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس ثم انصرف وقد رأی من فزعھم فقال یا ایھا الناس ان اللہ قبض ارواحنا ولو شاء لردھا الینا فی حین غیر ھذا فاذ ارقد احدکم عن الصلوۃ او نسیھا ثم فزغ الیھا فلیصلھا کما کان یصلیھا فی وقتھا، الخ، مشکوٰۃ المصابیح: ۱/۶۷، باب فیہ فصلان، الفصل الثالث، وفی الفصل الاول ایضاً عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، ط: قدیمی کراچی، مسلم: ۱/۲۳۸، باب قضاء الصلوات الفائتۃ، ط: قدیمی کراچی.

کو دور کر کے نماز دوبارہ پڑھے۔(۱)

☆......اگر بچے کے جسم یا کپڑوں پر نجاست لگی ہوئی ہے، اور وہ بچہ نمازی کی گود میں آکر بیٹھ جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## نجاست خفیفہ

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نجاست خفیفہ ہر ایسی نجاست کو کہا جاتا ہے جس کی نجاست میں دلائل متعارض ہوں، اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک

---

(۱) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما، فيجب غسله وما دونه تنزيها فيسن، وفوقه مبطل، الدر المختار، شامي ۱/ ۳۱۶، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

(۲) [تتمه] قال في الفتح وغيره: ثم انما يعتبر المانع مضافا الى المصلي، فلو جلس الصبي او الحمام المتنجس في حجره جازت صلاته لو الصبي مستمسكا بنفسه لانه هو الحامل لها، بخلاف غير المستمسك كالرضيع الصغير حيث يصير مضافا اليه وبحث فيه في الحلية بانه لا اثر فيما يظهر للاستمساك، لان المصلي في المعنى حامل للنجاسة ومن ادعاه فعليه البيان، اقول: وهو قوى، ولكن المنقول خلافه وروى باسناد حسن عن انس رضي الله عنه قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي والحسن على ظهره، فاذا سجد نحاه، ولا يخفى ان الصغير لا يخلو عن النجاسة عادة فهو مؤيد للمنقول، شامي: ۱/ ۳۱۷- ۳۱۸ باب الانجاس، قبل مطلب في طهارة بوله صلى الله عليه وسلم، ط: سعيد كراچي.

(وثوبه) وكذاما يتحرك بحركته او يعد حاملا له كصبي عليه نجس ان لم يستمسك بنفسه منع والا لا، الدر المختار (قوله والا لا،) اى وان كان يستمسك بنفسه لا يمنع لان حمل النجاسة حينئذ ينسب اليه لا الى المصلي، شامي: ۱/ ۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

اذا وضع في حجر المصلي الصبي الغير المستمسك وعليه نجاسة مانعة ان لم يمكث قدر ما امكنه اداء ركن لا تفسد صلاته وان مكث تفسد، هندية: ۱/ ۶۳، قبل الفصل الثالث في استقبال القبلة، ط: رشيديه كوئٹه. البحر: ۱/ ۲۲۸، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

نجاست خفیفہ ایسی نجاست کو کہا جاتا ہے جس کی نجاست میں علماء کا اختلاف ہو یا عموم بلویٰ ہو۔(۱)

## نجاست خفیفہ کا حکم

اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کے چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے، اور اگر چوتھائی یا اس سے زیادہ ہے تو معاف نہیں۔ مثال کے طور پر اگر نجاست خفیفہ آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے یعنی جس عضو میں لگے اس کے چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے، اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں اس کا دھونا واجب ہے، دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (قوله من مغلظة) ......... ثم اعلم ان المغلظ من النجاسة عند الامام ما ورد فيه نص لم يعارض بنص آخر فان عورض بنص آخر فمخفف كبول ما يوكل لحمه ، فان حديث استنزهوا البول يدل على نجاسته، وحديث العرنيين يدل على طهارته، وعندهما ما اختلف الائمة فى نجاسته فهو مخفف ، فالروث مغلظ عنده لانه عليه الصلاة والسلام سماه ركسا ولم يعارضه نص آخر ، وعندهما مخفف لقول مالك بطهارته لعموم البلوىٰ، وتمام تحقيقه فى المطولات. ، شامى: ۱/۳۱۸، باب الانجاس قبل مطلب فى طهارة بوله صلى الله عليه وسلم، ط: سعيد كراچى. البحر: ۱/۲۲۹، باب الانجاس، قوله وعفى قدر الدرهم الخ، ط:سعيد كراچى.بدائع: ۱/۸۰، فصل فى بيان مقدار ما يصير به المحل نجسا ، ط:سعيد كراچى، حلبى كبير،ص: ۱۴۲، فصل فى الانجاس، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) (وعفى دون ربع) جميع بدن و (ثوب) ولو كبيراً هو المختار، ذكره الحلبى ورجحه فى النهر على التقدير بربع المصاب كيد وكم وان قال فى الحقائق وعليه الفتوىٰ (من) نجاسة (مخففة كبول ما كول) الخ، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۲۱-۳۲۲، باب الانجاس، مبحث فى بول الفارة، وبعرها وبول الهرة، (قوله ولو كبيراً، الخ،) اعلم انهم اختلفوا فى كيفية اعتبار الربع على ثلاثة اقوال: فقيل ربع طرف اصابته النجاسة كالذيل والكم والدخريص ان كان المصاب ثوبا، وربع العضو المصاب كاليد والرجل ان كان بدنا وصححه فى التحفة والمحيط والمجتبىٰ والسراج،

# نجاست غلیظہ

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نجاست غلیظہ ہر ایسی نجاست کو کہا جاتا ہے جس کی نجاست پر دلائل متفق ہوں خواہ علماء کرام کا اس میں اختلاف ہو یا نہ ہو، اسی طرح عموم بلوئ ہو یا نہ ہو، اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔

اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نجاست غلیظہ ہر ایسی نجاست کو کہا جاتا ہے جس کی نجاست پر علماء کرام کا اتفاق ہو، اور اس میں عموم بلوئ نہ ہو۔ (۱)

---

= وفی الحقائق : وعلیه الفتویٰ.......... فقد اختلف التصحیح کما تری، لکن ترجح الاول، بأن الفتویٰ علیه الخ، شامی: ۱/ ۳۲۱، باب الانجاس، مبحث فی بول الفارة وبعرها وبول الهرة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۴۶، الفصل الثانی فی الاعیان النجسة، الثانی المخففة ،ط: رشیدیه کوئٹة، البحر: ۱/ ۲۳۳، باب الانجاس، قوله وما دون ربع الثوب من مخفف ، الخ، ط: سعید کراچی.

(۱) وحاصله ان ورد نص واحد بنجاسة شئی فهو مغلظ وان تعارض نصان فی طهارته ونجاسته فهو مخفف عنده وعندهما ان اتفق العلماء علی النجاسة فهو مغلظ وان اختلفوا فهو مخفف هکذا توارت کلمتهم ،وزاد فی الاختیار فی تفسیر الغلیظة عنده ولا حرج فی اجتنابه وفی تفسیرها عندهما ولا بلویٰ فی اصابته الخ، البحر: ۱/ ۲۲۹، کتاب الانجاس، قوله وعفی قدر الدرهم، کعرض الکف، ط: سعید کراچی.

(قوله من مغلظة) .......... ثم اعلم ان المغلظ من النجاسة عند الامام ما ورد فیه نص لم یعارض بنص آخر ، فان عورض بنص آخر فمخفف...... وعندهما ما اختلف الائمة فی نجاسته فهو مخفف الخ، شامی: ۱/ ۳۱۸، باب الانجاس، قبیل مطلب فی طهارة بوله صلی الله علیه وسلم، ط: سعید کراچی.

وذکر الکرخی ان النجاسة الغلیظة عند ابی حنیفة ما ورد نص علی نجاسته ولم یرد نص علی طهارته معارضا له، وان اختلف العلماء فیها والحنیفة ما تعارض نصان فی طهارته ونجاسته وعند ابی یوسف و محمد الغلیظة ما وقع الاتفاق علی نجاسته، بدائع : ۱/ ۸۰ فصل فی بیان مقدار ما یصیر به المحل نجسا، الخ، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۱۴۶ ، فصل فی الانجاس ،ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

## نجاست غلیظہ کا حکم

نجاست غلیظہ میں سے اگر پتلی اور بہنے والی چیز کپڑے یا بدن میں لگ جائے، اوراس کے پھیلاؤ کی مقدار ایک درہم سے کم ہے (موجودہ دور کے ایک روپیہ کے بڑے سکہ سے کم ہے) تو معاف ہے، ایسی حالت میں اگر دھوئے بغیر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، لیکن گنجائش ہونے کے باوجود نہ دھونا اوراسی طرح نماز پڑھنا مکروہ ہے، اوراگر نجاست کے پھیلاؤ کی مقدار ایک درہم سے زیادہ ہے تو معاف نہیں، ایسی حالت میں نجاست کو دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔ (۱)

اوراگر نجاست غلیظہ میں سے گاڑھی چیز لگ جائے جیسے مرغی وغیرہ کی بیٹ تو اگر وزن میں ساڑھے چار ماشہ یا اس سے کم ہے تو دھوئے بغیر بھی نماز درست ہو جائے گی اوراگر مقدار اس سے زیادہ ہوگی تو دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔ (۲)

---

(۱) النجاسة ان كانت غليظة وهى اكثر من قدر الدرهم فغسلها فريضة والصلاة بها باطلة، وان كانت مقدار درهم فغسلها واجب والصلاه معها جائزة، وان كانت اقل من قدر الدرهم فغسلها سنة وان كانت خفيفة فانها تمنع جواز الصلاة حتىٰ تفحش كذا فى المضمرات، هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث فى شروط الصلاة، الفصل الاول، فى الطهارة وستر العورة، ط: رشيديه كوئٹه.

(وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما، فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن، وفوقه مبطل فيفرض، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۱۶-۳۱۷، (قوله وان كره تحريما...... ففى المحيط: يكره ان يصلى ومعه قدر درهم او دونه من النجاسة عالما به لاختلاف الناس فيه، الخ، شامى: ۱/۳۱۶-۳۱۷، باب الانجاس، ط: سعيد كراچى.

(۲) وهى نوعان (الاول المغلظة وعفى منها قدر الدرهم واختلفت الروايات فيه، والصحيح ان يعتبر بالوزن فى النجاسة المتجسدة وهو ان يكون وزنه قدر الدرهم الكبير، المثقال وبالمساحة فى غير هاوهو قدر عرض الكف، هكذا فى التبيين، والكافى واكثر الفتاوى، والمثقال وزنه عشرون قيراطا، الخ، هندية: ۱/۴۵، الفصل الثانى فى الاعيان النجسة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۱/۲۲۸، باب الانجاس، ط: سعيد كراچى.

## نجاست کی حالت میں مریض کے لئے نماز پڑھنا

''مریض کے لئے نجاست کی حالت میں نماز پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## نجاست کی شیشی

اگر نجاست اپنے معدن سے الگ ہو جائے تو خواہ وہ کسی چیز میں بند ہو نماز نہیں ہوگی، اگر کسی آدمی نے اس حالت میں نماز پڑھی کہ اس کے آستین یا جیب میں شراب، پیشاب یا کسی اور نجاست کی شیشی ہے، تو نماز نہیں ہوگی خواہ وہ بھری ہوئی ہو یا بھری ہوئی نہ ہو، کیونکہ وہ شراب، پیشاب، اور نجاست اپنے معدن یعنی پیدائش کی جگہ پر نہیں ہے۔(۱)

## نجاست والا کپڑا

☆......اگر کسی کپڑے میں ایک درہم کی مقدار سے زیادہ نجاست غلیظہ لگی ہوئی ہو یا ایک چوتھائی سے زیادہ نجاست خفیفہ لگی ہوئی ہو تو ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو پاک کپڑا پہن کر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

(۱) وفی النصاب رجل صلی وفی کمه قارورة فیها بول لا تجوز الصلاة سواء كانت ممتلئة او لم تكن لان هذا ليس فی مظانه ومعدنه، هندية: ۱/۶۲، الفصل الثانی فی طهارة ما يستر به العورة، الخ، ط: رشيديه كوئٹه، شامی: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، قوله وكلب ان شد فمه، ط: سعيد كراچی، او يعد حاملاله، الدر، شامی: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. البحر: ۱/۲۶۷، باب شروط الصلاة، (قوله هی طهارة بدنه من حدث وخبث و ثوبه ومكانه)، ط: سعيد كراچی.

(۲) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن وفوقه مبطل فيفرض، الدر المختار، شامی: ۱/۳۱۶، باب الانجاس، ط: سعيد كراچی.

(وعفی دون ربع) جميع بدن و (ثوب) ولو كبيرا هو المختار، شامی: ۱/۳۲۱، ايضا.

فاذا اصاب الثوب اكثر من قدر الدرهم يمنع جواز الصلاة كذا فی المحيط، هندية: ۱/۴۶، الفصل الثانی فی الاعيان النجسة، ط: رشيديه كوئٹه.

☆......اور اگر کسی کپڑے میں ایک درھم یا اس سے کم نجاست غلیظہ لگی ہو، یا ایک چوتھائی حصہ یا اس سے کم نجاست خفیفہ لگی ہو، تو اس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، کپڑے کو پاک کرنے کے بعد یا دوسرا پاک کپڑا پہن کر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

## نذر کی نماز

اگر نذر کی نماز مقررہ وقت پر ادا نہیں کی گئی تو وقت گذرنے کے بعد بھی ادا کرنا واجب ہے۔(۲)

## نسوار

نسوار بدبودار چیز ہے، اس کو مسجد میں لانا یا نماز کی حالت میں جیب میں رکھنا

---

(۱) ان كانت النجاسة قدر الدرهم تكره الصلاة معها اجماعا، وان كانت اقل وقد دخل فى الصلاة نظر ان كان فى الوقت سعة فالافضل ازالتها واستقبال الصلاة وان كانت تفوته الجماعة، فان كان يجد الماء ويجد جماعة آخرين فى موضع آخر فكذلك ايضا ليكون موديا للصلوٰة الجائزة بيقين وان كان فى آخر الوقت اولا يدرك الجماعة فى موضع آخر يمضى على صلاته ولا يقطعها، آه والظاهر ان الكراهة تحريمية لتجويزهم رفض الصلاة، لاجلها، ولا ترفض لاجل المكروه تنزيها، الخ، البحر: ۱/۲۲۸، باب الانجاس ، قوله وعفى قدر الدرهم ،الخ، ط: سعيد كراچى.

(۲) (قوله والنذر المطلق) اما المعين بوقت فيجب اداؤه فى وقته ان كان معلقا،وفى غير وقته يكون قضاء، شامى: ۲/۷۵، باب قضاء الفوائت، مطلب فى بطلان الوصية، بالختمات والتهاليل، ط: سعيد كراچى.

اذا قال لله على ان اصلى ركعتين اليوم فلم يصلهما قضاهما ، هندية: ۱/۱۱۵ ، الباب التاسع فى النوافل ومما يتصل بذلك مسائل، ط: رشيدية كوئٹه.

درست نہیں، البتہ نماز صحیح ہو جائے گی۔ (۱)

## نسیان

''ترتیب ساقط ہو جاتی ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## نشہ کی حالت میں اذان دینا

نشہ کی حالت میں اذان دینا مکروہ تحریمی ہے، اگر کسی نے نشہ کی حالت میں اذان دی ہے، تو اس صورت میں اذان دوبارہ دینا مستحب ہے۔ (۲)

## نظر

نماز میں کھڑے ہونے کی حالت میں اپنی نظر سجدے کی جگہ پر ہو، اور رکوع

---

(۱) الاول فیما تصان عنه المساجد یجب ان تصان عن ادخال الرائحة الکریهة لقوله علیه السلام من اکل الثوم والبصل والکراث فلا یقربن مسجدنا فان الملائکة تتاذی مما یتأذی منه بنو آدم متفق علیه، حلبی کبیر، ص: ۶۱۰، فصل فی احکام المسجد ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، (قوله واکل نحو ثوم) ای کبصل ونحوه مما له رائحة کریهة، للحدیث الصحیح فی النهی عن قربان آکل الثوم والبصل المسجد...... ویلحق بما نص علیه فی الحدیث کل ماله رائحة کریهة ماکولا او غیره الخ، شامی: ۱/ ۶۶۱، باب ما یفسد الصلاة مطلب فی الغرس فی المسجد، ط: سعید کراچی.

(۲) ویکره اذان الجنب ...... واذان المرأة والفاسق والسکران ...... وذکر الشارح ان اعادة اذان المرأة والسکران مستحبة، البحر الرائق: ۱/ ۲۶۳، - ۲۶۴، باب الاذان، ط: سعید کراچی.

ویکره اذان السکران ویستحب اعادته کذا فی التبیین. ،هندیة: ۱/ ۵۴،الباب الثانی فی الاذان وفیه فصلان. ط: رشیدیة کوئٹه.

ویکره اذان جنب ......وسکران...... ( وکذا ) یعاد ( اذان امرأة و مجنون و معتوه وسکران ،الدر المختار( قوله ویکره اذان جنب)...... ...... وظاهر ان الکراهة تحریمیة ، شامی: ۱/ ۳۹۲، باب الاذان ، مطلب فی الموذن اذا کان غیر محتسب، فی اذانه، ط: سعید کراچی.

میں قدم پر، سجدے میں ناک پر، بیٹھنے کی حالت میں دونوں رانوں پر، سلام کی حالت میں کندھوں پر ہو۔(۱)

## نظر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی قرأت کے وقت نظر سجدہ کی جگہ کی بجائے گود میں ہونا زیادہ مناسب ہے۔(۲)

## نفاس

☆...... بچے کی ولادت کے بعد عورت کے رحم سے جو خون نکلتا ہے اس کو ''نفاس'' کہا جاتا ہے، اوراس کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے اور کم سے کم مدت کی کوئی حد نہیں۔(۳)

---

(۱) ونظره الى موضع سجوده حال قيامه والى ظهر قدميه حال ركوعه والى ارنبة انفه حال سجوده والى حجره حال قعوده، الدر المختار، شامی: ۱/۴۷۷ ـ ۴۷۸، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۷۲، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع: ۱/۲۱۵، فصل فی بيان ما يستحب فی الصلاة وما يكره، ط: سعيد كراچی.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) النفاس: وهو دم يعقب الولادة...... اقل النفاس ما يوجد ولو ساعة، وعليه الفتویٰ، واكثره اربعون، هنديه: ۱/۳۷، الفصل الثانی فی النفاس، ط: رشيدية كوئٹه.

والنفاس ......دم...... (ويخرج) من رحم ...... عقيب ولد...... لا حد لاقله...... (واكثره اربعون يوما) كذا رواه الترمذی وغيره الدر المختار، شامی: ۱/۲۹۹، باب الحيض ،مطلب فی حكم وطء المستحاضة، ومن بذكره نجاسة، ط: سعيد كراچی.

واما النفاس فهو فی عرف الشرع اسم للدم الخارج من الرحم عقيب الولادة...... واما الكلام فی مقداره فاقله غير مقدر بلا خلاف...... واما اكثر النفاس فاربعون يوما عند اصحابنا بدائع: ۱/۴۱، فصل فی تفسير الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: سعيد كراچی.

☆......نفاس کے دوران نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، قرآن مجید کو ہاتھ لگانا، بیت اللہ کا طواف کرنا، ہمبستری کرنا ناجائز اور حرام ہے۔(۱)

☆......نفاس کے ایام کی نماز کی قضاء نہیں، البتہ روزے کی قضاء ہے لہٰذا اس حالت میں جتنے روزے نہیں رکھ سکی پاک ہونے کے بعد ان تمام روزوں کو رکھنا فرض ہے۔(۲)

☆......اگر بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن سے پہلے خون بند ہو جائے تو

---

(۱) الاحکام التی یشترک فیها الحیض والنفاس ثمانیة: منها ان یسقط عن الحائض والنفساء الصلاة فلا تقضی...... ومنها ان یحرم علیهما الصوم فتقضیا نه...... ومنها انه یحرم علیهما وعلی الجنب الدخول فی المسجد، سواء کان للجلوس او للعبور.......... ومنها حرمة الطواف لهما بالبیت وان طافتا خارج المسجد.......... ومنها حرمه قراءة القرآن لاتقرأ الحائض والنفساء والجنب شیئا من القرآن، والآیة وما دونها سواء فی التحریم علی الاصح، ...... ومنها حرمة مس المصحف لایجوز لهما وللجنب والمحدث مس المصحف الا بغلاف متجاف عنه...... ومنها حرمة الجماع...... ومنها وجوب الاغتسال عند الانقطاع الخ، هندیة: ۱/۳۸-۳۹، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/۲۹۹، باب الحیض، مطلب فی حکم وطء المستحاضة، ومن بذکره نجاسة، ط: سعید کراچی. بدائع: ۱/۴۴، فصل فی تفسیر الحیض والنفاس والاستحاضة. ط: سعید کراچی.

(۲) وهن لا یقضین الصلاة لان الحیض یتکرر فی کل شهر ثلاثة ایام الی العشرة فیجتمع علیها صلوات کثیرة فتحرج فی قضائها ولا حرج فی قضاء صیام ثلاثة ایام او عشرة ایام فی السنة، بدائع: ۱/۴۴، قبیل فصل فی التیمم، ط: سعید کراچی.شامی: ۱/۲۹۱، باب الحیض، مطلب لوافتی مفت بشئی من هذه الاقوال فی مواضع الضرورة، طلبا للتیسیر کان حسنا، ط: سعید کراچی،. وانظر الی الحاشیة السابقة، ایضا،کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۱۳۳، مبحث ما یحرم علی الحائض، ط: دار الفکر.

غسل کر کے نماز پڑھنا فرض ہوگا، اور اگر رمضان ہے تو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن سے پہلے خون بند ہوگیا تھا اور اس نے چالیس دن تک نماز ادا نہیں کی تو ان دنوں کا حساب کر کے فوت شدہ نمازوں کو ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......عورت کو نفاس کے دوران نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، لیکن تسبیح پڑھ سکتی ہے۔(۳)

☆......نفاس کی حالت میں جو نمازیں نہیں پڑھی گئی ہیں وہ معاف ہیں، ان کی قضاء نہیں ہے ہاں اگر نفاس سے کسی ایسے وقت میں فراغت حاصل ہوئی کہ اس میں تکبیر

---

(۱) اقل النفاس ما يوجد ولو ساعة وعليه الفتوىٰ واكثره اربعون، وان زاد الدم على الاربعين فالاربعون في المبتدأة والمعروفة في المعتادة نفاس، هندية: ۱/۳۷، الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية كوئٹه.

(واكثره اربعون يوما) ...... (والزائد) على اكثره (استحاضة) لو مبتدائة اما المعتادة فترد لعادتها الخ، الدر المختار، شامي: ۱/۳۰۰، باب الحيض، مطلب في حكم وطء المستحاضة، ومن بذكره نجاسة، ط: سعيد كراچي.

فاذا طهرت قبل الاربعين اغتسلت وصلت بناء على الظاهر، لان معاودة الدم موهوم فلا يترك المعلوم بالموهوم، بدائع: ۱/۴۱، فصل في تفسير الحيض والنفاس والاستحاضه، ط: سعيد كراچي.

وذكر شيخ الاسلام في مبسوطه اتفق اصحابنا على ان اقل النفاس ما يوجد فانها كما ولدت اذا رأت الدم ساعة ثم انقطع الدم عنها فانها تصوم وتصلى البحر: ۱/۲۱۹، باب الحيض( قوله ولا حد لاقله) ط: سعيد كراچي.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة. ورقم ۱ في الصفحة الماضية.

(۴) ويجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الاذان ونحو ذلک كذا في السراجية، هندية: ۱/۳۸، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس الخ، ط: ماجدية كوئٹه.

تحریمہ کہنے کی گنجائش ہے، تو اس وقت کی نماز کی قضاء پڑھنا لازم ہوگی، اور اگر وقت میں زیادہ گنجائش ہے تو اسی وقت اس نماز کو پڑھ لے۔(۱)

## نفاس آخری وقت میں آجائے

اگر کسی عورت کو آخر وقت میں نفاس آجائے، اور ابھی تک اس نے نماز نہیں پڑھی تو اس وقت کی نماز اس سے معاف ہے، اس کی قضاء اس پر لازم نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (فالسبب) هو (الجزء الاخير ولو ناقصا حتیٰ تجب علی مجنون و مغمی علیه افاقا، وحائض ونفساء طهرتا، الدر المختار، (قوله طهرتا) ای ولو كان الباقی من الوقت مقدار ما يسع التحريمة اذا كان الانقطاع علی العشرة او الاربعين، فان كان اقل والباقی قدر الغسل مع مقدماته كالاستقاء وخلع الثوب والتستر عن الاعين والتحريمة فعليهما القضاء والا فلا، شامی: ۱/۳۵۲-۳۵۷، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال، ط: سعيد كراچی، و: ۱/۲۹۵، باب الحيض الا ان الحائض والنفساء اذا زال عذرهما بانقطاع الحيض والنفاس فان كان ذلک الانقطاع لاكثر المدة المحددة لكل منهما وجب عليهما قضاء الفرض ان بقی من الوقت ما يسع التحريمة فقط، كغير هما، وان كان الانقطاع لاقل المدة لايجب عليهما القضاء الا اذا بقی من الوقت مايسع الغسل والتحريمة، كتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۴۸۹، الاعذار التی تسقط بها الصلاة رأسه، ط: دار الفكر بيروت، شامی: ۱/۲۹۷، باب الحيض، ط: سعيد كراچی، مجمع الانهر: ۱/۵۳، باب الحيض، ط: مصر، تبيين الحقائق: ۱/۱۷۰، باب الحيض، ط: سعيد كراچی.

(۲) (قوله ولو شرعت تطوعا فيهما) ای فی الصلاة والصوم اما الفرض ففی الصوم تقضيه دون الصلاة وان مضی من الوقت ما يمكنها اداؤها فيه لان العبرة عندنا لآ خر الوقت كما فی المنبع، شامی: ۱/۲۹۱، باب الحيض، ط: سعيد كراچی.

ثم المعتبر آخر الوقت عندنا فاذا حاضت فی آخر الوقت سقطت وان طهرت فيه وجبت، مجمع الانهر: ۱/۵۳، باب الحيض، ط: مصر، وحكمه كالحيض فی كل شئی الا فی سبعة، الدر المختار، شامی: ۱/۲۹۹، باب الحيض، ط: سعيد كراچی.

## نفاس آخری وقت میں آیا

اگر آخری وقت میں بچے کی ولادت کے بعد نفاس کا سلسلہ شروع ہوا، اور اس نے ابھی تک وہ نماز نہیں پڑھی تو وہ نماز معاف ہے، نفاس کے پاک ہونے کے بعد اس نماز کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۱)

## نفاس سے پاک ہو جائے

اگر نفاس والی عورت تراویح کے وقت پاک ہو جائے تو اس عورت کے لئے بھی غسل کر کے عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر چہ اس نے دن میں روزہ نہیں رکھا ہے۔(۲)

## نفاس سے پاک ہوئی

☆......اگر نفاس والی عورت نفاس سے چالیس دن پورا کر کے پاک ہوئی، اور اس وقت پاک ہونے کے بعد صرف تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار وقت باقی تھا تو وہ نماز فرض ہو جائے گی، اور وہ نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔

---

(۱). انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) وھی سنة الوقت لا سنة الصوم فی الاصح فمن صار اھلاللصلاة فی آخر الیوم یسن له التراویح کالحائض اذا طھرت والمسافر، والمریض المفطر، مراقی الفلاح، (قوله والمسافر والمریض) لا یحسن عطفھما علی الحائض لانھا اھل لھا قبل آخر الیوم وعبارته فی الشرح اولی حیث قال: والاصح انھا سنة الوقت لقوله صلی الله علیه وسلم " سننت لکم قیام لیله حتیٰ ان المریض المفطر والمسافر والحائض والنفساء اذا طھرتا والکافر اذا اسلم فی آخر الیوم تسن لھم التراویح فکیف یعذر المقیم الصحیح الصائم ترکھا الخ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۱۲، قبیل باب الصلاة فی الکعبة، ط: قدیمی کراچی.

اور اگر پاک ہونے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار وقت باقی نہیں تھا تو وہ نماز فرض نہیں ہوگی، اس کے بعد سے نماز کا جو وقت آرہا ہے اس وقت سے نماز فرض ہوگی۔(۱)

☆......اور اگر نفاس سے چالیس دن سے پہلے پاک ہوگی، تو اگر غسل سے فارغ ہونے کے بعد صرف تکبیر "اللّٰہ اکبر" کہنے کی مقدار وقت باقی رہے گا تو وہ نماز فرض ہو جائے گی، اور وہ نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

## نفل پڑھنے کا طریقہ

نفل نمازوں کے پڑھنے کا بھی وہی طریقہ ہے جو فرض نماز پڑھنے کا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ فرض نماز کی صرف دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنے کا حکم ہے، تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے دوسری سورت نہ پڑھے، نوافل اور سنتوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

دوسرا فرق یہ ہے کہ نوافل اور سنتوں کی سب رکعتوں میں جو سورتیں پڑھی جاتی

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ا فی الصفحةرقم ۱۳ السابقة.

(۲) انظر الی االحاشیة السابقة.

(۳) (وضم) اقصر (سورة) کالکوثر او ما قام مقامها...... (فی الاولیین من الفرض) ...... (و) فی (جمیع) رکعات (النفل) لان کل شفع منه صلاة (و) کل (الوتر) احتیا طا، الدر المختار، شامی: ۱/ ۴۵۸ ـ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها، ط:سعید کراچی. تبیین الحقائق: ۱/ ۴۳۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/ ۷۱، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه.فتح القدیر: ۱/ ۳۹۵، ط:رشیدیة کوئٹه. شامی: ۲/ ۲۸ ـ ۲۹، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الحاجة، ط: سعید کراچی.

ہیں ان سب کا برابر نہ ہونا سنت کے خلاف نہیں۔(۱)

## نفل پڑھنے والا امام

☆......نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے فرض پڑھنے والے مقتدی کی اقتداء درست نہیں، البتہ نفل پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے۔(۲)

☆......نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے درست نہیں کیونکہ نذر کی نماز واجب ہے، اورواجب پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے جائز نہیں۔(۳)

---

(۱) وفی الدراية: واطالة الركعة الثانية على الاولىٰ بثلاث آيات فصاعدا فى الفرائض مكروه، وفى السنن والنوافل لا يكره لان امرها سهل، تبيين الحقائق: ۱/۳۳۵، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.

واستظهر فى النفل عدم الكراهة مطلقا، الدر المختار، (قوله مطلقا) ......اطلق فى جامع المحبوبى عدم كراهة اطالة الاولىٰ على الثانية فى السنن والنوافل ، لان امرها سهل، واختاره ابو اليسر ومشى عليه فى خزانة الفتاوىٰ، فكان الظاهر عدم الكراهة الخ، شامى: ۱/۵۴۳، فصل فى القراءة، مطلب السنة تكون سنة عين و سنة كفاية، ط: سعيد كراچى.

(۲) (ولا مفترض بمتنفل و بمفترض فرضا آخر) لان اتحاد الصلاتين شرط عند نا، شامى: ۱/۵۷۹، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية، ط: سعيد كراچى. تبيين الحقائق: ۱/۳۶۰، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۸۶، الفصل الثالث فى بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيديه كوئٹه.

(وصح اقتداء......( ومتنفل بمفترض فى غير التراويح) ، شامى: ۱/۵۹۰، باب الامامة، مطلب القياس بعد عصر الاربعمائة منقطع ، ط: سعيد كراچى.هندية: ۱/۸۵، الفصل الثالث فى بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (و) لا (ناذر) بمتنفل، ولا بمفترض ، شامى: ۱/۵۸۰، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبى،ط: سعيد كراچى، البحر: ۱/۳۶۱، باب الامامة، (قوله ومفترض بمتنفل وبمفترض آخر،ط: سعيد كراچى.

## نفل پڑھنے والے کی اقتداء

☆...... نفل پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے۔(۱)

☆...... نفل پڑھنے والے کی اقتداء واجب پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے، البتہ فرض یا واجب پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے جائز نہیں،(۲) حاصل یہ ہے کہ جب مقتدی امام سے کم یا برابر ہوگا تو اقتداء درست ہو جائے گی۔(۳)

## نفل شروع کر کے فاسد کر دی

اگر نفل نماز شروع کرنے کے بعد فاسد کر دی، تو صرف دو رکعت کی قضاء واجب ہوگی، اگرچہ دو رکعت سے زیادہ نماز پڑھنے کی نیت کی ہو، اس لئے کہ نفل نماز کی ہر دو رکعت الگ نماز کے حکم میں ہے، مثلاً اگر چار رکعت نفل نماز پڑھنے کی نیت سے نماز شروع کر دی، اور نماز فاسد ہوگئی تو صرف دو رکعت کی قضاء لازم ہوگی چار رکعت کی نہیں، اور اگر دو رکعت نفل نماز کی نیت کی اور نماز فاسد ہوگئی، تو بھی دو رکعت کی قضاء لازم

---

(۱) [فروع] صح اقتداء متنفل بمتنفل، الدر المختار، شامی: ۱/ ۵۹۱، باب الامامة، قبل مطلب المواضع التی تفسد صلاة الامام دون المؤتم، ط: سعید کراچی۔

(۲) (قوله ومتنفل بمفترض) ای لایفسد اقتداء متنفل بمفترض لانه بناء الضعیف علی القوی ...... واشار الی ان اقتداء المتنفل بمثله جائز، الخ، البحر: ۱/ ۳۶۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۸۵، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط: رشیدیة کوئٹه، شامی: ۱/ ۵۷۹، باب الامامة، مطلب فی الکلام علی الصف الاول، ط: سعید کراچی.

(۳) والاصل فی هذه المسائل ان حال الامام ان کان مثل حال المقتدی او فوقه جازت صلاة الکل وان کان دون حال المقتدی صحت صلاة الامام ولا تصح صلاة المقتدی هکذا فی المحیط، هندیة: ۱/ ۸۶، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط: رشیدیة کوئٹه.

ہوگی۔(۱)

## نفل شروع کرنا صحیح نہ ہو

اگر کسی وجہ سے نفل نماز شروع کرنا صحیح نہ ہو، اور اس نے شروع کر دی، تو اس کو پورا کرنا ضروری نہیں، اور اگر فاسد ہو جائے گی تو قضاء لازم نہیں ہوگی، مثلاً کوئی مرد کسی عورت کی اقتداء میں نفل نماز شروع کرے، تو یہ شروع کرنا ہی صحیح نہیں، اس لئے اس کو پورا کرنا اور فاسد ہونے کی صورت میں قضاء کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

## نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے

☆......نفل نماز شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے، اگر کسی نے نفل نماز

---

(۱) قوله: (وقضى ركعتين لو نوى اربعا وافسده بعد القعود الاول او قبله) يعنى فيلزمه الشفع الثانى ان افسده بعد القعود الاول والشروع فى الثانى، والشفع الأول فقط ان افسده قبل القعود بناء على انه لا يلزمه بتحريمة النفل اكثر من الركعتين وان نوى اكثر منهما، وهو ظاهر الرواية عن اصحابنا، البحر الرائق: ۲/ ۵۸، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى. تبيين الحقائق: ۱/ ۴۳۴، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/ ۳۹۲، باب النوافل، فصل فى القراءة، وفى نسخة: ۱/ ۴۷۳، ط: رشيدية كوئته. شامى: ۲/ ۳۱ - ۳۲، باب الوتر والنوافل، مطلب فى صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچى.

(۲) (ولزم نفل شرع فيه) بتكبيرة الاحرام او بقيام الثالثة شروعا صحيحا (قصدا) الا اذا شرع متنفلا خلف مفترض ثم قطعه واقتدى ناويا ذلك الفرض بعد تذكره، او تطوعا آخر او فى صلاة ظان، او امى او امرأة، او محدث وافسده فى الحال، الدر المختار، (قوله شروعا صحيحا) احتراز به عن اقتدائه متنفلا بنحو أمى او امرأة كما يأتى، وقوله قصدا احترز به عما لو ظن ان عليه فرضا ثم تذكر خلافه كما ياتى (قوله الا اذا شرع الخ) اى فلا يلزمه قضاء ما قطعه، ووجهه كما فى البدائع، انه ما التزم إلا اداء هذه الصلاة مع الامام، وقد اداها، شامى: ۲/ ۲۹ - ۳۰، باب الوتر والنوافل، مطلب فى صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچى. البحر: ۲/ ۵۷، باب الوتر والنوافل، (قوله ولزم النفل بالشروع ولو عند الغروب والطلوع،) ط: سعيد كراچى. النهر الفائق: ۱/ ۳۰۰، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

شروع کرنے کے بعد کسی وجہ سے توڑ دی، تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اگر وقت کے اندر اندر دوبارہ نہیں پڑھی، تو وقت کے بعد بھی پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

☆...... نفل نماز نیت باندھ کر شروع کرنے سے پہلے تو نفل ہے، پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں کا اختیار ہے، پڑھنے کی صورت میں ثواب ملے گا اور نہ پڑھنے کی صورت میں گناہ نہیں ہوگا۔

باقی نفل نماز کی نیت باندھ کر شروع کر دینے کے بعد واجب ہو جاتی ہے، اگر چہ وہ کسی مکروہ وقت میں شروع کی گئی ہے، اور شروع کرنے سے واجب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس نماز کو پورا کرنا ضروری ہے، اگر کسی وجہ سے وہ نماز فاسد ہوگئی یا اس میں کراہت تحریمی آگئی، تو اس کی قضاء پڑھنا لازم ہوگا، بشرطیکہ وہ نماز قصداً شروع کی گئی ہو، اور اس کا شروع کرنا صحیح ہو، اور اگر نفل نماز قصداً شروع نہیں کی گئی تو اس کو پورا کرنا ضروری نہیں ہوگا، مثلاً کسی نے فرض نماز پڑھ لی، اور اس کو یاد نہیں ہے، اور اس نے یہ خیال کر کے کہ میں نے ابھی فرض نماز نہیں پڑھی، فرض نماز کی نیت سے نماز شروع کر دی، اس کے بعد اس کو یاد آیا کہ اس نے فرض نماز پڑھ لی ہے تو اس کی یہ نماز نفل ہو جائے گی، اور اس

---

(۱) (ولزم نفل شرع فيه) بتكبيرة الاحرام او بقيام الثالثة شروعا، صحيحا (قصدا) الدر المختار (قوله ولزم نفل الخ) اى لزم المضى فيه، حتىٰ اذا افسده لزم قضاؤه اى قضاء ركعتين وان نوى اكثر على مايأتى الخ، شامى: ۲/ ۲۹، باب الوتر والنوافل، مطلب فى صلاة الحاجة، ،ط: سعيد كراچى. البحر: ۲/ ۵۶، باب الوتر والنوافل، قوله ولزم النفل بالشروع ولو عند الغروب والطلوع، ط: سعيد كراچى. النهر الفائق: ۱/ ۳۰۰، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان. حلبى كبير، ص: ۳۹۲، فصل فى النوافل، فروع لو ترك، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، فتح القدير: ۱/ ۳۹۶، باب النوافل فصل فى القراءة، ط: رشيدية كوئٹه.

کو پورا کرنا ضروری نہیں ہوگا، اگر یہ نماز فاسد ہو جائے گی تو قضاء پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

☆......اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد سہواً (بھول سے) کھڑا ہو جائے اور مزید دو رکعت پڑھ لے تو اس کی یہ دو رکعت نفل ہو جائیں گی، چونکہ ان دونوں رکعتوں کو قصداً شروع نہیں کیا گیا، اس لئے ان دونوں رکعتوں کو پورا کرنا بھی ضروری نہیں، اور یہ دونوں رکعت فاسد ہونے کی صورت میں قضاء بھی ضروری نہیں۔ (۲)

☆......اور اگر نفل شروع کرنا صحیح نہ ہو، تو شروع کرنے کے بعد پورا کرنا، اور فاسد ہونے کی صورت میں اس کی قضاء کرنا لازم نہیں ہوگا، مثلاً کوئی مرد کسی عورت کی اقتداء میں نفل نماز شروع کردے، تو اس کا یہ شروع کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ (۳)

---

(۱) (ولزم نفل شرع فيه، بتكبيرة الاحرام او بقيام الثالثة، شروعا صحيحا(قصدا) ...... (ولو عند غروب وطلوع واستواء) على الظاهر (فان افسده حرم)...... لقوله تعالىٰ ولا تبطلوا اعمالكم ،( الا بعذر ووجب قضاء ه) (قوله يعني وافسده في الحال)......قال في المنح: واحترز بقوله قصدا عن الشروع ظنا ، كما اذا ظن انه لم يصل فرضا فشرع فيه ،فتذكر انه قد صلاه صار ما شرع فيه نفلا لا يجب اتمامه حتىٰ لو نقضه لا يجب القضاء، شامي: ۲/ ۲۹ - ۳۰، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وان قعد في الرابعة ثم قام عاد( وسلم وان سجد للخامسة سلموا وضم اليها سادسة لتصير الركعتان نفلا) ، والضم هنا آكد ، ولا عهدة لو قطع ...... وقال في الرد: (قوله ولا عهدة لو قطع ) اى لا يلزمه القضاء لو لم يضم وسلم لانه لم يشرع به مقصودا، شامي: ۲/ ۸۷، باب سجدة السهو، ط: سعيد كراچي. ،البحر الرائق: ۲/ ۱۰۳ ، باب سجدة السهو، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۴۴۶ : ۴۴۸، باب سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) (لزم النفل بالشروع ولو عند الغروب والطلوع) ...... اطلق الشروع فالصرف الى الصحيح فلو لم يكن صحيحا لا قضاء عليه كما لو شرع في صلاة امي متطوعا او في صلاة امرأة او جنب او محدث كما في البدائع، البحر الرائق: ۲/ ۵٦ - ۵۷، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.، شامي: ۲/ ۲۹ ، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ۱/ ۳۰۰، ط: دار الكتب العلميه بيروت. لبنان.

## نفل قصداً شروع نہیں کی

☆......اگر نفل نماز قصداً شروع نہیں کی گئی تو اس کو پورا کرنا ضروری نہیں ہے، مثلاً کسی نے فرض نماز پڑھ لی اور اس کو یاد نہیں ہے، اور اس نے یہ خیال کر کے کہ میں نے ابھی فرض نماز نہیں پڑھی ہے، فرض کی نیت سے نماز شروع کر دی، اس کے بعد اس کو یاد آیا کہ اس نے فرض نماز پڑھ لی ہے، تو اس کی یہ نماز نفل ہو جائے گی، اور اس کو پورا کرنا ضروری نہیں ہوگا، اگر یہ نماز فاسد ہو جائے گی تو قضاء پڑھنا بھی لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا اور مزید دو رکعت پڑھ لی تو اس کی یہ دو رکعت نفل ہو جائیں گی، چونکہ ان دونوں رکعتوں کو قصداً شروع نہیں کیا گیا، اس لئے ان دونوں رکعتوں کو پورا کرنا لازم نہیں تھا، اور اگر یہ دونوں رکعت فاسد ہو جائیں گی تو قضاء پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

## نفل کی بعض رکعتوں میں قرأت نہیں کی

اگر کسی شخص نے چار رکعت نفل نماز کی نیت کی، اور ہر شفع کی ایک ایک رکعت میں قرأت کی، اور ایک ایک میں قرأت نہیں کی، یا پہلے شفع کی ایک رکعت میں اور دوسرے

---

(۱)( ولزم نفل شرع فیہ) ...... (قصدا) ( قولہ یعنی وافسدہ فی الحال)...... قال فی المنح: واحترز بقولہ قصدا عن الشروع ظنا ، کما اذا ظن انہ لم یصل فرضا فشرع فیہ فتذکر انہ قد صلاہ صار ما شرع فیہ نفلا لا یجب اتمامہ حتیٰ لو نقضہ لا یجب القضاء، شامی: ۲/ ۲۹۔ ۳۰، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاۃ الحاجۃ، ط: سعید کراچی.

(۲) ( وان قعد فی الرابعۃ ثم قام عادو سلم وان سجد للخامسۃ سلموا وضم الیھا سادسۃ لتصیر الرکعتان لہ نفلا) والضم ھنا آکد ، ولا عھدۃ لو قطع ......... الدر المختار (قولہ ولا عھدۃ لوقطع) ای لا یلزمہ القضاء لو لم یضم وسلم ، لانہ لم یشرع بہ مقصودا، شامی: ۲/ ۸۷، باب سجدۃ السھو، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴ ، باب سجود السھو، ط: سعید کراچی، فتح القدیر: ۱/ ۴۴۶۔ ۴۴۸،باب سجود السھو، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

شفع کی دونوں رکعتوں میں قرأت نہیں کی، توان دونوں صورتوں میں چار رکعت کی قضاء لازم ہوگی، اس لئے کہ ان دونوں صورتوں میں پہلے شفع کی تکبیر تحریمہ فاسد نہیں ہوئی، لہذا دوسرے شفع کی بناء اس پر صحیح ہوئی، اور فساد دونوں شفعوں میں آیا ہے، اس لئے چار رکعت کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

نوٹ: نماز کی ہر دو رکعت کو ایک ''شفع'' کہتے ہیں۔(۲)

## نفل کی رکعت

نوافل دن میں اور رات میں چار رکعت تک ایک ہی سلام سے پڑھنا افضل ہے، مگر ہر دو رکعت کے بعد بیٹھ کر ''التحیات'' پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

(۱) (ولو قرأ فی احدی الاولیین واحدی الاخریین علی قول ابی یوسف رحمه الله قضاء الاربع وكذا عند ابی حنيفة رحمه الله ) لان التحريمة باقية...... ( ولو قرأ فی احدی الاولیین لا غير قضی اربعا عندهما)، هداية. فتح القدير: ۱/ ۳۹۹، ط: رشيديه كوئٹه، البحر الرائق: ۲/ ۲۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی، شامی: ۲/ ۳۴، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل الستة عشرية، ط: سعيد كراچی.

(۲) والقراءة فرض فی كل ركعات النفل لان كل شفع منه صلاة علی حدة، مراقی الفلاح، حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۲۶، باب شروط الصلاة واركانها، ط: قديمی كراچی. البحر: ۲/ ۵۶، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی.

(۳) ( ثم الافضل فی صلاة الليل والنهار) من التطوع المطلق من حيث الكيفية كصلوة الضحی والتهجد ونحوهما( اربع ركعات بتحريمة واحدة) وسلام واحد( عنده ) ای عند ابی حنيفة رحمه الله ( وقالا) ای ابو يوسف و محمد الافضل ( فی ) صلاة ( الليل ركعتان) بتحريمة وقال الشافعی الافضل فی الليل والنهار ركعتان ، بتسليمة واحدة، الخ...... بل المعارضة فی الافضلية ثابتة والترجيح لمرجح وهو فی الاربع لانه اشق علی النفس بسبب طول تقييدها فی مقام الخدمة ، وقد قال عليه الصلاة والسلام انما اجرک علی قد رنصبک فترجح ان الاربع افضل ، حلبی كبير، ۳۹۰-۳۹۱، فصل فی النوافل، فروع لو ترک، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامی: ۲/ ۱۵-۱۶ ، باب الوتر والنوافل، مطلب فی لفظة ثمان، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/ ۵۴، باب الوتر والنوافل، قوله والافضل فيهما الرباع، حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۹۳، فصل فی بيان النوافل، ط: قديمی كراچی.

## نفل کی قدر قیامت میں ہوگی

احادیث میں پانچ وقت کی فرض نمازوں سے پہلے یا بعد جن سنن اورنوافل کا ذکر آتا ہے، یہ بہت اہم ہیں، ان کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ قیامت کے دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ فرائض کی کمی کو سنن اورنوافل سے پورا کریں گے۔ اس لئے ان کا اہتمام کرنا چاہیئے تاکہ ضرورت کے وقت کام آئیں اورمحتاج نہ ہونا پڑے۔(۱)

## نفل کی قرأت

☆......نفل نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری سورت یا کم سے کم کسی سورت کی تین آیتیں پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت نہیں پڑھی تو سہوسجدہ لازم ہوگا، اور اگر سہوسجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا چاہیئے۔(۲)

---

(۱) وعن ابی هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلوته فان صلحت فقد أفلح وأنجح وان فسدت فقد خاب و خسر، فان انتقص من فريضته شئى قال الرب تبارک و تعالیٰ انظروا هل لعبدی من تطوع فيكمل بها ما انتقص، من الفريضة، ثم يكون سائر عمله كذلک، وفی رواية ثم الزكوة مثل ذلک، ثو تؤخذ الاعمال على حسب ذلک، رواه ابو داؤد ورواه احمد عن رجل، مشكوة المصابيح، ص: ۱۱۷، باب التطوع ،الفصل الثانی ، ط: قديمی كراچی.

" قال عليه السلام فی سنة الفجر صلوهما ولو طردتكم الخيل وقال فی الاخریٰ من ترک الاربع قبل الظهر لم تنله شفاعتی وقيل هذا فی الجميع لانه عليه السلام واظب عليها عند اداء المكتوبات بجماعة ولا سنة دون المواظبة والاولیٰ ان لا يتركها فی الاحوال كلها لكونها مكملات للفرائض، الا اذا خاف فوت الوقت،هداية. فتح القدير: ۱/۴۱۸ ـ ۴۱۹، باب ادراک الفريضة،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ( وضم ) اقصر ( سورة ) كالكوثر او ما قام مقامها، وهو ثلاث آيات قصار ...... ( فی الاولیین من الفرض وجميع) ركعات ( النفل و ) كل ( الوتر) احتياطا ، شامی: ۱/۴۵۸ ـ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم، ط: سعيد كراچی. تبيين الحقائق: ۱/۴۳۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی. عالمگيری: ۱/۷۱، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة،

☆......دن کی نفل اور سنتوں میں قرأت آہستہ ہی پڑھنی چاہئے، البتہ رات کی نفل اور سنتوں میں آہستہ اور بلند آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے۔(۱)

## نفل کی قضاء

نفل نماز کی قضاء نہیں ہے، ہاں اگر شروع کرنے کے بعد فاسد کردی تو اس کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، اگر وقت کے اندر ادا کردی تو بہتر ورنہ وقت کے بعد بھی ادا کرنا لازم ہے۔(۲)

## نفل کی نیت سے اقتداء کرنا

اگر امام فرض نماز پڑھا رہا ہے اور کوئی شخص نفل کی نیت سے اقتداء کر کے جماعت میں شامل ہوا ہے تو اقتداء صحیح ہے، کیونکہ نفل نماز فرض کی مغائر نہیں البتہ فجر اور عصر میں امام کے پیچھے نفل کی نیت سے شامل ہونا جائز نہیں۔(۳)

---

= ط: رشيدية كوئته.

(ومنها) قراءة الفاتحة والسورة...... وان تركها في الاخريين لا يجب ان كان في الفرض وان كان في النفل او الوتر وجب عليه كذا في البحر الرائق، هندية: ۱/۱۲۶، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئته.

(۱) وفي التطوع بالنهار يخافت وفي الليل يتخير، فتح القدير: ۱/۲۸۵، باب القراءة، ط: رشيديه كوئته. شامي: ۱/۵۳۳، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ولزم نفل شرع فيه) ............ (قوله ولزم نفل الخ)...... اى لزم المضي فيه، حتىٰ اذا افسده لزم قضاءً اى قضاء ركعتين، شامي: ۲/۲۹، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۳۹۲، ط: رشيديه كوئته. البحر الرائق: ۲/۵۶، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۳) ويصلي المتنفل خلف المفترض كذا في الهداية، عالمگيري: ۱/۸۵، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئته، شامي: ۱/۵۹۰، باب الامامة، مطلب القياس بعد

## نفل کی ہر رکعت میں سورت ملانا ضروری ہے

نفل کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملانا ضروری ہے، اگر کسی ایک رکعت میں بھی سورت نہیں ملائی گئی تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

## نفل کے درمیان میں بیٹھنا

اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھ رہا ہے، درمیان میں تھک جانے کی وجہ سے لاٹھی یا دیوار پر ٹیک لگا کر نماز پوری کرے یا بیٹھ کر نماز پوری کرے تو جائز ہے، عذر کی وجہ سے مکروہ نہیں ہوگا، اور اگر عذر کے بغیر بیٹھے گا تو مکروہ ہوگا، دونوں صورتوں میں نماز ہو جائے گی، کیونکہ نفل پڑھنے والا بلا کراہت ہر حال میں بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، جب

---

= عصر الخ، ط: سعید کراچی.

(وکره نفل) قصدا...... (بعد صلاة فجرو) صلاة (عصر)، شامی: ۱/ ۳۷۴-۳۷۵، کتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعید کراچی. هندية: ۱/ ۵۲-۵۳، الفصل الثالث فی بيان الاوقات التی لا تجوز فيها الصلاة، ط: رشيديه کوئٹه. فتح القدير: ۱/ ۲۰۶، فصل فی الاوقات التی تكره فيها الصلاة، ط: رشيديه کوئٹه.

(وان صلى ثلاثا منها) ای الرباعية (اتم) منفردا (ثم اقتدى) بالامام (متنفلا ويدرک) بذلک (فضيلة الجماعة) حاوی (الا فی العصر) فلا يقتدی لكراهة النفل بعده (والشارع فی نفل لا يقطع مطلقا) ويتمه رکعتين الخ، الدر المختار، شامی: ۲/ ۵۲-۵۳، باب ادراک الفريضة، ط: سعید کراچی.

(۱) (وضم) اقصر (سورة) كالكوثر او ما قام مقامها) وهو ثلاث آيات قصار...... (فی الاولیین، من الفرض وجميع) رکعات (النفل و) كل (الوتر) احتياطا، شامی: ۱/ ۴۵۸-۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع الخ، ط: سعید کراچی، تبيين الحقائق: ۱/ ۴۳۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی. هندية: ۱/ ۷۱، ط: رشيديه کوئٹه.، فتح القدير: ۱/ ۳۹۵، باب النوافل، فصل فی القراءة، ط: رشيدية کوئٹه.

ولا يجب السجود الا بترک واجب الخ، هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيدية کوئٹه.

شروع سے نفل نماز بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے تو تھک جانے پر درمیان میں بھی بیٹھ سکتا ہے۔(۱)

## نفل مکروہ وقت میں شروع کرنے کا حکم

مکروہ وقت میں نفل شروع کرنے سے واجب ہوجاتی ہے، مگر اس وقت نفل نماز کا توڑنا واجب ہے، دوسرے وقت میں قضاء پڑھے، اگر اس وقت نماز نہ توڑی بلکہ پوری کرلی تو گناہ ہوگا، مگر واجب ادا ہو جائے گا، قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ( ويتنفل مع قدرته على القيام قاعدا) لامضطجعا الا بعذر ( ابتداء و) كذا ( بناء) بعد الشروع بلا كراهة ، الدر المختار ، ( قوله وكذا بناء الخ) ...... قال في الخزائن: ومعنى البناء ان يشرع قائما ثم يقعد في الاولىٰ او الثانية بلا عذر استحسانا خلافا لهما، وهل يكره عنده، الاصح لا، واما القعود في الشفع الثاني فينبغي جوازه اتفاقا ، شامي: ۳۶/۲، باب الوتر والنوافل ، مبحث المسائل الستة عشرية، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۴۰۰/۱، باب النوافل، فصل في القراء ة، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲۲/۲ ، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(يجوز النفل ) انما عبر به ليشمل السنن المؤكدة وغيرها فتصح اذا صلاها ( قاعدا مع القدرة على القيام ) وقد حكى فيه اجماع العلماء ، وعلى غير المعتمد يقال الاسنة الفجر لماقيل بوجوبها وقوة تأكدها، الخ، مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۴۰۲ - ۴۰۳، فصل في صلاة النفل جالسا ،و في الصلاة على الدابة وصلاة الماشي، ط: قديمي كراچي.

(وجاز اتمامه ) اى اتمام القادر نفله( قاعدا) سواء كان في الاولىٰ او الثانية ( بعد افتتاحه قائما) عند ابي حنيفة رحمه الله لان القيام ليس ركنا في النفل فجاز تركه الخ، مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۴۰۴، فصل في صلاة النفل جالسا الخ، ط: قديمي كراچي.

(۲) ( ولزم نفل شرع فيه) بتكبيرة الاحرام او بقيام الثالثة شروعا صحيحا( قصدا) ........... ولو عند غروب و طلوع واستواء) على الظاهر ( فان افسده حرم) لقوله تعالىٰ ولا تبطلوا اعمالكم ( الا بعذر ووجب قضاؤه) الدر المختار مع الرد: ۲۹/۲ - ۳۱، ( قوله الا بعذر ) استثناء من قوله حرم: اى انه عند العذر لا يحرم افساده، بل قد يباح وقد يستحب كما قدمه في آخر مكروهات الصلاة، ومن العذرما اذاكان شروعه في وقت مكروه، ففي البدائع: الافضل عندنا ان يقطعها وان اتم فقد اساء ولا قضاء عليه لانه اداها كما وجبت فاذا قطعها لزمه القضاء آه، قال في البحر: وينبغي ان يكون القطع واجبا خروجا عن المكروه تحريما، وليس بابطال للعمل ، لانه ابطال ليؤديه على وجه اكمل فلايعد ابطالا، شامي: ۳۰/۲ - ۳۱، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۵۷/۲، باب الوتر والنوافل ، قوله ولزم النفل بالشروع، الخ، ط: سعيد كراچي. هندية: ۵۲/۱ ، الفصل الثالث في بيان الاوقات التي لا تجوز فيها الصلوة وتكره فيها ، ط: رشيدية كوئٹه.

## نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا

نفل نماز جیسا کہ شروع میں بیٹھ کر پڑھنے کا اختیار ہوتا ہے ویسا ہی کھڑے ہو کر نفل نماز شروع کرنے کے بعد نماز کے درمیان میں بیٹھ جانے کا اختیار بھی ہوتا ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔(۱)

## نفل نماز شروع کر کے فاسد کر دی

نفل نماز شروع کرنے سے پہلے تو نفل ہے لیکن شروع کرنے کے بعد اس کو پورا کرنا واجب ہے، اس لئے اگر کسی نے نفل نماز شروع کرنے کے بعد فاسد کر دی، تو اس کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، اگر اسی وقت کے اندر اندر ادا کر دی تو بہتر ورنہ وقت گذرنے کے بعد بھی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

---

(۱) (ویتنفل مع قدرته على القيام قاعدا) لامضطجعا الا بعذر (ابتداء و) كذا (بناء) بعد الشروع بلا كراهة، الدر المختار، (قوله و كذا بناء الخ) ...... قال في الخزائن: ومعنى البناء ان يشرع قائما ثم يقعد في الاولىٰ او الثانية بلا عذر استحسانا خلافا لهما، وهل يكره عنده، الاصح لا، واما القعود في الشفع الثاني فينبغي جوازه اتفاقا، شامي: ۳۶/۲، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل الستة عشرية، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۴۰۰/۱، باب النوافل،فصل في القراءة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۶۲/۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(يجوز النفل) انما عبر به ليشمل السنن المؤكدة وغيرها فتصح اذا صلاها (قاعدا مع القدرة على القيام) وقد حكى فيه اجماع العلماء، وعلى غير المعتمد يقال الاسنة الفجر لماقيل بوجوبها وقوة تأكدها، الخ، مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۴۰۲-۴۰۳، فصل في صلاة النفل جالسا ،و في الصلاة على الدابة وصلاة الماشي، ط: قديمي كراچي.

(وجاز اتمامه) اى اتمام القادر نفله( قاعدا) سواء كان في الاولىٰ او الثانية (بعد افتتاحه قائما) عند ابي حنيفة رحمه الله لان القيام ليس ركنا في النفل فجاز تركه الخ، مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۴۰۴، فصل في صلاة النفل جالسا الخ، ط: قديمي كراچي.

(۲) (ولزم نفل شرع فيه) ...... وقال في الرد: اى لزم المضي فيه حتىٰ اذا افسده لزم قضاءه، شامي: ۲۹/۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۳۹۶/۱، باب النوافل، فصل في القراءة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۵۶/۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

## نفل نماز میں قرأت کیسے پڑھے

جو نفل نمازیں دن میں پڑھی جائیں ان میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے اور جو نفلیں رات کو پڑھی جائیں ان میں بلند آواز سے یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے۔(۱)

## نفل نماز میں قرأت نہیں کی

چار رکعات والی نماز میں قرأت نہ کرنے کی چھ صورتیں ہیں، اور وہ تمام صورتیں یہ ہیں:

۱......چار رکعت نفل کی نیت کر کے چاروں رکعتوں میں قرأت نہیں کی۔

۲......چار رکعت نفل میں سے پہلی دو رکعتوں میں قرأت نہیں کی اور آخری دونوں رکعتوں میں قرأت کی۔

۳......چار رکعت نفل میں سے شروع کی دونوں رکعتوں میں قرأت کی اور آخری دونوں رکعتوں میں قرأت نہیں کی۔

۴......چار رکعت نفل میں سے پہلی دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت میں قرأت نہیں کی۔

۵......چار رکعت نفل میں سے آخری دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت

---

(۱) وفی التطوع بالنهار یخافت وفی اللیل یتخیر ،فتح القدیر: ۱/ ۲۸۵، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ط: رشیدیه کوئٹه.

( کمتنفل بالنهار) فانه یسر ( ویخیر المنفرد فی الجهر) وهو افضل ویکتفی بادناه ( ان ادی ) وفی السریة یخافت حتما علی المذهب کمتنفل باللیل منفردا الخ، الدر المختار، شامی: ۱/ ۵۳۳، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی.

میں قرأت نہیں کی۔

۶......چار رکعت نفل میں سے شروع کی دو رکعت میں اور تیسری اور چوتھی رکعت کی کسی ایک رکعت میں قرأت نہیں کی۔

ان چھ صورتوں میں صرف دو رکعت کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

پہلی اور دوسری صورت میں صرف پہلی دو رکعت کی قضاء لازم ہے، کیونکہ پہلی دو رکعتوں میں قرأت نہ کرنے کی وجہ سے تکبیر تحریمہ فاسد ہوگئی اور آخری دو رکعتوں کی بناء اس پر صحیح نہیں ہوئی، گویا کہ آخری دو رکعت شروع ہی نہیں کی گئی، اس لئے اس کی قضاء بھی لازم نہیں ہوگی۔(۲)

تیسری صورت میں پہلی دونوں رکعت صحیح ہیں آخری دونوں رکعت صحیح نہیں ہوئیں، اس لیے آخری دونوں رکعت کی قضاء لازم ہے۔(۳)

---

(۱) (كما) يقضى ركعتين (لو ترك القراءة فى شفعيه او تركها فى الاول) فقط (اوالثانى او احدى) ركعتى (الثانى او احدى) ركعتى (الاول او الاول) واحدى الثانى لا غير) لان الاول لما بطل لم يصح بناء الثانى عليه، شامى: ۲/ ۳۲-۳۳، باب الوتر والنوافل، مطلب فى صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۲/ ۳۹۷-۳۹۹، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۵۹-۶۰، باب الوتر والنوافل،قوله او لم يقرأ فيهن شيئا، الخ، ط: سعيد كراچى.

(۲) (قوله فى شفعيه) فيقضى الشفع الاول عندهما لبطلان التحريمة وعدم صحة الشروع فى الثانى...... (قوله فى الاول فقط) اى فيقضى ركعتين اجماعا. شامى: ۲/ ۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۵۹، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/ ۳۹۷-۳۹۹،، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (قوله او الثانى) اى فيقضيه فقط اجماعا لصحة الاول وصحة الشروع فى الثانى، وفساد ادائه بترك القراءة فيه، شامى: ۲/ ۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۵۹، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/ ۳۹۹، ط: رشيدية كوئٹه.

چوتھی صورت میں آخری دونوں رکعت صحیح ہیں، شروع کی دونوں رکعت فاسد ہیں، اس لئے شروع کی دونوں رکعتوں کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

پانچویں صورت میں شروع کی دونوں رکعتیں صحیح ہیں اور آخری دونوں رکعتیں فاسد ہیں، اس لئے ان دونوں رکعتوں کی قضاء لازم ہے۔(۲)

چھٹی صورت میں پہلی دونوں رکعتوں میں قرأت نہ کرنے کی وجہ سے تکبیر تحریمہ فاسد ہوگئی اور آخری دونوں رکعتوں کو اس پر بناء کرنا صحیح نہیں ہوا، اس لئے صرف شروع کی دو رکعتوں کی قضاء لازم ہے، آخری دونوں رکعتوں کی قضاء لازم نہیں۔(۳)

## نفل وتر کے بعد پڑھنا

''وتر کے بعد نفل پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (قوله او احدى ركعتي الاول) : فيه صورتان ايضا: اى فيلزمه قضاءه، فقط اجماعا ايضا لافساده بترك القراءة في ركعة منه ولفساد التحريمة، وعدم صحة الشروع في الثاني عند محمد، ولبقائها مع صحته اداء الثاني عندهما، شامي: ۲/ ۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى، البحر الرائق: ۲/ ۶۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/ ۳۹۹، باب النوافل، فصل في القراءة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) (قوله او احدى ركعتي الثاني اى فيقضيه فقط اجماعا ايضا لما قلنا، شامي: ۲/ ۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۶۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى، فتح القدير: ۱/ ۳۹۹، باب النوافل، فصل في القراءة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) (قوله او الاول واحدى الثاني) تحته صورتان ايضا: اى لو ترك القراءة في الشفع الاول وفي ركعة من الثاني: اى اولاه، او ثانيته، يقضي الشفع الاول عند الامام محمد، لفساد التحريمة وعدم صحة الشروع في الثاني، شامي: ۲/ ۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۶۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى، فتح القدير: ۱/ ۳۹۹، باب النوافل، فصل في القراءة، ط: رشيديه كوئٹه.

# نقش ونگار والے مصلے

نقش ونگار والے مصلے پرنماز پڑھنے سے نماز ادا ہوجاتی ہے لیکن نقش ونگار والے مصلے کو پیش نظر رکھنا اور ترجیح دینا اچھا نہیں، بلکہ سادہ مصلے زیادہ بہتر ہیں تاکہ نماز کے دوران نقش ونگار میں دل مشغول نہ ہوجائے۔(۱)

# نقشہ

نماز کے وقتوں کے لیے اصل تو آسمانی علامات ہی ہیں جو اپنی اپنی جگہ ذکر کی گئی ہیں لیکن گھڑی اور نقشوں وغیرہ سے اس کے ساتھ مطابقت ہونا یقینی یا گمان غالب کے درجہ میں ہو تو گھڑی، نقشے اور جنتریوں پر عمل کرنا بلا کراہت جائز بلکہ بہتر ہے اور مساجد میں ان کے ذریعہ وقت کی پابندی کرنا نمازیوں کی سہولت کے لیے انتظامی مصلحت کے

---

(۱) (او لغير ذی روح لا) يكره لانها لا تعبد، وخبر جبريل مخصوص بغير المهانة كما بسطه ابن الكمال، الدر المختار، شامی: ۱/ ۶۴۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترک السنة اولیٰ، ط: سعید کراچی.

(ولا بأس بنقشه خلا محرابه) فانه يكره، لانه يلهى المصلى، الدر المختار (قوله لانه يلهى المصلى) ای فيخل بخشوعه من النظر الى موضع سجوده ونحوه، وقد صرح فی البدائع فی مستحبات الصلاة انه ينبغی الخشوع فيها، ويكون منتهى بصره الى موضع سجوده الخ، وكذا صرح فی الاشباه ان الخشوع فی الصلاة مستحب، والظاهر من هذا ان الكراهة هنا تنزيهية، فافهم، شامی: ۱/ ۶۵۸، باب ما يفسد الصلاة و ما يكره فيها، قبل مطلب فی افضل المساجد، ط: سعید کراچی.

[تتمہ] .......... منها الصلاة بحضرة ما يشغل البال ويخل بالخشوع كزينة ولهو ولعب، الخ، شامی: ۱/ ۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب فی احكام المسجد، ط: سعید کراچی.

پیش نظر جائز ہے اس میں شرعا کوئی قباحت نہیں ہے۔(۱)

## نقصان کا خطرہ ہو تو نماز توڑنا جائز ہے

اگر نماز کی نیت باندھنے کے بعد ایک درہم کی مقدار مالی نقصان ہو رہا ہو تو نماز توڑنا درست ہے، اور ایک درہم ساڑھے تین ماشے (۳٫۴۰۲ گرام) چاندی ہے، اور چاندی کی قیمت گھٹتی بڑھتی رہتی ہے، لہذا ہر زمانہ میں بازار سے اس کی قیمت معلوم کر لی جائے۔(۲)

## نماز

جو نماز بے حیائی کی باتوں اور ناپسندیدہ امور سے مانع ہے، وہی نماز ہے جس میں بندہ اپنے رب کی عظمت کا اعتراف کرے، اس کے عذاب سے ڈرے، اور اس کی

---

(۱) (قوله كالقطب) ...... " فينبغي الاعتماد في اوقات الصلاة وفي القبلة ، على ما ذكره العلماء الثقات في كتب المواقيت وعلى ما وضعوه لها من الآلات كالربع والاصطرلاب فانها وان لم تفد اليقين ، تفد غلبة الظن للعالم بها ، وغلبة الظن كافية في ذلك ، شامي: ۱/ ۴۳۱، باب شروط الصلاة، مبحث استقبال القبلة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويباح قطعها لنحو قتل حية ، ونددابة ووفورقدر ، وضياع ماقيمته درهم له او لغيره الدر المختار، (قوله وضياع ما قيمته درهم) قال في مجمع الروايات ، لان ما دونه حقير فلا يقطع الصلاة لاجله، لكن ذكر في المحيط في الكفالة ان الحبس بالدانق يجوز فقطع الصلاة اولىٰ ، وهذا في مال الغير ، اما في ماله لا يقطع ، والاصح جوازه فيهما ...... والذي مشىٰ عليه في الفتح التقييد بالدرهم .شامي: ۱/ ۶۵۴ ، باب ما يفسد الصلاة، قبل مطلب في احكام المسجد ،ط : سعيد كراچي.(رجل قام الى صلاة فسرق منه شئي قيمته درهم له ان يقطع الصلاة، ويطلب السارق سواء كانت فريضة او تطوعا لان الدرهم مال، عالمگيرى: ۱/ ۱۰۹ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه.فتح القدير: ۱/ ۳۶۵، فصل ويكره للمصلي الخ،ط: رشيدية كوئٹه.

رحمت کا امیدوار ہو۔(۱)

## نماز احرام

''احرام کی نماز'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## نماز اور جسمانی صحت

نماز ایک بہترین ورزش ہے سستی کاہلی اور بے عملی کے اس دور میں صرف نماز ہی ایک ایسی ورزش ہے کہ اگر اس کو صحیح طرز پر پڑھا جائے تو دنیا کے تمام دکھوں کا مداوا بن سکتی ہے۔

نماز کی ورزشیں جہاں بیرونی اعضاء کی خوشنمائی وخوبصورتی کا ذریعہ ہیں وہاں اندرونی اعضاء مثلاً دل، گردے، جگر، پھیپھڑے، دماغ، آنتیں، معدہ، ریڑھ کی ہڈی، گردن، سینہ اور تمام قسم کے (GLANDS) گلینڈز کی نشو ونما کرتی ہیں بلکہ جسم کو سڈول اور خوبصورت بناتی ہیں۔

---

(۱) قال الله تعالیٰ: ان الصلوٰة تنهی عن الفحشاء والمنکر، قال الامام الرازی: المسألة الثالثة...... قال بعض المفسرین " الصلاةُ هی التی تکون مع الحضور وهی تنهی، حتیٰ نقل عنه صلی الله علیه وسلم " من لم تنهه صلاته عن المعاصی لم یزدد بها الا بعدا" التفسیر الکبیر، للامام الفخر الرازی، سورة العنکبوت، آیة:۴۵، :۲۵ / ۷۲، الطبعة الثالثة " قال فی الجامع لاحکام القرآن تحت هٰذه الآیة: الثالثة ...... " اقم الصلوة" ادامتها والقیام بحدودها...... فاذا دخل المصلی فی المحراب وخشع وأخبت لربه واذکر انه واقف بین یدیه، وانه مطلع علیه ویراه صلحت لذلک نفسه وتذللت، وظهرت علی جوارحه هیبتها...... لان صلاة المؤمن هکذا ینبغی ان تکون. الجامع لاحکام القرآن، لابی عبد الله محمد بن احمد الانصاری القرطبی، جزء:۱۳، ص:۲۳۰، سورة العنکبوت، آیة: ۴۵، و: ۱۳ / ۴۷، ۳۴۸۰۳، ط: الهیئة المصریة العامة للکتب.

فالصلاة التی تنهی عن الفحشاء والمنکر هی تلک الصلاة التی یکون العبد فیها معظما ربه خائفا منه، راجیا رحمته الخ، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱ / ۱۷۳، کتاب الصلاة، حکمة مشروعیتها، ط: دار الفکر.

یہ ورزشیں ایسی ہیں جن سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے اور آدمی غیر معمولی طاقت کا مالک بن جاتا ہے۔ ایسی بھی ہیں جن سے چہرے کے نقش و نگار خوبصورت اور حسین نظر آتے ہیں۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/۴۰)

## نماز اور دیوان سنگھ مفتون

دیوان سنگھ مفتون مشہور جرنلسٹ (Journalist) اور حریت پسند ہندوستانی لیڈر گذرا ہے۔ اس کا رسالہ ''ریاست'' کے نام سے نکلتا تھا جس کی تقسیم ہند کے ادبی علمی حلقوں میں بڑی دھوم تھی وہ اپنے رسالہ میں لکھتا ہے۔

''نماز اوقات کار کی پابندی سکھاتی ہے جس نے ڈسپلن (Discipline) اور باقاعدگی سیکھنی ہو وہ نماز پر غور کرے، نماز سے مالک اور غلام کا فرق ختم ہوتا ہے، جب اس کی صف میں محمود و ایاز کھڑے ہوتے ہیں''۔

اگر تمام مسلمان نماز پڑھنا شروع کر دیں تو وہی غالب ہوں جیسا کہ ان کا قرآن کہتا ہے۔

نماز جسم اور معاشرے کی اصلاح کی بہترین جاپ اور چین ہے اس سے رام (اللہ تعالیٰ) بھی راضی اور مخلوق بھی راضی۔

بحوالہ ریاست ایڈیٹر دیوان سنگھ مفتون (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/۵۲)

## نماز اور یوگا

یوگی ماہرین نے نماز کو سانس کی مشق کا بالکل آسان طریقہ قرار دیا ہے۔ اس میں وہ تین مقام خاص طور پر بیان کرتے ہیں ایک قیام اور اس میں سجدہ کی جگہ نگاہ کا ارتکاز، دوسرا رکوع اس میں پاؤں کی جگہ نگاہ کا ارتکاز اور سجدہ میں سانس کی مشق اور

سائنس کا ارتکاز۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۴۵)

## نماز اہم عبادت ہونے کی وجہ

۱......اسلام کے تمام فرائض حج، زکوۃ اور روزہ وغیرہ زمین پر فرض ہوئے، اور نماز آسمان بلکہ اللہ کے عرش کے پاس فرض ہوئی، رب العالمین کی خاص حضوری میں آمنے سامنے فرض ہوئی،(۱) اس لئے نماز کا جس قدر اہتمام کیا گیا ہے اس قدر کسی اور عبادت کا نہیں کیا گیا اور قرآن وحدیث میں جس قدر نماز کی تاکید کی گئی کسی اور عبادت کے بارے میں اتنی تاکید نہیں کی گئی۔

۲......دوسری وجہ یہ ہے کہ جب بندہ نماز کی نیت باندھتا ہے، تو رب العالمین سامنے تشریف لاتے ہیں، اور جب کوئی بدقسمت، محروم نمازی نماز کے اندر اپنی نگاہ دوسری طرف لے جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندے ہم تیرے سامنے ہیں، تو ہماری طرف نہیں دیکھتا، کیا ہم سے بھی کوئی اچھی چیز تجھ کو نظر آ گئی، جو ہم کو چھوڑ کر تو اس طرف متوجہ ہو گیا۔

۳......تیسری وجہ (الف) جب بندہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو کر اللّٰہ اکبر کہہ کر نیت باندھتا ہے تو اس کی حالت اور کیفیت یہ ہوتی ہے کہ ادھر تکبیر ختم کی ادھر اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے اور وہ ایسا پاک وصاف ہو گیا جیسے کہ وہ آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

---

(۱) وکان فرض الصلوات الخمس لیلة المعراج وهی لیلة السبت لسبع عشرة لیلة خلت من رمضان قبل الهجرة بثمانیة عشر شهرا من مکة الی السماء، البحر الرائق: ۱/ ۲۴۴، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۳۵۲، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. مشکوٰة شریف، ص: ۵۲۸، باب فی المعراج، الفصل الاول، ط: قدیمی کراچی.

(ب) جب نمازی نیت باندھنے کے بعد سبحانک اللّٰھم الخ کے بعد اعوذ باللّٰہ...... پڑھتا ہے تو نمازی کے ایک ایک بال کے بدلے ایک ایک نیکی ملتی ہے۔

(ج) جب سورۂ فاتحہ **الحمد**...... پڑھتا ہے تو ایک حج وعمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

(د) جب رکوع کرتا ہے اور **سبحان ربی العظیم** پڑھتا ہے، تو اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے کہ اس نے تمام آسمانی کتابیں پڑھی ہوں اور اس پر ثواب ملے۔

(ہ) جب **سمع اللہ لمن حمدہ** کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔

(و) جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو تمام جنات اور انسانوں کی تعداد کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(ز) جب سجدہ میں **سبحان ربی الاعلیٰ** پڑھتا ہے تو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(ح) جب سلام پھیرتا ہے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تا کہ وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔(۱)

(مجالس سنیہ شرح اربعین نوویہ)

---

(۱) عن عبد اللہ بن عمر قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ان العبد اذا قام الی الصلاۃ وقال: اللہ اکبر خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ واذا قال: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، کتب اللہ لہ بکل شعرۃ علی بدنہ حسنۃ واذا قرأ الفاتحۃ فکانما حج واعتمر، واذ ارکع فکانما تصدق بوزنہ ذھبا واذا قال: سبحان ربی العظیم فکانما قرأ کل کتاب نزل من السماء واذا قال: سمع اللہ لمن حمدہ نظر اللہ الیہ بالرحمۃ واذا سجد اعطاہ اللہ تعالیٰ بعدد الانس والجن حسنات، واذا قال: سبحان ربی الاعلیٰ فکانما اعتق بکل سورۃ، وآیۃ رقبۃ واذا تشھد اعطاہ اللہ ثواب الصابرین واذا سلم فتحت لہ ابواب الجنۃ الثمانیۃ، ید خل من ایھما شاء، المجالس السنیۃ فی الکلام علی الاربعین النوویۃ، ص: ۵۵، المجلس الثانی والعشرون فی الحدیث الثانی والعشرین، ط: المطبعۃ المیمنیہ بمصر.

۴...... چوتھی وجہ: حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ نماز پڑھنے والے کے لئے تین خصوصی عزتیں ہیں، پہلی عزت یہ ہے کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے، تو اس کے سر سے لے کر آسمان تک اللہ کی رحمت کا بادل چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے، اور نیکیاں بارش کی طرح برستی ہیں۔

دوسری وجہ یہ کہ فرشتے نماز پڑھنے والے کے چاروں طرف جمع ہو جاتے ہیں، اور اس کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔

تیسری وجہ یہ کہ ایک فرشتہ پکارتا ہے، اے نمازی اگر تو دیکھ لے تیرے سامنے کون ہے اور تو کس سے بات کرتا ہے، تو اللہ کی قسم تو قیامت تک نماز سے سلام نہ پھیرے اور نماز ہی میں مشغول رہتے رہتے مرجائے اور کبھی بس نہ کرے۔(۱)

چوتھی وجہ یہ ہے کہ جب قیامت کے دن نمازیوں کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا تو سب سے پہلے ایک جماعت جنت میں جائے گی، جن کے چہروں کی چمک سورج کی طرح ہوگی، فرشتے ان سے دریافت کریں گے، تم کون لوگ ہو، اور دنیا میں کیا عمل کیا کرتے تھے؟ یہ جماعت جواب دے گی ہم مسلمان ہیں اور نماز کی حفاظت کرنا ہمارا عمل تھا، فرشتے دریافت کریں گے، نماز کی حفاظت کس طرح کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے ہم لوگ ہمیشہ پانچوں وقت نماز سے پہلے ہی آ کر مسجد میں بیٹھ جاتے تھے۔

ان کے بعد دوسری جماعت پل صراط سے گذرے گی، ان کے چہرے چودھویں

---

(۱) قال ابو الليث السمرقندى: وروى عن الحسن البصرى رحمه الله عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال: للمصلى ثلاث كرامات يتناثر البر على رأسه من عنان السماء الى مفرق رأسه والملائكة محفوظة من قدميه الى عنان السماء وملك ينادى: لو يعلم العبد من يناجى ما انتقل من صلاته، تنبيه الغافلين، ص: ۱۶۳، باب الصلوات الخمس، ط: دار الكتب العلميه بيروت.

رات کے چاند کی طرح چمک دار ہوں گے، فرشتے ان سے پوچھیں گے، تم کون ہو، اور دنیا میں کیا عمل کرتے تھے؟ جواب دیں گے کہ ہم نماز کی حفاظت کرنے والے مسلمان ہیں، فرشتے پھر دریافت کریں گے کہ تم کس طرح حفاظت کرتے تھے؟ یہ مسلمان جواب دیں گے ہم اذان سے پہلے وضو کر کے بیٹھ جاتے، اور اذان سنتے ہی مسجد میں پہنچ جاتے اور نماز پڑھتے تھے۔

اس کے بعد تیسری جماعت پل صراط سے گذرے گی، جن کے چہرے تاروں کی مانند چمک دار اور روشن ہوں گے، ان سے بھی فرشتے یہی سوال کریں گے کہ تم کون ہو؟ اور تمہارا عمل کیا تھا، یہ جواب دیں گے کہ ہم اذان سن کر وضو کرتے اور پھر فوراً ہی مسجد میں پہنچ جاتے، اور ہمیشہ تکبیر اولیٰ کا خیال کرتے تھے۔ (۱)

پانچویں وجہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: (۱) اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا سب سے بڑا ذریعہ نماز ہے (۲) نماز فرشتوں کی محبت کا وسیلہ ہے (۳) نماز

(۱) ویقال: انه اذا كان يوم القيامة يحشر قوم وجوههم كالكوكب الدرى: فتقول لهم الملائكة: ما كانت اعمالكم،: فيقولون: كنا اذا سمعنا الاذان قمنا الى الطهارة لا يشغلنا غيرها ، ثم تحشر طائفة وجوههم كالاقمار فيقولون بعد السوال، كنا نتوضأ قبل الوقت ، ثم حشر طائفة وجوههم كالشمس فيقولون: كنا نسمع الاذان فى المسجد، احياء علوم الدين للغزالى : ١/١٩٨ ، كتاب اسرار الصلاة ومهماتها، فضيلة الجماعة، ط: دار الخير دمشق حلبونى.

اذا كان يوم القيامة امر بطبقات المصلين الى الجنة فتأتى اول زمرة كالشمس ، فتقول الملائكة: من انتم ؟ قالوا: نحن المحافظون على الصلاة، قالوا: كيف كانت محافظتكم على الصلاة، قالوا: كنا نسمع الاذان ونحن فى المسجد ثم تأتى زمرة اخرى كالقمر ليلة البدر، فتقول الملائكة من انتم؟ قالوا: نحن المحافظون على الصلاة، قالوا: كيف كانت محافظتكم على الصلاة، قالوا: كنا نتوضا قبل الوقت ثم نحضر مع سماع الاذان ثم تأتى زمرة اخرىٰ كالكواكب ، فتقول الملائكة من انتم؟ قالوا نحن المحافظون على الصلاة، قالوا: كيف كانت محافظتكم على الصلاة، قالوا، كنا نتوضأ بعد الاذان، نزهة المجالس و منتخب النفائس : ١/١٣١ ، باب فضل الصلاة ليلا و نهارا ومتعلقاتها، ط: مطبعه فتح الكريم ، بمبئى هند.

گذرے ہوئے تمام انبیاء کا طریقہ ہے (۴) نماز اللہ کی معرفت کی مشعل ہے (۵) نماز اسلام کی جڑ اور بنیاد ہے (۶) نماز دعا قبول ہونے کا سبب ہے (۷) نماز کے بغیر کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی (۸) نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے (۹) نماز نفس اور شیطان کے مقابلہ کے لئے سب سے بڑا ہتھیار ہے (۱۰) نماز موت کے وقت موت کے فرشتہ سے نمازی کے لئے سفارش کرے گی کہ اس کی جان آسانی سے نکالنا (۱۱) نماز مومن کے دل کا نور ہے، نماز قبر کے اندر روشنی کا ذریعہ ہے۔ (۱۲) نماز قبر میں مردہ کی طرف سے منکر نکیر کو جواب دے گی (۱۳) نماز قبر میں قیامت تک مردہ کی غمخوار اور ساتھی رہے گی (۱۴) نماز قیامت کے دن نمازی پر سایہ کرے گی (۱۵) نماز نمازی کے سر کا تاج اور بدن کا لباس ہوگی (۱۶) نماز قیامت کے اندھیرے میں مشعل بن کر نمازی کے آگے چلے گی (۱۷) نماز حساب و کتاب کے وقت جہنم کے درمیان آڑ ہو جائے گی (۱۸) نماز اللہ کے سامنے معاف کرانے کے لئے حجت اور بحث و تکرار کرے گی (۱۹) نماز کا وزن سب گناہوں سے بڑھ جائے گا (۲۰) نماز پل صراط سے گذر جانے کے لئے اجازت نامہ اور پاسپورٹ ہے (۲۱) نماز جنت کی کنجی ہے جو جنت کے بند دروازہ کو کھول کر نمازی کو اس میں داخل کرا دے گی۔ (۱)

---

(۱) عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده عن على بن ابى طالب عن النبى صلى الله عليه وسلم : الصلاة مرضاة للرب وحب الملائكة وسنة الانبياء ونور المعرفة واصل الايمان ، واجابة الدعاء وقبول الاعمال وبركة فى الرزق ، وسلاح فى الاعداء وكراهية للشيطان وشفيع بين صاحبها وبين ملك الموت، ونور فى قلبه وفراش تحت جنبه وجواب مع منكر و نكير ومونس وزائر معه فى قبره الى يوم القيامة فاذا كانت يوم القيامة كانت الصلاة ظلافوقه و تاجا على رأسه ، ولباسا على بدنه ونورا يسعى بين يديه وستراً بينه وبين النار وحجة للمؤمنين بين يدى رب العالمين وثقلا فى الميزان وجوازاً على الصراط ومفتاحا للجنة ، لان الصلاة تحميد و تسبيح وتقديس وتعظيم وقراءة ودعاء و تمجيد ولان افضل الاعمال كلها الصلوة لوقتها، نزهة المجالس و منتخب النفائس: ۱/۱۲۱، باب فضل الصلوات ليلا و نهارا ومتعلقاتها، ط: مطبعة فتح الكريم بمبئى هند.

## نماز ایک مکمل اور جامع مراقبہ ہے

آج مغرب کی دنیا اس کو (Meditation) کے نام دے رہی ہے۔ (Meditation) کے کلب بنے ہوئے ہیں۔ مرد، عورتیں جاتی ہیں۔ میں نے فلاڈلفیا کی یونیورسٹی آف پیلوونیا میں لیکچر دیا۔ مجھ سے لوگوں نے سوال کیا کہ یہ (Meditation) کیا ہے؟ میں نے ایک Counter Question کیا کہ آپ کیا جانتے ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہر جگہ محلّہ محلّہ Meditation Centre کھلے ہوئے ہیں، مرد، عورتیں جاتی ہیں وہ ان کو بٹھا دیتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ اپنی ناک کے سرے پر توجہ مرکوز کرو، کبھی کہتے ہیں اپنی ناف پر توجہ کو مرکوز کرو، ہر چیز بھول جاؤ Feel Relax وغیرہ وغیرہ۔

وہ لوگ گھنٹہ آدھ گھنٹہ بیٹھے رہتے ہیں، پیسے بھی دیتے ہیں، ٹائم بھی دیتے ہیں اوران کے احسان مند بھی ہوتے ہیں کہ ہم نے Relax Feel کیا۔

اب سوچئے کہ وہ تھک تھکا کر ہماری راہ پر آرہے ہیں، اس میں شک نہیں کہ اللہ نے جو سکون اپنی یاد کے اندر رکھا ہے وہ کسی چیز میں نہیں ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۷۸)

## نماز پانچ وقت کیوں مقرر ہوئی

جیسا کہ جسم کی تقویت کے لئے بار بار غذا کی ضرورت ہوتی ہے ایسا ہی روح کی صحت، صفائی اور تقویت کے لئے روحانی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس طرح جسم کی تقویت کے لئے ایک دن میں متعدد مرتبہ غذا کھانا ضروری ہے اسی طرح روح جو لطیف اور نازک ترین چیز ہے اس کی صحت ، صفائی اور قوت قائم رکھنے کے لئے دن

میں متعدد مرتبہ غذا کھانے کی ضرورت ہے، اور روحانی غذا کے لئے رات دن میں پانچ وقت مقرر ہوئے۔ (احکام اسلام ص ۲۷)

## نماز پڑھنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے

نماز پڑھنے والے آدمی کے چہرے پر تازگی رہتی ہے کیونکہ نماز اور سجدے کی وجہ سے اس کے تمام شریانوں میں خون پہنچتا رہتا ہے، اور جو نماز نہیں پڑھتے ان کے چہرے پر ایک افسردگی سی چھائی ہوتی ہے، اس لئے حدیث میں کہا گیا جو نماز پڑھتا ہے اس کے چہرے پر نور رہوتا ہے۔ (خطبات فقیر ص ۲۰۰ ج ۱)

## نماز پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جاڑوں کے زمانے میں جب کہ پتے جھڑتے ہیں باہر تشریف لائے، اور ایک درخت کی دو شاخیں پکڑ کر ہلائیں ان سے بکثرت پتے گرنے لگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر! جب کوئی خلوص دل سے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ بھی اسی طرح جھڑتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔ (۱)

## نماز پڑھنے کے بعد وقت کے اندر بالغ ہوا

اگر کوئی نابالغ بچہ یا بچی کوئی نماز پڑھنے کے بعد سویا اور نیند میں احتلام ہونے کی

---

(۱) عن ابی ذرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج زمن الشتاء والورق یتهافت فاخذ بغصنین من شجرة قال فجعل ذلک الورق یتهافت قال فقال یا ابا ذر! قلت لبیک یا رسول اللہ! قال: ان العبد المسلم لیصلی الصلوة یرید بها وجه اللہ فتهافت عنه ذنوبه کما تهافت هذا الورق عن هذه الشجرة، رواه احمد. مشکوة شریف، ص: ۵۸، کتاب الصلاة، الفصل الثالث، ط: قدیمی کراچی.

وجہ سے بالغ ہوگیا تو اس کو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہے، کیونکہ جو نماز اس نے پڑھی ہے وہ فرض نہیں تھی، بلکہ نفل تھی اور جو نماز دوبارہ پڑھنی ہے وہ فرض ہے نفل نہیں ہے۔(۱)

## نماز تراویح اور سائنسی انکشافات

رمضان المبارک کے ایام اور معمولات کو اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس میں نماز تراویح کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

افطار کے وقت مختلف نوع کے کھانے سامنے ہوتے ہیں اور یہ فطری حریص انسان کھانا کھاتے ہوئے اس بات کا خیال نہیں رکھتا کہ سارا دن معدہ خالی ہوتا ہے اور اگر اس کے اندر زیادہ کھانا ایک ہی وقت میں سمولیا جائے تو اس کا معاملہ کیا ہوگا لیکن یہ بے خبر اور غافل انسان اپنے ساتھ ظلم پر ظلم کرتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حبیب بھی ہے اور طبیب بھی۔ اس کی طبابت کے انداز مختلف اور ہر کسی کے ساتھ نرالے ہوتے ہیں۔ اس پُرمعدہ انسان کا علاج یہی کیا ہے کہ اس کو نماز عشاء کے بعد ایسی ورزش پر لگا دیا جاتا ہے کہ مسلسل اس میں مصروف رہے اور اٹھتا بیٹھتا رہے۔ حتیٰ کہ وہ مضر اثرات جو کہ اس کے جسم پر مرتب ہونے تھے وہ اس ورزش تراویح سے کافور ہو جاتے ہیں اور یہ ازسرنو ہشاش بشاش گھر لوٹتا ہے۔

---

(۱) وصبی بلغ، ومرتد اسلم وان صليا فی اول الوقت: الدر المختار (قوله وان صليا فی اول الوقت) يعنی ان صلاتهما فی اوله لا تسقط عنهما الطلب والحالة هذه اما فی الصبی فلكونها نفلا...... وفی البحر عن الخلاصة: غلام صلى العشاء ثم احتلم ولم ينتبه حتىٰ طلع الفجر، عليه اعادة العشاء هو المختار، وان انتبه قبله عليه قضاء العشاء اجماعا، وهی واقعة محمد سألها ابا حنيفة فاجابه بما قلنا ،شامی: ۱/۳۵۷، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۵۱، كتاب الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، بدائع: ۱/۹۵، فصل فی بيان ما يصير به المقيم مسافرا، ط: سعيد كراچی.

اگر تراویح کی نماز نہ ہوتو سحری بالکل نہ کھائی جائے اور اگر پھر بھی کھالی جائے تو بے شمار امراض کو دامن میں سمیٹ لے گا۔

اگر تراویح نہ ہوتی تو یہ آدمی کھانے کے بعد سو جاتا جس سے مندرجہ ذیل امراض کے پیدا ہونے کے قوی خطرات ہوتے:

دل کی گھٹن اور تنگی

دل کی دھڑکن کی زیادتی اور ہائی بلڈ پریشر

دل کی دھڑکن کی کمی اور لو بلڈ پریشر

معدے کی تیزابیت

دماغی چکر اور الٹی کی کیفیت

مسوڑوں کے امراض اور خاص طور پر پائیوریا

بلغمی رطوبات اور دائمی نزلہ

بدن کی سستی اور خشکی

دست اور پیچش یا ہیضہ

آپ مذکورہ خطرناک اور فوری اثر امراض کی طرف بنظر غور دیکھیں تو احساس ہوگا کہ صرف ایک سنت تراویح کی وجہ سے ہم مہلک امراض سے بچ جاتے ہیں۔

تراویح ایک ہلکی پھلکی ورزش ہے جس کے بعد سکون اور آرام کی نیند آتی ہے۔

بے خوابی کے مریضوں کے لئے تراویح اکسیر لاجواب ہے۔

بدخوابی کے مریضوں کے لئے تراویح علاج بھی ہے اور ورزش بھی۔

ایک فارماسسٹ کہنے لگے:

''تراویح سے جنسی امراض ختم ہوتے ہیں اور اعصابی کھچاؤ اور دباؤ کم ہوتا ہے، رانوں اور پنڈلیوں کے پٹھے (Muscles) مضبوط ہوتے ہیں، معدے کے امراض اور دل کے امراض کم ہوتے ہیں چونکہ رمضان المبارک میں شام کے بعد بدن میں سستی آجاتی ہے اس کا علاج صرف تراویح ہی ہے''۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس ص ۸۶ ج ۱)

## نماز ترک کرنے والا

تمام وہ احادیث جن سے نماز کی تاکید اور فضیلت نکلتی ہے اگر ایک جگہ جمع کی جائیں تو قطعی طور پر اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نماز ترک کرنے والا اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک گنہگار، سرکش اور نافرمان ہے، اور نماز کا ترک کرنا تمام گناہوں میں بہت بڑا گناہ ہے۔(۱)

## نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہونا

''فرض نماز تنہا پڑھ رہا تھا جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وتاركها عمداً مجانة) اى تكاسلا فاسق (يحبس حتىٰ يصلى) لانه يحبس لحق العبد فحق الحق احق وقيل يضرب حتىٰ يسيل منه الدم وعند الشافعي يقتل بصلاة واحدة حدا وقيل كفرا، الدر المختار، شامي: ۱/ ۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

واما ترهيب تاركها و تخويفه: فيكفى فيه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا سهم فى الاسلام لمن لا صلاة له، وقوله " بين الرجل وبين الكفر ترک الصلاة"، وفى هذا الحديث زجر شديد للمسلم الذى يتسلط عليه الكسل فيحمله على ترک الصلاة التى يمتاز بها عن الكافر، حتىٰ قال بعض ائمة المالكية: ان تارک الصلاة عمدا كافر، وعلى كل حال فقد اجمعوا على انها ركن من اركان الاسلام، فمن تركها فقد هدم ركنا من اقوىٰ اركانه، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة،: ۱/ ۱۷۲، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار احياء التراث العربى، بيروت.

# نماز توڑنا

☆......نماز توڑنا کبھی حرام ہوتا ہے، کبھی مستحب، کبھی مباح، اور کبھی فرض۔(۱)

☆......نماز شروع کرنے کے بعد کسی عذر کے بغیر توڑنا حرام ہے، خواہ فرض نماز ہو یا واجب نماز یا سنت نماز یا نفل نماز سب کا حکم ایک ہے۔(۲)

☆......مال ضائع ہونے کے خوف سے نماز توڑنا جائز ہے، خواہ اپنا مال ہو یا کسی دوسرے مسلمان بھائی کا مال ہو دونوں کی حفاظت کے لئے نماز توڑنا جائز ہے، البتہ بعد میں دوبارہ پڑھنا ضروری ہے،(۳) مثلاً کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے، اور کسی شخص

---

(۱، ۲) [تتمة] نقل عن خط صاحب البحر على هامشه ان القطع يكون حراما و مباحا و مستحبا وواجبا، فالحرام بغير عذر، والمباح اذا خاف فوت مال، والمستحب القطع للاكمال، والواجب لاحياء نفس، شامی: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى.، شامى: ۱/ ۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه و خلاف الاولىٰ. ط: سعيد كراچى.

(۳)(يقطعها) لعذر احراز الجماعة كما لو ندت دابته او فارقدرها، او خاف ضياع درهم من ماله، او كان فى النفل فجئى بجنازة و خاف فوتها قطعه لامكان قضائه، ويجب القطع لنحو انجاء غريق او حريق ولو دعاه احد ابويه فى الفرض لا يجيبه الا ان يستغيث به، وفى النفل ان علم انه فى الصلاة فدعاه لا يجيبه والا اجابه( قائما) لان القعود مشروط للتحلل، وهذا اقطع لا تحلل ويكتفى (بتسليمة واحدة) هو الاصح غاية، الخ، الدر المختار مع الرد: ۲/ ۵۱ - ۵۲، باب ادراک الفريضة،

(قوله يقطعها ) قال فى المنح: جاز نقض الصلاة منفرداً لا حراز الجماعة، وظاهر التعليل الاستحباب وليس المراد بالجواز مستوى الطرفين، وقد يقال ان احراز الجماعة واجب على اعدل الاقوال فيقضى وجوب القطع، وقد يقال انه عارضه الشروع فى العمل............ ( قوله او خاف ضياع درهم من ماله) قال فى الظهيرية: لم يفصل فى الكتاب بين المال القليل والكثير وعامة المشائخ قد روه بدرهم...... ( قوله يوجب) اى يفترض ( قوله لا يجيبه ) ظاهره الحرمة سواء علم انه فى الصلاة او لا( قوله الا ان يستغيث به) اى يطلب منه الغوث والاعانة، وظاهره ولو فى امر غير مهلك واستغاثة غير الابوين كذلك والحاصل ان المصلى متى سمع احدا يستغيث وان لم يقصده بالنداء، او كان اجنبيا وان لم يعلم ما حل به او علم وكان له

کو دیکھا کہ اس کا یا کسی دوسرے آدمی کا مال چرا کر لے جا رہا ہے، تو فوراً نماز توڑ کر چور کو پکڑنا اور مال کی حفاظت کرنا جائز ہوگا۔(۱)

☆...... جماعت میں شامل ہونے کے لئے نماز توڑنا مستحب ہے، مثلاً کوئی شخص تنہا فرض نماز پڑھ رہا ہے، اور وہاں جماعت شروع ہوگئی ہے، تو جماعت میں شامل ہونے کے لئے نماز توڑنا مستحب ہے، کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔(۲)

---

= قدرة على اغاثته و تخليصه وجب عليه اغاثته و قطع الصلاة فرضا كانت او غيره، (قوله لا يجيبه)......... هذا وذكر الرحمتي ما معناه انه لما كان بر الوالدين واجبا وكان مظنة ان يتوهم انه اذ ناداه احدهما يكون عليه بأس في عدم اجابته دفع ذلك بقوله لا بأس ترجيحا لامر الله تعالىٰ بعدم قطع العبادة لان نداء ه له مع علمه بانه في الصلاة معصية ، ولا طاعة لمخلوق في معصية الخالق فلا تجوز اجابته ، بخلاف ما اذا لم يعلم انه في الصلاة فانه يجيبه ، لماعلم في قصة جريج الراهب ودعاء امه عليه وما نا له من العناء لعدم اجابته لها فليس كلمة لا بأس هنا لخلاف الاولىٰ لان ذلك غير مطرد فيها ، بل قد تأتي بمعنى يجب ، والظاهر ان هذا منه...... (قوله هو الاصح)و قيل يقعد ويسلم ، لكن ذكر، ط: ان الظاهر انه لا خلاف هنا، الخ، شامي: ۲/ ۵۱ - ۵۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي، شامي: ۱/ ۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه ،وخلاف الاولىٰ، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۰۹، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ومما يتصل بذلك مسائل، ط: رشيدية كوئته.

(۱) رجل قام الى الصلاة فسر ق منه شئى قيمته درهم له ان يقطع الصلاة ويطلب السارق سواء كانت فريضة او تطوعالان الدرهم مال، هندية: ۱/ ۱۰۹، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره ، ومما يتصل بذلك مسائل ، ط: رشيدية كوئته.

(۲) جاز نقض الصلاة منفردا لا حراز الجماعة وظاهر التعليل الاستحباب......... لان صلاة الجماعة تفضل صلاة الفذ بخمس وفي رواية بسبع و عشرين درجة، شامي: ۲/ ۵۱، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۱۹، ط: رشيديه كوئته. تاتارخانية: ۱/ ۶۴۹، الفصل الثاني عشر في رجل يشرع في صلاة ثم اقيمت تلك الصلاة مايفعل المنفرد. ط: ادارة القرآن كراچي.

☆ ......اپنی یا کسی دوسرے آدمی کی جان بچانے کے لئے نماز توڑنا فرض ہے۔(۱)

☆ ......اگر کوئی شخص کسی کو نماز کی حالت میں فریادرسی کے لئے بلائے تو ایسی حالت میں بھی نماز توڑ دینا فرض ہے، اگر چہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس پر کونسی مصیبت آئی ہے یا معلوم ہے اور جانتا ہے کہ یہ اس کی مدد کر سکے گا۔ (۲)

☆ ......اگر کسی کو نماز پڑھنے کی حالت میں اس کے ماں باپ پکاریں، تو اگر فرض نماز ہو تو نہ توڑے، اور اگر نفل نماز پڑھ رہا ہے، اور والدین کو معلوم ہے کہ بیٹا نماز پڑھ رہا ہے اس کے باوجود پکاریں، تو نہ توڑنا بہتر ہے اور اگر توڑ دے گا تو گناہ نہیں ہوگا، اور اگر والدین کو معلوم نہیں ہے کہ بیٹا نماز پڑھ رہا ہے تو اس صورت میں والدین کو خوش کرنے کے لئے نماز توڑ دینی چاہئے، اور بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔ (۳)

☆ ......جن حالتوں میں نماز کی نیت توڑنے کا حکم ہے، یا اس کی اجازت ہے ان حالتوں میں کھڑے ہونے کی حالت میں دائیں طرف ایک سلام پھیر کر نماز

---

(۱) ویجب القطع لنحو انجاء غریق او حریق والواجب لاحیاء نفس ، شامی: ۲/ ۵۱ - ۵۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۷۱،باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۱۰۹ ،الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة وما لا یکره، ومما یتصل بذلک مسائل، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) والحاصل ان المصلی متی سمع احدا یستغیث وان لم یقصده بالنداء او کان اجنبیا وان لم یعلم ما حل به او علم وکان له قدرة علی اغاثته و( تخلیصه وجب علیه اغاثته وقطع الصلوة فرضا کانت او غیره، شامی: ۲/ ۵۱، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۷۱، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۱۰۹ ، ط: ماجدیة کوئٹه.

(۳) ولو دعاه احد ابویه فی الفرض لا یجیبه الا ان یستغیث به وفی النفل ان علم انه فی الصلاة فدعاه لا یجیبه والا اجابه ، شامی: ۲/ ۵۱، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۱۰۹ ، ط: رشیدیة کوئٹه.البحر: ۲/ ۷۱ ، باب ادراک الفریضة ، ط: سعید.

توڑ دے۔(۱)

## نماز جامع عبادت ہے

نماز ایسے چند مخصوص اقوال اور افعال کے مجموعہ کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت کے اظہار یعنی تکبیر تحریمہ سے شروع ہوکر سلام پر ختم ہوجاتے ہیں،(۲) جس میں گویا اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوکر اپنی خاکساری، نیازمندی اور فروتنی کا اظہار، اور اللہ کی ذات کی عزت، رفعت اور عظمت اور برتری کا اعتراف ہوتا ہے اور اس میں اپنے قول وفعل اور ہر حرکت وسکون سے اس بات کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ اے مالک الملک، بادشاہوں کے بادشاہ اور اے مربی حقیقی تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمارا سر نیاز تیری عالی شان چوکھٹ پر خم ہے، ہمارا ہر عمل آپ ہی کے لئے ہے، اور ہمارا رخ آپ ہی کی جانب ہے، اور ہر قسم کی مدد اور اعانت صرف آپ ہی سے چاہتے ہیں۔(۳)

---

(۱) یقطعها قائما بتسلیمة واحدة هو الاصح، شامی: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۷۱، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۲) معنی الصلاة فی اللغة: الدعاء بخیر ، قال تعالیٰ ، وصل علیهم ای ادع لهم وانزل رحمتک علیهم ومعناه فی اصطلاح الفقهاء : اقوال وافعال مفتتحة بالتکبیر ، مختتمة بالتسلیم بشرائط مخصوصة ، وهذا التعریف یشمل کل صلاة مفتتحة، بتکبیرة الاحرام و مختتمة بالسلام ، الخ، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۷۵، تعریف الصلاة، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت.

(۳) فالغرض الحقیقی من الصلاة انما هو تعظیم الاله فاطر السموات والارض بالخشوع له والخضوع لعظمته الخالدة، وعزته الابدیة فلا یکون المرء مصلیا لربه حقا الا اذ اکان قلبه حاضرا مملوء بخشیة الله وحده فلا یغیب عن مناجاته بالوساوس الکاذبة او الخواطر الضارة ومن یقف بین یدی خالقه وقلبه علی هذه الحالة ذلیلا خاشعا ،خائفا وجلاً من جلال ذلک الخالق القادر القاهر، ذی السطوة التی لا تحد والمشیة التی لاترد، فانه بذلک یکون تائبا من ذنبه، منیبا الی ربه تصلح اعماله الظاهرة والباطنة وتقوی علاقته بربه ویستقیم مع عباده تعالیٰ ، ویقف عند حدود الدین، وینتهی عما نهاه عنه رب العالمین ، کما قال: " ان الصلاة تنهی عن الفحشاء والمنکر" وبذلک یکون من المسلمین حقا، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة، : ۱/ ۱۷۳، کتاب الصلاة، حکمة مشروعیتها ، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت.

# نماز چھوڑنے کا نقصان

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی کی ایک نماز فوت ہوگئی اس کا اس قدر نقصان ہوا جیسے اس کے بال بچے اور سارا مال و دولت چھن جانے کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے۔(۱)

☆...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے محبوب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس وصیتیں فرمائیں، جن میں سے دو یہ ہیں (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا خواہ تو اس بارے میں قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے (۲) فرض نماز کسی صورت میں نہ چھوڑنا کیونکہ جو شخص فرض نماز چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی ذمہ داری اس سے ہٹا لیتے ہیں۔(۲)

☆...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے نمازی کا اسلام میں کوئی حصہ

---

(۱) [۱۴۵۰] اخبرنا ابو حليفة قال: حدثنا القعنبي عن مالك عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: " الذي يفوته صلاة العصر كأنما وتر اهله و ماله ، الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان، :۳/۷، ذكر البيان بأن قوله صلى الله عليه وسلم " من فاتته الصلاة " اراد به صلاة العصر، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

عن نوفل بن معاوية ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: " من فاتته الصلاة فكانما وتر اهله وماله" الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان: ۳/۱۴ ذكر الزجر عن ترك مواظبة المرء على الصلوات، (رقم الحديث: ۱۴۶۶) باب الوعيد على ترك الصلاة، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

(۲) عن معاذ قال او صانى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعشر كلمات قال: لا تشرك بالله شيئا وان قتلت و حرقت ...... ولا تتركن صلاة مكتوبة متعمدا فان من ترك صلوة مكتو بة متعمدا فقد برئت منه ذمة الله الخ، مشكوٰة المصابيح: ۱/۱۸ ، باب الكبائر وعلامات النفاق، الفصل الثالث ط: قديمى كراچى ، كتاب الكبائر، ص: ۲۰/ ۲۱، الكبيرة الرابعة فى ترك الصلاة، ط: المكتبة التجارية.

نہیں یعنی اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ۔(۱)

## نماز حاجت

☆......جب کسی انسان کو دنیا وآخرت کی کوئی حاجت یا ضرورت پیش آئے (خواہ وہ حاجت بلاواسطہ اللہ تعالیٰ سے ہو یا بواسطہ یعنی کسی بندے سے اس حاجت کا پورا ہونا مقصود ہو مثلاً نوکری کی خواہش ہو یا کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو) تو اس کو مستحب ہے کہ عام نفل نمازوں کی طرح دو رکعت نفل نماز پڑھ کر الحمدللّٰہ کہے اور درود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ کی تعریف کر کے اس دعا کو پڑھے:

لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَةَمِنْ کُلِّ بِرٍّوَّالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِیْ ذَنْبًااِلَّاغَفَرْتَہٗ وَ لَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَاحَاجَةًھِیَ لَکَ رِضًی اِلَّاقَضَیْتَھَایَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ (۲)

اس دعا کو پڑھنے کے بعد جو حاجت اس کو درپیش ہو اس کا سوال اللہ تعالیٰ سے

---

(۱) ولما طعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قیل لہ : الصلاۃ یا امیر المؤمنین، قال نعم" اما انہ لا حظ لاحد فی الاسلام اضاع الصلاۃ، وصلی رضی اللہ عنہ وجرحہ یثعب دما ، کتاب الکبائر،ص: ۲۱، الکبیرۃ الرابعۃفی ترک الصلاۃ، ط: المکتبۃ التجاریۃ.

(۲) واخرج الترمذی عن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " من کانت لہ الی اللہ حاجۃ او الی احد من بنی آدم فلیتوضاء ولیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ تعالیٰ ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، ثم لیقل لاالہ الا اللہ الحلیم الکریم، الخ، شامی: ۲۸/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاۃ الحاجۃ، ط: سعید کراچی.

یندب لمن کانت لہ حاجۃ مشروعۃ ان یصلی رکعتین الخ،کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعۃ: ۳۳۵/۱، صلاۃ قضاء الحوائج، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان . ترمذی: ۱۰۸/۱، ابواب الوتر ، باب ما جاء فی صلاۃ الحاجۃ، ط: سعید کراچی.

کرے یہ نماز حاجت پوری ہونے کے لئے مجرب ہے، بعض بزرگوں نے اپنی حاجت پوری ہونے کے لیے دعا کی اللہ تعالیٰ نے ان کا کام پورا کر دیا۔(۱)

ایک مرتبہ ایک نابینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی اے اللہ کے رسول آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عنایت فرمائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم صبر کرو تو بہت ثواب ہوگا، اگر کہو تو میں دعا کروں، انہوں نے خواہش کی کہ آپ دعا فرمائیے، اس وقت آپ نے ان کو یہ نماز سکھادی۔(۲)

☆...... ہر دنیوی اور اخروی ضرورت کے لئے "صلوۃ الحاجات" پڑھنا صحیح ہے، لیکن اگر اسے پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی جائے کہ "اے اللہ! مجھے اور میرے گھر والوں کو دین پر عمل کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرما، ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما اور جنت نصیب فرما اور ہر مشکل آسان فرما آمین، تو ان شاء اللہ بڑا نفع ہوگا۔

## نماز حد فاصل ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان اور کفر کے درمیان حد فاصل

(۱) قال مشايخنا : صلينا هذه الصلاة فقضيت حوائجنا، شامی: ۲۸/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الحاجة،ط: سعید کراچی.

(۲) عن عثمان بن حنيف ان رجلا ضرير البصر أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: ادع الله لى ان يعافينى فقال: ان شئت اخرت لک وهو خير وان شئت دعوت فقال ادعه فأمره ان يتوضأ فيحسن وضوءه ويصلى ركعتين ويدعو بهذا الدعاء اللّٰهم انى اسألک واتوجه اليک بمحمد نبى الرحمة يا محمد انى قد توجهت بک الى ربى فى حاجتى هذه لتقضى اللّٰهم فشفعه فىّ ، قال ابو اسحاق هذا حديث صحيح، سنن ابن ماجة، ص: ۹۹ ، كتاب الصلاة، باب ما جاء فى صلاة الحاجة، ط: قديمى كراچى. جامع الترمذى: ۱۹۷/۲ ، ابواب الدعوات، باب فى دعاء النبى صلى الله عليه وسلم وتعوذه فى دبر كل صلاة ، ط: سعيد كراچى.

نماز ہے۔(۱)

## نماز ختم کرنے کے بعد دعائیں پڑھنے کا راز

احادیث نبویہ میں کچھ کلمات اور کچھ مسنون دعائیں وارد ہیں جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ختم کرنے کے بعد پڑھا کرتے تھے، یہ ایسا ہے جیسا کہ کسی عالی شان دربار سے رخصت ہونے کے وقت آداب وسلام بجالاتے ہیں، اور یونہی چپ چاپ رخصت نہیں ہوتے بلکہ دربار سے رخصت ہونے کے وقت بھی آداب ونیاز اور درخواست کرتے ہوئے رخصت ہوتے ہیں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز ادا کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

اے اللہ! تو سلام ہے اور سلامتی تیری طرف سے مل سکتی ہے، اور سلامتی کا مرجع تو ہی ہے، بڑی برکت والا ہے، اے جلال اور عزت والے۔

اسی طرح اور بھی بہت ساری دعائیں ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ختم کرنے کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ (احکام اسلام ص ۷۳)

## نماز دکھوں کا علاج

نماز دراصل ایسا نظام ہے جو انسان کو اپنی روح سے قریب کر دیتا ہے۔ جب کوئی بندہ اپنی روح کو جان لیتا ہے۔ تو اس کے سامنے یہ بات آجاتی ہے کہ خود اللہ تعالیٰ

---

(۱) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلاۃ، سنن دار قطنی: ۳۶/۲، باب التشدید فی ترک الصلاۃ، ط: دار الفکر بیروت، لبنان.

اس کی رہنمائی کرتا ہے، اب آپ اس بات سے اندازہ لگایئے کہ آپ کی ہستی اس وقت کیا ہوتی ہے اور آپ اللہ کے کتنے قریب ہوتے ہیں واقعہ یہ ہے کہ اس طرز عمل کی ہر تحریک اللہ کی تحریک پر مبنی ہوتی ہے۔

اس طرز عمل کی نفسیاتی گہرائی پر غور کریں کہ انسان جب خالص اللہ کا ہو کر کوئی کام کرتا ہے تو اسے کتنی بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے وہ خوشی اس کے اندر سما جاتی ہے، جو اس کی روح کے کونے کونے کو منور کر دیتی ہے۔ اس خوشی سے اس کی روح اس قدر ہلکی ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے جسم کو بھول جاتا ہے۔ اگر ہم اپنے بزرگوں کے حالات زندگی پر نظر ڈالیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ گویا وہ اس طرح زندگی گذارتے تھے جس طرح ایک عام آدمی زندگی گذارتا ہے۔ لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ وہ طرز عمل کی لذت سے آشنا تھے جبکہ ہم اس سے آشنا نہیں۔ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر امتی کے لئے یہ ممکن نہیں جیسا کہ ہمارے بزرگوں کے لئے یہ ممکن ہوا۔ یقیناً ہم سب کے لئے ممکن ہے لیکن ہم غفلت میں ہیں۔

ہمارے بزرگوں نے اس لذت سے آشنا ہو کر نماز اور حقیقی نماز کی برکت سے ایک بڑی جماعت کی شکل اختیار کی اور چند لوگوں کی جمعیت نے الٹ پلٹ کر اس کائنات کا نقشہ بدل دیا۔

مقدس کیمیا اثر عبادت کو ایک رسم بنا لیا قدرت نے اس پاداش میں ہم سے سرداری اور حاکمیت چھین لی۔ سوز و گداز، فکر و نظر، علم و تمنا، عجز و انکساری، حلم و علم، فہم و فراست، اور فکر سلیم سے ہم تہی دامن ہو گئے۔ نماز میں ارتکاز توجہ، ادراک خالق، فراموشی مخلوق، روح کا عرفان، دل کا گداز، الغرض خشوع اور خضوع نہ ہو یہ نماز اس جسم کی طرح

ہے جس میں روح نہیں اگر ہم اپنی نماز اللہ جل شانہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ سلم کے بتائے ہوئے طریقے پر ادا کرتے ہیں تو پھر ہماری نمازیں، نمازیں کیوں نہیں؟

ہم ان برکات وانعامات سے کیوں بے بہرہ ہیں جن سے ہمارے اسلاف مالا مال تھے۔

اللہ جل شانہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق نماز ہمارے تمام دکھوں کا علاج اور ہمارے تمام زخموں کو مندمل کرنے کا مرہم اور درد کا مداوا ہے لیکن ہم نے اپنی مصلحتوں کے پیش نظر اس عمل خیر کو بے روح بنانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔

جب نماز تمام دکھوں کا علاج بتایا گیا ہے تو کیا یہ دکھ صرف آخرت کے ہیں؟ یا دنیا میں بھی ہیں؟ یوں نماز دنیا اور آخرت کے تمام دکھوں کا علاج ہے بقول'' جب مسلمانوں کا کلمہ درست ہوگا یعنی حقیقت عمل کے حقیقی سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوگی تو مسلمان غالب اور کافر مغلوب ہوگا۔اور جب سے ہم نے کلمے نماز کی محنت کو چھوڑا تو اس کی حقیقت دلوں سے کافور ہوگئی۔''

اور جس چیز کی حقیقت حقیقت نہیں رہتی وہ چیز قطعی بے اثر اور خام ہوتی ہے۔

آج ہماری نمازیں جاندار کیوں نہیں یہی چار سجدے اور دو رکعتیں ہی تو تھیں جن سے صحابہؓ اہل بیت اور اولیائے کرام نے کائنات کے نظام کو پلٹ دیا تھا۔لیکن وہ نماز حقیقت سے لبریز اور ہماری نمازیں بے حقیقت اور بے اثر۔

مثلاً ایک صاحب نے رائفل کی گولی شیر کو ماری کہ سنا ہے اس سے شیر مر جاتا ہے لیکن شیر نے کیا مرنا تھا اسے بڑی مشکل سے اپنی جان بچانی پڑی اب یہ

لوگوں کو کہتا پھرتا ہے کہ یہ بات قطعی جھوٹی ہے کہ گولی سے شیر مرتا ہے۔ ایک صاحب عقل نے اس مرد ناداں کو سمجھایا کہ گولی با اثر ہے لیکن اگر اس کو رائفل میں رکھ کر استعمال کیا جائے کیونکہ بغیر رائفل کے گولی کی کوئی حیثیت نہیں بالکل اسی طرح آج ہماری نمازیں یعنی گولی تو ہے لیکن ایمان تقوی اور خشوع وخضوع کی رائفل نہیں ہے اسی لئے یہ نمازیں بے اثر ہیں تو بے اثر نمازیں جہاں دنیا کے کام نہیں بناتیں سوچنے کی بات ہے وہ اتنی بڑی جنت جس کی لمبائی کائنات سے زیادہ ہے کیسے دلوائیں گی؟

مسلمان اور کافر کے درمیان فرق اور سب سے بڑا فرق صرف نماز کا ہے جب مسلمان نماز پڑھتا ہے تو جہاں اس کی آخرت بنتی ہے وہاں دنیا بھی بنتی ہے تو آیئے تحقیق کی نظر سے نماز کو دیکھیں کہ اس سے دنیا کے کتنے انعامات حاصل ہوتے ہیں۔ (۱)

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/ ۳۸-۴۰)

## نماز سے ڈاکٹر نے منع کر دیا

''ڈاکٹر نے نماز سے منع کر دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## نماز سے فیض ملتا ہے

جس آدمی کے دل میں اللہ تعالیٰ کا جتنا زیادہ ڈر اور خوف ہوتا ہے، اور قلب اللہ کی جانب جتنا زیادہ مائل ہوتا ہے اس آدمی کو نماز سے اتنا ہی زیادہ فیض ملتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں کو دیکھتا ہے اس کی ظاہری صورت پر نہیں جاتا اس لئے ارشاد فرمایا: واقم الصلوۃ لذکری جس کا دل اپنے رب کی یاد سے غافل ہو وہ اللہ تعالیٰ

(۱) ''اس کے بعد (۱) نماز اور جسمانی صحت، (۲) عمر کا تعین (۳) نماز کا ورزشی چارٹ، (۴) ایک غیر مسلم ماہر کی حیرانگی (۵) ایک فزیشن کا ردعمل، (۶) اسٹریلیا کے ماہر کا مشورہ، (۷) فزیوتھراپسٹ کی ہوشربائی، (۸) پروفیسر ڈاکٹر برٹھم جوزف کا تجربہ، (۹) نماز اور یوگا، (۱۰) اٹالین ماہرین کے تجربات وغیرہ'' عنوانات کو دیکھیں۔

کا عبادت گزار نہیں ہے لہذا حقیقی معنوں میں ایسا شخص نمازی نہیں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (۱)

**لاینظر اللہ الی صلوۃ لایحضر الرجل فیھاقلبہ مع بدنہ** (۲)

جب کوئی شخص تن من کے ساتھ حاضر نہ ہو اللہ رب العزت اس کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا ہے۔

## نماز سے گناہ معاف ہونے کا راز

نماز سے تزکیہ نفس (نفس کو خواہش نفسانی سے پاک کرنا) اور اخبات نفس (عجز و انکساری کا اظہار کرنا) دونوں باتیں جمع ہیں، اس کی وجہ سے نفس کو پاک ہوکر عالم ملکوت تک رسائی ہوجاتی ہے، اور نفس کی خاصیت میں یہ بات داخل ہوجاتی ہے کہ جب وہ ایک صفت کے ساتھ متصف ہوتا ہے تو دوسری صفت جو اس صفت کی ضد ہوتی ہے اس سے اس طرح جدا ہوجاتی ہے کہ گویا کبھی اس کا نام بھی اس میں نہ تھا۔

اب جس شخص نے نماز کو پورے پورے طور پر ادا کیا، اور اچھی طرح وضو کیا اور وقت پر اس کو پڑھا، اور رکوع وسجود اور خشوع اور اس کے اذکار اور اشکال کو عمدہ طور پر ادا کیا،

(۱) فالصلاة التی تنهی عن الفحشاء والمنکر، هی تلک الصلاة التی یکون العبد فیها معظما ربه خائفا منه، راجیا رحمته فحظ کل واحد من صلاته انما هو بقدر خوفه من الله، وتأثر قلبه بخشیته لان الله سبحانه انما ینظر الی قلوب عباده لا الی صورهم الظاهرة، ولذا قال تعالیٰ: اقم الصلاة لذکری، ومن غفل قلبه عن ربه لا یکون ذاکرا له، فلا یکون مصلیا صلاة حقیقیة وقال صلی الله علیه وسلم" لا ینظر الله الی صلاة لا یحضر الرجل فیها قلبه مع بدنه، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۱۷۳، کتاب الصلاة، حکمة مشروعیتها، ط: دارالفکر، حجة الله البالغة: ۱/۷۲-۷۳، باب اسرار الصلاة، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی.

(۲) وقال صلی الله علیه وسلم لا ینظر الله الی صلوة لا یحضر الرجل فیها قلبه مع بدنه، احیاء علوم الدین: ۱/۱۹۹، کتاب اسرار الصلاة، ومهماتها فضیلة الخشوع، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت. لبنان.

اوراس نے ان صورتوں سے ان کے معانی کا، اوران اشباح اوراشکال سے ارواح کا قصد کیا، تو بے شک وہ شخص اللہ کی رحمت کے عظیم الشان دریا میں پہنچ جاتا ہے، اوراللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادیتا ہے،(۱) چنانچہ اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمساهل يبقى من درنه شيء؟ قالوا: لا،قال فذلک مثل الصلوات الخمس، يمحو اللّٰه بها الخطايا.**(۲)

ترجمہ: اگرتم میں سے کسی شخص کے دروازہ پرنہر جاری ہو، اوراس میں روزانہ وہ پانچ بارنہایا کرے، تو کیااس کے بدن پرمیل باقی رہ سکتا ہے؟ لوگوں نے کہانہیں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پنجگانہ نمازوں کی مثال ہے، ایسے ہی اللہ تعالیٰ پنجگانہ نمازوں سے گناہوں کو بالکل محوونابود کردیتا ہے۔ (احکام اسلام ص۸۲)

---

(۱)اقول: الصلاة جامعة للتنظيف والاخبات مقدسة للنفس الى عالم الملكوت ومن خاصية النفس انها اذا اتصفت بصفة رفضت ضدها و تباعدت عنه وصار ذلک منها كأن لم يكن شيئا مذكورا فمن ادى الصلوات على وجهها و احسن وضوء هن و صلاهن لوقتهن واتم ركوعهن و خشوعهن واذكارهن و هيأتهن وقصد بالاشباح ارواحها وبالصور معانيها لا بدَّ أنه يخوض فى لجة عظيمة من الرحمة ويمحو عنه الخطايا ، حجة الله البالغة: ۱۸۷/۱ ، من ابواب الصلاة، ط: مكتبه رشيديه دهلى.

(۲) عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارأيتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمسا هل يبقى من درنه شئى، قالوا: لا يبقى من درنه شئى قال فذلک مثل الصلوات الخمس ، يمحوالله بها الخطايا، مشكوٰة ،ص: ۵۷، باب فضائل الصلاة،، ط: قديمى كراچى.

## نماز صحیح ہونے کی شرائط

چونکہ نماز کا اہتمام تمام عبادتوں سے زیادہ ہے اس وجہ سے اس کی شرائط بھی زیادہ ہیں:

شرط (۱) طہارت (پاکی)۔

نماز پڑھنے والے کا جسم حقیقی نجاست سے پاک ہونا چاہئے خواہ نجاست غلیظہ ہو یا خفیفہ، نظر آتا ہو یا نظر نہ آتا ہو، (۱) ہاں اگر معافی کی مقدار ہو تو کوئی بات نہیں مگر معافی کی مقدار سے بھی پاک ہونا افضل اور بہتر ہے۔ (۲)

اسی طرح حکمی نجاست یعنی حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاک ہونا بھی ضروری ہے۔ (۳)

## نماز عشق

بعض حضرات ''نماز عشق'' اس طرح پڑھتے ہیں کہ قیام میں بیس دفعہ اللہ

---

(۱) (هی ستة (طهارة بدنه) ای جسده لدخول الاطراف فی الجسد دون البدن (من حدث) بنوعیه...... (وخبث) مانع كذلك، الدر مع الرد: (كذلك) ای بنوعیه وهما الغليظة والخفيفة، شامی: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی، هندية: ۱/۵۸، كتاب الصلوة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۱/۲۶۶، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن، وفوقه مبطل فيفرض، الدر مع الرد: ۱/۳۱۶، (قوله وان كره تحريما)...... والاقرب ان غسل الدرهم وما دونه مستحب مع العلم والقدر على غسله، فتركه حينئذ خلاف الاولیٰ، الخ، شامی: ۱/۳۱۶ ـ ۳۱۷، باب الانجاس، ط: سعید کراچی. هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث فی شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (الطهارة من الحــــدث) الاصغر والاكبر والحيض والنفاس لآية الوضوء الخ، حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۰۷، باب شروط الصلاة، اركانها، ط: قديمی کراچی. البحر: ۱/۲۶۶، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی.

کا ذکر کرتے ہیں، اور اس کے بعد قومہ، سجدہ اور جلسہ میں دس دس دفعہ پڑھتے ہیں۔ اس نماز کی شریعت میں کچھ اصل اور بنیاد نہیں ہے، یعنی ایسی نماز قرآن وسنت اجماع اور قیاس سے ثابت نہیں، اس لئے اس طرح نماز پڑھنا صحیح نہیں۔ (۱)

## نماز فرض عین ہے

ہر مسلمان عاقل بالغ پر ہر روز پانچ وقت نماز فرض عین ہے، امیر ہو یا فقیر، تندرست ہو یا مریض، مسافر ہو یا مقیم، یہاں تک کہ دشمن کے مقابلے میں جب جنگ ہوتی ہے اس وقت بھی اس کا چھوڑنا جائز نہیں ہے، عورت کو جب وہ دردزہ میں مبتلا ہو جو ایک سخت مصیبت کا وقت ہے نماز چھوڑنا جائز نہیں۔ (۲)

## نماز فرض ہے

اللہ تعالیٰ نے نماز کی عبادت کو ہر مسلمان عاقل بالغ پر خواہ مرد ہو یا عورت اور آزاد ہو یا غلام سب پر فرض کیا ہے، ہر ایک شخص اپنے اپنے درجے اور استعداد کے مطابق اس سے نفع اٹھا سکتا ہے، یہی وہ عظیم الشان عبادت ہے جس کو قصداً چھوڑنے والے کو امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کافر کہتے ہیں، اور امام شافعی علیہ الرحمۃ اس کے قتل کا فتوی دیتے ہیں، اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایسا آدمی جب تک توبہ نہ کرے

---

(۱) فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۴/ ۲۳۲، مسائل سنن غیر مو کدہ، ط: دار الاشاعت کراچی.

(۲) هی فرض عین علی کل مکلف (قوله هی) ای الصلاة الکاملة وهی الخمس المکتوبة ......ثم المکلف هو المسلم البالغ العاقل ولو انثیٰ او عبدا، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/ ۳۵۱ ـ ۳۵۲، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی، بدائع: ۱/ ۹۱، فصل فی عدد الصلوات ط: سعید کراچی.

ومن العجز الحکمی ایضا ما لو خرج بعض الولد وتخاف خروج الوقت تصلی بحیث لایلحق الولد ضرر، شامی: ۲/ ۹۶، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

اور نماز شروع نہ کرے جیل میں بند رکھا جائے۔(۱)

## نماز قتل

اگر کسی آدمی کو قتل کیا جارہا ہے تو اس آدمی کے لئے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت کی دعا کرے، تاکہ یہی نماز اور استغفار دنیا میں اس کا آخری عمل ہو۔

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام میں سے چند قاری صحابۂ کرام کو قرآن مجید کی تعلیم کے لئے کہیں بھیجا تھا، مکہ کے کافروں نے ان لوگوں کو راستہ میں گرفتار کرلیا، اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے علاوہ باقی تمام صحابہ کرام کو وہیں شہید کردیا، اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو مکہ میں لے جاکر بڑی دھوم دھام اور بڑے اہتمام سے شہید کرنے کا پروگرام بنایا، اس وقت حضرت خبیبؓ نے ان لوگوں سے اجازت لیکر دو رکعت نماز ادا کی، اسی وقت سے یہ نماز مستحب ہوگئی۔(۲)

---

(۱) (وتاركها عمدا مجانة) اى تكاسلا فاسق (يحبس حتىٰ يصلى) لانه يحبس لحق العبد فحق الحق احق وقيل يضرب حتىٰ يسيل منه الدم وعند الشافعي يقتل بصلاة واحد حدا وقيل كفر ا، الدر مع الرد: ۱/۳۵۲-۳۵۳، (قوله وعند الشافعي يقتل) وكذا عند مالك، واحمد، وفى رواية عن احمد وهى المختارة، عند جمهور اصحابه انه يقتل كفراً، وبسط ذلک فی الحلية، شامی: ۱/۳۵۲-۳۵۳، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی.،حلبی كبير،ص: ۲، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) حدثنى ابراهيم بن موسىٰ قال اخبرنا هشام بن يوسف عن معمر عن الزهرى عن عمرو ابن ابى سفيان الثقفى عن ابى هريرة قال: بعث النبى صلى الله عليه سرية عينا وامر عليهم عاصم بن ثابت...... فلما انتهى عاصم واصحابه لجؤا الى فد فد وجاء القوم فاحاطوا بهم فقالوا لكم العهد والميثاق ان نزلتم الينا الانقتل منكم رجلا، فقال عاصم : اما انا فلا انزل فى ذمة كافر، اللّٰهم اخبر عنا رسولک، فقاتلوهم فرموهم حتىٰ قتلوا عاصما فى سبعة نفر...... وكان خبيب هو قتل الحارث يوم البدر فمكث عندهم أميرا حتىٰ اذا اجمعوا قتله......، فخرجوا به من الحرم ليقتلوه فقال دعونى اصلى ركعتين ثم انصرف اليهم فقال لو لا ان تروا ان مابى جزع من الموت لزدت فكان اول من سن ركعتين عند القتل، الخ، صحيح البخارى: ۲/۵۸۵، ۵۸۶، باب غزوة الرجيع، كتاب المغازى، ط: قديمى كراچی.

# نماز کا ثواب

حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ میں نے توریت میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے موسیٰ! جب امت محمدیہ صبح کے وقت کی دو رکعت نماز ادا کرے گی، تو ہم ان دو رکعتوں کے بدلے اس کے دن رات کے تمام گناہ معاف کر کے اپنے امن کے قلعہ میں داخل کریں گے۔

اے موسیٰ! جب وہ لوگ ظہر کی چار رکعات پڑھیں گے، تو ہر ایک رکعت کا ثواب الگ الگ ملے گا، پہلی رکعت کا بدلہ گناہوں کی مغفرت ہے، دوسری رکعت کا بدلہ قیامت کے دن اس کے نیک عملوں کا وزنی ہونا ہے، تیسری رکعت کا بدلہ فرشتوں کا ان کے لئے مغفرت کی دعا کرنا اور ان کے لئے ہماری رحمت طلب کرنا ہے، چوتھی رکعت کا بدلہ آسمان کے دروازے ان کے لئے کھل جانا ہے اور جنت کی حوروں کا ان کی طرف دیکھنا۔

اے موسیٰ! ہمارے آخری پیغمبر اور ان کی امت جب عصر کی چار رکعت پڑھیں گے تو آسمان وزمین کے تمام فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کریں گے، اور جن لوگوں کے لئے فرشتے مغفرت کی دعا کریں گے، ہم ان کو عذاب نہیں دیں گے۔

اے موسیٰ! ہمارے آخری پیغمبر کی امت جب مغرب کے وقت کی تین رکعت پڑھ گی، اس نماز کے وقت آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، پھر جو حاجت اور مراد مانگیں گے وہ ہم پوری کریں گے۔

اے موسیٰ! عشاء کی چار رکعتیں ان کے لئے تمام دنیا کی بادشاہت، سلطنت اور دولت سے بہتر ہیں، اس نماز کے پڑھنے کے بعد وہ لوگ گناہوں سے ایسے پاک وصاف ہو جائیں گے جیسے کہ ماں کے پیٹ سے آج کا پیدا ہونے والا بچہ بالکل پاک

صاف بے گناہ ہوتا ہے۔(۱)

## نماز کا حقیقی مقصد

نماز کا اصل مقصد یہ ہے کہ کائنات کے خالق کی عظمت کا نقش ذہن میں بیٹھ جائے یہاں تک کہ اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنا اور منع کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرنا آسان ہو جائے۔

اس میں تمام انسانوں کا فائدہ ہے کیونکہ جو شخص نیکیوں پر عمل پیرا ہو اور برائیوں سے الگ رہے، اس سے بھلائی اور نفع کے سوا اور کوئی بات سرزد نہیں ہو سکتی، نماز کا حقیقی مقصد نیازمندی کے ساتھ آسمان و زمین کے خالق اللہ تعالیٰ کی برتری کا اعتراف اور اس

---

(۱) وعن کعب الاخبار رضی الله تعالیٰ عنه قال:قرأت فی بعض ما انزل الله علی موسیٰ علیه السلام: یا موسیٰ رکعتان یصلیهما احمد وامته وهی صلاة الغداة من یصلیهما غفرت له ما اصاب من الذنوب من لیله ویومه ذلک ویکون فی ذمتی ، یا موسیٰ اربع رکعات یصلیها احمد وامته وهی صلاة الظهر اعطیهم باول رکعة منها المغفرة وبالثانیة اثقل میزانهم وبالثالثة اوکل علیهم الملائکة یسبحون ویستغفرون لهم وبالرابعة افتح لهم ابواب السماء ویشرفن علیهم الحور العین، یا موسیٰ اربع رکعات یصلیها احمد و امته وهی صلاة العصر فلا یبقی ملک فی السموات والارض الا استغفر لهم ومن استغفرت له الملائکة لم اعذبه، یا موسیٰ ثلاث رکعات یصلیها احمد و امته حین تغرب الشمس افتح لهم ابواب السماء لا یسألون من حاجة الا قضیتها لهم ، یاموسیٰ اربع رکعات یصلیها احمد و امته حین یغیب الشفق وهی خیر لهم من الدنیا و ما فیها ویخرجون من ذنوبهم کیوم ولدتهم امهم، تنبیه الغافلین فی الموعظة باحادیث سید الانبیاء والمرسلین،ص: ۲۴۰ - ۲۴، باب فضل امة محمدصلی الله علیه وسلم،ط: مکتبة مکیه لاهور، و:ص:۲۷۷، ط: رشیدیة کوئٹه.

کی لازوال عظمت اور غیر فانی عزت کے آگے سرنگوں ہونا ہے۔(۱)

## نماز کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی تمام شرائط کی پابندی کے ساتھ کھڑے ہو کر مرد حضرات دونوں ہاتھوں کو چادر یا آستین وغیرہ سے باہر نکال کر کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں یا اس کے برابر میں آجائیں، اور ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو، اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں، اور انگلیوں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ نہ ہو،(۲) ایسی حالت میں جس نماز کو پڑھنا

---

(۱) ان الغرض الحقیقی من الصلاۃ ، انما ھو اشعار القلب بعظمۃ الالہ الخالق حتیٰ یکون منہ علی وجل فیأتمر بامرہ ویناھی عما نھاہ عنہ وفی ذلک الخیر کلہ للنوع الانسانی ، لان من یفعل الصالحات ویجتنب السیئات لا یصدر عنہ للناس الا المنفعۃ والخیر ........... فالغرض الحقیقی من الصلاۃ،انما ھو تعظیم الالہ، فاطر السموات والارض بالخشوع لہ والخضوع لعظمتہ الخالدۃ،وعزتہ الابدیۃ فلا یکون المرء مصلیا لربہ حقا الا اذا کان قلبہ حاضرا مملوء بخشیۃ اللہ وحدہ، فلا یغیب عن مناجاتہ بالوساوس الکاذبۃ اوالخواطر الضارۃ، ومن یقف بین یدی خالقہ وقلبہ علی ھذہ الحالۃ ذلیلا خاشعا ، خائفاً وجلا من جلال ذلک الخالق القادر القاھر ، ذی السطوۃ التی لا تحد والمشیئۃ التی لا ترد ، فانہ بذلک یکون تائبا من ذنبہ، منیبا الی ربہ، و تصلح اعمالہ الظاھرۃ والباطنۃ وتقوی علاقتہ بربہ ویستقیم مع عبادہ تعالیٰ ، ویقف عند حدود الدین وینھی عما نھاہ عنہ رب العالمین ،کما قال:" ان الصلاۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر " وبذلک یکون من المسلمین حقا. کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعۃ: ۱/ ۱۷۳ ، کتاب الصلاۃ، حکمۃ مشروعیتھا، ط: دار الفکر، بیروت.

(۲) اذا اراد الدخول فی الصلاۃ کبر ورفع یدیہ حذاء اذنیہ حتیٰ یحاذی بابھامیہ شحمتی اذنیہ وبرؤس الاصابع فروع اذنیہ ......ولا یطاطئی راسہ عند التکبیر ، قال الفقیہ ابو جعفر یستقبل ببطون کفیہ القبلۃ وینشر اصابعہ ویرفعھما، ...... واذا رفع یدیہ لا یضم اصابعہ کل الضم ولا یفرج کل التفریج بل یترکھا علی ما کانت علیہ بین الضم والتفریج ، ھندیہ: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ وآدابھا وکیفیتھا ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. فتح القدیر: ۱/ ۲۴۲ - ۲۴۵، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت.

چاہیں، اس کی نیت دل میں کرلیں اور اگر زبان سے بھی دلی ارادہ کو ظاہر کریں تو بہتر ہے، اور نیت عربی زبان میں کہنا ضروری نہیں بلکہ ہر شخص اپنی اپنی زبان میں نیت کرسکتا ہے، اور نیت اس طرح کریں کہ ''میں فلاں وقت کی فلاں نماز پڑھ رہا ہوں'' (۱) پھر اللّٰہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھ لیں کہ دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی کے اوپر ہو، اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں پہنچے کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑلیں، اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح بچھادیں کہ تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف ہو (۲) پھر فوراً یہ دعا پڑھے ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ

---

= (اذا أراد الرجل الدخول فی الصلاۃ) ای صلاۃ کانت (اخرج کفیه من کمیه) بخلاف المرأۃ وحال الضرورۃ کما بیناہ (ثم رفعهما حذاء اذنیه) حتیٰ یحاذی بابهامیه شحمتی اذنیه ویجعل باطن کفیه نحو القبلۃ، ولا یفرج اصابعه ولا یضمها واذا کان به عذر یرفع بقدر الامکان، الخ، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۷۸ ـ ۲۷۹، فصل فی کیفیۃ ترتیب، ط: قدیمی کراچی، حلبی کبیر، ص: ۲۹۸، صفۃ الصلاۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۴۷۴ ـ ۴۷۵، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب سنن الصلاۃ، ط: سعید کراچی۔

(۱) والشرط ان یعلم بقلبه ای صلاۃ یصلی وادناها ما لو سئل لامکنه ان یجیب علی البدیهۃ ...... ولا عبرۃ للذکر باللسان فان فعله لتجتمع عزیمۃ قلبه فهو حسن ...... فلا بد من التعیین فیقول نویت ظهر الیوم او عصر الیوم او فرض الوقت او ظهر الوقت، هندیۃ: ۱/ ۶۵، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الرابع فی النیۃ، ط: رشیدیۃ کوئٹه، شامی: ۱/ ۴۱۴ ـ ۴۱۸، باب شروط الصلاۃ، بحث النیۃ، ط: سعید کراچی۔

(۲) ووضع یدہ الیمنی علی الیسریٰ تحت السرۃ کما فرغ من التکبیر، ...... وذلک بأن یضع باطن کفه الیمنی علی ظاهر کفه الیسریٰ ویأخذ الرسغ بالخنصر والابهام ویرسل الباقی علی الذراع، عالمگیری: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ، ط: رشیدیۃ کوئٹه، تاتارخانیۃ: ۱/ ۵۳۲، ط: ادارۃ القرآن کراچی، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۰، فصل فی کیفیۃ ترتیب، ط: قدیمی کراچی. فتح القدیر: ۱/ ۲۴۹، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت، حلبی کبیر، ص: ۳۰۰، صفۃ الصلاۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۳۸۶، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، مطلب فی بیان المتواتر والشاذ، ط: سعید کراچی۔

وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالیٰ جَدُّکَ وَلاَاِلٰہَ غَیْرُکَ" اگر نمازی کسی امام کے پیچھے اقتداء کرکے نماز پڑھ رہا ہے، تو اس دعا کو پڑھ کر خاموش رہے، (۱) اور اگر امام نے قرأت شروع کردی تو اس دعا کو نہ پڑھے بلکہ اللّٰہ اکبر کہہ کر خاموش رہے، اور اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہے یا امام ہے تو اس دعا کے بعد "اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمنالرحیم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) پڑھے اور جب سورۂ فاتحہ ختم ہو جائے تو "وَلَاالضَّآلِّیْنَ" کے بعد تنہا نماز پڑھنے والا اور امام آہستہ سے "آمین" کہیں، اگر کسی ایسے وقت کی نماز ہو جس میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے تو تمام مقتدی بھی "ولا الضالین" کے بعد آہستہ سے "آمین" کہیں، آمین کے الف

---

(۱) ثم یقول سبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا اله غیرک، اماما کان او مقتدیا او منفردا، عالمگیری: ۱/۷۳، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ، ط: رشیدیه کوئٹه، حلبی کبیر، ص: ۳۰۱، صفة الصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، تاتارخانیة: ۱/۵۳۳، الفصل الثالث فی بیان ما یفعله المصلی فی صلا ته بعد الافتتاح، ط: ادارۃ القرآن کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۰، فصل فی کیفیة ترتیب، ط: قدیمی کراچی، فتح القدیر: ۱/۲۵۱، ط: دار احیاء التراث العربی، شامی: ۱/۴۸۸، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، مطلب فی بیان المتواتر والشاذ، ط: سعید کراچی.

(الا اذا) شرع الامام فی القراءۃ سواء کان مسبوقا او مدرکا (و) سواء کان (امامه یجهر بالقراءۃ او لا فانه (لا یأتی به) لما فی النھر عن الصغریٰ: ادرک الامام فی القیام، یثنی ما لم یبدأ بالقراءۃ، وقیل فی المخافتة یثنی، الدر مع الرد: ۱/۴۸۸، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، مطلب فی بیان المتواتر والشاذ، ط: سعید کرّاچی.

کولمبا کر کے مد کے ساتھ پڑھنا چاہئے،(۱) اس کے بعد "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھے پھر اس کے بعد قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھے،(۲) اگر سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو تو فجر اور ظہر کی نماز میں "سورۂ حجرات" سے "سورۂ بروج" تک میں سے کوئی سورت پڑھے، اور فجر کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی نسبت سے بڑی سورت پڑھنی چاہئے۔

عصر اور عشاء کی نماز میں "والسماء والطارق" سے "لم یکن" تک میں سے کوئی سورت پڑھے، اور مغرب کی نماز میں "اذا زلزلت" سے آخر تک میں سے کوئی سورت پڑھے۔(۳)

---

(۱) ثم يتعوذ وصورته اعوذ بالله من الشيطان الرجيم،...... ثم يأتي بالتسمية ويخفيها...... ثم يقرأ فاتحة الكتاب، اذا فرغ من الفاتحة قال آمين، والسنة فيه الاخفاء، المنفرد والامام سواء وكذا المأموم اذا سمع، هندية: ۱/۷۳ - ۷۴، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. تاتارخانية: ۱/۵۳۳ - ۵۳۷، الفصل الثالث فى بيان ما يفعله المصلى فى صلاته بعد الافتتاح، ط: ادارة القرآن كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۱، فصل فى كيفية ترتيب، ط: قديمى كراچى. فتح القدير: ۱/۲۵۲ - ۲۵۶، ط: داو احياء التراث العربى بيروت. حلبى كبير، ص: ۳۰۳، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامى: ۱/۴۸۹، فصل فى بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) ثم يضم الى الفاتحة سورة او ثلاث آيات، هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، فتح القدير: ۱/۲۵۵، ط: دار احياء التراث العربى بيروت.

وذكر فى المحيط: المختار قول محمد، وهو ان يسمى قبل الفاتحة وقبل كل سورة فى كل ركعة، شامى: ۱/۴۹۰، فصل فى بيان تاليف الصلاة، قبيل مطلب لفظ الفتوىٰ آكد وابلغ من لفظ المختار، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۰۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) واستحسنوا فى الحضر طوال المفصل فى الفجر و الظهر و اوساطه فى العصر والعشاء، وقصاره فى المغرب، وطوال المفصل من الحجرات الى البروج والاوساط من سورة البروج الى

اورسورتوں کی یہ تحدید اسی صورت میں ہے جب وہ سورتیں یاد ہوں، اوراگروہ سورتیں یاد نہ ہوں تو جو بھی سورت یاد ہو پڑھ لیا کرے۔

سورت پڑھنے کے بعد اللّٰہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے، اور رکوع کی ابتداء "اللّٰہ اکبر" کے ساتھ ہی ہوں، اور رکوع میں اچھی طرح پہنچ جانے کے ساتھ ہی تکبیر ختم ہوجائے۔(۱)

رکوع اس طرح کیا جائے کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر ہوں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں یعنی ہر دوانگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو، اس طرح دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو پکڑ لے، اور سرین (کولہے)، گردن اور پشت ایک ہی سطح پر برابر ہوں، ایسا نہ ہو کہ سر جھکا ہوا ہو اور پیٹھ اٹھی ہوئی ہو، پیر کی پنڈلیاں سیدھی ہوں ٹیڑھی نہ ہوں، کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے ہوں، ٹیڑھی نہ ہوں اور نظر پاؤں کی طرف ہو، اور دونوں پاؤں پر زور برابر ہو، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل ہوں، اور رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ **"سبحان ربی العظیم"**

---

=لم یکن والقصار من سورة لم یکن الی الآخر...... واطالة القراءة فی الرکعة الاولیٰ علی الثانیة من الفجر مسنونة بالاجماع، هندیة : ۱/۷۷ ، الفصل الرابع فی القراءة، ط: رشیدیه کوئٹه، فتح القدیر: ۱/۲۹۱، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت، الدر مع الرد: ۱/۵۳۹، فصل فی القراءة، مطلب السنة تکون سنة عین وسنة کفایة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر ،ص: ۳۱۰، ۳۱۲، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۱) ویرکع حین یفرغ من القراءة وهو منتصب...... فیکون ابتداء تکبیره عند اول الخرور و الفراغ عند الاستواء للرکوع ، هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۴۹۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی.، فتح القدیر: ۱/۲۵۷، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، حلبی کبیر،ص: ۳۱۴، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

کہے، (۱) پھر رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جائے کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے، اور نظر سجدے کی جگہ پر ہو، اور رکوع سے اٹھتے وقت امام صرف "سمع اللّٰہ لمن حمدہ" کہے، اور مقتدی صرف "ربنالک الحمد" کہے اور تنہا نماز پڑھنے والا "سمع اللّٰہ لمن حمدہ" اور "ربنالک الحمد" دونوں کہے، (۲) پھر اللّٰہ اکبر کہتا ہوا دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے ہوئے سجدے میں جائے، "اللّٰہ اکبر" اور سجدہ کی ابتداء ساتھ ہی ہو، اور سجدہ میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے، اور سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر انہیں زمین کی طرف اس طرح لے جائے کہ سینہ آگے کو نہ جھکے، جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں، اس کے بعد سینے کو جھکائے، پھر گھٹنے کے بعد ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی کو زمین پر رکھے، اور منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھے کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں، اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رو ہوں اور دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے کہ ایڑھیاں اوپر

(۱) ویعتمد بیدیه علی رکبتیه ویفرج بین اصابعه ولا یندب الی التفریج الا فی هذه الحالة ...... ویبسط ظهره حتیٰ لو وضع علی ظهره قدح من ماء لاستقر ...... ویقول فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثلاثا وذلک ادناه ، هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. فتح القدیر: ۱/۲۵۸، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، حلبی کبیر، ص: ۳۱۵، صفة الصلاة، ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/۴۹۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة ، مطلب قراءة البسملة بین الفاتحة و السورة حسن ، ط: سعید کراچی.

(قوله ومنها القیام) ...... ویکره القیام علی احد القدمین فی الصلاة بلا عذر ، شامی: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة، بحث القیام، ط: سعید کراچی.

(۲) فاذا اطمأن راکعا رفع رأسه ...... فان کان اماما یقول سمع الله لمن حمده بالاجماع وان کان مقتدیا یأتی بالتحمید ولا یأتی بالتسمیع بلا خلاف وان کان منفردا الاصح انه یاتی بهما ، هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه، حلبی کبیر، ص: ۳۱۸، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، الدر مع الرد: ۱/۴۹۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/۲۶۰، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت.

ہوں، اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہوں، پیٹ رانوں سے الگ اور بغل سے جدا ہو، پیٹ زمین سے اس قدر اونچا ہو کہ بکری کا چھوٹا سا بچہ درمیان سے نکل سکے، اور سجدے میں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں، زمین پر ٹکی ہوئیں نہ ہوں، دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہوں ملے ہوئے نہ ہوں، اور سجدے کے دوران دونوں پاؤں زمین سے لگے ہوئے ہوں اٹھے ہوئے نہ ہوں، سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہے، (۱) پھر سجدہ سے اٹھ کر اچھی طرح بیٹھ جائے، اس طرح کہ دایاں پیر اس طرح کھڑا کرلے کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہوجائیں، اور بائیں پیر کو زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھ جائے، اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لے، اس طرح کہ انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں، اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو، نہ انگلیوں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہو، نہ بہت ہی زیادہ ملی ہوئیں ہوں اور انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئیں نہ ہوں بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے کے قریب ہوں اور اس حالت میں فرض نماز میں کوئی دعا نہ پڑھے، اور اس حالت میں اتنی دیر بیٹھے کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ سبحان اللّٰہ کہا

---

(۱) ثم اذا استوی قائما کبر وسجد ویکبر فی حالة الخرور ویقول فی سجوده سبحان ربی الاعلیٰ ثلاثا وذلک ادناه...... قالوا اذا اراد السجود یضع اولا ما کان اقرب الی الارض، فیضع رکبتیه اولا ثم یدیه ثم انفه ثم جبهته ،......ویضع یدیه فی السجود حذاء اذنیه ویوجه اصابعه نحو القبلة وکذا اصابع رجلیه ویعتمد علی راحتیه ویبدی ضبعیه عن جنبیه ولا یفترش ذراعیه ویجافی بطنه عن فخذیه ، هندیة: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. تاتارخانیة: ۱/ ۵۴۰، ط: ادارة القرآن کراچی. الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۷، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۲۰، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

جا سکے۔(۱)

سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی اٹھائے، پھر ناک پھر ہاتھ، اطمینان سے دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کرے جیسے پہلا سجدہ کیا تھا یعنی دوسرے سجدہ میں جاتے ہوئے "اللّٰہ اکبر" کہے اور پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، پھر ناک، پھر پیشانی۔(۲)

دوسرا سجدہ کرنے کے بعد "اللّٰــه اکبـر" کہتا ہوا فورا کھڑا ہو جائے، کھڑے ہوتے وقت پہلے پیشانی اٹھائے، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر کھڑا ہو، بلا عذر ہاتھوں کو زمین سے سہارا دیتے ہوئے کھڑا ہونا بہتر نہیں، ہاں اگر جسم بھاری ہے، یا بیماری ہے یا بڑھاپے کی وجہ سے سہارا کے بغیر کھڑا ہونا مشکل ہو تو سہارا لینا منع نہیں۔(۳)

---

(۱) ثم يرفع رأسه مكبرا ويكفي فيه ...... (ويجلس بين السجدتين مطمئنا) لما مر ويضع يديه على فخذيه كالتشهد ...... وليس بينهما ذكر مسنون، الدر مع الرد: ۱/۵۰۵، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

(ثم يرفع رأسه ويكبر) والسنة فيه ان يرفع رأسه حتىٰ يستوى جالسا، وليس في هذا الجلوس ذكر مسنون عندنا، هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. فتح القدير: ۱/۲۶۷، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. حلبي كبير، ص:۳۲۷، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) واذا اراد الرفع يرفع اولا جبهته ثم انفه ثم يديه ثم ركبتيه ...... ثم يكبر وينحط للسجدة الثانية ويسبح فيها مثل ما سبح في السجدة الاولىٰ، هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۵۰۶، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) ثم اذا فرغ من السجدة ينهض على صدور قدميه ولا يقعد ولا يعتمد على الارض بيديه عند قيامه وانما يعتمد على ركبتيه وترك الاعتماد مستحب لمن ليس به عذر عندنا، هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. التاتارخانية: ۱/۵۴۶، ط: ادارة القرآن كراچي. فتح القدير: ۱/۲۶۱، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، الدر مع الرد: ۱/۵۰۶، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

دوسری رکعت کے شروع میں ثناء اوراعوذ باللہ نہ پڑھے، اگرمقتدی ہے تو خاموش رہے اوراگرامام یا تنہا نماز پڑھنے والا ہے تو صرف "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھ کرسورۂ فاتحہ پڑھے اور"ولاالضالین" کے بعد آہستہ "آمین" کہے پھر "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھ کرکوئی دوسری سورت ملالے، پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع، قومہ، اوردونوں سجدے کرے،(۱) دوسرے سجدہ کے بعداسی طرح بیٹھ جائے جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا، اوراس میں "التحیات" پڑھے۔

التحیات یہ ہے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِيُّ وَرَحْمَةُاللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَاوَعَلٰى عِبَادَ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُاَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.(۲)

اورالتحیات پڑھتے وقت جب "اَشْهَدُاَنْ لَّا" پر پہنچے تو شہادت کی انگلی کو

(۱) ويفعل فى الركعة الثانية مثل ما فعل فى الركعة الاولىٰ الا انه لايستفتح ولا يتعوذ ، عالمگيرى: ۱/۷۵، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، تاتارخانية: ۱/۵۴۶، ط: ادارة القرآن كراچى، فتح القدير: ۱/۲۶۸، ط: دار احياء التراث العربى بيروت، الدر مع الرد: ۱/۵۰۶، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) واذا رفع رأسه من السجدة الثانية فى الركعة الثانية افترش رجله اليسرىٰ وجلس عليها ونصب اليمنىٰ نصبا ووجه اصابعه نحو القبلة ووضع يديه على فخذيه وبسط اصابعه،...... ويقرأ تشهد ابن مسعود رضى الله عنه ، هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث فى سنن الصلاة،ط: رشيدية كوئٹه. تاتارخانية: ۱/۵۴۷، ط: ادارة القرآن كراچى.حلبى كبير، ص: ۳۲۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، فتح القدير: ۱/۲۷۱، ط: دار احياء التراث العربى بيروت.الدر مع الرد: ۱/۵۰۸، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى.

اُٹھا کر اشارہ کرے، اور ''اِلَّا اللّٰہُ'' پر گرادے۔(۱)

اشارے کا طریقہ یہ کہ انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو ملا کر حلقہ بنالے، اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس کی انگلی کو بند کر لے، اور ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا'' کہتے ہوئے شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائے کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہوئی ہو بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اٹھائے اور ''اِلَّا اللّٰـــہُ'' کہتے وقت شہادت کی انگلی کو نیچے جھکا دے اور باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھے، (۲) اور اگر دو رکعت والی نماز ہو تو التحیات کے بعد یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (۳)

یہ درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

---

(۱) واذا انتهى الى قوله اشهد ان لااله الاالله يشير بالمسبحة، هندية: ۱/۷۵، ط: رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۵۰۸، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) وصفتها: ان يحلق من يده اليمنىٰ عند الشهادة الابهام والوسطىٰ ويقبض البنصر والخنصر ويشير بالمسبحة...... ويرفع الاصبع عند النفى ويضعها عند الاثبات، شامى: ۱/۵۰۸، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير، ص: ۳۲۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، تاتارخانية: ۱/۵۵۲، ط: ادارة القرآن كراچى.

(۳) فاذا فرغ من التشهد يصلى على النبى صلى الله عليه وسلم، وسئل محمد عن كيفيه الصلواة على النبى صلى الله عليه وسلم فقال يقول اللّٰهم صلى على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد، اللّٰهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد،، عالمگيرى: ۱/۷۶، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. تاتارخانية: ۱/۵۴۹، ط: ادارة القرآن كراچى. فتح القدير: ۱/۲۷۵، ط: دار احياء التراث العربى بيروت، الدر مع الرد: ۱/۵۱۲، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى.

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّاِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ (۱)

اس کے بعد نماز ختم کردے، اور نماز ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے کہے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" پھر بائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے کہے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑے کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو سلام پھیرنے والے کا رخسار نظر آئے، اور سلام پھیرتے وقت نظر کندھے کی طرف ہو۔ (۲)

اگر امام ہے تو سلام پھیرتے وقت کراماً کاتبین، فرشتے اور مقتدیوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔ (۳)

اور اگر مقتدی ہے تو دائیں طرف سلام کرتے وقت دائیں طرف جو انسان اور

(۱) ومن الادعية المأثورة ما روى عن ابى بكر رضى الله عنه انه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم علمنى دعاء ادعو به فى صلاتى فقال قل: اللّٰهم انى ظلمت نفسى ظلماً كثيراً وانه لا يغفر الذنوب الا انت فاغفر لى مغفرة من عندك وارحمنى انك انت الغفور الرحيم، هندية: ۱/۷۶، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، حلبى كبير، ص: ۳۳۵، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، فتح القدير: ۱/۲۷۷، ط: دار احياء التراث العربى بيروت.

(۲) ثم يسلم تسليمتين تسلمية عن يمينه وتسليمة عن يساره ويحول فى التسليمة الاولىٰ وجهه عن يمينه حتىٰ يرىٰ بياض خده الايمن وفى التسليمة الثانية عن يساره حتّٰى يرى بياض خده الايسر ويقول السلام عليكم ورحمة الله ،هندية: ۱/۷۶، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. شامى: ۱/۵۲۴، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/۲۷۸، ط: دار احياء التراث العربى بيروت، تاتارخانية: ۱/۵۵۲، ط: ادارة القرآن كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۳۶، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) (وينوى) الامام بخطابه (السلام على من فى يمينه ويساره) ممن معه فى صلاته ولو جنا او نساء..... (والحفظة فيهما) الدر مع الرد: ۱/۵۲۶، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۷۷، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. حلبى كبير، ص: ۳۳۷، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

فرشتے ہیں ان کو سلام کرنے کی نیت کرے، اگر امام بھی دائیں طرف ہے تو امام کو بھی سلام کرنے کی نیت کرے، اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسان اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے، اگر امام بائیں طرف ہے تو امام کو بھی سلام کرنے کی نیت کرے، اور اگر امام برابر سامنے ہے تو دونوں سلاموں میں امام کو بھی سلام کرنے کی نیت کرے۔(۱)

اور اگر تنہا نماز پڑھنے والا ہے تو دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔(۲)

اگر قعدہ میں عذر کی وجہ سے مسنون طریقہ کے مطابق بیٹھنا ممکن نہ ہوتو جس طرح بیٹھنا ممکن ہو بیٹھ جائے۔(۳)

---

(۱) والمقتدی یحتاج الی نیة الامام مع من ذکرنا فان کان الامام فی الجانب الایمن نواه فیهم وان کان فی الجانب الایسر نواه فیهم ، وان کان بحذائه نواه فی جانب الایمن عند ابی یوسف و عند محمد ینویه فیهما وهو روایة عن ابی حنیفة رحمه الله وفی الفتاویٰ هو الصحیح، هندیة: ۱/۷۷،الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۵۲۹ ، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۱/۵۵۳، ط: ادارة القرآن کراچی. فتح القدیر: ۱/۲۷۹، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان، حلبی کبیر،ص: ۳۳۸۔۳۳۹، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) والمنفرد ینوی الحفظة لا غیر ولا ینوی فی الملائکة عددا محصورا وهو الصحیح، هندیة: ۱/۷۷، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. تاتارخانیة: ۱/۵۵۳، ط: ادارة القرآن کراچی. فتح القدیر: ۱/۲۷۹، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، الدر مع الرد: ۱/۵۲۹، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۳) ( کیف شاء ) لان المرض اسقط عنه الارکان فالهیئات اولیٰ، الدر مع الرد: ۲/۹۷، ( قوله قیل وبه یفتیٰ ) قاله فی التجنیس والخلاصة والولوالجیة لانه ایسر علی المریض، قال فی البحر: ولا یخفی ما فیه ، بل الایسر عدم القید بکیفیة من الکیفیات فالمذهب الاول ، وذکر قبله انه فی حالة التشهد یجلس کما یجلس للتشهد بالاجماع ، اقول ینبغی ان یقال ان کان جلوسه کما یجلس للتشهد ایسر علیه من غیره او مساویا لغیره کان اولیٰ والا اختار الایسر فی جمیع الحالات ولعل ذلک محمل القولین، شامی: ۲/۹۷، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

اور اگر دو رکعت والی فرض نماز نہ ہو بلکہ تین رکعت یا چار رکعت والی فرض نماز ہو تو صرف التحیات آخر تک پڑھ کر فوراً کھڑا ہو جائے درود شریف اور دعا نہ پڑھے، باقی دو رکعت بھی اسی طرح پڑھے جس طرح پہلی دو رکعت پڑھی ہیں، فرق اتنا ہے کہ آخری دو رکعتوں میں صرف **بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم** کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع کرے، سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت نہ ملائے، اگر تین رکعت والی فرض نماز ہے تو تیسری رکعت میں، اور اگر چار رکعت والی فرض نماز ہے تو چوتھی رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد اسی طرح بیٹھ کر التحیات، درود شریف، اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز ختم کر دے۔ (۱)

فجر، مغرب اور عشاء کی فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت اور **سمع اللّٰہ لمن حمدہ** اور تمام تکبیریں امام بلند آواز سے کہے اور تنہا نماز پڑھنے والے کو اختیار ہے چاہے بلند آواز سے کہے یا آہستہ آواز سے، اور ظہر اور عصر کی فرض نماز میں امام صرف **سمع اللّٰہ لمن حمدہ** اور تمام تکبیریں بلند آواز سے کہے، اور تنہا نماز پڑھنے والا آہستہ اور مقتدی ہر وقت تکبیریں وغیرہ آہستہ کہے۔ (۲)

---

(۱) فاذا فرغ من قراءة التشهد قام...... واذا قام يفعل فى الشفع الثانى ما فعل فى الشفع الاول من القيام والركوع والسجود ويقرأ الفاتحة فقط وتكره الزيادة ،...... ويجلس فى الاخيرة كما جلس فى الاولىٰ ويتشهد فاذ افرغ من التشهد يصلى على النبى صلى الله عليه وسلم ...... ويدعو لنفسه ولغيره ،...... ثم يسلم تسليمتين، هندية: ١/٧٦، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئته، فتح القدير: ١/٢٧٣، ط: دار احياء التراث العربى بيروت، لبنان. تاتارخانية: ١/٥٣٨، الفصل الثالث فى بيان ما يفعله المصلى فى صلاته الخ، ط: ادارة القرآن كراجى.

(٢) (ثم يرفع رأسه من ركوعه مسمعا)...... (ويكتفى به الامام) وقالا يضم التحميد سرا (و) يكتفى (بالتحميد المؤتم......) ويجمع بينهما لو منفردا على المعتمد يسمع رافعا ويحمد مستويا، الدر المختار ، شامى: ١/٤٩٦-٤٩٧، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب فى اطالة الركوع للجائى، ط: سعيد كراجى.

(وجهر الامام بالتكبير ) بقدر حاجته للاعلام بالدخول والانتقال وكذا بالتسميع والسلام ، واما المؤتم والمنفرد فيسمع نفسه ، الدر المختار، شامى: ١/٤٧٥، باب صفة الصلاة، مطلب فى قولهم الاساءة دون الكراهة ، ط: سعيد كراجى، و: ١/٥٨٨، باب الامامة، قبيل مطلب فى رفع المبلغ صوته زيادة على الحاجة، ط: سعيد كراجى.

## نماز کا محاسبہ سب سے پہلے ہوگا

جب میدان حشر میں حساب وکتاب کے لئے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام لوگ جمع ہوں گے، تو اس وقت سب عبادتوں سے پہلے نماز ہی کا محاسبہ کیا جائے گا، (۱) اس لئے ایمان کی درستی اور عقائد کی اصلاح کے بعد نماز ہی کا مرتبہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں اور بچیوں کو سات سال کی عمر میں اس کی عادت بنانے کا حکم دیا ہے (۲) ابوداؤد شریف میں ہے:

مروا اولادكم بالصلوٰة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر سنين. (۳)

---

(۱) (قوله لما ورد الخ) اى فى قوله صلى الله عليه وسلم" اتقوا البول فانه اول ما يحاسب به العبد فى القبر، رواه الطبرانى باسناد حسن، وفى قوله صلى الله عليه وسلم " اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته قال العراقى فى شرح الترمذى ولا يعارضه حديث الصحيح " ان اول ما يقضى بين الناس يوم القيامة فى الدماء لحمل الاول على حق الله تعالىٰ على العبد والثانى على حقوق الأدميين فيما بينهم ،شامى: ۱/ ۳۵۰، قبيل كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى، كتاب الكبائر: ص: ۲۸، الكبيرة الرابعة قبيل فصل فى عقوبة تارك الصلاة، ط: دارالخير دمشق.

(۲) (وان وجب ضرب ابن عشر عليها بيد لا بخشبة لحديث " مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع واضربوهم عليها وهم ابناء عشر" الدر المختار (قوله لحديث الخ، ) استدلال على الضرب المطلق، واما كونه لا بخشبة فلا ن الضرب بها ورد فى جناية المكلف آه، وتمام الحديث "وفرقوا بينهم فى المضاجع ، رواه ابو داؤد، والترمذى ولفظه " علموا الصبى الصلاة ابن سبع واضربوه عليها ابن عشر وقال حسن صحيح وصححه ابن خزيمة والحاكم والبيهقى، آه، اسماعيل ، والظاهر ان الوجوب بعد استكمال السبع والعشر بأن يكون فى اول الثامنة والحادى عشر كما قالوا فى مدة الحضانة، شامى: ۱/ ۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. كتاب الكبائر، ص: ۲۳، الكبيرة الرابعة، فصل متىٰ يومر الصبى بالصلاة، ط: دار الخير دمشق.

(۳) مشكوٰة ، ص: ۵۸، كتاب الصلاة، الفصل الثانى ،ط: قديمى كراچى.

اپنی اولاد کو نماز کا حکم کرو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور اس (کے چھوڑنے) پر ان کی پٹائی کرو جب وہ دس سال کے ہو جائیں۔

## نماز کا معنی

نماز کو عربی میں ''صلوۃ'' کہتے ہیں۔(۱)

ا...... ''صلوۃ'' کے لفظ کو یا تو صلی سے بنایا گیا ہے، اس کا معنی ہے کہ ٹیڑھی لکڑی کو آگ کی گرمی اور تپش پہنچا کر سیدھا کیا جائے، اس معنی کے اعتبار سے نماز کو صلوۃ اس لئے کہتے ہیں کہ انسان میں نفس امارہ کی وجہ سے کجی اور ٹیڑھا پن موجود ہے، اس لئے اس کو حکم دیا گیا کہ روزانہ پانچ وقت پابندی سے نماز پڑھے، تا کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی عظمت، ہیبت اور ڈر و خوف کی حرارت اور گرمی پہنچ کر اس کا ٹیڑھا پن اور کجی دور ہو جائے، اور وہ آگ سے سیدھے کئے ہوئے بانس کی طرح سیدھا ہو جائے (۲)، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

---

(۱) قال ابن الاثير: وهى العبادة المخصوصة، واصلها فى اللغة: الدعاء فسميت ببعض اجزائها، وقيل: ان اصلها فى اللغة التعظيم، وسميت العبادة المخصوصة صلاة لما فيها من تعظيم الرب تعالىٰ، النهاية فى غريب الحديث والاثر: ۳/ ۵۰، (صلا) تحقيق: طاهر احمد الزاوى محمود محمد الطناحى، ط: المكتبة العلمية، بيروت، وفى مجمع بحار الانوار: ...... الصلاة لغة، الدعاء وقيل: التعظيم، مجمع بحار الانوار: ۳/ ۳۴۷، صلا، ط: مكتبة دار الايمان المدينة المنورة.

(۲) قال ابو منصور محمد بن احمد الازهرى فى" تهذيب اللغة" قلت، والاصل فى تصلية العصا انها اذا اعوجت الذمها مقومها حر النار حتىٰ تلين له وتجيب التثقيف، يقال: صليت العصا النار اذا الزمتها حرها حتىٰ تلين لغامزها. تهذيب اللغة: ۳/ ۷۹، (عصا)، تحقيق: الدكتور عبد الحليم النجار، ط: الدار المصرية، للتاليف والترجمة.

قال العينى: هى مشتقة من صليت العود على النار اذا قومته وايضا قال الجوهرى " وصليت العصاء بالنار اذا لينتها وقومتها، البناية على شرح الهداية: ۲/ ۳-۵، كتاب الصلاة، ط: دار الفكر، بيروت.

ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر (۱) (کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے) اور نماز نمازی کو سیدھے بانس کی طرح کر دیتی ہے۔

۲...... یا صلوۃ کے لفظ کو "صلة" سے بنایا گیا ہے، اور صلة عربی میں تعلق کو کہتے ہیں، اس اعتبار سے نماز کو صلوۃ اس لئے کہتے ہیں کہ نماز اللہ اور بندہ کے درمیان خاص تعلق پیدا کرنے والی عبادت ہے، اور یہ خاص تعلق نماز کے علاوہ کسی اور عبادت سے حاصل نہیں ہوتا، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

"الصلوة معراج المؤمن" (۲) نماز مومن کی معراج ہے۔

---

(۱) سورة العنكبوت، الآية: ۴۵.

(۲) قال عليه السلام: "الصلاة معراج المؤمن" التفسير الكبير: ۱/۲۶۶، القسم الثاني، الكلام في تفسير مجموع هذه السورة، وفيه فصول آخر، الفصل الاول، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، وايضا ان محمداً عليه السلام لما انعم الله عليه بأن رفعه الى قاب قوسين قال عند ذلك: التحيات المباركات، الصلوات الطيبات لله، والصلوة معراج المؤمن الخ، التفسير الكبير: ۱/۲۷۵، قبل الفصل الخامس في ان الصلوة معراج العارفين، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. فبالصلاة، يشير الله عز وجل الى رجوع الروح الى حضرة ربه على طريق جاء منها، ولهذا قال النبي عليه السلام: "الصلاة معراج المؤمن، روح البيان: ۸/۴۰، تفسير قوله تعالىٰ الله نزل احسن الحديث كتابا متشابها، الزمر الآية: ۲۳، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان. ۲۰۰۹-۱۴۳۰، وهذا سر قوله ﷺ: الصلاة معراج المؤمنين. روح البيان: ۶/۲۹، تفسير قوله تعالىٰ: يا أيها الذين آمنوا اركعوا واسجدوا واعبدوا ربكم. الحج، الآية: ۷۷، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان.

ومن هنا قال الحسن: كل صلاة لا يحضر فيها القلب فهي الى العقوبة اسرع وقد ذكروا " ان الصلاة معراج المؤمن " افترى مثل صلاة هذا تصلح لذلك حاش لله تعالىٰ من زعم ذلك فقد افترى، روح المعاني: ۱۸/۷۳، تفسير قوله تعالىٰ: " وقل رب اغفر وارحم وانت خير الراحمين" المومنون: ۱۱۸، ط: امداديه ملتان، و: ۱/۸۹، تفسير قوله تعالىٰ مالك يوم الدين، الفاتحة: ۳، البحث الثالث من الأبحاث المتعلقة بهذه الآية، ط: مكتبه امدادية، ملتان. و: ۱۹/۵۷ تفسير قوله تعالىٰ قل ما يعبؤبكم ربى لو لا دعاء كم، الفرقان: ۷۷.

وفي افتتاح الاوصاف، بما يتعلق بالصلاة واختتامها به دلالة على شرفها وعلو قدرها، لانها معراج المؤمنين، ومناجاة رب العالمين، ولذا جعلت قرة عين سيد المرسلين صلى الله عليه وعلى آله وصحبه اجمعين، روح المعاني: ۲۹/۷۳، تفسير قوله: والذين هم على صلاتهم يحافظون، المعارج: ۳۴، ط: امداديه ملتان.

اور جو شخص نماز نہیں پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا ذریعہ اختیار نہیں کرتا وہ مسلمان کیسے ہوسکتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

**بین الکفر و الایمان ترک الصلوة** کفر اور ایمان درمیان نماز چھوڑنے ہی کا فرق ہے۔(۱)

دوسری جگہ پر ہے۔

**علم الایمان الصلوة** (۲) (ہر چیز کی کوئی نہ کوئی علامت ہوتی ہے اور ایمان کی خاص علامت نماز ہے۔

## نماز کا منکر

جو شخص نماز کی فرضیت کا انکار کرے وہ یقیناً کافر ہے، (۳) نماز کی تاکید اور

(۱) عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: بین الکفر والایمان ترک الصلوة، ترمذی: ۲/۰ ۹، کتاب الایمان، باب ما جاء فی ترک الصلوة، ط: سعید کراچی. قال صلی اللہ علیہ وسلم ان بین الرجل وبین الشرک والکفر ترک الصلوة، مسلم: ۱/ ۶۱، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

(۲) علم الایمان الصلوة، فمن فرغ لها قلبه، وجادعلیها یجدها ووقتها وسننها فهو مؤمن رواہ ابو سفیان طریف بن شهاب عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری ، وطریف هذا ضعیف ذخیرة الحفاظ للمقدسی، رقم: ۳۵۱۰، ۳: ۱۵۸۴، ط: دار السلف ، ریاض، ۱۴۱۶ - ۱۹۹۶ء

علم الاسلام الصلوة، فمن فرغ لها قلبه، وحافظ علیها بجدها ، ووقتها وسننها فهو مؤمن( خط وابن النجار عن ابی سعید ) کنز العمال : ۷/ ۲۷۹، رقم: ۱۸۸۷۰، کتاب الصلوة،من قسم الاقوال،الباب الاول،الفصل الاول فی الوجوب،ط:موسسة الرسالة، بیروت. ۱۴۰۱ه- ۱۹۸۱ء.

(۳)( ویکفر جاحدها) لثبوتها بدلیل قطعی، الدر المختار ، شامی: ۱/ ۳۵۲، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

فضائل سے قرآن مجید اور احادیث کے مبارک صفحات لبریز ہیں، کسی اور عبادت کی اس قدر سخت تاکید شریعت میں نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابۂ کرام نماز چھوڑنے والے کو کافر فرماتے ہیں، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے، اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے، امام شافعی رحمہ اللہ بھی اس کے قتل کا فتوی دیتے ہیں، اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اگرچہ کفر کے قائل نہیں ہیں مگر ان کے نزدیک بھی نماز چھوڑنے والے کے لئے سخت تعزیر ہے۔(۱)

## نماز کا ورزشی چارٹ

آدمی تمام رات سویا رہتا ہے جس کی وجہ سے اعضاء مضمحل اور سست ہوجاتے ہیں۔ جسم کا دوران خون سست ہوجاتا ہے، اب اس جسم کو ایسی ورزش کی ضرورت ہے جس

---

(۱) (ویکفر جاحدها) لثبوتها بدليل قطعي (وتاركها عمدا مجانة) اى تكاسلا فاسق (يحبس حتىٰ يصلى) لانه يحبس لحق العبد فحق الحق احق، وقيل يضرب حتىٰ يسيل منه الدم، وعند الشافعى، يقتل بصلاة واحدة حدا، وقيل كفرا، الدر المختار (قوله وقيل يضرب) قائله الامام المحبوبى ح، عن المنح وظاهر الحلية انه المذهب فانه قال: وقال اصحابنا فى جماعة منهم الزهرى لا يقتل بل يعذر، ويحبس حتىٰ يموت او يتوب (قوله وعند الشافعى يقتل) وكذا عند مالك واحمد، وفى رواية عن احمد، وهى المختارة، عند جمهور اصحابه انه يقتل كفرا، وبسط ذلك فى الحلية شامى: ۱/۳۵۲-۳۵۳، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

اما ترهيب تاركها و تخويفه: فيكفى فيه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم " لا سهم فى الاسلام لمن لا صلاة له، وقوله: " بين الرجل وبين الكفر ترك الصلاة" وفى هذا الحديث زجر شديد للمسلم الذى يتسلط عليه الكسل فيحمله على ترك الصلاة التى يمتاز بها عن الكافر، حتى قال بعض ائمة المالكية: ان تارك الصلاة عمدا كافر، وعلى كل حال فقد اجمعوا على انها ركن من اركان الاسلام فمن تركها فقد هدم ركنا من اقوىٰ اركانه الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۱۷۲، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط دار احياء التراث العربى بيروت.

سے خون پھر سے پورے جسم میں مکمل طور پر پہنچ سکے اور جسم از سر نو بالکل چست اور صحت مند ہو جائے تو اس کے لئے تہجد کی نماز ہے۔ اور فجر کی نماز۔ پھر وقفہ پھر اشراق کی نماز۔ پھر وقفہ پھر چاشت کی نماز۔ اور پھر طویل وقفہ اور آدمی کام کاج کرتے کرتے پریشان ہو جاتا ہے تو پھر ظہر کی نماز کے لئے ورزشی پروگرام تیار ہوتا ہے حتی کہ سوتے وقت نماز عشاء کا ورزشی پروگرام کچھ طویل ہوتا ہے کہ آدمی کھانا کھاتا ہے کچھ پیتا ہے نماز عشاء کی رکعتیں زیادہ ہیں تا کہ کھایا پیا ہضم ہو جائے اور غیر ہضم کھانا جسم اور صحت کے لئے پریشانی کا باعث نہ بنے۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس:۱/۴۱)

## نماز کا وقت مقرر ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًامَّوْقُوْتًا. (۱) بلاشبہ نماز ایمان داروں پر فرض ہے جن کے اوقات مقرر ہیں۔

اور لفظ ''موقوت'' کا معنی یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے اوقات کی حد مقرر ہے، اس آیت شریفہ میں یہ فرمایا کہ نماز مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے، اور ان کے اوقات کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے، اور اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ ان پر نازل ہوا ہے وہ لوگوں کو بتا دیں، ساتھ ہی لوگوں کو یہ حکم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح فرمائیں اس کی پیروی کرو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۲) جو کچھ رسول اللہ

---

(۱) النساء، الآية: ۱۰۳.

(۲) سورة الحشر الآية: ۷.

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اس پر عمل کرو اور جس بات سے منع کیا ہے اس سے باز رہو۔(۱)

## نماز کیا ہے

نماز اسلام کا سب سے بڑا رکن ہے، بلکہ اسلام کا دارومدار نماز پر ہے، اور یہ ایک ایسی پسندیدہ عبادت ہے جس سے کسی نبی کی شریعت خالی نہیں، حضرت آدم علیہ السلام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام رسولوں کی امت پر فرض تھی، البتہ نماز کی کیفیت اور اوقات کی تعیین میں فرق رہا ہے۔(۲)

---

(۱) فقد ثبت بالكتاب والسنة واجماع ائمة الدين ،فمن انكر كونها فرضا فهو مرتد عن دين الاسلام بلاخلاف قال تعالىٰ: (ان الصلاة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا،) ومعنى الكتاب المكتوب المفروض ومعنى الموقوت: المحدد باوقات معلومة ، فكانه قال: الصلاةمفروضة على المسلمين فى اوقات معلومة للرسول الذى امره الله ان يبين للناس ما نزل اليه من ربه وقد كلف الله تعالىٰ المؤمنين باقامة الصلاة فى كثير من آيات القرآن الكريم، ولعل بعضهم يقول: ان الذى ثبت بكتاب الله تعالىٰ انما هو فرضية الصلاة، اما كونها خمس صلوات بالكيفية المخصوصة فلا دليل عليه فى القرآن، والجواب ان القرآن قد امر النبى صلى الله عليه وسلم ان يبين للناس ما نزل اليهم وامر الناس ان يتبعوا ما جاء هم به الرسول اقال تعالىٰ: (ما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا) فكل شئى جاء به الرسول من عند الله فهو ثابت بالكتاب من هذه الجهة الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۱۷۹ ـ ۱۸۰، دليل فرضية الصلاة، وعدد الصلوات المفروضة، ط: دار الفكر لبنان، بدائع: ۱/۸۹، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) ثم الصلوة اهم من سائر العبادات لشمول وجوبها وكثرة تكررها وكونها حسنة لعينها ثم هى مستلزمة للايمان اذ لا صحة لها بدونه وهو التصديق اجمالا بكل ما ثبت بالقطع اخبار النبى عليه الصلاة والسلام مما يتعلق بذات الله تعالىٰ الخ. حلبى كبير،ص: ۴، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر شروع میں دو وقت کی نماز فرض تھی، ایک سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز اور ایک سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز۔ ہجرت سے ڈیڑھ سال پہلے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''معراج'' سے نوازا گیا تو فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے پانچ وقتوں کی نماز فرض کی گئی۔ (۱)

ان پانچ وقتوں کی نماز صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ساتھ خاص ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی امتوں میں سے کسی امت پر صرف فجر کی نماز فرض تھی، کسی امت پر ظہر کی، کسی امت پر عصر کی وغیرہ۔ (۲)

## نماز کی پابندی

علماء کرام نے لکھا ہے کہ جو شخص نماز کو پابندی سے پڑھتا ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کو پانچ خصوصی عزتیں عطا فرماتے ہیں۔

۱......اس کی غربت اور تنگ دستی دور فرما دیتے ہیں۔

۲......قبر کا عذاب اس سے ہٹا لیا جاتا ہے۔

۳......قیامت کا دن اس کے اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یعنی اس کی نجات ہوگی اور ایسا شخص نہایت ہی آرام میں رہے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

---

(۱) وفی شرح النقایة: وکان فرض الصلوات الخمس لیلة المعراج وهی لیلة السبت لسبع عشرة لیلة خلت من رمضان قبل الهجرة بثمانیة شهرا من مکة الی السماء، فکانت الصلاة قبل الاسراء صلاتین صلاة قبل طلوع الشمس وصلاة قبل غروبها، قال تعالی: وسبح بحمد ربک بالعشی والابکار البحر: ۱/ ۲۴۴، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

فرضت فی الاسراء لیلة السبت سابع عشر رمضان قبل الهجرة، بسنة ونصف الخ، شامی: ۱/ ۳۵۲، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) ایضا.

فَاَمَّامَنْ اُوْتِیَ کِتَابَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا کِتٰبِیَهْ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَة (سورہ حاقه)

۴......اور ایسا نمازی پل صراط سے بجلی کی طرح گذرے گا۔

۵......نماز کی پابندی کرنے والے حساب وکتاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔(۱)

## نماز کی حقیقت

جب انسان اللہ تعالیٰ سے کسی مصیبت کے دور ہونے یا کسی نعمت کے ملنے کی درخواست کرتے ہیں، تو اس وقت اللہ تعالیٰ کے تعظیمی افعال اور تعظیمی اقوال میں مستغرق ہوجانا زیادہ مناسب ہے، تاکہ درخواست کی روح جو اس کی ہمت ہے اس پر مثبت اثر پڑے، نماز میں تین بنیادی باتیں ہیں:

۱......اللہ تعالیٰ کی عظمت بزرگی اور جلال کو دیکھ کر دل سے عاجزی کرنا۔

۲......اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اپنی خاکساری اور عاجزی کو زبان سے اچھے سے اچھے الفاظ میں ظاہر کرنا۔

(۳) اس خاکساری اور عاجزی کی حالت کے مطابق اعضاء میں بھی ادب واحترام کا استعمال کرنا جیسے شاعر نے کہا ؎

افادتکم النعماء منی ثلاثة    یدی ولسانی والضمیر المحجبا

---

(۱) وقد ورد فی الحدیث: ان "من حافظ علی الصلوات المکتوبة اکرمه الله تعالیٰ بخمس کرمات: یرفع عنه ضیق العیش، وعذاب القبر، ویعطیه کتابه بیمینه ویمر علی الصراط کالبرق الخاطف ویدخل الجنة بغیر حساب، کتاب الکبائر، ص: ۴۴ فصل فی المحافظة علی الصلوات التهاون بها، الکبیرة الرابعة فی ترک الصلاة، ط: دار الخیر دمشق.

ترجمہ: تمہاری نعمتوں نے میری تین چیزیں تم کو حوالہ کردیں، میرے ہاتھ، زبان اور پوشیدہ دل۔

تعظیمی افعال میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوکر مناجات کرے، اور کھڑے ہونے سے بھی زیادہ تعظیم اس میں ہے کہ اپنی عاجزی اور پروردگار کی عزت اور برتری کا خیال کرکے جھک جائے، کیونکہ تمام انسانوں اور جانوروں میں گردن اٹھانا غرور اور تکبر کی علامت ہے اور جھکنا فرمانبرداری اور عاجزی کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **فظلت اعناقهم لها خاضعين** (ان کی گردنیں عاجزی سے اس نشانی کے سامنے جھک جائیں)۔

اور اس سے بھی زیادہ تعظیم کی بات یہ ہے کہ اللہ کے سامنے اپنے سر کو زمین پر رگڑے جو تمام اعضاء میں سب سے زیادہ عزت والا، اور انسانی حواس جمع ہونے کی جگہ ہے اور یہی تینوں قسم کی تعظیمیں تمام لوگوں میں رائج ہیں، وہ ہمیشہ اپنے بادشاہ سلاطین اور امراء کے حضور میں انہی کو استعمال کرتے ہیں، اور ان سب صورتوں میں وہ صورت سب سے عمدہ ہے جس میں یہ تینوں چیزیں جمع ہوں، ساتھ ساتھ ادنیٰ تعظیمی حالات سے اعلیٰ تعظیمی حالات کی طرف ترقی بھی ہو، تاکہ گھڑی گھڑی عاجزی اور فرمانبرداری کی حالت میں زیادتی ہونا معلوم ہو، اور نماز میں یہی عمدہ صورت پائی جاتی ہے، اور اللہ کے قریب ہونے کے لئے اسی ترتیب سے اعمال کو اصل قرار دیئے گئے ہیں۔(۱)

---

(۱) وربما يسأل الانسان من ربه دفع بلاء او ظهور نعمة، فيكون اقرب حينئذ الاستغراق فى افعال واقوال تعظيمية لتوثر همته التى هى روح السؤال وذلك ما سن من صلاة الاستسقاء واصل الصلاة ثلاثة اشياء ان يخضع القلب عند ملاحظة جلال الله وعظمته، ويعبر اللسان عن تلك العظمة وذلك الخضوع افصح عبارة وان يودب الجوارح حسب ذلك الخضوع قال القائل (شعر) افادتكم النعماء منى ثلاثة يدى ولسانى والضمير المحجبا، ومن الافعال التعظيمية

## نماز کی رکعتوں کی گنتی یاد نہیں رہتی

''رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## نماز کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا بہت بڑا رتبہ ہے، کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز سے زیادہ پیاری نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کردی ہیں، ان کے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے اور ان کے چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔(۱)

---

ان يقوم بين يديه مناجيا ويقبل عليه مواجها واشد من ذلك ان يستشعر ذله وعزة ربه فينكس رأسه اذ من الامر المجبول فى قاطبة البشر و البهائم ان رفع العنق آية التيه والتكبر وتنكيسه آية الخضوع والاخبات وهو قوله تعالىٰ: ( فظلت اعناقهم لها خاضعين.) واشد من ذلك ان يعفر وجهه الذى هو اشرف اعضائه ومجمع حواسه بين يديه ، فتلك التعظيمات الثلاث الفعلية شائعة فى طوائف البشر لا يزالون يفعلونها فى صلواتهم وعند ملوكهم وامرائهم واحسن الصلاة ما كان جامعا بين الاوضاع الثلاثة مترقيا من الادنىٰ الى الاعلىٰ ليحصل الترقى فى استشعار الخضوع والتذلل، وفى الترقى من الفائدة ما ليس فى افراد التعظيم الاقصىٰ ولا فى الانحطاط من الاعلىٰ الى الادنىٰ، وانما جعلت الصلاة امُ الاعمال المقربة دون الفكر فى عظمة الله ودون الذكر الدائم لان الفكر الصحيح فيها لا يتأتى الا من قوم عالية نفوسهم وقليل ما هم وسوى اولئك لو خاضوا فيه تبلدوا وابطلوا رأس ما لهم فضلا عن فائدة أخرىٰ والذكر بدون ان يشرحه ويعضده عمل تعظيمى لعمله بجوارحه ويعنوا فى آدابها لقلقلة خالية عن الفائدة، فى حق الاكثرين، حجة الله البالغة: ۱/ ۷۲ ـ ۷۳، باب اسرار الصلاة، ط: كتب خانيه رشيديه دهلى. و: ۱/ ۱٦۸ ـ ۱٦۹ ، ط: قديمى كراچى.

(۱) عبادة بن الصامت رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : خمس صلوات افترضهن الله تعالىٰ من احسن وضوء هن وصلاهن لوقتهن واتم ركوعهن وخشوعهن كان له على الله عهد ان يغفر له ومن لم يفعل فليس له على الله عهد ان شاء غفر له وان شاء عذبه، مشكوٰة ،ص: ۵۸، كتاب الصلاة، الفصل الثانى ،ط: قديمى كراچى. بدائع: ۱/ ۹۰، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. مسند الامام احمد: ۵/ ۳۱۵، حديث عبادة بن الصامت رضى الله عنه ، ط: المكتب الاسلامى ، ابوداود: ۱/ ٦۱، باب المحافظة على الصلوات ، ط: مير محمد كتب خانه .

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اچھی طرح وضو کیا کرے اور خوب دل لگا کر اچھی طرح نماز پڑھا کرے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے چھوٹے بڑے گناہ سب بخش دے گا، اور جنت عطا فرمائے گا۔(۱)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دین کا ستون ہے، سو جس نے نماز کو اچھی طرح پڑھا اس نے دین کو ٹھیک رکھا اور جس نے اس ستون کو گرادیا (یعنی نماز نہیں پڑھی) اس نے دین کو برباد کردیا۔(۲)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کی پوچھ ہوگی (۳) اور نمازیوں کے ہاتھ اور پاؤں اور منہ قیامت میں آفتاب کی طرف چمکتے ہوں گے، (۴) اور بے نمازی اس دولت سے محروم رہیں گے، اور نمازیوں کا حشر قیامت کے دن نبیوں، شہیدوں، اور ولیوں کے ساتھ ہوگا، اور بے نمازیوں کا حشر فرعون، ہامان،

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) قال صلى الله عليه وسلم: الصلوة عماد الدين، فمن تركها فقد هدم الدين، احياء علوم الدين: ۱/۱۲۵، كتاب اسرار الصلاة، فضيلة المكتوبة، ط: المطبعة الازهرية المصرية، اتحاف السادة المتقين: ۳/۹، فضيلة المكتوبة، ط:............... الفردوس بماثور الخطاب، للديلمی: ۲/۴۰۴، رقم: ۳۷۹۵، ذكر الفصول من ذوات الالف واللام، ط: دار الباز، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، حلبی كبير، ص: ۱۰، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. كشف الخفاء ومزيل الالباس للعجلونی: ۲/۲۷، رقم: ۱۶۱۹ "الصلوة عماد الدين" ط: دار الكتب العلمية.

(۳) قال النبی صلى الله عليه وسلم: "اول ما يحاسب به العبد يوم القيٰمة من عمله الصلاة، فان صلحت فقد افلح وانجح، وان نقصت فقد خاب وخسر، كتاب الكبائر، ص: ۲۰، الكبيرة الرابعة فی ترك الصلاة، ط: المكتبة التجارية، مكاشفة القلوب، ص: ۱۸۷، الباب التاسع فی بيان عقوبة تارك الصلاة، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

(۴) عن نعيم المجمر قال رقيت مع ابی هريرة على ظهر المسجد فتوضأ قال: انی سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ان امتی يدعون يوم القيٰمة غرا محجلين من آثار الوضوء فمن استطاع منكم ان يطيل غرته فليفعل، بخاری: ۱/۲۵، كتاب الوضوء، باب فضل الوضوء، ط: قديمی كراچی.

اورقارون وغیرہ بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا،(۱) اس لئے نماز پڑھنا بہت ضروری ہے اورنہ پڑھنے سے دین اوردنیادونوں کا بہت بڑانقصان ہوتاہے، اس سے بڑھ کرکیاہوگا کہ بےنمازی کا حشر کافروں کے ساتھ کیا گیاہے۔

## نماز کی نیت توڑنے کا طریقہ

جن حالتوں میں نماز کی نیت توڑنے کا حکم ہے، یااس کی اجازت ہے، توان حالتوں میں کھڑے کھڑے دائیں طرف ایک سلام پھیر کرنماز کی نیت توڑدے، پھر بعد میں اس نماز کودوبارہ پڑھے۔(۲)

اورنماز توڑنا کب جائزہے اس کی تفصیل کے لئے ''نماز توڑنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## نماز کے بعد

فرض نمازوں کے بعداگرسنت نہیں توفوراًاوراگرسنت ہےتوسنت کے بعدتین مرتبہ استغفارکرنامستحب ہے،اورایک مرتبہ آیت الکرسی،اورچاروں ''قُــل'' ایک ایک

---

(۱) وعن عبدالله بن عمرو بن العاص عن النبی صلی الله علیه وسلم انه ذکر الصلاة یوما فقال من حافظ علیها کانت له نورا وبرهانا و نجاة یوم القیٰمة ومن لم یحافظ علیها لم تکن له نورا ولا برهانا ولا نجاة وکان یوم القیٰمة مع قارون و فرعون و هامان وابی بن خلف ، رواه احمد والدارمی والبیهقی فی شعب الایمان، مشکوة، ص: ۵۸۱، کتاب الصلاة، الفصل الثالث ، ط: قدیمی کراچی.

(۲)( یقطعها ) لعذر احراز الجماعة کما لو ندت دابته او فارقدرها او خاف ضیاع درهم من ماله او کان فی النفل فجئ بجنازة وخاف فوتها قطعه لامکان قضائه ویجب القطع لنحوا نجاء غریق او حریق ، ولو دعاه احد ابویه فی الفرض لا یجیبه الا ان یستغیث به، وفی النفل ان علم انه فی الصلاة، فدعاه لا یجیبه والا اجابه (قائما) لان القعود مشروط للتحلل ، وهذا قطع لا تحلل ویکتفی( بتسلیمة واحدة) الدر المختار، شامی: ۲/ ۵۱، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

مرتبہ پڑھے، اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللّٰہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللّٰہ اور ۳۴ مرتبہ اللّٰہ اکبر پڑھنا چاہئے۔(۱)

## نماز کے بعد کتاب سنانا

موجودہ دور میں عام طور پر مسلمان دنیا اور دنیوی علوم کے بارے میں بہت زیادہ ماہر ہیں، لیکن دین اور دینی علوم کے بارے میں زیرو ہیں، ساتھ ساتھ دین سے بے رغبتی، اور بے عملی کا دوردورہ ہے، اس لئے بے رغبتی اور بے عملی کو دور کرنے کے لئے نماز کے بعد دعا سے پہلے یا دعا کے بعد مصلے پر بیٹھ کر یا کسی اور مناسب جگہ پر بیٹھ کر کوئی دینی معتبر کتاب پڑھ کر نمازیوں کو سنانا بہت ہی زیادہ مفید ہے۔

اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ سب لوگ جماعت سے نماز پڑھیں، اگر کسی کی کوئی رکعت رہ جائے تو وہ اپنی نماز پوری کرے، اس کے بعد کتاب سنائی جائے، جن لوگوں کو قرآن پاک

---

(۱) ویکرہ تاخیر السنة الا بقدر اللّٰھم انت السلام الخ، قال الحلوانی : لا بأس بالفصل بالاوراد ، واختاره الکمال ، قال الحلبی : ان ارید بالکراھة التنزیھیة ارتفع الخلاف قلت : وفی حفظی حملہ علی القلیلة ویستحب ان یستغفر ثلاثا ویقرأ اٰیة الکرسی والمعوذات ویسبح ویحمد ویکبر ثلاثا وثلاثین، یھلل تمام المائة ویدعوا ویختم بسبحان ربک، الدر المختار، شامی: ۱/ ۵۳۰،

(قولہ واختاره الکمال) فیہ ان الذی اختاره الکمال وھو الاول وھو قول البقالی ورد ما فی شرح الشھیدمن ان القیام الی السنة متصلا بالفرض مسنون ثم قال:وعندی ان قول الحلوانی "لا بأس" لا یعارض القولین لان المشھور فی ھذه العبارة کون خلافہ اولیٰ فکان معنا ھا ان الاولیٰ ان لا یقرأ قبل السنةولو فعل لا بأس ، فا فادعدم سقوط السنة بذلک حتیٰ اذا صلی بعد الاوراد تقع سنة لا علی وجہ السنة ولذا قالوا: لو تکلم بعد الفرض، لا تسقط لکن ثوابھا اقل ، فلا اقل من کون قراءة الاوراد لا تسقطھا ، الخ، شامی: ۱/ ۵۳۰ فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب ھل یفارقہ الملکان، ط: سعید کراچی.

کی تلاوت کرنی ہو وہ دوسرے وقت بھی کر سکتے ہیں، لیکن نمازیوں کا مجمع پھر نماز کے بغیر جمع نہیں ہوگا، اور اگر دوسرے وقت تلاوت نہ کر سکتا ہو تو دوسری جگہ یا ایک طرف ہو کر آہستہ بھی تلاوت کر سکتے ہیں، اس طرح سب کے اتفاق کے ساتھ مشورے سے کام ہوگا تو یقیناً خیر و برکت اور اللہ کی رحمت نازل ہوگی۔

## نماز کے پابند بننے کا طریقہ

نماز ترک کرنے پر جو وعیدیں آئی ہیں ان پر غور کیا کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ترک کرنے والے کو کافر فرمایا ہے، اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ایسے لوگ فرعون، ہامان اور قارون کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے، اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔

دوزخ کے حالات خود بھی پڑھیں اور دوسروں سے سنا بھی کریں، ان شاء اللہ نماز سے بے پرواہی، سستی اور غفلت جاتی رہے گی، نماز چھوٹنے پر کچھ مالی یا بدنی جرمانہ خود اپنے نفس پر مقرر کرلیں، نہ بہت کم ہو کہ نفس کو کچھ ناگوار ہی نہ ہو اور نہ بہت زیادہ کہ اس کا ادا کرنا مشکل ہو جائے، جب نماز ترک ہو جائے تو وہ جرمانہ فقیروں کو دے دیا کریں، اور جرمانہ کی یہ صورت سنت کے موافق ہے، یا بدنی جرمانہ مقرر کرلیں کہ اگر ایک وقت کی نماز فوت ہو جائے گی تو اس کی قضاء پڑھنے کے ساتھ اور بیس رکعت نفل پڑھ لیں، اس سے نفس دو یا تین دفعہ میں ٹھیک ہو جائے گا یا ایک نماز اگر قضاء ہو تو ایک وقت کا کھانا نہ کھائیں، اور اگر دو وقت کی قضاء ہو جائیں تو دو وقت کا کھانا نہ کھائیں، چونکہ یہ نفس پر بہت مشکل ہوگا لہذا جلد نماز کا پابند ہو جائے گا۔ (اغلاط العوام مع تغییر ص ٦٦)(١)

---

(١) اغلاط العوام، ص: ٧٣، نماز عید، علاج، ط: زمزم پبلشرز، کراچی.

## نماز کے دوران بیمار ہو گیا

اگر کوئی شخص نماز پڑھنے کی حالت میں بیمار ہو جائے تو باقی نماز جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھ کر پوری کر لے، مثلاً اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا تھا، اور نماز کے دوران ایسا بیمار ہو گیا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رہی تو اسی دوران بیٹھ کر نماز پڑھے، اور اگر رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو اشارے سے رکوع اور سجدہ کرے، اور اگر بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے پر قادر نہیں تو لیٹ کر بقیہ نماز مکمل کرے۔(۱)

## نماز کے دوران سجدے میں ہاتھوں کو سیدھا رکھنا

حکم یہی ہے کہ سجدے میں ہاتھوں کو بالکل سیدھا رکھا جائے دراصل ہم تمام دن رات اپنے ہاتھوں کو بالکل اکڑا کر نہیں رکھتے بلکہ ہمارے ہاتھ ڈھیلے ڈھالے رہتے ہیں۔ اگر مستقل ایسی حالت میں رہیں تو ایک بیماری ہاتھوں میں ہو جاتی ہے جس کی علامات میں گرفت کا ڈھیلا پن ہے، اس میں ہاتھوں کی گرفت (Grip) ڈھیلی اور سست پڑ جاتی ہے۔ ہاتھوں کی فطری حرکات اور طاقت میں کمی آ جاتی ہے۔

اور جب ہم سجدے میں ہاتھ سیدھے رکھتے ہیں تو یہ ہاتھوں، انگلیوں اور جوڑوں کی خاص قسم کی ورزش ہے جس سے ہاتھ مذکورہ مرض سے محفوظ رہتے ہیں اور ہاتھوں کی

---

(۱) (ولو عرض له مرض فی صلاته یتم بما قدر) علی المعتمد ، الدر المختار (قوله یتم بما قدر) ای ولو قاعداً موطئا او مستلقیا (قوله علی المعتمد) وعن الامام انه یستقبل لان تحریمته انعقدت موجبة للرکوع والسجود، فلا تجوز بالایماء ، قال فی النهر ، والصحیح المشهور هو الاول لان بناء الضعیف علی القوی اولیٰ من الاتیان بالکل ضعیفاً، شامی: ۲/۱۰۰ ، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

فطری طاقت اور قوت باقی رہتی ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۷۹)

## نماز کے شروع میں ایک مقتدی تھا بعد میں اور آئے

اگر نماز شروع کرتے وقت ایک ہی مرد مقتدی تھا، اور وہ امام کے دائیں جانب کھڑا ہوا تھا، اس کے بعد اور مقتدی آ گئے، تو پہلے مقتدی کو چاہئے کہ نماز کی حالت میں پیچھے آ جائے تا کہ سب مقتدی مل کر امام کے پیچھے کھڑے ہو جائیں، اور اگر وہ پیچھے نہ ہٹے تو ان مقتدیوں کو چاہیئے کہ اس کو پیچھے کھینچ لیں، اور اگر مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے وہ پیچھے نہیں آتا تو امام کو چاہئے کہ خود آگے بڑھ جائے تا کہ تمام مقتدی ایک ہی صف میں آ جائیں اور امام کے پیچھے ہو جائیں، اسی طرح اگر مقتدی کے لئے پیچھے ہٹنے کی جگہ نہیں تو اس صورت میں امام خود آگے بڑھ جائے۔(۱)

## نماز کے نور سے فرشتہ پیدا کیا جاتا ہے

امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان نماز پڑھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کو قبول بھی کر لے تو اس نماز کے نور سے ایک فرشتہ پیدا کیا جاتا ہے، اور اس فرشتہ کی یہ

---

(۱) [تتمة] اذا اقتدیٰ بامام فجاء آخر يتقدم الامام موضع سجوده كذا فی مختارات النوازل، وفی القهستانی عن الجلابی أن المقتدی يتأخر عن اليمين إلى خلف اذا جآء آخر، آه.......... والذی يظهر أنه ينبغی للمقتدی التأخر اذا جآء ثالث فان تأخر والا جذبه الثالث إن لم يخش افساد صلاته .......... ويؤيده مافی الفتح عن صحيح مسلم قال جابر: "سرت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوة فقام يصلی فجئت حتّٰی قمت عن يساره فأخذ بيديه جميعاً فدفعنا حتّٰی أقمنا خلفه" آه. وهذا كله عند الامكان والاتعين الممكن، شامی: ۱/۵۶۸، باب الامامة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة أو أفحش منها، ط: سعيد. فتح القدير: ۱/۳۰۸، باب المامة، ط: رشيدية، البحر الرائق: ۱/۶۱۷، باب الامامة، ط: دار الكتب العلمية بيروت. النجيس والمزيد لصاحب الهداية: ۲/۱۹، فصل فيما يمنع صحة الاقتداء، مسألة (۲۴۲) ط: ادارة القرآن، كراچی، هندية: ۱/۸۸، الباب الخامس فی المامة، الفصل الخامس فی بيان مقام الامام والمأموم، ط: رشيدية.

ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ قیامت تک نماز پڑھتا رہے تا کہ اس کی نماز کا ثواب اس نمازی کو ملتا رہے۔ (لطائف المنن) بحوالہ میری نماز ص:۳۲، ط:مکتبۂ رحمانیہ۔

## نماز مجموعہ عجائب

یورپ میں ایسے کلب موجود ہیں جہاں لوگ رقم دے کر ایسی محفل میں بیٹھتے ہیں جس میں انہیں ہنسایا جاتا ہے اور وہ ہنستے ہوئے غم زندگی وقتی طور پر بھول جاتے ہیں اور پھر وہی زندگی اور پھر وہی عذاب۔ یورپ میں ایسے سینٹر بھی ہیں جہاں لوگوں کو رُلا یا جاتا ہے اور وہ لوگ رو رو کر اپنا غم زندگی دور کرتے ہیں، لیکن غم زندگی کہاں جائے۔

عقل کی عینک سے بنظر عمیق دیکھیں کیا یہ خوشی یعنی اللہ تعالیٰ سے نماز میں ملاقات اور نماز کا سکون اور غم یعنی گناہوں کے آنسو، اللہ تعالیٰ کی محبت اور ملاقات کے آنسو میں ممکن ہے۔ واقعی نماز خوشی اور غم کی ملی جلی کیفیت ہے۔ ایسا غم جس کے بعد سکون اور خوشی محسوس ہوتی ہے، اور اس کے بعد غم کی کوئی چیز قریب نہیں آتی۔

(بحوالہ ویکلی ''سن'' Weekly Sun)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۷۹)

## نماز گناہوں کو دور کرنے والی ہے

اگر کبیرہ گناہ سے پرہیز کیا جائے تو پانچوں وقت کی نمازیں اور جمعہ سے جمعہ اور رمضان سے رمضان تک اپنے درمیان کے گناہوں کو دور کرنے والے ہیں۔(۱)

(۱) وقوله صلى الله عليه وسلم " الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات لما بينهن اذا اجتنب الكبائر، حجة الله البالغة: ۱/ ۱۸۷، من ابواب الصلاة، فضل الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلی.

قال صلى الله عليه وسلم " ان الصلوات كفارة لما بينهن ما اجتنب الكبائر" كما قال تعالىٰ " ان الحسنات يذهبن السيئات [ هود، الآية: ۱۱۴ ] . مكاشفة القلوب، ص: ۱۷۹، الباب الثامن والاربعون في فضائل الصلوات، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

## نماز موقوف کب ہوتی ہے

اگر کوئی مریض مرض کی شدت کی وجہ سے لیٹ کر سر سے اشارہ کر کے رکوع اور سجدے کرنے پر قادر نہیں، تو وہ اس حالت میں نماز نہ پڑھے بلکہ تندرست ہونے کے بعد اس نماز کی قضاء پڑھے، پھر اگر اس کی یہی حالت پانچ نمازوں سے زیادہ دیر تک رہے تو اس پر ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۱)

## نماز میں ادھر ادھر دیکھنا منع ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**لایزال اللہ تعالیٰ مقبلا علی العبد وھو فی صلاته مالم یلتفت فاذاالتفت اعرض عنه.**

’’جب تک بندہ نماز میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ برابر اس کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے، پھر جب وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ نہیں رہتا‘‘۔

(۱) (وان تعذر الایماء) برأسه (وکثرت الفوائت) بان زادت علی یوم ولیلة (سقط القضاء عنه) وان کان یفهم فی ظاهر الروایة (وعلیه الفتویٰ) کما فی الظهیریة، لان مجرد العقل لا یکفی لتوجه الخطاب وافاد بسقوط الارکان سقوط الشرائط عند العجز بالاولیٰ ولا یعید فی ظاهر الروایة، الدر مع الرد: ۲/ ۹۹-۱۰۰ (قوله بان زادت علی یوم ولیلة) اما لو کانت یوما ولیلة او اقل وهو یعقل، فلا تسقط بل تقضی اتفاقا وهذا اذا صح ، فلو مات ولم یقدر علی الصلاة لم یلزمه القضاء ، حتیٰ لا یلزمه الایصاء بها کالمسافر اذا افطر ومات قبل الاقامة کما فی الزیلعی قال فی البحر: وینبغی ان یقال محمله ما اذا لم یقدر فی مرضه علی الایماء بالرأس اما ان قدر علیه بعد عجزه فانه یلزمه القضاء وان کان موسعا لتظهر فائدته فی الایصاء بالاطعام عنه، آه، شامی: ۲/ ۹۹، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۳۳، باب صلاة المریض، ط: قدیمی کراچی.

یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی توجہ اس سے ہٹ جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ جب کوئی بندہ اللہ کی جانب متوجہ ہوتا ہے اس کے لئے اللہ کی بخشش کا دروازہ کھل جاتا ہے اور جب بندہ اس سے اعراض کرتا ہے تو اس سے وہ صرف محروم نہیں رہتا بلکہ اپنے اعراض کی وجہ سے اللہ کے عذاب کا مستحق بن جاتا ہے، جب ایک دنیوی بادشاہ اور حاکم کے دربار میں جاتا ہے تو اس کے روبرو ادھر اُدھر نہیں دیکھتا ہے کسی اور سے بات چیت نہیں کرتا ہے، کوئی اور نامناسب کام نہیں کرتا ہے تو احکم الحاکمین، رب العالمین، بادشاہوں کے بادشاہ کے دربار میں ایسے امور کب جائز ہو سکتے ہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**اذاقام احدکم الی الصلوۃ فلایمسح الحصی فان الرحمۃ تواجھه.**

''تم میں سے جب کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو ٹھیکریوں کو صاف نہ کرے، کیونکہ اللہ کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے''۔(۱) (احکام اسلام ص ۵۸)

## نماز میں تاخیر کرنا

☆......بچہ جنانے والی دائی یا ڈاکٹر کو جب یہ ڈر ہو کہ اگر نماز میں مشغول ہو گئی تو بچہ مر جائے گا تو اس کو ولادت کے کام سے فارغ ہونے کے بعد نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی، اس وجہ سے اگر نماز وقت سے تاخیر بھی ہو جائے گی تو گناہ نہیں ہوگا۔

☆......مریض کے آپریشن کے دوران اگر ڈاکٹر کے نماز پڑھنے کے لیے

---

(۱) وقوله صلى الله عليه وسلم " اذا قام احدكم الى الصلاة فلا يمسح الحصى فان الرحمة تواجهه، وقوله صلى الله عليه وسلم :" لا يزال الله تعالىٰ مقبلا على العبد وهو فى صلاته ما لم يلتفت فاذا التفت اعرض عنه، وكذا ما ورد من اجابة الله للعبد فى الصلاة، (اقول) هذا اشارة الى ان وجود الحق عام فائض وانه انما تتفاوت النفوس فيما بينها باستعدادها الجبلى او الكسبى، فاذا توجه الى الله فتح له بابا من جوده، واذا اعرض حرمه بل استحق العقوبة باعراضه، حجة الله البالغة: ۱۳/۲، ما لا يجوز فى الصلاة وسجود السهو، والتلاوة، ط: كتب خانه رشيديه دهلى.

جانے سے مریض کے مرجانے کا خطرہ ہوتو آپریشن سے فارغ ہوکر نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی تاکہ مریض کی جان بچ جائے۔

☆......اگر ہوائی جہاز یا گاڑی یا ریل یا قافلہ نکل جانے کا خطرہ ہوتو نماز کو وقت سے تاخیر کرنے کی گنجائش ہوگی۔(۱)

## نماز میں خوفزدہ ہوکر کھڑا ہونے کا راز

نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسی توجہ رکھ کر اور ایسی ہیئت بنا کر کھڑا ہونا لازم ہے کہ رقت طاری ہو جائے، جیسے کہ کوئی شخص کسی خوفناک مقدمہ میں گرفتار ہوتا ہے اور اس کے واسطے قید یا پھانسی کا حکم جاری ہونے والا ہوتا ہے، اس کی حالت حاکم اور جج کے سامنے کیا ہوتی ہے، ایسے ہی خوفزدہ دل کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے کھڑا

---

(۱) (و) هو كما (اذا خافت القابلة) وهى المرأة التى يقال لها داية تتلقى الولد حال خروجه من بطن امه ان غلب على ظنها (موت الولد) او تلف عضو منه او امه بتركها وجب عليها تاخير الصلاة عن وقتها وقطعها ولو كانت فيها (والا فلا بأس بتاخيرها الصلاة وتقبل على الولد) للعذر كما أخر النبى صلى الله عليه وسلم الصلاة عن وقتها يوم الخندق، (وكذا المسافر) اى السائر فى فضاء (اذا خاف من اللصوص، او قطاع الطريق) او من سبع او سيل (جازله تاخير الوقتية) كالمقاتلين اذا لم يقدروا على الايماء ركبانا للعذر، مراقى الفلاح، ص: ۳۷۲-۳۷۳، (قوله كما اخر النبى صلى الله عليه وسلم الصلاة) اى جنسها فان المشركين شغلوه عن اربع صلوات فقضاهن مرتبا الظهر، ثم العصر، ثم المغرب ثم العشاء، (قوله اى السائر فى فضاء) افاد به ان المراد السفر اللغوى ومثله فيما يظهر ليس بقيد بل كذالك المقيم، (قوله: كالمقاتلين اذ الم يقدروا الخ) لانهم اذا فاتهم القتال بالاشتغال بالصلاة لايمكنهم تداركه والصلاة يمكنهم تدارك ما فات منها، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۷۳، فصل فى ما يوجب قطع الصلاة وما يجيزه وغير ذلك، ط: قديمى كراچى.

ہونا چاہئے ۔(۱) (احکام اسلام ص۸۴)

## نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں

جوآدمی نماز میں لاپرواہی، سستی اور کاہلی کرتا ہے اس کے لئے اللہ کی طرف سے پندرہ سزائیں مقرر ہیں چھ سزائیں دنیا میں، تین سزائیں مرتے وقت، اور تین سزائیں مرنے کے بعد قبر میں اور تین سزائیں قبر سے نکلنے کے بعد میدان حشر میں۔

دنیا کی چھ سزائیں:

۱......اس کے رزق سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

۲......اس کی عمر سے برکت اٹھالی جاتی ہے اور اس کی زندگی میں بے برکتی ہوتی ہے۔

۳......اس کے چہرہ سے نیک لوگوں کی علامت مٹادی جاتی ہے۔

۴......ایسے آدمی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

۵......ایسا شخص جو بھی نیک کام کرتا ہے اس پر ثواب نہیں ملے گا۔

۶......ایسا شخص جو بھی دعا مانگتا ہے وہ قبول نہیں کی جاتی (اگر اللہ کے نیک بندے اس کے حق میں کوئی دعا کرتے ہیں تو اس کے حق میں ان کی دعا قبول نہیں ہوتی)۔

موت کے وقت کی تین سزائیں:

۱......ایسا بے نمازی ذلیل ہوکر مرے گا۔

---

(۱) والهيآت المندوبة ترجع الى معان ، منها تحقيق الخضوع وضم الاطراف والتنبيه للنفس على مثل الحالة التى تعترى السوقة عند مناجاة الملوك من الهيبة والدهش ، كصف القدمين، ووضع اليمنىٰ على اليسرىٰ ، وقصر النظر ، وترك الالتفات ، حجة الله البالغة: ۲/۷، الامور التى لا بد منها فى الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلى.

۲......موت کے وقت بھوکا رہے گا۔

۳......پیاسا مرے گا، اگر دنیا کی تمام نہروں کا پانی بھی پلا دیا جائے تو پیاس نہیں بجھے گی، اور پیاس کی حالت میں ہی اس دنیا سے جائے گا۔

قبر کے اندر کی تین سزائیں:

۱......بے نمازی کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس طرف کی پسلیاں اُس طرف اور اُس طرف کی اِس طرف آ جاتی ہیں۔

۲......قبر تاریک کر دی جاتی ہے۔

۳......اور اس کو قیامت تک سزا دینے کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بے نمازی کو قبر میں سزا دینے کے لئے ایک بڑا سانپ مسلّط کر دیا جائے گا، اس کا نام "شجاع اقرع" ہے، اس کی آنکھیں آگ کی اور ناخن لوہے کے ہوں گے اور ہر ایک ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت کے برابر ہوگی، اور اس کے پاس لوہے کے دو ڈنڈے ہوں گے، اور یہ سانپ میت سے باتیں کرے گا، اور اپنا نام بتائے گا کہ میں "شجاع اقرع" ہوں، اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح سخت خوفناک ہوگی اور وہ مردہ سے کہے گا کہ میں تیری سزا کے لئے تجھ پر مسلط کیا گیا اور میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ تجھے مارتا رہوں ظہر کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے عصر تک، اور عصر کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے مغرب تک، اور مغرب کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے عشاء تک، اور عشاء کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے صبح تک مارتا ہوں۔

اللہ بچائے اس سانپ کی مار کی سختی سے، جب وہ سانپ ایک دفعہ اس بے نمازی کو مارے گا تو وہ بے نمازی ستر گز زمین کے نیچے دھنس جائے گا، اور یہ سانپ اپنا ناخن

زمین میں داخل کرکے اس بے نمازی کونکالے گا، پھردوبارہ اتنے ہی زور سے اس کو مارے گا، اور یہ مردہ قیامت تک اسی طرح مارکھاتارہے گا، اوراس عذاب میں مبتلا رہے گا، نعوذباللّٰہ من ذالک.

قیامت کی تین سزائیں:

۱......قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت جب آسمان پھٹ جائے گا تو سزادینے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ آئے گا، اوراس کے ہاتھ میں ستر گز لمبی زنجیر ہوگی، اوراس بے نمازی کی گردن پررکھے گا، پھراس کومنہ کے راستے سے پیٹ میں داخل کرے گا، اوراس کے پاخانہ کے راستے سے نکالے گا پھرکبھی منہ کے بل کبھی پیٹھ کے بل گھسیٹے گا، اوروہ فرشتہ اعلان کرے گا، یہ اس آدمی کابدلہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے فرائض کوضائع اوربربادکیاہے، پھراس کولےکرجہنم کی طرف چلاجائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہمانے فرمایاکہ اگراس زنجیرکاایک حلقہ (کڑا) زمین پرگرے گاتوپوری زمین کوجلاکراسی وقت راکھ کردے گا۔

۲......اللہ تعالیٰ بے نمازی پرنظرکرم نہیں فرمائیں گے، اوراس پرخدائی قہرو عذاب ہوگا۔

۳......اللہ تعالیٰ بے نمازی کوگناہوں سے پاک صاف نہیں کرے گااوراس پر دردناک عذاب ہوگا۔(۱)

---

(۱) وروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" من تهاون بالصلاة عاقبه الله بخمسة عشر عقوبة ستة منها فی الدنیا ، وثلاثة عند الموت، وثلاثة فی قبره وثلاثة عند لقاء ربه ، قیل یا رسول الله! فما التی تصیبه فی الدنیا؟ قال: اولها : یرفع الله البرکة من رزقه، والثانیة : یرفع الله البرکة من عمره ، والثالثة: یمحو الله سیمة الصالحین من وجهه، والرابعة: لا حظ له فی الاسلام، والخامسة: کل

# نماز میں فرق

مرد اور عورت کی نماز میں چند چیزوں میں فرق ہے، اور وہ یہ ہیں:

۱...... تکبیر تحریمہ کے وقت مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں، اور عورتیں صرف

---

= عمل يعمله من اعمال البر لايوجر عليه ، والسادسة: لا يرفع له دعاء الى السماء ،قيل يا رسول الله ! وما التى تصيبه عند الموت:؟ قال : يموت ذليلا ، يموت جائعا، يموت عطشانا ولو سقى بانهار الدنيا لم تروه، قيل يا رسول الله ! وما التى تصيبه فى قبره؟ قال: اولها يضيق الله عليه قبره ويظلم عليه لحده ويوكل به ملكا يعذبه الى يوم القيامة. وقيل: يسلط الله عليه فى قبره ثعبان اسمه الشجاع الاقرع عيناه من نار واظفاره من حديد طول كل ظفر منها مسيرة يوم ، ومعه عمودان من حديد فيكلم الميت ويقول له: انا الشجاع الاقرع وصوته مثل الرعد القاصف ويقول له امرنى ربى ان اضربك على تضييع الظهر من صلاة الظهر الى صلاة العصر ، واضربك على تضييع صلاة العصر من صلاة العصر الى صلاة المغرب ، واضربك على تضييع صلاة المغرب من صلاة المغرب الى صلاة العشاء، واضربك على تضييع صلاة العشاء من صلاة العشاء الى صلاة الصبح، وكلما ضربه ضربة يغور فى الارض سبعين ذراعا فيدخل اظفاره فى الارض ، فيخرجه ثم يضربه فلايبرح تحت الضرب الى يوم القيامة نعوذ بالله من ذلك ، وما التى عند لقاء ربه اذا انشقت السماء يأتيه ملك من ملائكة العذاب وبيده سلسلة ذرعها سبعون ذراعا فيجعلها فى عنقه ثم يدخلها فى جوفه من فمه ويخرجها من دبره ثم يجره على وجهه، ومرة على ظهره وهو ينادى عليه، هذا جزاء من ضيع فرائض الله تعالىٰ ثم ينطلق به الى النار، قال عبد اللهبن عباس رضى الله عنهما لو ان حلقة من تلك السلسلة وقعت على الارض لا حرقتها لوقتها، والثانية : لا ينظر الله اليه ، والثالثة: لا يزكيه وله عذاب اليم، ، الجواهر فى عقوبة اهل الكبائر للشيخ العلامة زين الدين المليبارى: ص: ۵ ـ ۲ ، الباب الاول فى عقوبة تارک الصلاة، ط: دار الكتاب العربى، دمشق ، سورية، مكاشفة القلوب، ص: ۱۸۸ ـ ۱۸۹ ، الباب التاسع والاربعون فى بيان عقوبة تارک الصلاة، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان، كتاب الكبائر للذهبى ، ص: ۴۴ ، الكبيرة الرابعة فصل فى المحافظة على الصلوات والتهاون بها، ط: دار الخير دمشق، حلبونى.

کندھوں تک ہاتھ اٹھائیں۔(۱)

۲......مرد ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کے گٹے پر اس طرح رکھے کہ دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کا گٹا پکڑے اور بقیہ تین انگلیاں بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے، اور بائیں ہاتھ کی تمام انگلیاں دائیں ہاتھ کی کلائی کے نیچے رکھے، نیچے کی طرف لٹکی ہوئیں نہ رہیں، اور عورت سینہ پر ہاتھ رکھے اس طرح کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھ دے حلقہ نہ بنائے۔(۲)

---

(۱) ( اذا اراد الرجل الدخول فی الصلاۃ) ای صلاۃ کانت( اخرج کفیه من کمیه) بخلاف المرأۃ وحال الضرورۃ کما بیناہ( ثم رفعهما حذاء اذنیه) حتیٰ یحاذی بابهامیه شحمتی اذنیه ویجعل باطن کفیه نحو القبلة ولا یفرج اصابعه ، ولا یضمها واذا کان به عذر یرفع بقدر الامکان، والمرأۃ الحرۃ حذو منکبیها ، والامة کالرجل ،مراقی الفلاح ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۲۷۸ ـ ۲۷۹ ، فصل فی کیفیة ترتیب افعال الصلاۃ، ط: قدیمی کراچی. حلبی کبیر ص:۲۹۸ ـ ۳۰۰، صفة الصلاۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۴۸۲ـ ۴۸۳، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، الی انتهائها، مطلب فی حدیث الاذان جزم، ط: سعید کراچی.

(۲) ( ووضع ) الرجل ( یمینه علی یسارہ تحت سرته آخذا رسغها بخنصرہ وابهامه) هو المختار وتضع المرأۃ والخنثیٰ الکف علی الکف تحت ثدیها، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۸۶ . ۴۸۷، ( قوله بخنصرہ وابهامه) ای یحلق الخنصر والابهام علی الرسغ ویبسط الاصابع الثلاث کما فی شرح المنیة ونحوہ فی البحر والنهر والمعراج والکفایة والفتح والسراج وغیرها وقال فی البدائع ویحلق ابهامه وخنصرہ وبنصرہ ویضع الوسطیٰ والمسبحة علی معصمه الخ، ( قوله تحت ثدیها ) کذا فی بعض نسخ المنیة، وفی بعضها علی ثدیها قال فی الحلیة: وکان الاولیٰ ان یقول علی صدرها کما قاله الجم الغفیر لا علی ثدیها وان کان الوضع علی الصدر قد یستلزم ذلک بان یقع بعض ساعد کل ید علی الثدی لکن هذا لیس هو المقصود بالافادۃ ، شامی: ۱/ ۴۸۷ ، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۳۰۰ـ ۳۰۱، صفه الصلاۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

۳......رکوع کا فرق: مرد رکوع میں اتنا جھکے کہ سر پیٹھ اور سرین برابر ہو جائیں اور عورت تھوڑا سا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کریں۔

۴......مرد گھٹنے پر انگلیاں کھلی رکھے اور ہاتھ پر زور دیتے ہوئے مضبوطی کے ساتھ گھٹنوں کو پکڑے، اور عورت اپنی اپنی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دے اور ہاتھ پر زور نہ دے، اور پاؤں قدرے جھکے ہوئے رکھے، مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے، (۱) مرد اپنے بازوؤں کو پہلو سے الگ رکھے اور کھل کر رکوع کرے اور عورت اپنے بازو کو پہلو سے خوب ملائے اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ملا دے اور جتنا ہو سکے سکڑ کر رکوع کرے، اس لئے عورتوں کے لئے مردوں کی طرح رکوع سجدہ اور قعدہ کرنا غلط ہے۔ (۲)

مزید ''سجدہ کا فرق''، ''جلسہ کا فرق'' اور ''رکوع میں مرد وعورت کے درمیان فرق'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

## نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا

نماز کی حالت میں قرآن مجید کو دیکھ کر قرأت کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی

---

(۱، ۲) (ثم) كما فرغ (كبر) مع الانحطاط (للركوع) .......... (ويضع يديه) معتمدا بهما (على ركبتيه ويفرج اصابعه) للتمكن ويسن ان يلصق كعبيه وينصب ساقيه (ويبسط ظهره) ويسوى ظهره بعجزه (غير رافع ولا منكس رأسه، الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۳- ۴۹۴، (قوله ويسن ان يلصق كعبيه .......... قال فى المعراج وفى المجتبىٰ: هذا كله فى حق الرجل، اما المرأة فتنحنى فى الركوع يسيرا ولا تفرج، ولكن تضم وتضع يديها على ركبتيها وضعا وتحنى ركبتيها ولا تجافى عضديها لان ذلك استر لها، شامي: ۱/ ۴۹۳- ۴۹۴، فصل فى تاليف الصلاة، قبل مطلب فى اطالة الركوع للجائى، ط: سعيد كراچى.

ہے۔(۱)

## نماز میں مؤدب کھڑا ہونے کی حکمت

نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمام بدن کو سکیڑ لینا، نفس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے مؤدب کھڑا ہونے پر آگاہ کرنے کے لئے ہے، جیسا کہ عام لوگوں پر بادشاہوں کے سامنے درخواست کرتے وقت دہشت اور ہیبت کی حالت طاری ہوتی ہے مثلاً دونوں قدموں کو برابر رکھنا، ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا، نظر نیچی رکھنا، ادھر ادھر نہ دیکھنا، اسی طرح نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا اللہ کے ماننے والوں کی فطرت کا تقاضا ہے، اور فرمانبرداری کے لئے جھکنا ایک تواضع ہے، اور سجدہ میں گرنا کمال عبودیت اور بندگی کا اظہار ہے۔(۲) (احکام اسلام عقل کی نظر میں مع تغییر ص ۵۷)

## نماز میں نام مبارک سن کر درود پڑھنا

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وقراء ته من مصحف) ای ما فیه قرآن (مطلقا) لانه تعلم الا اذا کان حافظا لما قرأه وقرأ بلا حمل، الدر مع الرد: ۱/ ۶۲۳- ۶۲۴، (قوله ای ما فیه قرآن) عممه لیشمل المحراب، فانه اذا قرأ ما فیه فسدت فی الصحیح، بحر، (قوله مطلقا) ای قلیلا او کثیراً، اماما او منفردا امیا لا یمکنه القراءة الا منه او لا (قوله لانه تعلم) ذکروا لابی حنیفة فی علة الفساد وجهین احدهما: ان حمل المصحف والنظر فیه وتقلیب الاوراق عمل کثیر، والثانی انه تلقن من المصحف فصار کما اذا تلقن من غیره، الخ، شامی: ۱/ ۶۲۴، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، قبل مطلب فی التشبه بأهل الکتاب، ط: سعید کراچی.

(۲) والهیأت المندوبة ترجع الی معان: منها تحقیق الخضوع وضم الاطراف والتنبیه للنفس علی مثل الحالة التی تعتری السوقة عند مناجاة الملوک من الهیبة والدهش، کصف القدمین، ووضع الیمنیٰ علی الیسریٰ، وقصر النظر وترک الالتفات، حجة الله البالغة: ۲/ ۷، اذکار الصلاة وهیاتها المندوب الیها، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی.

# نماز میں وضوٹوٹ جائے

☆......اگر کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہے اور نماز کے دوران اس کا وضوٹوٹ گیا ہے تو فوراً وضوکر کے پہلی نماز پر ہی اپنی نماز کی بناء کرسکتا ہے، خواہ یہ بات تشہد کے بعد ہی واقع ہوئی ہو، یا پہلی دونوں صورتوں میں بناء کرسکتا ہے یعنی وضوکر کے نماز کی جگہ پرآ کر نیت کے بغیر بقیہ نماز شروع کردے، اگر پہلے وضو کے ساتھ مثلا دورکعت ادا کی ہے اب وضوکر کے آکر نیت کے بغیر صرف بقیہ دورکعت پڑھے اور سلام پھیردے۔ اور بنا صحیح ہونے کی یہ شرط ہے کہ وضوٹوٹنے کے بعد بلاتوقف فوراً وضو کے لئے جائے اور راستے میں آتے جاتے کہیں نہ ٹھہرے اور کسی سے بات چیت نہ کرے ورنہ بنا کرنا صحیح نہیں ہوگا، واضح رہے کہ نماز کی بناء کرنے کی بجائے شروع سے پڑھنا بہتر ہے۔ (۱)

---

(۱) (تذییل) فی الحدث فی الصلوة وهو من سبقه حدث سماوی من بدنه موجب للوضوء فی الصلاة، انصرف من فوره وتوضأ من غير ان يشتغل بشئی غير ضروری فی وضوئه وبنی علی صلوته عندنا ان لم يعرض له ما ينا فيها خلافا للثلاثة لهم ما روی الترمذی وحسه ابو داود والنسائی عن علی بن طلق، قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: اذا فسا احدكم فی الصلاة فلينصرف وليتوضأ وليعد الصلاة، ولان الحدث ينافی الصلاة لتفويت شرطها ولا فرق بين الابتداء والبقاء فی لزوم اشتراط الطهارة والمشئی والانحراف يفسدانها ايضا فصار كالحدث العمد ولنا ما تقدم فی نواقض الوضوء من حديث عائشة قال عليه الصلاة والسلام من اصابه قئ او رعاف او قلس او مذی فلينصرف فليتوضأ ثم ليبن علی صلاته وهو فی ذلک لا يتكلم رواه ابن ماجة والدار قطنی ثم ليبن علی صلوته ما لم يتكلم ......... ولكن الاستيناف افضل للبعد عن شبهة الخلاف، وقيل ذلک فی حق المنفرد، واما الامام والمقتدی فالبناء افضل فی حقهما احرازا لفضيلة الجماعة وعلی هذا فلوا مكنهما الاستيناف بجماعة اخریٰ فهو افضل فی حقهما ايضا ثم المنفرد ان شاء اتمها فی مكان وضوئه ان امكن او اقرب المواضع اليه ان لم يمكن، تحرزا عن زيادة المشئی وان شاء رجع الی مصلاه ليودی صلاته فی مكان واحد والمقتدی يعود الی مكانه البتة ان لم يفرغ امامه، ولو اتم فی غيره لا يصح اذا كان بينه و بين امامه ما يمنع صحة الاقتداء وان كان امامه قد فرغ يتخير كالمنفرد، والامام حكمه حكم المقتدی لانه يصير من

☆......اگر جماعت کی نماز کے دوران وضوٹوٹ جائے تو ناک پر ہاتھ رکھ کر وضوکرنے کے لئے نکل آئے اگر نکلنے کی جگہ ہے، اور وضوکر کے تکبیرتحریمہ کے بغیرامام کے ساتھ شریک ہوجائے، اگراس دوران کوئی رکعت نہیں نکلی توامام کے ساتھ سلام پھیردے، اوراگروضو کے دوران کوئی رکعت نکل گئی تووہ امام کے سلام پھیرنے کے بعدکھڑاہوکرپوراکرے اوراس میں فاتحہ یاسورت پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کچھ دیرکھڑاہوکررکوع اورسجدہ کرکےنمازپوری کرلے۔(۱)

☆......اوراگرنکلنے کی جگہ نہیں توامام کے ساتھ قیام،رکوع اورسجدہ وغیرہ کرتے

---

= جملة المقتدى فانه يستخلف غيره اذا سبقه الحدث ويصير هو مقتديا به، ثم استخلاف الامام غيره اذا سبقه الحدث جائز اجماعا........... ثم جواز البناء مقيد بامور : منها ان ينصرف على فوره فان مكث بعد الحدث في مكانه قدر ركن فسدت ...... ومنها ان يكون الحدث مما يخرج من بدنه ، فلا يبني باغماء و جنون ، ومنها ان يكون موجبا للوضوء دون الغسل فلا يبني للاحتلام ومنها ان لا يشتغل بفعل غير ضروري بان جاوز ماء يقدر على الوضوء منه الى ابعد منه ،...... ومنها ان لا يعرض له ما ينافي الصلاة من كلام ونحوه او كشف عورة حتىٰ لو كشفت رأسها للمسح او ذراعيها للغسل تفسد ولا تبنى في الصحيح، وكذا لوكشف الرجل او المرأة للاستنجاء يستنجي من تحت الثياب الخ، حلبي كبير،ص: ۴۵۲ - ۴۵۴،فصل فيما يفسد الصلاة ( مفسدات الصلاة،) تذييل في الحدث ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،شامي: ۱/ ۵۹۹ - ۶۱۳ ، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۳، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) والسنة ان ينصرف محدودب الظهر آخذا بانفه يوهم انه قد رعف ، حلبي كبير،ص: ۴۵۴، قبل فصل في سجود السهو ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(واللاحق من فاتته) الركعات ( كلها او بعضها) لكن ( بعد اقتدائه ) بعذر كغفلة و زحمة و سبق حدث وصلاة خوف ، و مقيم ائتم بمسافر، وكذا بلا عذر ، بان سبق امامه في ركوع و سجود فانه يقضي ركعة، وحكمه كمؤتم فلا ياتي بقراءة ولا سهو، الدر المختار، شامي: ۱/ ۵۹۴ - ۵۹۵، باب الامامة، مطلب في احكام المسبوق والمدرك واللاحق ، ط: سعيد كراچي.

رہے لیکن پڑھے کچھ نہیں، امام کے سلام کے بعد وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔ (۱)

☆...... اگر نماز کے دوران امام کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کر کے وضو کرنے چلے جائے، اور نائب بقیہ نماز پڑھاتا رہے اور نماز پوری کر کے سلام پھیر دے اور اس دوران اگر امام وضو کر کے آ گیا تو خلیفہ کے پیچھے اقتداء کر کے نماز پڑھ لے، خلیفہ کو امامت سے نہ ہٹائے، اور اگر خلیفہ نے سلام پھیر دیا تو امام صاحب اپنی نماز کو دوبارہ پڑھ لیں۔ (۲)

## نمازوں کا فدیہ

نمازوں کا فدیہ زندگی میں دینا صحیح نہیں، اس لئے نمازوں کا فدیہ مرنے کے بعد ورثاء کو دینا چاہئے، زندگی میں نمازوں کا فدیہ ادا کرنے سے فدیہ ادا نہیں ہوتا، اور روزانہ وتر کی نماز کے ساتھ چھ فدیے ہیں، اور ایک نماز کا فدیہ ایک صدقۂ فطر کے برابر ہے، اور ایک صدقۂ فطر تقریباً دو کلو گندم یا آٹا ہے، (۳) اس حساب سے پورے ایک دن کے

---

(۱) قوله وقالا يتشبه بالمصلين اى احتراما للوقت ، قال،ط: ولا يقرأ كما فى ابى السعود سواء كان حدثه اصغر او اكبر ، قلت وظاهره انه لاينوى ايضا لانه تشبه لا صلاة حقيقة ،تامل، شامى: ۱/ ۲۵۲ - ۲۵۳، باب التيمم، مطلب فاقد الطهورين. ط: سعيد كراچى.

(۲) انظر الى الحاشية رقم: ۱ تحت عنوان "نماز میں وضوٹوٹ جائے"۔

(۳) (ولو مات وعليه صلوات فائتة واوصىٰ بالكفارة يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر) كالفطرة (وكذا حكم الوتر) .......... ولو فدى عن صلاته فى مرضه لا يصح بخلاف الصوم، الدر مع الرد: ۲/ ۷۲ - ۷۳، (قوله ولو فدى عن صلاته فى مرضه لا يصح ) فى التاتارخانية عن التتمة: سئل الحسن بن على عن الفدية عن الصلاة فى مرض الموت هل تجوز؟ فقال لا، وسئل ابو يوسف عن الشيخ الفانى هل تجب عليه الفدية عن الصلوات كما تجب عليه عن الصوم وهو حىٌّ، فقال لا، آه وفى القنية: والا فدية فى الصلاة حالة الحياة بخلاف الصوم، ، اقول ووجه ذلك ان النص انما ورد فى الشيخ الفانى انه يفطر ويفدى فى حياته حتىٰ ان المريض او المسافر اذا أفطر يلزمه القضاء اذا ادرك اياما آخر وإلا فلا شئى عليه، فان ادرك ولم يصم يلزمه الوصية

نمازوں کے فدیے بارہ کلو گندم یا آٹا یا اس کی نقد قیمت ہے، اور نقد روپے دینا بہتر ہے تا کہ مستحق آدمی اپنی ضرورت کی چیز خود لے سکے۔(۱)

## نمازی کا دوسرے نمازی کے کہنے پر عمل کرنا

اگر کوئی نمازی دوسرے نمازی کے بتانے پر عمل کرے گا تو نماز باطل ہو جائے گی۔(۲)

## نمازی کے آگے بے خیالی سے گذر گیا

اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے بے خیالی میں گذر گیا تو وہ معذور ہے گناہ نہیں

---

= بالفدية عما قدر ، هذا ما قالوه ، ومقتضاه ان غير الشيخ الفانى ليس له ان يفدى عن صومه فى حياته لعدم النص ومثله الصلاة، ولعل وجهه انه مطالب بالقضاء اذا قدر، ولا فدية عليه الا بتحقيق العجز عنه بالموت فيوصى بها، بخلاف الشيخ الفانى فانه تحقق عجزه قبل الموت عن اداء الصوم وقضائه فيفدى فى حياته، ولا يتحقق عجزه عن الصلاة لانه يصلى بما قدر ولو موميا برأسه ، فان عجز عن ذلك سقطت عنه اذا كثرت ، ولا يلزمه قضاؤها اذا قدر كما سيأتى فى باب صلاة المريض، وبما قررناه ظهر ان قول الشارح بخلاف الصوم اى فان له ان يفدى عنه فى حياته خاص بالشيخ الفانى، تامل، شامى: ۲/ ۷۴، باب قضاء الفوائت، مطلب فى بطلان الوصية بالختمات والتهاليل ، ط: سعيد كراچى.

(۱) (قوله نصف صاع من بر) اى او من دقيقه او سويقه او صاع تمر او زبيب او شعير او قيمته وهى افضل عندنا لاسراعها بسد حاجة الفقير ، شامى: ۲/ ۷۲ - ۷۳، باب قضاء الفوائت، مطلب فى اسقاط الصلاة عن الميت ،ط: سعيد كراچى.

(۲) حتىٰ لو امتثل امر غيره فقيل له تقدم فتقدم او دخل فرجة الصف احد فوسع له فسدت بل يمكث ساعة ثم يتقدم برأيه، الدر المختار. (قوله حتىٰ لو امتثل الخ) هٰذا امتثال بالفعل ، ومثله ما لو امتثل بالقول ، وهو ما فى البحر عن القنية: مسجد كبير يجهر الموذن فيه بالتكبيرات فدخل فيه رجل امر الموذن ان يجهر بالتكبير وركع الامام للحال فجهر الموذن ، ان قصد جوابه فسدت صلاته ، شامى: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب المواضع التى لا يجب فيها رد السلام. ط: سعيد كراچى.

ہوگا۔(۱)

## نمازی کے آگے سے عورت گذری

''عورت نمازی کے آگے سے گذری'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## نمازی کے آگے سے گذرنا

☆......نمازی کے آگے سے گذرنا حرام ہے، اگرچہ نمازی نے کسی عذر کے بغیر سترہ اور رکاوٹ نہ رکھا ہو، اسی طرح نماز پڑھنے والے کے لئے سترہ کے بغیر ایسی جگہ پر نماز پڑھنا بھی حرام ہے جہاں اس کے سامنے لوگوں کی کثرت سے آمدورفت ہو، ایسی صورت میں اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گذرے گا تو نماز پڑھنے والا گنہگار ہوگا، کیونکہ اس نے سترہ کے بغیر ایسی جگہ نماز پڑھی جہاں سے لوگوں کو گذرنا ہوتا ہے، اور اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے نہیں گذرے گا تو کوئی بھی گنہگار نہیں ہوگا۔

اگر نماز پڑھنے والا سترہ کے بغیر نماز پڑھنے کی وجہ سے گذرنے والوں کے لئے رکاوٹ کا سبب بنا، لیکن نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو کسی اور جگہ سے گذرنے کی گنجائش تھی، اس کے باوجود نمازی کے سامنے سے گذرا تو دونوں گنہگار ہوں گے۔

اس کے برعکس اگر نمازی کی وجہ سے رکاوٹ نہ تھی لیکن گذرنے والے کے لئے کسی اور جگہ سے گذرنے کی گنجائش نہ تھی، اس لئے نمازی کے آگے سے گذرنا پڑا تو اس صورت میں دونوں گنہگار نہیں ہوں گے۔

اور اگر دونوں میں سے کسی ایک کی طرف سے کوتاہی ہوئی تو صرف وہی شخص

---

(۱) (قولہ بالحدیث) وهو قوله عليه الصلاة والسلام " رفع عن امتی الخطاء والنسیان، " معناه رفع ما ثم الخطاء اتقانی، شامی: ۱۸۰/۶، کتاب الغصب ،ط: سعید کراچی۔

گنہگار ہوگا۔(۱)

## نمازی کے آگے سے گذرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

نمازی کے آگے سے گذرنا گناہ ہے مگر اس سے نماز نہیں ٹوٹتی، اور اگر کوئی شخص بے خیالی میں گذر گیا تو وہ معذور ہے گناہ نہیں ہوگا۔(۲)

## نمازی کے آگے سے گذرنے کا وبال

☆......اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا جان لے کہ اس کا وبال کس قدر سخت اور سنگین ہے تو برسوں کھڑا رہے گا مگر نمازی کے آگے سے گذرنے کی ہمت نہ کرے گا۔(۳)

---

(۱) يحرم المرور بين يدى المصلى، ولو لم يتخذ سترة بلا عذر، كما يحرم على المصلى ان يتعرض بصلاته لمرور الناس بين يديه بأن يصلى بدون سترة بمكان يكثر فيه المرور ان مر بين يديه احد فيأثم بمرور الناس بين يديه بالفعل لا بترك السترة فلو لم يمر احد لا يأثم، لان اتخاذ السترة فى ذاته ليس واجبا، ويأثمان معا ان تعرض المصلى، وكان المار مندوحة، ولا ياثمان ان لم يتعرض المصلى، ولم يكن للمار مندوحة، واذا قصر احدهما دون الآخر اثم وحده، وهٰذه الاحكام متفق عليها بين الحنفية، والمالكية، الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۷۲، كتاب الصلاة، حكم المرور بين يدى المصلى، قبل مكروهات الصلاة، ط: دار احياء التراث العربى بيروت. شامى: ۱/ ۶۳۴ ـ ۶۳۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا قرأ تعالىٰ جد، بدون الف لا تفسد، ط: سعيد كراچى.

(۲) قوله او مروره (بين يديه) مرفوع بالعطف فعلى مرور ما ر:ان لا يفسد ها ايضا مروره ذلك وان اثم المار الخ، شامى: ۱/ ۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، (قوله وان اثم المار) مبالغة على عدم الفساد لان الاثم لا يستلزم الفساد، شامى: ۱/ ۶۳۵، ط: سعيد كراچى.

(۳) وعن ابى جهيم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم المار بين يدى المصلى ما ذا عليه لكان ان يقف اربعين خيرا له من ان يمر بين يديه قال ابو النضر: لا ادرى قال: اربعين يوما او شهرا او سنة متفق عليه، مشكوة، : ۷۴، باب السترة، الفصل الاول، ط: قديمى كراچى،

وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم احدكم ما له فى ان يمر بين يدى اخيه معترضا فى الصلاة كان لان يقيم ما ئة عام خير له من الخطوة التى خطا رواه ابن ماجه، مشكوٰة، ص: ۷۴، باب السترة، الفصل الثالث، ط: قديمى كراچى، بخارى: ۱/ ۷۳، كتاب الصلاة، باب اثم المار بين يدى المصلى، ط: قديمى كراچى. شامى: ۱/ ۶۳۶، باب ما يفسد الصلاة و مايكره فيها، مطلب اذا قرأ تعالىٰ جد، بدون الف لا تفسد، ط: سعيد كراچى.

☆......دوسری روایت میں ہے کہ اگر (نمازی کے آگے سے گذرنے والے کو) اس گناہ کا اندازہ ہوجائے تو وہ زمین میں دھنس جانے کو اس گناہ کے مقابلے میں اپنے لئے زیادہ آسان سمجھے گا۔(۱)

## نمازی کے آگے سے گذرنے کی حد

☆......اگر نمازی کھڑے ہونے کی حالت میں سنت کے مطابق سجدہ کی جگہ پر نگاہ رکھے گا تو اس کو جتنی جگہ نظر آئے گی اس کے اندر کسی کے لئے گذرنا منع ہے۔

☆......اگر کوئی شخص میدان یا بڑی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے تو نمازی جس صف میں کھڑا ہے اس کو شامل کر کے تین صف کے اندر کوئی نہ گذرے بلکہ تین صفوں کی جگہ چھوڑ کر اس کے آگے سے گذرے تو گناہ نہیں ہوگا۔

اور چھوٹی مسجد میں نمازی کے آگے سے گذرنے کی کسی حال میں بھی گنجائش نہیں ہے۔

☆......بڑی مسجد اور جنگل میں تو نمازی سے اتنے فاصلہ پر گذرنا جائز ہے کہ جہاں تک سجدہ کی جگہ پر نظر رکھ کر نمازی کی نظر نہ پہنچے۔(۲)

(۱) وعن كعب الاحبار قال لو يعلم المار بين يدى المصلى ما ذا عليه لكان ان يخسف به خيراً له من ان يمر بين يديه وفى رواية اهون عليه رواه مالك، مشكوة، ص: ۷۴، باب السترة، الفصل الثالث، ط: قديمى كراچى.

(۲) (ومرور مار فى الصحراء او فى مسجد كبير بموضع سجوده) فى الاصح (او) مروره (بين يديه) الى حائط القبلة (فى) بيت و(مسجد صغير فانه كبقعة واحدة مطلقا) الدر المختار، (قوله بموضع سجوده) اى من موضع قدمه الى موضع سجوده كما فى الدر، وهذا مع القيود التى بعده انما هو للاثم والا فالفساد منتف مطلقا (قوله فى الاصح) هو ما اختاره شمس الائمة و قاضيخان وصاحب الهداية، واستحسنه فى المحيط، وصححه الزيلعى ومقابله ما صححه التمر تاشى وصاحب البدائع، واختاره فخر الاسلام ورجحه فى النهاية و الفتح انه قدر ما يقع بصره على المار لو صلى بخشوع اى راميا ببصره الى موضع سجوده الخ، شامى: ۶۳۴/۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا قرأ تعالىٰ جد بدون الف لا تفسد، ط: سعيد كراچى.

## نمازی کے آگے سے ہٹنا

☆...... اگر دو نمازی آگے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں، آگے والا پہلے فارغ ہوگیا اب وہ داہنی جانب یا بائیں جانب کو جا سکتا ہے/ ہٹ سکتا ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت یا ممانعت نہیں، کیونکہ یہ گذرنا نہیں بلکہ ہٹنا ہے، اور ہٹنا منع نہیں۔(۱)

☆......نمازی کے آگے سے گذرنا منع ہے لیکن دائیں بائیں ہٹنا جائز ہے۔(۲)

## نمازی کے سامنے سے گذرنا

☆......اگر کوئی شخص نماز پڑھنے والے آدمی کے سامنے سے گذر جائے، تو نماز پڑھنے والے آدمی کی نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ نمازی کے سامنے سے گذرنے والا سخت گنہگار ہوگا۔(۳)

☆......اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے گذرنا چاہے تو نماز کی حالت میں

---

(۱،۲) عن عائشة رضی الله عنها قالت: كنت بين يدی رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلی فاذا اردت ان أقوم كرهت ان اقوم فامر بين يديه انسللت انسلالا ، (ای خرجت بتأن وتدريج) ، سنن النسائی،: ۱/ ۸۷ كتاب القبلة، ،ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع اذا لم يكن بين يدی المصلی سترة، ط: سعيد كراچی. و: ۱/ ۱۲۳ ، ط: قديمی كراچی.

عن عائشة زوج النبی صلى الله عليه وسلم انها قالت: كنت انام بين يدی رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلای فی قبلته فاذا سجد غمزنی ، فقبضت رجلی فاذا قام بسطتها ، قالت: والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح، بخاری: ۱/ ۷۳، كتاب الصلاة، باب التطوع خلف المرأة، ط: قديمی كراچی.

(۳) ''نمازی کے آگے سے گذرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی'' اور ''نمازی کے آگے سے گذرنے کا وبال'' عنوانوں کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

اس سے مزاحمت کرنا، اور گذرنے والے کو گذرنے سے باز رکھنا جائز ہے۔(۱)

☆......اگر نمازی نے ایک طرف سلام پھیر دیا، دوسری طرف نہیں پھیرا تو اس کے سامنے سے گذرنا جائز ہے، اور گذرنے والا گنہگار نہیں ہوگا کیونکہ نماز پہلے سلام سے ختم ہوجاتی ہے، بلکہ لفظ "السلام" یعنی "علیکم" کہنے سے پہلے ہی نماز پوری ہوجاتی ہے، دونوں سلام واجب ہیں، مگر دوسرا اسلام نماز سے باہر واجب ہے، اس لئے اگر کوئی پہلا "سلام" کہنے کے بعد اور "علیکم" کہنے سے قبل اقتداء کرے تو اقتداء صحیح نہیں۔(۲)

## نمازیں سب سے پہلے کس نے پڑھیں

☆......فجر کی نماز سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے اس وقت پڑھی

(۱) (ویدفعه) هو رخصة، فتركه افضل ، بدائع، قال الباقانی: فلو ضربه فمات لا شئی علیه عند الشافعی رضی الله عنه خلافاً لنا علی ما یفهم من کتبنا الدر المختار ( قوله ویدفعه) ای اذا مر بین یدیه ولم تکن له سترة او کانت ومر بینه وبینها کما فی الحلیة والبحر، ومفاده اثم المار وان لم تکن سترة کما قدمناه ، وفی التاتارخانية، واذا دفعه رجل آخر لا بأس به سواء کان فی الصلاة او لا ( قوله فلو ضربه الخ) ای اذا لم یمکن دفعه الا بذلک ، لان الشافعیة صرحوا بانه یلزمه الدافع تحری الاسهل کما فی دفع الصائل ( قوله خلافا لنا الخ) ای ان المفهوم من کتب مذهبنا ان ما یقول الشافعی خلاف لنا فانهم صرحوا فی کتبنا بانه رخصة والعزیمة عدم التعرض له الخ، شامی: ۱/ ۶۳۷ ـ ۶۳۸ ، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، قبل مکروهات الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) ( ولفظ السلام ) مرتین فالثانی واجب علی الاصح " برهان" دون علیکم وتنقضی قدوة بالاول قبل علیکم علی المشهور عندنا وعلیه الشافعیة خلافا للتکملة ، الدر المختار ( قوله وتنقضی قدوة بالاول) ای بالسلام الاول، قال فی التجنیس : الامام اذا فرغ من صلاته ، فلما قال السلام جاء رجل واقتدی به قبل ان یقول " علیکم " لا یصیر داخلا فی صلاته ، لان هذا سلام الا تری انه لو اراد ان یسلم علی احد فی صلاته ساهیا فقال السلام، ثم علم فسکت تفسد صلاته ، شامی: ۱/ ۴۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لا ینبغی ان یعدل عن الدرایة اذا وافقتها روایة، ط: سعید کراچی.

جب آپ جنت سے نکل باہر آئے اور رات کی تاریکی کے بعد صبح ہوئی۔(۱)

☆......اور ظہر کی نماز سب سے پہلے سورج کے زوال کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پڑھی اور یہ اس وقت پڑھی تھی جب آپ کو اپنے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا حکم ملا تھا۔

☆......اور عصر کی نماز سب سے پہلے حضرت یونس علیہ السلام نے پڑھی جس وقت آپ مچھلی کے پیٹ سے صحیح وسالم نکلے اور دوبارہ زندگی پائی۔

☆......اور مغرب کی نماز سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شکریہ کے طور پر ادا کی۔

☆......اور عشاء کی نماز سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت ادا کی جب آپ مدین سے نکلے تھے۔(۲)

---

(۱) (وقت) صلاة (الفجر) قدمه لانه لا خلاف فی طرفیه، واول من صلاه آدم، الدر المختار، (قوله واول من صلاه آدم) ای حین اهبط من الجنة وجن علیه اللیل ولم یکن رأه قبل فخاف، فلما انشق الفجر صلی رکعتین، شکرا لله تعالیٰ، شامی: ۱/۳۵۷، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) فان قلت ما الحکم فی کون الظهر والعصر والعشاء اربع رکعات، والصبح رکعتین، والمغرب ثلاثا، قلت کل صلاة صلاها نبی فالفجر صلاها آدم علیه السلام حین خرج من الجنة، واظلمت الدنیا علیه وجن اللیل، فلما انشق الفجر صلی رکعتین الاولیٰ شکرا للنجاة من ظلمة اللیل والثانیة شکرا لرجوع ضوء ذلک النهار، فکان متطوعا علیه، وفرضا علینا، والظهر صلاها ابراهیم علیه السلام حین امر بذبح الولد وذلک عند الزوال الاولیٰ شکرا لزوال غم الولد، والثانیة لمجیء الغداء، والثالثة لرضی الله تعالیٰ، والرابعة شکرا لصبر ولده، وکان متطوعا وفرض علینا، والعصر صلاها یونس علیه السلام، حین انجاه الله تعالیٰ من اربع ظلمات: ظلمة الذلة، وظلمة البحر، وظلمة الحوت، وظلمة اللیل والمغرب صلاها عیسیٰ علیه السلام الاولیٰ لنفی الالوهیة عن نفسه، والثانیة لنفی الالوهیة عن امه والثالثة لاثبات الالوهیة لله تعالیٰ،

اوراب ہم سب مسلمانوں پر یہ پانچوں نمازیں فرض ہیں۔

## نمازیوں کا حشر

نمازیوں کا حشر قیامت کے دن نبیوں، شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوگا۔ (۱)

## نمازیوں کی مثال

ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے کنارے جارہے تھے، آپ نے ایک سفید رنگ کا جانور دیکھا کہ وہ دریا کے گدلے کیچڑ میں لوٹ پوٹ ہورہا تھا، اور وہ صاف ستھرا جانور کیچڑ اور گارے میں خوب لت پت ہوگیا، پھر وہاں سے نکل کر دریا میں نہایا اور پہلے کی طرح صاف ستھرا اور سفید ہوگیا، اور تھوڑی دیر بعد یہ کام پانچ مرتبہ کیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس جانور کی یہ حرکت دیکھ کر بہت ہی زیادہ تعجب کرنے لگے، جب آپ کے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی تو حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے عیسیٰ! یہ جانور آپ کو اس لئے دکھایا گیا، تاکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے نمازیوں کی مثال آپ سمجھ سکیں، یہ کیچڑ ان کے گناہ ہیں، اور یہ دریا ان کی نماز ہے اور یہ کیچڑ میں لوٹ پوٹ ہونا گناہ کرنے کی مثال ہے، ادھر انہوں نے گناہ

= والعشاء صلاها موسیٰ علیه السلام حین خرج من الیابس ودخل الطریق، وکان فی غم المرأة، وغم اخیه هارون وغم غرق فرعون، وغم اولاده، وشکرا لله تعالیٰ حیث نجاه من الغرق واغرق عدوه، فلما نجاه الله من ذلک کله ونودی من شاطئی الوادی صلی اربعا شکرا تطوعا فامر نا بذلک لینجینا الله من شر الشیطان. البنایة فی شرح الهدایة لابی محمد محمود بن احمد العینی: ۲/۷-۸، کتاب الصلاة، تمهید من العلامة العینی، قبیل باب المواقیت، ط: دار الفکر، بیروت.

(۱) بہشتی زیور: ۲/۹، باب سوم، نماز کا بیان، ط: دارالاشاعت کراچی۔

کیا اور ادھر نماز پڑھ کر گناہ کی تمام گندگی صاف ہوگئی۔(۱)

## ننگا آدمی

اگر کسی آدمی کو سیلاب یا طوفان وغیرہ کی وجہ سے کپڑا میسر نہیں، اور وہ اسی حالت میں نماز کا وقت ہونے کی وجہ سے نماز پڑھ رہا ہے اور نماز کے دوران پردہ پوشی کے لئے کپڑے وغیرہ مل جائیں تو نماز فاسد ہوجائے گی، کپڑے پہن کر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## ننگا امام

کپڑے پہنے ہوئے لوگوں کی اقتداء ننگے امام کے پیچھے درست نہیں۔(۳)

(۱) ومما يحكى ان سيدنا عيسىٰ عليه السلام مر على شاطئى البحر، فرأ طيرا من نور انغمس فى الطين ثم خرج فاغتسل فعاد الى حسنه ففعل هذا خمس مرات، فتعجب من ذلك فجاءه جبريل وقال له يا عيسىٰ ان الطير جعله الله مثلا لمن صلى الصلوات الخمس من امة محمد صلى الله عليه وسلم فالطين كالذنوب، والاغتسال كفضل الصلاة، الخ، الجواهر فى عقوبة اهل الكبائر، للشيخ العلامة زين الدين المليبارى، ص: ۲۲، الباب الاول فى عقوبة تارك الصلاة، ط: دار الكتاب العربى، دمشق سوريه.

(۲) (قوله ولو ابيح له ثوب) فى التاتارخانية: ولو كان بحضرته من له ثوب يسأله، فان لم يعطه صلى عريانا، ولو وجد فى خلال صلاته ثوبا استقبل، شامى: ۱/۴۱۱، باب شروط الصلاة، مطلب فى النظر الى وجه الامرد، ط: سعيد كراچى.

او كان المصلى عاريا فوجد ثوبا بعد ما قعد قدر التشهد بان قدر على لبس الثوب او القى عليه الثوب ولم يتكلف فى لبسه .......... فسدت صلوته عند ابى حنيفة، حلبى كبير، ص: ۲۹۲، السابعة الخروج بصنعه، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) (و) لا مستور عورة بعار، الدر مع الرد: ۱/۵۷۹، باب الامامة، مطلب فى الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچى.

العارى اذا ام العراة واللابسين تجوز صلاة الامام والعارين ولا تجوز صلاة اللابسين بالاجماع، هندية: ۱/۸۶، الفصل الثالث فى بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه.

## ننگے پاؤں چلنے والا

اگر ننگے پاؤں چلنے والے کے پیر پاک ہیں، نجاست لگی ہوئی نہیں ہے تو پاؤں کو دھوئے بغیر صرف جھاڑ کر صاف کر کے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر پیر پر نجاست لگی ہوئی ہے تو دھوئے بغیر صرف جھاڑ کر صاف کر کے نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۱)

## ننگے سر

کاہلی، سستی اور لاپرواہی کی بنا پر ٹوپی کے بغیر ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، ہاں اگر اتفاق سے ٹوپی ساتھ نہیں، اور فوری طور پر کسی جگہ سے میسر بھی نہ آ جائے تو اس صورت میں ننگے سر نماز پڑھنے کی وجہ سے کراہت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (قوله وطين شارع)......... اقول ،والعفو مقيد بما اذا لم يظهر فيه اثر النجاسة كما نقله فى الفتح عن التجنيس ، وقال القهستانى : انه الصحيح لكن حكى فى القنية قولين وارتضاهما ، فحكى عن ابى نصر الدبوسى انه طاهر الا اذا رأى عين النجاسة ، وقال :وهو صحيح من حيث الرواية وقريب من حيث المنصوص ثم نقل عن غيره فقال: ان غلبت النجاسة لم يجز ، وان غلب الطين فطاهر ، ثم قال: وانه حسن عند المصنف دون المعاند؟ آه، والقول الثانى مبنى على القول بأنه اذا اختلط ماء وتراب واحدهما نجس فالعبرة للغالب وفيه اقوال ستأتى فى الفروع الخ، شامى: ۱/ ۳۲۴، باب الانجاس، مطلب فى العفو عن طين الشارع، ط: سعيد كراچى.

(۲) (وصلاته حاسرا) اى كاشفا (رأسه للتكاسل) ولا بأس به للتذلل ، وما للاهانة بها فكفر، الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۱، (قوله التكاسل، ) اى لاجل الكسل ، بان استثقل تغطيته ولم يرها امرا مهماً فى الصلاة فتركها لذلك ، وهذا معنى قولهم تهاونا بالصلاة، وليس معناه الاستخفاف بها والاحتقار لانه كفر ، شرح المنية ، قال فى الحلية: واصل الكسل ترك العمل لعدم الارادة، فلو لعدم القـــــدرة فهوا لعجز ، شامى: ۱/ ۶۴۱، مكروهات الصلاة، مطلب فى الخشوع ، ط: سعيد كراچى، رتكره الصلاة حاسرا رأسه اذا كان يجد العمامة وقد فعل ذلك تكاسلا او تهاونا بالصلاة، ولا باس به اذا فعله تذللا وخشوعا بل هو حسن ، هندية: ۱/ ۱۰۶ ، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة، وما لا يكره ، ط: رشيدية كوئٹه.

## ننگے سر نماز پڑھنا

☆...... ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر اپنی عاجزی، انکساری کو ظاہر کرنے کے لئے ننگے سر نماز پڑھے گا تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

☆...... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ننگے سر نہیں رہتے تھے، یا ٹوپی پہنتے تھے یا عمامہ، یا دونوں ایک ساتھ پہنتے تھے یعنی ٹوپی کے اوپر پگڑی باندھتے تھے۔(۲)

## ننگے کو کپڑا مل گیا

اگر کسی آدمی کے پاس کسی وجہ سے کپڑے نہیں تھے مثلاً سیلاب یا طوفان وغیرہ میں اور وہ ننگے ہونے کی حالت میں نماز پڑھ رہا تھا، اس دوران اس کو کپڑا مل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، کپڑے پہن کر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

## ننگے ہو کر نماز پڑھنا

کپڑوں کے لباس ہوتے ہوئے تنہائی میں بھی ننگے ہو کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔(۴)

---

(۱) انظر الی الحاشية السابقة.

(۲) قال الامام المحقق فی الهدی : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس العمامة فوق القلنسوة ويلبس القلنسوة بغير عمامة، ويلبس العمامة بغير قلنسوة ، وكان اذا اعتم ارخى عمامته بين كتفيه كما فی حديث عمرو بن حريث، غذاء الالباب: ۲/۲۴۶، للشيخ محمد السفارينی ، ط؛ موسسة قرطبه.

(۳) ''ننگا آدمی'' عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

(۴) واما لو صلى فی الخلوة عريانا ولو فی بيت مظلم وله ثوب طاهر لا يجوز اجماعا، شامی: ۱/۴۰۴، كتاب الصلاة، شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.

# نوافل

''نوافل'' نفل کی جمع ہے، اور نوافل کے اصل معنی زوائد کے ہیں، اور حدیث شریف میں فرض نمازوں کے علاوہ باقی سب نمازوں کو نوافل کہا گیا ہے۔(۱)

# نوافل کا فائدہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا، اور اس کی نماز کی جانچ پڑتال کی جائے گی، پس اگر وہ ٹھیک نکلی تو بندہ کامیاب ہوجائے گا، اور اگر وہ خراب نکلی تو بندہ ناکام ونامراد ہوجائے گا، پھر اس کے فرائض کے علاوہ کچھ نیکیاں (مثلاً سنت یا نوافل) ہیں، تو اس کے فرائض کی کمی وکسر کو پورا کیا جائے گا ورنہ نہیں، پھر نماز کے علاوہ باقی اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔(۲)

# نوافل کی حکمت

''سنت ونوافل کی حکمت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) النوافل جمع نافلة، والنفل في اللغة: الزيادة وفي الشريعة زيادة عبادة شرعت لنا لا علينا، شامي: ۲/۳، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی.

(۲) عن حريث بن قبيصة قال: قدمت المدينة، فقلت: اللّهم! يسر لي جليسا صالحا قال: فجلست الى ابي هريرة فقلت: اني اسأل الله ان يرزقني جليسا صالحا فحدثني بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لعل الله ان ينفعني به، فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته فان صلحت فقد افلح و انجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فريضة شيئا قال الرب تبارک وتعالىٰ: انظروا هل لعبدي من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة، ثم يكون سائر عمله على ذلك، الترمذي: ۱/۵۵، ابواب الصلاة، باب: ماجاء ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة، الصلاة، ط: فاروقي كتب خانه.

## نوافل کی کثرت

فرائض، واجب اور سنت کے علاوہ کثرت سے نفل پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے اس سے زیادہ سے زیادہ ثواب بھی ملتا ہے، آخرت کے اعتبار سے درجات میں ترقی بھی ہوتی ہے، اور بندہ اللہ کا قریب بھی ہوتا ہے، اور اگر فرض ادا کرنے کے باوجود اس میں کوئی کمی رہ جاتی ہے اس کی تلافی بھی ہو جاتی ہے، خاص طور پر ان اوقات میں نفل کثرت سے پڑھنے چاہئیں جن میں خاص طور پر حدیث شریف میں فضیلت وارد ہوئی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں عبادت کرنے کی ترغیب دی ہے، جیسے رمضان المبارک کے اخیر عشرے کی رات اور شعبان کی پندرہویں تاریخ کی رات میں نفل نماز زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلتیں ہیں۔(۱)

## نوٹ

اگر تصویر والے نوٹ جیب میں رہے تو مجبوری کی بنا پر نماز بلا کراہت درست ہو جائے گی، اور تصویر کی وجہ سے حکومت گنہگار ہوگی، اس لئے حکومت کو چاہئے ایسے نوٹ رائج کرے جس میں جاندار کی تصویر نہ ہو، اگر تصویر دینی ہے تو غیر جاندار کی بے شمار تصاویر ہیں ان میں سے کوئی ایک تصویر دیدے۔(۲)

---

۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

۲) ویکره التصاویر علی الثوب صلی فیه او لم یصلی اما اذا کانت فی یده وهو یصلی فلا بأس لانه مستور بثیابه ......... وفی عدم الکراهة فیما اذا کانت فی یده اشکال لانها تمنعه عن سنة ضع وهو مکروه بغیر الصلوة فکیف بها اللّٰهم الا ان یراد ان لا یمسکها بل تکون معلقة بیده تو ذلک والله اعلم. الخ، حلبی کبیر، ص: ۳۶۰، کراهیة الصلاة، فروع فی الخلاصة، ط: ل اکیڈمی لاهور، ......... (او فی یده) عبارة الشمنی بدنه لانها مستورة بثیابه (او علی ـه) بنقش غیر مستبین قال فی البحر: ومفاده کراهة المستبین لا المستتر او صرة او ثوب

## نورانی نماز

جب مومن بندہ نماز کو اچھی طرح ادا کرتا ہے اور اس کے رکوع اور سجود کو اچھی طرح ادا کرتا ہے تو اس کی نماز نورانی نماز ہوتی ہے، فرشتے اس نماز کو آسمان پر لے جاتے ہیں، اور وہ نماز اپنی نمازی کے لئے دعا کرتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ ''اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی''، اور اگر نماز کو اچھی طرح ادا نہیں کرتا تو وہ نماز سیاہ اور کالی رہتی ہے، اور فرشتوں کو وہ نماز پسند نہیں ہوتی، اور اس کو آسمان پر نہیں لے جاتے اور وہ نماز کہتی ہے کہ'' اللہ تعالیٰ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا''۔(۱)

## نئے کپڑے

اگر نئے کپڑوں میں بظاہر کوئی نجاست اور گندگی نہیں ہے تو دھونے سے پہلے ان

---

= آخر، الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۸، (قوله او ثوب آخر) بأن كان فوق الثوب الذى فيه صورة ثوب ساتر له فلا تكره الصلاة فيه لاستتارها بالثوب، شامی: ۱/ ۶۴۸، مكروهات الصلاة، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة و بدعة كان ترك السنة اولىٰ، ط: سعيد كراچی.

(۱) مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی، نمبر، ۲۹، دفتر دوم: ۲/ ۱۳۸، فارسی، و: ۲/ ۲۵۷، اردو، ط: ادارۂ مجددیہ کراچی.

قال صلى الله عليه وسلم: لا ينظر الله يوم القيامة الى العبد الذى لا يقيم صلبه بين ركوعه، وسجوده، وقال صلى الله عليه وسلم " من صلى صلاة لوقتها واسبغ وضوء ها، واتم ركوعها وسجودها وخشوعها عرجت، وهى بيضاء مسفرة تقول: حفظك الله كما حفظتنى ومن صلى صلاة لغير وقتها، ولم يسبغ وضوء ها ولم يتم ركوعها، ولا سجودها، ولا خشوعها عرجت، وهى سوداء مظلمة تقول: ضيعك الله كما ضيعتنى، حتىٰ اذا كانت حيث شاء الله لف كما يلف الثوب الخلق، فيضرب بها وجهه، مكاشفة القلوب للامام الغزالى، ص: ۶۷، الباب التاسع عشر فى بيان الخشوع فى الصلاة، ط: دار الكتب العلميه بيروت.

کو پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔(۱)

## نئے نمازی لوٹائی جانے والی جماعت میں شریک ہو سکتے ہیں یا نہیں

''جماعت کے لوٹانے میں نئے نمازی کا شرکت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## نیت

نیت سے مراد اللہ تعالیٰ نے نماز ادا کرنے کا جو حکم دیا ہے اس کو اللہ کو راضی کرنے کے لئے پوری پوری بجا آوری کا تہہ دل سے ارادہ کرنا، یعنی اس طرح عمل کرنے کا مکمل ارادہ کرنا جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے، جب کوئی شخص یہ عمل دن رات میں پانچ بار انجام دے گا تو اس کا بہترین اثر اس کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر پڑے گا۔

انسانی معاشرے کے لئے قول وفعل میں خلوص نیت سے زیادہ فائدہ مند کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔ اگر لوگ اپنے قول وفعل میں باہم پُر خلوص ہوں تو یقیناً ان کی زندگی نہایت دل پسند اور خوشگوار ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولو شک فی نجاسة ماء او ثوب او طلاق او عتق لم یعتبر ، وتمامه فی الاشباه، الدر مع الرد: ۱/۱۵۱، (قوله ولو شک الخ) فی التاتارخانية من شک فی انائه او ثوبه او بدنه اصابته نجاسة او لا فهو طاهر ما لم یستیقن ، وکذا الابار والحیاض والحباب الموضوعة فی الطرقات ویستقی منها الصغار والکبار والمسلمون والکفار، وکذا ما یتخذه اهل الشرک او الجهلة من المسلمین کالسمن والخبز والاطعمة والثیاب آه، ملخصا، شامی: ۱/۱۵۱، کتاب الطهارة، قبیل مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید کراچی.

(۲) النیة: وهی عزم القلب علی امتثال امر الله تعالیٰ باداء الصلاة کاملة ، کما امر بها الله مع الاخلاص له وحده، ومن یفعل ذلک فی الیوم واللیلة خمس مرات ،فلا ریب فی ان الاخلاص ینطبع فی نفسه ، ویصبح صفة من صفاته الفاضلة التی لها اجمل الاثر فی حیاة الافراد والجماعات ، فلا شئی انفع فی حیاة المجتمع الانسانی من الاخلاص فی القول والعمل ، فلو ان الناس اخلصوا لبعضهم بعضا فی اقوالهم واعمالهم لعاشوا عیشة راضیة مرضیة وصلحت حالهم فی الدنیا والآخرة وکانوا من الفائزین، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۱۷۳-۱۷۴، کتاب الصلاة، حکمة مشروعیتها ، ط: دار الفکر ، شامی: ۱/۴۱۴، باب شروط الصلاة،بحث النیة، ط: سعید کراچی.

## نیت باندھنا اور سائنس

دماغ میں کھربوں خلیے کام کرتے ہیں اور خلیوں میں برقی رو دوڑتی رہتی ہے۔ اس برقی رو کے ذریعے خیالات شعور اور تحت الشعور سے گزرتے رہتے ہیں۔ دماغ میں کھربوں خلیوں کی طرح خانے بھی ہوتے ہیں۔ دماغ کا ایک خانہ وہ ہے جس میں برقی رو فوٹو لیتی رہتی ہے اور تقسیم کرتی رہتی ہے۔ یہ فوٹو بہت ہی زیادہ تاریک ہوتا ہے یا بہت زیادہ چمک دار، ایک دوسرا خانہ ہے جس میں کچھ اہم باتیں ہوتی ہیں ان اہم باتوں میں وہ اہم باتیں بھی ہوتی ہیں جنہیں شعور نے نظرانداز کردیا ہوتا ہے اور جن کو ہم روحانی صلاحیتوں کا نام دے سکتے ہیں۔ نمازی جب ہاتھ اٹھا کر سر کے دونوں کانوں کی لو کے قریب لے جاتا ہے تو ایک مخصوص برقی رو نہایت باریک رگ اپنا کنڈنسر (Condensor) بنا کر دماغ میں جاتی ہے اور دماغ کے اندر اس خانے کے خلیوں (Cells) کو چارج کر دیتی ہے جس کو شعور نے نظرانداز کردیا تھا۔ یہ خلیے چارج ہوتے ہیں تو دماغ میں روشنی کا ایک جھماکا ہوتا ہے اور اس جھماکے سے تمام اعصاب متاثر ہو کر اس خانے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں جس میں روحانی صلاحیتیں مخفی ہیں ساتھ ہی ساتھ ہاتھ کے اندر ایک تیز برقی رو دماغ میں سے منتقل ہو جاتی ہے جب کانوں سے ہاتھ ہٹا کر ناف کی طرف لے جاتے ہیں اور پھر باندھتے ہیں تو ہاتھوں کے کنڈنسر (Condensor) سے ناف (ذیلی جنریٹر) میں بجلی کا ذخیرہ ہوتا ہے۔ زیر ناف باندھنے سے جنسی نظام میں تعدیل اور اس جسم کے لئے موزوں اور ضروری تحریک پیدا ہو جاتی ہے تاکہ نوع انسانی کی نسل دوسری نوعوں سے ممتاز اور اشرف رہے۔ اب "**سبحانک اللّٰھم**" پڑھا جاتا ہے جیسے ہی یہ الفاظ ادا ہو جاتے ہیں روح اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ صفات الٰہیہ میں جذب ہو جاتی

ہے اور پورے جسمانی نظام میں اللہ کی صفات روشنی بن کر سرایت ہوجاتی ہے۔جسم کا رواں رواں اللہ کی پاکی کرنے میں مشغول ہوجاتا ہے۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/ ۶۳۔۶۴)

## نیت بدلنے سے نماز بدل جاتی ہے

وقت کے اندر نیت بدلنے سے نماز بدل جاتی ہے مثلاً کوئی شخص مسافر تھا، اس نے وقت کے اندر اقامت کی نیت کرلی یعنی پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی تو اب پوری نماز پڑھے گا، قصر نہیں پڑھے گا، اسی طرح اگر کوئی شخص مقیم تھا اور اس نے وقت کے اندر سفر کی نیت کرلی اور اپنی آبادی سے باہر نکل گیا تو قصر پڑھے گا، یا مسافر تھا اس نے کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھی تو اب پوری نماز پڑھے گا۔(۱)

## نیت زبان سے غلط نکل گئی

اگر نماز شروع کرتے وقت مثلاً عصر کی نیت تھی مگر زبان سے ظہر کا لفظ نکل گیا تو کوئی مضائقہ نہیں، نماز ہوجائے گی۔(۲)

---

(۱) (والقضاء يحكى) اى يشابه (الاداء سفرا و حضرا) لانه بعد ما تقرر لا يتغير الدر مع الرد (قوله لانه بعد ما تقرر) اى بخروج الوقت، فان الفرض بعد خروج وقته لا يتغير عما وجب، اما قبله فانه قابل للتغير بنية الاقامة او انشاء السفر وباقتداء المسافر بالمقيم، شامی: ۱/ ۱۳۵، باب صلاة المسافر، مطلب فی الوطن الاصلی ووطن الاقامة، ط: سعید کراچی.

(۲) والمعتبر فيها عمل القلب اللازم للارادة، فلا عبرة للذكر باللسان ان خالف القلب لانه كلام لا نية، الدر مع الرد (قوله ان خالف القلب) فلو قصد الظهر وتلفظ بالعصر سهوا اجزأه كما فى الزاهدى قهستانى، (قوله فيكفيه اللسان) اى بدلا عن النية الخ، شامی: ۱/ ۴۱۵، باب شروط الصلاة، بحث النية، ط: سعید کراچی.

## نیت کے بغیر نماز شروع کر دی

☆......اگر کسی نے نیت کے بغیر نماز شروع کر دی، پھر یاد آیا کہ نیت نہیں کی تھی، یا غلط نیت کی مثلاً عصر کی جگہ ظہر کی نیت کر لی تو نماز درست نہیں ہوگی، ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ دوبارہ تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کرے۔(۱)

☆......اور اگر نماز شروع کرتے وقت دل میں جو نماز شروع کر رہا تھا اس کی نیت تھی لیکن زبان سے کسی اور نماز کا نام لے لیا تو نماز اور اقتداء درست ہو جائے گی کیونکہ دل کی نیت کا اعتبار ہے زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں۔(۲)

---

(۱) ( ولا عبرة بنية متاخرة عنها على المذهب ، الدر مع الرد، ( قوله ولا عبرة بنية متاخرة عنها) لان الجزء الخالي عن النية لا يقع عبادة فلا يبتنى الباقي عليه، وفي الصوم وجوزت للضرورة حتى لو نوى عند قوله " الله" قبل " اكبر" لا يجوز ، لان الشروع يصح بقوله الله فكانه نوى بعد ...، شامي: ۱/ ۴۱۷، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع ، ط: سعيد كراچى.

(۲) انظر الى الحاشية رقم : ۲، في الصفحة السابقة.

و

## واجبات نماز

۱...... تکبیر تحریمہ خاص لفظ "اللہ اکبر" سے کہنا واجب ہے، اگر اس کے ہم معنی کسی لفظ سے مثلاً "اللہ اعظم" وغیرہ سے ادا کرے گا تو واجب ادا نہیں ہوگا۔(۱)

۲...... تکبیر تحریمہ کے بعد اتنی دیر تک کھڑا رہنا واجب ہے جس میں سورہ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھی جا سکے۔(۲)

۳...... سورہ فاتحہ کو فرض کی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں ایک دفعہ پڑھنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) (واذا اراد الشروع فی الصلاۃ کبر) لو قادرا للافتتاح) ای قال وجوبا "اللہ اکبر" الدر مع الرد: (قوله ای قال وجوبا اللہ اکبر) قال فی الحلیة عند قول المنیة: ولا دخول فی الصلاۃ الا بتکبیرة الافتتاح وهی قوله: اللہ اکبر أو اللہ الاکبر، أو اللہ الکبیر، الخ.........فان الاصح انه یکره للافتتاح بغیر اللہ اکبر عند ابی حنیفة کما فی التحفة والذخیرة والنهایة و غیرها وتمامه فی الحلیة، وعلیه فلو افتتح باحد الالفاظ الاخیرة لا یحصل الواجب فافهم، شامی: ۱/ ۴۷۹-۴۸۰، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، ط: سعید کراچی، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۷۹، فصل فی کیفیة ترتیب، ط: قدیمی کراچی.

(۲)( واذا اراد الشروع فی الصلاۃ کبر)...... للافتتاح ............ قائما ............ قرأ المصلی لو اماما او منفردا الفاتحة ،و قرأ بعدها وجوبا سورة او ثلاث آیات .......... ثم کما فرغ (یکبر) مع الانحطاط (للرکوع) الدر مع الرد: ۱/ ۴۷۹ .و: ۱/ ۴۹۳، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ ، ط: سعید کراچی.

(۳) وهی ما ذکره اربعة عشر (قراءة فاتحة الکتاب) فیسجد للسهو بترک اکثر ها لأقلها .........( وضم ) اقصر ( سورة کالکوثر او ما قام مقامها وهو ثلاث آیات قصار، ...... (فی الاولیین من الفرض ) وهل یکره فی الاخریین ؟ المختار لا (و) فی (جمیع) رکعات (النفل) لان کل شفع منه صلاۃ ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۸ - ۴۵۹، باب صفة الصلاۃ، مطلب کل صلاۃ ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها، ط: سعید کراچی.

۴......ایک مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد کسی دوسرے سورت کا پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں واجب ہے اور یہ دوسری سورت کم سے کم تین آیتوں سے کم نہ ہوا گر سورہ فاتحہ کے بعد تین آیتیں پڑھ لی گئی ہیں، خواہ کسی بھی سورت کا جز ہوں یا خود سورت ہو کافی ہے۔(۱)

۵......پہلے سورہ فاتحہ کا پڑھنا، پھر اس کے بعد دوسری سورت کا پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے پہلے سورت پڑھ لی پھر اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی تو واجب ادا نہیں ہوگا اور سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

۶......فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا واجب ہے، اگر کسی نے تیسری یا چوتھی رکعت میں قرأت کی اور پہلی اور دوسری میں قرأت نہیں کی تو واجب ادا نہیں ہوگا، اگر چہ فرض ادا ہو جائے گا ایسے آدمی کے لئے سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیۃالسابقۃ

(۲) (وتقدیم الفاتحۃ) علی کل (السورۃ) الدر مع الرد: ۱/۴۵۹ (قولہ علی کل السورۃ) حتیٰ قالوا لو قرأ حرفا من السورۃ ساھیا ثم تذکر یقرأ الفاتحۃ ثم السورۃ، ویلزمہ سجود السھو، شامی: ۱/۴۶۰، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب کل شفع من النفل صلاۃ، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۲۹۶، واجبات الصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

(۳) وتعیین القراءۃ (فی الاولیین) من الفرض علی المذھب الدر مع الرد: ۱/۴۵۹، (قولہ وتعیین القراءۃ فی الاولیین لا یتکرر ھذا مع قولہ قبلہ فی الاولیین ،لان المراد ھنا القراءۃ ولو آیۃ فتعیین القراءۃ مطلقافیھما واجب وضم السورۃ مع الفاتحۃ واجب آخر شامی: ۱/۴۵۹، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب کل شفع من النفل صلاۃ ، ط: سعیدکراچی. حلبی کبیر، ص؛ ۲۹۵، واجبات الصلاۃ ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۴۹، فصل فی بیان واجب الصلاۃ، ط: قدیمی کراچی.

۷......رکوع کے بعد اٹھ کر سیدھا کھڑا ہوجانا اس کو فقہاء کرام "قومہ" کہتے ہیں۔(۱)

۸......سجدے میں پورے دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں اور دونوں پیروں اور ناک کا زمین پر رکھنا۔(۲)

۹......دوسرے سجدے کو اس کے بعد کے ارکان سے پہلے ادا کرنا، مثلاً کوئی شخص پہلی رکعت میں دوسرا سجدہ کئے بغیر کھڑا ہوجائے تو اس کا واجب ترک ہوجائے گا کیونکہ اس

(۱)(وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة فى الركوع والسجود، وكذا فى الرفع منهما على ما اختاره الكمال الخ، الدر مع الرد: ۱/۴۶۴، (قوله على ما اختاره الكمال) قال فى البحر: ومقتضى الدليل وجوب الطمانينة فى الاربعة اى فى الركوع والسجود وفى القومة والجلسة ووجوب نفس الرفع من الركوع، والجلوس بين السجدتين للمواظبة على ذلك كله وللامر فى حديث المسئى صلاته ولما ذكره قاضيخان من لزوم سجود السهو، بترك الرفع من الركوع ساهيا وكذا فى المحيط فيكون حكم الجلسة بين السجدتين كذلك لان الكلام فيهما واحد والقول بوجوب الكل هو مختار المحقق ابن الهمام وتلميذه ابن امير حاج حتىٰ قال انه الصواب، شامى: ۱/۴۶۴ باب صفة الصلاة، مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة الموضوع للمفرد، ط: سعيد كراچى، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۴۹، فصل فى بيان واجب الصلاة، ط: قديمى كراچى.

(۲) (ويسجد واضعا ركبتيه) او لا لقربهما من الارض (ثم يديه) الا لعذر (ثم وجهه) مقدما انفه لما مر (بين كتفيه) الدر مع الرد: ۱/۴۹۷، (قوله واضعا ركبتيه ثم يديه) قدمنا الخلاف فى انه سنة او فرض او واجب وان الاخير اعدل الاقوال، وهو اختيار الكمال، شامى: ۱/۴۹۷، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب فى اطالة الركوع للجائى، ط: سعيد كراچى.

(قوله ووضع يديه وركبتيه) (فى السجود هو ما صرح به كثير من المشائخ واختار الفقيه ابو الليث الافتراض، ومشى عليه الشرنبلالى والفتوىٰ على عدمه كما فى التجنيس والخلاصة، واختار فى الفتح الوجوب لانه مقتضى الحديث مع المواظبة قال فى البحر وهو ان شاء الله تعالىٰ اعدل الاقوال لموافقته الاصول، وقال فى الحلية وهو حسن ماش على القواعد المذهبية ثم ذكرنا يؤيده، شامى: ۱/۴۷۶، باب صفة الصلاة، مطلب فى التبليغ خلف الامام، ط: سعيد كراچى.

نے دوسرے سجدہ سے پہلے قیام کیا۔(۱)

۱۰......رکوع میں ایک مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔ اور سجدوں میں ایک مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔(۲)

۱۱......دوسجدوں کے درمیان اٹھ کر بیٹھنا واجب ہے، اورفقہاء کرام اس کو "جلسہ" کہتے ہیں۔(۳)

۱۲......رکوع سے کھڑا ہوکر "قومہ" اور دونوں سجدوں کے درمیان "جلسہ" میں ایک مرتبہ تسبیح کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔(۴)

۱۳......اگر نماز دو رکعت سے زائد ہے، تو دوسری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد قعدہ اولیٰ کے لئے بیٹھنا واجب ہے۔(۵)

---

(۱) (قوله كالسجدة) الكاف استقصائية اذ لم يتكرر فى الركعة سواها و مثله الكاف فى قوله كعدد "ح" ......... والمراد بها السجدة الثانية من كل ركعة ، فالترتيب بينها وبين ما بعدها واجب، شامى: ۱/ ۴۶۲، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط؛ سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى،ص: ۲۴۹، فصل فى بيان واجب الصلاة، ط:قديمى كراچى.

(۲، ۳) انظر الى الحاشية رقم ا فى الصفحة السابقة.

(۴) انظر الى الحاشية السابقة.

(۵) (والقعود الاول) ولو فى النفل فى الاصح الدر مع الرد: ۱/ ۴۶۵، (قوله فى الاصح) خلافا لمحمد فى ا فتراضه عن قعدة كل شفع نفل وللطحاوى والكر خى فى قولهما انها غير النفل سنة لكن فى النهر ، قال فى البدائع: واكثر مشايخنا يطلقون عليه اسم السنة اما لان وجوبه عرف بها او لان المؤكدة فى معنى الواجب وهذا يقتضى رفع الخلاف ، شامى: ۱/ ۴۶۵، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغى ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية ، ط: سعيد كراچى. (قوله واراد بالاول غير الاخير) يشمل ما اذا صلى الف ركعة من النفل بتسليمة واحدة، فان ما عدا القعود الاخير واجب ، شامى: ۱/ ۴۶۵، ط: سعيد كراچى.

۱۴...... ''قعدہ اولیٰ'' میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا واجب ہے۔(۱)

۱۵...... دونوں قعدوں میں ایک ایک مرتبہ ''التحیات'' پڑھنا واجب ہے، اگر التحیات نہیں پڑھی گئی یا ایک مرتبہ سے زائد پڑھی گئی تو واجب ترک ہو جائے گا۔(۲)

۱۶...... وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔(۳)

۱۷...... عیدین کی چھ زائد تکبیریں کہنا واجب ہے(۴)

---

(۱) قوله (ويجب القعود الاول) مقدار قراءة التشهد باسرع ما يكون، لا فرق فى ذالک بين الفرائض والواجبات والنوافل استحسانا عندهما وهو ظاهر الرواية، والاصح، الخ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۵۰، فصل فى بيان واجب الصلاة، ط: قديمى كراچى.

(۲) ومنها قراءة التشهد فانهاواجبة فى القعدتين الاولىٰ والاخيرة، والى هٰذ امال صاحب الهداية فى باب سجود السهو، فاوجب السجود بترک التشهد فى القعدة الاولىٰ كما فى القعدة الاخيرة وهو ظاهر الرواية، حلبى كبير، ص: ۲۹۶، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامى: ۴۶۶/۱، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغى ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱۲۷/۱، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. ولو كرر التشهد فى القعدة الاولىٰ فعليه السهو...... ولو كرره فى القعدة الثانية فلا سهو عليه، هنديه: ۱۲۷/۱، ط: رشيدية كوئٹه. ويجب التشهد فى القعدة الاخيرة وكذا فى القعدة الاولىٰ وهو الصحيح هندية: ۷۱/۱، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (و) قراءة (قنوت الوتر) وهو مطلق الدعاء، الدر مع الرد (قوله وهو مطلق الدعاء) اى القنوت الواجب يحصل باى دعاء كان فى النهر: واما خصوص اللّٰهم انا نستعينک فسنة فقط حتىٰ لو اتىٰ بغيره جاز اجماعا، شامى: ۴۶۸/۱، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغى ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۵۲، فصل فى بيان واجب الصلاة، ط: قديمى كراچى.

(۴) ويجب (تكبيرات العيدين) وكل تكبيرة منها واجبة يجب بتركها سجود السهو، مراقى الفلاح، ويجب (تكبيرات العيدين) وهى ثلاث فى كل ركعة واما كونها فى الاولىٰ قبل القراءة، وفى الثانية بعدها فمندوب فقط، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۵۲، فصل فى بيان واجب الصلاة، ط: قديمى كراچى.

(وتكبيرات العيدين) وكذا احدها وتكبير ركوع ركعته الثانية كلفظ التكبير فى افتتاحه لكن الاشبه وجوبه فى كل صلاة بحر، فليحفظ، الدر مع الرد: ۴۶۹/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد.

۱۸......عیدین کی دوسری رکعت میں رکوع کرتے وقت تکبیر کہنا واجب ہے۔(۱)

۱۹......امام کو فجر کی دونوں رکعتوں میں، اور مغرب اور عشاء کی دو رکعتوں میں، خواہ قضاء ہو یا ادا، اور جمعہ، عیدین، تراویح کی نماز اور رمضان المبارک میں وتر کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔

اور اکیلے نماز پڑھنے والے کو بلند یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے اور قرأت بلند کرنے کا اختیار ہے اور قرأت بلند آواز سے کرنے کی حد یہ ہے کہ قرأت کی آواز کوئی دوسرا شخص سنے اور آہستہ آواز کی حد یہ ہے کہ خود سنے، دوسرا نہ سنے۔(۲)

۲۰......امام کو ظہر، عصر کی تمام رکعتوں میں، اور مغرب اور عشاء کی اخیر رکعتوں میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲)(قوله والجهر للامام) ......... واحترز به عن المنفرد فانه یخیر بین الجهر والاسرار ......... یعنی ان الجهر یجب علی الامام فیما یجهر فیه وهو صلاة الصبح والاولیان من المغرب والعشاء وصلاة العیدین والجمعة والتراویح والوتر فی رمضان، شامی: ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، مطلب لا ینبغی ان یعدل عن الدرایة اذا وافقتها روایة، ط: سعید کراچی.

والجهر اسماع الغیر ویجب الاسرار هو اسماع النفس فی الصحیح، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۳، فصل فی بیان واجب الصلاة، ط: قدیمی کراچی، شامی: ۱/ ۵۳۴، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی.

(۳) قوله والجهر للامام...... والاسرار یجب علی الامام والمنفرد فیما یسر فیه وهو صلاة الظهر والعصر والثالثة من المغرب والاخریان من العشاء وصلاة الکسوف والاستسقاء کما فی البحر ولکن وجوب الاسرار علی الامام بالاتفاق، واما علی المنفرد فقال فی البحر انه الاصح وذکر فی الفصل الاتی انه الظاهر من المذهب وفیه کلام ستعرفه هناک، شامی: ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

۲۱......جو نفل نمازیں دن میں پڑھی جاتی ہے، ان میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے، اور جو نفل نمازیں رات کو پڑھی جاتی ہیں ان میں آہستہ یا بلند آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے۔(۱)

۲۲......اگر اکیلا نماز پڑھنے والا فجر، مغرب اور عشاء کی قضاء دن میں کرے تو ان میں اس کو آہستہ آواز سے قرأت کرنا چاہیئے، اور اگر رات کو قضا کرے تو اس کو بلند یا آہستہ آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے۔(۲)

۲۳......اگر کوئی امام مغرب یا عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملانا بھول گیا تو اسے تیسری چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری

---

(۱) والاسرار فی (نفل النهار) للمواظبة علی ذلک) والمنفرد) بفرض (مخیر فیما یجهر) الامام فیه، وقد بیناه وفیما یقضیه مما سبق به فی الجمعة والعیدین (کمتنفل باللیل) فانه مخیر، مراقی الفلاح، ص: ۲۵۳، قوله (کمتنفل باللیل) والجهر افضل ما لم یوذ نائما. حاشیة الطحطاوی علی المراقی ص: ۲۵۴، فصل فی بیان واجب الصلاة، ط: قدیمی کراچی. اسرار الامام والمنفرد فی القراء ة فی نفل النهار الخ، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۴۰، واجبات الصلاة ط: دار الفکر بیروت.

(۲) ویخافت) المنفرد (حتما ای وجوباً (ان قضی) الجهریة فی وقت المخافتة کأن صلی العشاء بعد طلوع الشمس، کذا ذکره المصنف بعد عد الواجبات، قلت وهکذا ذکره ابن الملک فی شرح المنار من بحث القضاء (علی الاصح) کما فی الهدایة لکن تعقبه غیر واحد ورجحوا تخییره کمن سبق برکعة من الجمعة فقام یقضیها یخیر، الدر مع الرد: ۱/ ۵۳۳ - ۵۳۴، (قوله کما فی الهدایة) قال فیها لان الجهر مختص، اما بالجماعة حتما او بالوقت فی حق المنفرد علی وجه التخییر ولم یوجد احدهما، شامی: ۱/ ۵۳۴، باب صفة الصلاة، فصل فی القراء ة، ط: سعید کراچی. ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۴، فصل فی بیان واجب الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

سورت پڑھنا چاہئے اوران رکعتوں میں بھی بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔(۱)

۲۴......نماز کو "السلام علیکم" کہہ کر ختم کرنا واجب ہے۔(۲)

۲۵......دو مرتبہ "السلام علیکم" کہنا واجب ہے۔(۳)

## واجب ترک کرنا

☆......قصداً واجب ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور مکروہ تحریمی کے ارتکاب سے انسان فاسق اور گنہگار ہوتا ہے۔(۴)

☆......واجب چھوڑنے سے نماز ناقص ہوتی ہے، اگر بھولے سے چھوڑ گیا تو

---

(۱) (ولو ترک سورة او لی العشاء) مثلا ولو عمدا (قرأها وجوباو قيل ندبا (مع الفاتحة جهرا في الاخريين) لان الجمع بين جهر ومخافتة في ركعة شنيع، الدر مع الرد: ۱/۵۳۵-۵۳۶، (قوله وجوبا وقيل ندبا) اشار الى ان الاصح الوجوب لان محمداً اشار اليه في الجامع الصغير، الخ، شامي: ۱/۵۳۵، باب صفة الصلاة ،فصل في القراء ة، ط: سعيد كراچي.

(۲، ۳)(ولفظ السلام) مرتين فالثاني واجب على الاصح، برهان، دون "عليكم" وتنقضي قدوة بالاول قبل "عليكم" على المشهور،عندنا ، وعليه الشافعية خلافا للتكملة ، الدر مع الرد: ۱/۴۶۸، (قوله ولفظ السلام) فيه اشارة الى ان لفظا آخر لا يقوم مقامه ولو كان بمعناه حيث كان قادرا عليه (قوله دون "عليكم") فليس بواجب عندنا ، شامي: ۱/۴۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية،ط : سعيد كراچي. هندية: ۱/۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۵۱، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي. حلبي كبير، ص: ۲۹۸، قبيل صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۴۰،واجبات الصلاة، ط:دار الفكر.

(۴))(ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد ، والسهو ان لم يسجد له ، وان لم يعدها يكون فاسقا آثما الدر مع الرد: ۱/۴۵۶، (قوله ان لم يسجد له) اى للسهو وهذا قيد لقوله والسهو، اذ لا سجود في العمد، الخ، شامي: ۱/۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

آخر میں سہو سجدہ کر لے، اور اگر قصداواجب چھوڑ دیا ہے تو نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھے۔(۱)

## واجب ترک ہو جائے

واجب چھوڑنے سے نماز ناقص ہو جاتی ہے، اور تلافی کے لئے سہو سجدہ کرنالازم ہوتا ہے، ورنہ وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنالازم ہوتا ہے۔(۲)

## واجب چھوٹ جائے

☆......اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے تو اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنالازم ہے۔(۳)

☆......اور اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب جان بوجھ کر نہیں بلکہ بھول سے چھوٹ جائے تو اس کی تلافی ہوسکتی ہے، اور تلافی کی صورت یہ ہے کہ آخری قعدہ میں پوری التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک مرتبہ سلام پھیر کر دو سجدے کر لئے

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) [تنبيه] قيد في البحر في باب قضاء الفوائت وجوب الاعادة في اداء الصلاة مع كراهة التحريم بما قبل خروج الوقت ، اما بعده فتستحب الخ،شامی: ۱/۴۵۷، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها،باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۳) الحنفية قالوا: واجبات الصلاة لا تبطل الصلاة بتركها، ولكن المصلى ان تركهاسهوا فانه يجب عليه ان يسجد للسهو بعد السلام ، وان تركها عمدا فانه يجب عليه اعادة الصلاة فان لم يعد كانت صلاته صحيحة مع الاثم ودليل كونها واجبة عندهم مواظبة النبي صلى الله عليه وسلم على فعلها، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۳۹، واجبات الصلاة، ط: دار الفكر، شامی: ۱/۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط؛ سعيد كراچی. .شامی: ۲/۷۸، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

جائیں اور سجدہ کے بعد پھر قعدہ کیا جائے، پھر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیرا جائے۔(۱)

## واجب رہ جائے

واجب رہ جانے سے نماز ناقص ہوجاتی ہے، اگر یاد نہ ہونے کی وجہ سے کوئی واجب رہ جائے تو سہو سجدہ سے تلافی ہوسکتی ہے یعنی التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرکے پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف دائیں بائیں سلام پھیر دے۔(۲)

## واجب رہ گیا امام کے پیچھے

اگر امام کے پیچھے کوئی واجب چھوٹ گیا، مثلاً مقتدی نے امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی تو بعد میں اس کا اعادہ نہیں ہے، اور سہو سجدہ بھی اس پر واجب نہیں ہے۔(۳)

## واجب قرأت کی مقدار

سنت، نفل اور وتر کی ہر رکعت میں اور فرض نمازوں کی ابتدائی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کسی اور سورت کا پڑھنا واجب ہے، چھوٹی سے چھوٹی سورت جیسے سورہ کوثر یا

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) انظرا لی الحاشیة السابقة.

(۳) ( ومقتد بسهو امامه ان سجد امامه) لوجوب المتابعة ( لا بسهوه ) اصلا ،الدر مع الرد: ۸۲/۲) ( قوله لا بسهوه اصلا) قیل لا فائدة لقوله اصلا، ولیس بشئی بل هو تاکید لنفی الوجوب لان معناه لا قبل السلام للزوم مخالفة الامام ولا بعده لخروجه من الصلاة بسلام الامام ، لانه سلام عمد ممن لا سهو علیه ......... بما روی ابن عمر عنه صلی الله علیه وسلم " لیس علی من خلف الامام سهو" شامی: ۸۲/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

اس کے برابر قرآن کریم کی آیتیں، مثلاتین چھوٹی چھوٹی آیتیں، یاایک بڑی آیت جوتین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یااس سے زیادہ ہوتو پڑھنے سے واجب اداہوجائے گا، چھوٹی آیت مثلا "ثم نظر، ثم عبس وبسر ثم ادبر واستکبر" اس میں دس الفاظ ہیں، اور مشدد حروف کو دو حرف شمار کر کے تیس حروف ہجاء ہیں، پس لمبی آیات میں سے ہر رکعت میں اتنی مقدار قرآن مجید پڑھ لیا جائے تو واجب اداہوجائے گالہذا اگر آیت الکرسی میں سے صرف اتنا پڑھ لیا جائے کہ " اللّٰہ لااله الاھو الحی القیوم لاتأخذہ سنة ولانوم" تو واجب اداہوجائے گا۔(۱)

## واجب قصداً چھوڑ دے

اگر کسی نے نماز کے دوران کسی واجب کو قصداً چھوڑ دیا ہے، تو اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔(۲)

## واجب کا منکر

واجب کا منکر دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا، لیکن فاسق اور گنہگار ہوتا ہے،

---

(۱) ضم سورة الى الفاتحة فى جميع ركعات النفل والوتر ، والاوليين من الفرض ويكفى فى اداء الواجب اقصر سورة او ما ثلها كثلاث آيات قصار، او آية طويلة ، والآيات القصار الثلاث كقوله تعالىٰ: ثم نظر ، ثم عبس وبسر ، ثم ادبر واستكبر" وهى عشر كلمات ، وثلاثون حرفامن حروف الهجاء ، مع حسبان الحرف المشدد بحرفين، فلو قرأ من الآية الطويلة هٰذا المقدار فى كل ركعة اجزأه عن الواجب فعلى هٰذا يكفى ان يقرأ من آية الكرسى قوله تعالىٰ: الله لااله الا هو الحى القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم" كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۴۰ واجبات الصلاة، ط: دار الفكر، بيروت، شامى: ۱/۴۵۸، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراچى.

(۲) ولها واجبات ) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا فى العمد ، الدر مع الرد: ۱/۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط:سعيد كراچى.

اور بڑے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے، ایسے آدمی کو اپنا عقیدہ درست کر کے توبہ واستغفار کرلینا چاہئے۔(۱)

## واجب نمازیں

تین نمازیں واجب ہیں:

۱......وتر کی تین رکعت، ہر روز عشاء کے بعد پڑھنا واجب ہیں۔(۲)

۲......عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی دو رکعت واجب ہیں۔(۳)

۳......جو نماز نذر کی جائے وہ بھی واجب ہے،(۴) اور ہر نفل نماز شروع کرنے

---

(۱) (قوله ولها واجبات) قدمنا فی اوائل کتاب الطهارة الفرق بين الفرض والواجب ، وتقسيم الواجب الى قسمين: احدهما وهو اعلاهما يسمى فرضا عمليا،وهوما يفوت الجواز بفوته كالوتر، والآخر ما لا يفوت بفوته، وهو المراد هنا،وحكمه استحقاق العقاب بتركه، وعدم اكفار جاحده، والثواب بفعله، شامی: ۱/۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) (الوتر هو فرض عملا وواجب اعتقادا وسنة ثبوتا... وهو ثلاث ركعات بتسليمة . الدر المختار) وقال الشامی: والثانی كالوتر فانه فرض عملًا كما ذكرناه وليس بفرض علما ای لا يفترض اعتقاده ، حتیٰ انه لايكفر منكره لظنية دليله وشبهة الاختلاف فيه، ولذا يسمیٰ واجبا . رد المحتار : ۲/۵ ـ ۳. كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل ط: سعيد كراچی. حلبی كبير ، ص: ۴۱۱، ۴۱۳، صلاة الوتر، ط:سهيل اكيڈمی لاهور، فتاویٰ عالمگيری: ۱/۱۱۰ـ ۱۱۱، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (العيدين يجب صلاتهما) فی الاصح (علی من تجب عليه الجمعة بشرائطها ) المتقدمة (سوی الخطبة).الدر المختار مع الرد ،كتاب الصلاة، باب العيدين: ۲/۱۶۵، ۱۶۶، ط: سعيد كراچی.فتاویٰ عالمگيری : ۱/۱۴۹، الباب السابع عشر فی صلاة العيدين .ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۱۵۷. كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد كراچی.

(۴) (ومن نذر نذرا ... لزم الناذر ) لحديث " من نذر وسمی فعليه الوفاء بماسمی" كصوم و صلاة و صدقة و وقف واعتكاف(الدر المختار )وفی الشامية ففی لزوم المنذور الكتاب والسنة والاجماع ، قال تعالیٰ وليوفوا نذورهم ، وصرح المصنف ای صاحب الهداية فی كتاب الصوم بأنه واجب للآية.رد المحتار: ۳/۷۳۵، كتاب الايمان، مطلب فی احكام النذر .ط: سعيد كراچی، فتاویٰ عالمگيری: ۱/۱۱۵، الباب التاسع فی النوافل ومما يتصل بذلک مسائل .ط: رشيدية كوئٹه. حلبی كبير، ص: ۳۹۲، فصل فی النوافل، فروع ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

کے بعد واجب ہوجاتی ہے، یعنی نفل نماز نیت باندھ کر شروع کرنے کے بعد پورا کرنا، اور فاسد ہونے کی صورت میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

## واحد کو جمع پڑھنا

نماز میں قرأت کے دوران واحد کے صیغہ کو جمع کے صیغہ کے ساتھ، اور جمع کے صیغہ کو واحد کے صیغہ کے ساتھ پڑھنا مثلاً ''آیت'' کو ''آیات'' پڑھنا غلط ہے، قصداً ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ باقی نماز ہوجائے گی ایسی صورت میں تجوید سیکھ کر قرأت درست کرنا لازم ہوگا۔(۲)

## وبائی امراض

''مصیبت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (ومن شرع فی صلاة التطوع او فی صوم التطوع ثم افسدهما فعلیه قضاؤهما) اعلم ان الشروع فی العبادة التی تلزم بالنذر ویتوقف ابتداؤها علی ما بعده فی الصحة سبب لوجوب اتمامه وقضائه ان افسد عند نا وعند مالک وهو قول ابی بکر الصدیق وابن عباس وکثیر من الصحابة والتابعین.(حلبی کبیر،ص: ۳۹۲، باب النوافل ، فروع ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فتاویٰ عالمگیری: ۱/۱۱۴ الباب التاسع فی النوافل، ط:رشیدیة کوئٹه. رد المحتار: ۲/۲۹، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الحاجة ، ط: سعید کراچی.

(۲) ومنها زیادة حرف ، ان زاد حرفا فان کان لا یغیر المعنی لا تفسد صلاته عند عامة المشایخ نحو ان یقرأ "وانهی عن المنکر" بزیادة الیاء هکذا فی الخلاصة..... فتاویٰ عالمگیریه: ۱/۷۹، کتاب الصلاة، الفصل الخامس فی زلة القاری، ط : رشیدیه کوئٹه.رد المحتار: ۱/۶۳۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره منها،مسائل زلة القاری. ط: سعید کراچی.. قال القاضی الامام ابو الحسن والقاضی الامام ابو عاصم : ان تعمد فسدت وان جری علی لسانه او کان لا یعرف التمیز لا تفسد وهو اعدل الاقاویل والمختار هکذا فی الوجیز للکردری، ومن لا یحسن بعض الحروف ینبغی ان یجهد ولا یعذر فی ذلک. فتاویٰ عالمگیری: ۱/۷۹،کتاب الصلوٰة، الفصل الخامس فی زلة القاری، ط: رشیدیة کوئٹه.

## وبرکاتہ

نماز کا سلام ''السلام علیکم ورحمۃاللہ'' تک ہے اور ''وبرکاتہ'' نہیں ہے۔(۱)

## وتر کا آخری قعدہ بھول گیا

☆......اگر وتر کی نماز میں آخری قعدہ نہیں کیا، اور چوتھی رکعت ادا کر لی، تو وتر کی نماز نہیں ہوگی، اور یہ چار رکعات نفل ہو جائیں گی، سجدہ سہو کی ضرورت نہیں، وتر دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔(۲)

☆......اور اگر وتر کے قعدہ اخیرہ کے بعد چوتھی رکعت پڑھی تو وتر کی نماز صحیح ہو جائے گی، بہتر یہ کہ ایک رکعت اور ملا لے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، آخری دو رکعت نفل

---

(۱) ولا یقول فی هذا السلام فی آخره " وبرکاته" عندنا .فتاویٰ عالمگیری: ۱/۷۶، کتاب الصلاة، الباب الرابع صفة الصلاة، الفصل الثالث، فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) (ولو سها عن القعود الاخیر) کله او بعضه (عاد ما لم یقیدها بسجدة، وان قیدها تحول فرضه نفلا برفعه وضم سادسة )ولو فی العصر والمغرب ان شاء ولا یسجد للسهو علی الاصح .(تنویر الابصار، وفی الشامی: تنبیه: لم یصرح بالمغرب کما صرح بالفجر والعصر مع انه صرح به القهستانی، ومقتضاه انه یضم الی الرابعة خامسة ، لکن فی الحلیة: لا یضم الیها اخریٰ لنصهم علی کراهة التنفل قبلها وعلی کراهته بالوتر مطلقا آه، رد المحتار: ۲/۸۵-۸۷. کتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر ،ص: ۴۶۲. فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

ہو جائیں گی۔(۱)

## وتر کا فدیہ

اگر کسی میت نے فرض نمازوں کا فدیہ دینے کی وصیت کی ہے، تو پانچ وقت فرض نمازوں کے ساتھ وتر کا فدیہ دینا بھی واجب ہوگا یعنی روزانہ کل چھ فدیے بنیں گے۔(۲)

## وتر کا وقت

☆......وتر کا وقت عشاء کا وقت ہے، یعنی شفق احمر غائب ہونے کے بعد وتر کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح صادق تک باقی رہتا ہے البتہ وتر کی نماز کو عشاء کی فرض نماز کے بعد پڑھنا واجب ہے کیونکہ ان دونوں نمازوں میں ترتیب لازمی ہے، تاہم اگر کسی نے بھولے سے وتر کی نماز عشاء سے پہلے پڑھ لی تو صحیح ہو جائے گی، اسی طرح اگر عشاء کے فرض اور وتر ترتیب سے ادا کئے گئے بعد میں معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز باطل ہوگئی اور وتر کی نماز صحیح ہے تو اس صورت میں صرف عشاء کے فرض کو دوبارہ پڑھ لینا کافی ہوگا، وتر کو دوبارہ

---

(۱) (وان قعدفی الرابعة) مثلا قدر التشهد( ثم قام عاد وسلّم) ولو سلم قائما صح..... وان سجد للخامسة سلموا ) لانه تمّ فرضه اذ لم يبق عليه الا السلام وضم اليها سادسة ) لو فى العصر، وخامسة في المغرب ورابعة فى الفجر، به يفتىٰ( لتصير الركعتان له نفلا... وسجد للسهو) فى الصورتين لنقصان فرضه بتأخير السلام فى الاولىٰ وتركه فى الثانية.رد المحتار: ۲/ ۸۷۔ ۸۸. كتاب الصلاة، باب سجود السهو ، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير ص: ۴۶۳، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲)ولو مات وعليه صلوات فائتة واوصىٰ بالكفارة يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر) كالفطرة (و كذا حكم الوتر) والصوم. رد المحتار: ۲/ ۷۲،۷۳. كتاب الصلوٰة، باب قضاء الفوائت، ط:سعيد كراچى. حلبى كبير ،ص:۵۳۵، فصل فى قضاء الفوائت ،ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی کیونکہ اس قسم کے عذر میں ترتیب ساقط ہوتی ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے کسی وجہ سے وتر کی نماز وقت کے اندر اندر ادا نہیں کی تو بعد میں اس کی قضاء پڑھنا لازم ہوگا، اور بلا وجہ دیر کرنے کی وجہ سے گنہگار بھی ہوگا۔(۲)

☆......وتر کا وقت عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے، جو شخص رات کے آخری حصے میں اٹھتا ہے اور تہجد پڑھنے کی عادت ہے اس شخص کے لئے تہجد وغیرہ سے فارغ ہوکر

---

(۱) ووقت العشاء والوتر منه الى الصبح ولكن لا يصح ان يقدم عليها الوتر الا ناسيا لوجوب الترتيب، (قوله منه) اى من غروب الشفق على الخلاف فيه بحر، (قوله ولكن الخ)جواب عن سوال مقدر تقديره لم لا يجوز تقديمه بعد دخول وقته، أجاب بانه انما لا يجوز للترتيب لا لكون الوقت لم يدخل وهٰذا على قوله وعلى قولهمالانه تبع للعشاء واثر الخلاف يظهر فيما لو قدم الوتر عليها ناسيا او تذكر انه صلاها فقط على غير الوضوء لا يعيده عنده وعندهما يعيد، نهر .رد المحتار: ۱/ ۳۶۱. ۳۶۲، كتاب الصلاة، مطلب فى صلاة الوسطىٰ. ط: سعيد كراچى. وفى الحلبى : ووقت صلاة الوتر ما هو وقت العشاء الا انه ما مور بتقديم العشاء عليه لوجوب الترتيب بماروى ابو داود والترمذى وابن ماجه من حديث خارجة بن حذافة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الله تعالىٰ امد كم بصلوٰة هى خير لكم من حمر النعم وهى الوتر فجعلها لكم بين العشاء الى طلوع الفجر وفى بعض طرقه فيما بين صلوٰة العشاء الى طلوع الفجر ، فعلى هٰذا لو صلىٰ الوتر قبل العشاء قصدا لا تصح..... حتىٰ ان الرجل اذا صلى العشاء بثوب ثم نزعه وصلى الوتر بثوب آخر ثم تبين له بعد ذالك ان الثوب الذى صلى العشاء به كان نجسا وان العشاء فاسدة فانه يعيد العشاء دون الوتر عند ابى حنيفة رحمه الله خلافا لهمالما قلنا ، حلبى كبير .ص : ۲۲۹. ۲۳۰. الشرط الخامس الوقت ط: سهيل اكيڈمى لاهور، وفتاوىٰ عالمگيرى: ۱/ ۱۱۵، كتاب الصلاة، فصل فى التراويح، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (قوله: ولكنه يقضى) .... اى انه يقضى وجوبا اتفاقا، اما عنده فظاهر واما عندهما فهو ظاهر الرواية عنهما فلقوله عليه الصلاة والسلام : من نام عن وتر او نسيه فليصله اذا ذكره كما فى البحر عن المحيط.رد المحتار: ۲/ ۵، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل ،ط: سعيد كراچى، ويجب القضاء بتركه ناسيا او عامدا و ان طالت المدة ولا يجوز بدون نية الوتر كذا فى الكفاية، فتاوىٰ عالمگيرى: ۱/ ۱۱۱ كتاب الصلوٰة، الباب الثامن فى صلوٰة الوتر، ط: رشيدية كوئٹه.

بالکل آخر میں وتر کی نماز پڑھنا مستحب ہے اور اگر آخری رات میں اٹھنے میں شک ہے تو پھر وتر کی نماز عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لے تا کہ قضاء ہونے کا خطرہ نہ ہو، ایسے آدمی کے لئے مطلقا افضل ہے، اگر ایسا شخص جو پورا بھروسہ نہ ہونے کی وجہ سے وتر کی نماز سونے سے پہلے پڑھ لے پھر وہ تہجد کی نماز کے لئے اٹھا اور تہجد کی نماز پڑھی تو اس میں کوئی کراہت نہیں ہے، بلکہ یہ مستحب ہے، اور وتر کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہے۔(۱)

## وتر کب پڑھے

وتر کی نماز کو عشاء کے فرض کے بعد پڑھنا واجب ہے، کیونکہ ان دونوں میں ترتیب لازمی ہے، اگر کسی نے بھولے سے وتر کی نماز عشاء کے فرض سے پہلے پڑھ لی تو صحیح ہو جائے گی، وتر کو فرض کے بعد دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اگر عشاء کے فرض اور وتر کی نماز کو ترتیب سے پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ فرض نماز باطل ہوگئی ہے اور وتر صحیح ہے، تو اس صورت میں صرف فرض نماز کو دوبارہ پڑھ لینا کافی ہوگا، وتر کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ اس قسم کے عذر میں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔(۲)

---

(۱) وكذا (يستحب) تاخير العشاء الى ثلث الليل والوتر الى آخر الليل لمن يثق بالانتباه ومن لم يثق بالانتباه او تر قبل النوم هكذا في التبيين، فتاوىٰ عالمگيري: ۱/ ۵۲، كتاب الصلوٰة، الباب الاول في المواقيت، الفصل الثاني في بيان فضيلة الاوقات ط: رشيدية كوئته. اذا اوتر قبل النوم ثم استيقظ يصلي ما كتب له، ولا كراهة فيه بل هو مندوب ولا يعيد الوتر لكن فاته الافضل المفاد بحديث الصحيحين، امداد ولا يقال: ان من لم يثق بالانتباه فالتعجيل في حقه افضل كما في الخانية، فاذا انتبه بعد ما عجل يتنفل ولا تفوته الا فضلية لا نا نقول: المراد بالافضلية في الحديث السابق هي المترتبة على ختم الصلاة بالوتر وقد فاتت، والتي حصلها هي افضلية التعجيل عند خوف الفوات على التاخير، فافهم تامل. رد المحتار: ۱/ ۳۶۹، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۲۳۵، الشرط الخامس في الوقت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) ''وتر کا وقت'' کے عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

## وتر کی تیسری رکعت میں سیدھا رکوع میں چلا گیا

اگر کوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ، سورت اور دعائے قنوت تینوں کو پڑھنا بھول کر رکوع میں چلا گیا، تو ایسی حالت میں رکوع سے اٹھ کر سورہ فاتحہ، اور سورت اور دعائے قنوت تینوں کو پڑھ کر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، اور اگر رکوع دوبارہ نہیں کیا تب بھی نماز ہو جائے گی، لیکن آخر میں سہو سجدہ کرنا ہر حال میں لازم ہے۔(۱)

## وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہوا

اگر کوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہوا (یعنی تیسری رکعت کے قیام یا رکوع میں شامل ہوا) تو امام کے ساتھ دعائے قنوت پڑھے جب ایک دفعہ دعائے قنوت پڑھی تو امام کے سلام کے بعد بقیہ رکعات پڑھتے ہوئے دعائے قنوت دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر تیسری رکعت نہیں ملی بلکہ رکوع کے بعد شریک ہوا تو دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ امام کے ساتھ سلام کے بعد بقیہ نماز پڑھتے ہوئے آخری رکعت

---

(۱) واذا نسی الفاتحة وقراء ة السورة والقنوت ورکع، فانه یرفع رأسه ویقرأ الفاتحة والسورة والقنوت، ویعید الرکوع فان لم یعده صحت صلاته ویسجد للسهو علی کل حال، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۳۶، صلاة الوتر وصیغة القنوت الواردة فیه، وفی غیره من الصلوات ط: دار الفکر (مباحث صلاة التطوع)وان ترکها ای قراء ة الفاتحة والسورة فی الاخرین لا یجب ان کان فی الفرض وان کان فی النفل او الوتر وجب علیه کذا فی البحر الرائق .فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۱۲۶ . کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

میں پڑھے۔(۱)

## وتر کی جماعت

☆......وتر کی نماز رمضان المبارک میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا مستحب ہے۔ رمضان المبارک کے علاوہ تمام دنوں میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

☆......تہجد گذار کے لئے بھی افضل یہی کہ رمضان المبارک میں وتر جماعت

---

(۱) والمسبوق فی الوتر یقنت مع الامام ولا شک ان هذا علی القول بأن المقتدی یقنت وهو الصحیح علی ما سیاتی فیه من الخلاف ان شاء الله تعالیٰ واذا قنت مع الامام لا یقنت بعدها ای بعد الرکعة التی قنت فیها مع الامام لانه قنت فی موضعه لانه آخر صلاته وما یقضیه او لها حکما فی القراء ة وما یشبهها وهو القنوت اذا وقع فی موضعه بیقین لا یکرر لان تکراره غیر مشروع. حلبی کبیر ،ص: ۴۲۱، صلوٰة الوتر ،ط: سهیل اکیڈمی لاهور، عالمگیری : ۱/۱۱۱. کتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلاة الوتر ، ط: رشیدیه کوئٹه. واماالمسبوق فیقنت مع امامه فقط ، ویصیر مدرکا بادراک رکوع الثالثة ،الدر مع الرد: ۲/۱۰-۱۱ (قوله فیقنت مع امامه فقط) لانه آخر صلاته ، وما یقضیه اولهما حکما فی حق القراء ة وما اشبهها وهو القنوت واذا وقع قنوته فی موضعه بیقین لا یکرر لان تکراره غیر مشروع. شرح المنیة .شامی: ۲/۱۱. باب الوتر والنوافل، قبیل مطلب فی القنوت النازلة .ط: سعید کراچی.

(۲) ویوتر بجماعة فی رمضان فقط علیه اجماع المسلمین کذا فی التبیین، الوتر فی رمضان بالجماعة افضل من ادائها فی منزله وهو الصحیح هکذا فی السراج الوهاج. عالمگیری: ۱/۱۱۶، کتاب الصلوٰة ، فصل فی التراویح ،ط: رشیدیه کوئٹه. : والجماعة سنة مؤکدة للرجال... وفی وتر رمضان مستحبة علی قول وفی وتر غیره، وتطوع علی سبیل التداعی مکروهة (قوله وفی وتر غیره) کراهة الجماعة فیه هو المشهور ، وذکره القدوری فی مختصره ، وذکر فی غیره عدم الکراهة ، ووفق فی الحلیة بحمل الاول علی المواظبة والثانی علی الفعل احیانا، وسیأتی تمام تحقیقه ان شاء الله تعالیٰ.رد المحتار : ۱/۵۵۲، کتاب الصلاة، صلاة الامامة، ط: سعید کراچی. وایضا رد المحتار: ۲/۴۸، کتاب الصلاة، صلاة التراویح ، ط: سعید. و : ۲/۴۹. (قوله تصحیحان) ط : سعید کراچی.

کے ساتھ پڑھے، اور پھر تہجد کے وقت تہجد کی نماز پڑھے۔(۱)

## وتر کی جماعت رمضان کے ساتھ خاص ہے

وتر کی جماعت تراویح کی جماعت کے تابع ہے، اس لئے یہ رمضان المبارک کے ساتھ خاص ہے۔(۲)

## وتر کی جماعت میں شامل ہونا

رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے اگر کسی نے رمضان المبارک میں عشاء کی فرض نماز جماعت سے نہیں پڑھی بلکہ جماعت ہونے کے بعد تنہا فرض نماز پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شامل ہوگیا، چاہے پوری تراویح امام کے ساتھ جماعت سے ادا کی یا کم سے کم دو رکعت تراویح امام کے ساتھ جماعت سے ادا کی دونوں صورتوں میں وتر کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے، اگر اس صورت میں تراویح رہ گئی ہے تو بقیہ تراویح وتر سے فارغ ہو کر پڑھ لے۔

اور اگر تراویح کی دو رکعت نماز بھی جماعت کے ساتھ نہیں ملی تو اس صورت میں وتر کی جماعت میں شامل ہونا صحیح نہیں ہوگا، بلکہ پہلے عشاء کے فرض اور تراویح پڑھے

---

(۱) وصلاته مع الجماعة في رمضان افضل من ادائه منفردا آخر الليل في اختيار قاضيخان، قال هو الصحيح وصحح غيره خلافه، نور الايضاح ، باب الوتر (هو الصحيح ) لانه لما جازت الجماعة كانت افضل ولان عمر رضى الله عنه كان يؤمهم في الوتر ، مراقي الفلاح حاشية الطحطاوي على المراقي ،ص: ۳۸۶، باب الوتر واحكامه، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

(۲) ملاحظہ ہو، عنوان ''وتر کی جماعت'' وفي رد المحتار: الذي يظهر ان جماعة الوتر تبع لجماعة التراويح وان كان الوتر نفسه اصلا في ذاته لان سنة الجماعة في الوتر انما عرفت بالاثر تابعة للتراويح ، على انهم اختلفوا في افضلية صلاتها بالجماعة بعد التراويح كما يأتي، رد المحتار: ۲/ ۴۸، كتاب الصلوة، صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي.

پھر اس کے بعد وتر پڑھے۔(۱)

## وتر کی دوسری رکعت پر سلام پھیر کر نفل کی نیت باندھ لی

اگر بھولے سے وتر کی دوسری رکعت پر سلام پھیر کر نفل کی نیت باندھ لی تو وتر کی نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے، البتہ اگر نفل کی نیت نہیں باندھی اور نماز فاسد ہونے والا کوئی کام نہیں کیا تو تیسری رکعت پڑھ کر آخر میں سہو سجدہ کرنے سے نماز ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) ولو لم يصلها اى التراويح بالامام او صلاها مع غيره له ان يصلى الوتر معه ، الدر مع الرد( قوله ولم لم يصلها الخ)ذكر هذا الفرع والذى قبله فى البحر عن القنية وكذا فى متن الدرر ، لكن فى التتارخانية عن التتمة انه سأل على بن احمد عمن صلى الفرض والتراويح وحده او التراويح فقط هل يصلى الوتر مع الامام ؟فقال لا ، ثم رأيت القهستانى ذكر تصحيح ما ذكره المصنف ثم قال: لكنه اذا لم يصل الفرض معه لا يتبعه فى الوتر آه فقوله ولو لم يصلها اى وقد صلى الفرض معه، لكن ينبغى ان يكون قول القهستانى معه احتراز عن صلاتها منفردا ، اما لو صلاها جماعة مع غيره ثم صلى الوتر معه لا كراهة تأمل .رد المحتار: ۲/۴۸، كتاب الصلاة، مسائل التراويح ، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ۱/۱۱۷ ، كتاب الصلوٰة، فصل فى التراويح. بقى لو تركها الكل هل يصلون الوتر بجماعة فليراجع .الدر مع الرد: ۲/۴۸، (قوله بقى الخ) الذى يظهر ان جماعة الوتر تبع لجماعة التراويح وان كان الوتر نفسه اصلافى ذاته ، لان سنة الجماعة فى الوتر انما عرفت بالاثرتابعة للتراويح ،على انهم اختلفوا فى افضلية صلاتها بالجماعة بعد التراويح ، كما يأتى.شامى: ۲/۴۸،باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح قبيل مطلب فى كراهة الاقتداء فى النفل على سبيل التداعى وفى صلاة الرغائب، ط: سعيد كراچى.

(۲) يفسدها التكلم الا السلام ساهياللتحليل، اى للخروج من الصلاة، ، قبل اتمامها على ظن اكمالها فلا يفسد .رد المحتار: ۱/۶۱۵ ، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة . ط: سعيد كراچى. منها عن القعود الاول من الفرض ولو عمليا.... ثم تذكر عاد اليه وتشهد ، ولا سهو عليه فى الاصح ما لم يستقم قائما...... لا يعود لا شتغاله بفرض القيام وسجد للسهو لترك الواجب،(قوله ولو عمليا) كالوتر فلا يعود فيه اذا استتم قائماوعلى قولهما يعود لانه من النفل .رد المحتار: ۲/۸۳.۸۴، كتاب الصلوة باب سجو السهو،ط:سعيد كراچى. وكذا فى الحلبى

## وتر کی نماز

وتر کی نماز واجب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وتر کی نماز نہیں پڑھے گا وہ ہماری جماعت میں شامل نہیں ہوگا۔(۱)

## وتر کی نماز کا طریقہ

وتر کی نماز بھی مغرب کی طرح تین رکعت ہے، اس کے پڑھنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو فرض نمازوں کا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ فرض کی صرف دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملائی جاتی ہے، اور وتر کی تینوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنے کا حکم ہے، اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھنے کے بعد دونوں ہاتھ ''اللہ اکبر'' کہہ کر کانوں تک اس طرح اٹھائے جس طرح تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھاتے ہیں، دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھا کر پھر باندھے اور دعائے قنوت کو آہستہ

---

= الكبير، ص:۴۵۸، كتاب الصلوة، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، وكذا فى فتاوىٰ عالمگيرى: ۱/۱۲۷، كتاب الصلوة، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ومن صلى من المغرب ركعتين وقعد قدر التشهد وزعم انه أتمها فسلم ثم قام فكبر، ونوى الدخول فى سنة المغرب وقد سجد للسنة اولا، فصلاة المغرب فاسدة لانه صار متنفلا من الفرض الى النفل قبل فراغها اما اذا سلم وتذكر انه لم يتم فحسب ان صلاتها فسدت فقام وكبر للمغرب ثانيا وصلى ثلاثا ان صلى ركعة وقعد قدر التشهد اجزاء ه المغرب والا فلا. هندية: ۱/۱۰۵، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، قبيل الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) الوتر هو فرض عملا وواجب اعتقادا و سنة ثبوتا بهذا وفقوا بين الروايات (قوله وسنة ثبوتا) اى ثبوته علم من جهة السنة لا القرآن، وهى قوله صلى الله عليه وسلم: الوتر حق، فمن لم يوتر فليس منى، قاله ثلاثا، رواه ابو داود والحاكم وصححه، رد المحتار: ۲/۴، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى.

سے پڑھے، اگر رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کررہے ہیں، تو امام اور مقتدی دونوں آہستہ سے دعائے قنوت پڑھیں (۱) اور دعائے قنوت یہ ہے:

اللھم انا نستعینک ونستغفرک ونومن بک ونتوکل علیک ونثنی علیک الخیر ونشکرک ولانکفرک ونخلع ونترک من یفجرک اللھم ایاک نعبدولک نصلی ونسجدوالیک نسعی ونحفدونرجو رحمتک ونخشی عذاک ان عذابک بالکفار ملحِق.

اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو جب تک یاد نہ ہو یہ دعا پڑھے:

ربنااٰتِنَافِی الدُّنْیَاحَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةًوَقِنَاعَذَابَ النَار

اوراگر یہ بھی یاد نہ ہوتو یہ دعاء پڑھے

اللھُمَّ اغْفِرْلِیْ تین مرتبہ پڑھے یا ''یا رَب'' تین مرتبہ پڑھے (۲)

(۱) وهو ثلاث ركعات بتسليمة كالمغرب.... ولكنه يقرأ فى كل ركعة منه فاتحة الكتاب وسورة احتياطا.... ويكبر قبل ركوع ثالثة رافعا يديه ... وقنت فيه... مخافتا على الاصح مطلقا ولو اماما. الدر المختار مع الرد: ۲/ ۵ ـ ۷، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ۱/ ۱۱۱، كتاب الصلوة، الباب الثامن فى صلوٰة الوتر. ط: رشيدية كوئٹه. كنز الدقائق مع شرحه البحر الرائق: ۲/ ۳۸ـ۴۳، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل. ط: سعيد كراچى.

(۲) والاولىٰ ان يقرأ اللّٰهم انا نستعينک ويقرأ بعده اللّٰهم اهدنا فيمن هديت ومن لم يحسن القنوت يقول ربنا اٰتنافى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسة وقناعذا ب النار كذا فى المحيط او يقول اللّٰهم اغفر لنا ويكرر ذلک ثلاثا، عالمگيرى: ۱/ ۱۱۱، كتاب الصلوٰة الباب الثامن فى صلوة الوتر، ط: رشيديه كوئٹه. رد المحتار: ۲/ ۶ـ۷ كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۴۱ ـ ۴۲. كتاب الصلوة، باب الوتر، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۸۴، باب الوتر واحكامه، ط: قديمى كراچى.

## وتر کی نماز کے لئے اذان دینا

وتر کی نماز کے لئے اذان دینا شریعت سے ثابت نہیں ہے، اس لئے وتر کی نماز سے پہلے اذان نہ دی جائے۔(۱)

## وتر کی نیت

☆......وتر کی نیت میں یہ کہے کہ ''میں وتر کی نماز کی نیت کرتا ہوں'' یا دل میں یہ ہو کہ ''میں وتر کی نماز پڑھ رہا ہوں''(۲)

☆......وتر کی نماز امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک واجب ہے، لہذا وتر کی نماز کی نیت کرتے وقت ''واجب'' کا لفظ کہنا بھی صحیح ہے، اور اگر واجب لفظ کہے بغیر صرف ''وتر''

---

(۱) وهو سنة مؤكـــدة للفرائض الخمس.... لا يسن لغيرها كعيد ، (قوله: كعيد) اى ووتر و جنـــازة.رد المحتار: ۱/ ۳۸۵. كتاب الصلاة، باب الاذان ، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ۱/ ۵۳، كتاب الصلوٰة ،الباب الثانى فى الاذان ،ط:رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/ ۲۵۵- ۲۵۶. كتاب الصلاة، باب الاذان ط: سعيد كراچى. (قوله احتياطا) اى لما ظهرت آثار السنية فيه، من انه لا يوذن ولا يقام ، اعطيناه حكم السنة فى حق القراءة احتياطا. شامى: ۱/ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط:سعيد كراچى.

(۲) والخامس النية وهى الارادة.... والمعتبر فيه عمل القلب اللازم للارادة... والتلفظ بها مستحب وهو المختار وتكون بلفظ الماضى (قوله وتكون بلفظ الماضى مثل نويت صلاة كذا) رد المحتار: ۱/ ۴۱۵- ۴۱۶، كتاب الصلاة. باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى.البحر الرائق: ۱/ ۲۷۶- ۲۷۷، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ۱/ ۶۵، كتاب الصلاة، الباب الثالث فى شروط الصلاةُ، الفصل الرابع فى النية، ط: رشيديه كوئٹه. وانظر الحاشية اللاحقة ايضاً.

نماز ادا کر رہا ہوں'' کہے تب بھی نماز وتر ادا ہو جائے گی۔(۱)

## وتر کی ہر رکعت میں سورت ملانا ضروری ہے

وتر کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملانا ضروری ہے اگر کسی نے کسی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورت نہیں ملائی تو آخر میں سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

## وتر کے بعد تہجد پڑھنا

''تہجد وتر کے بعد پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۳)

---

(۱) (ولا بد من التعيين عند النية لفرض وواجب انه وتر (قوله: انه وتر اشار الى انه لا ينوى فيه انه واجب للاختلاف فيه زيلعي، اى لا يلزمه تعيين الوجوب وليس المراد منعه من ان ينوى وجوبه، لانه ان كان حنفيا ينبغي ان ينويه ليطابق اعتقاده الخ. رد المحتار: ۱/ ۴۱۹، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراجي. البحر الرائق: ۱/ ۲۸۲، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. عالمگیری: ۱/ ۶۶، كتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع فی النية، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) (وقرأ فی كل ركعة منه فاتحة الكتاب وسورة) بيان لمخالفته للفرائض فيقرأ فی كل ركعة منه حتما ونقل فی الهداية انه بالاجماع وفی التجنيس لو ترك القراءة فی الركعة الثالثة منه لم يجز فی قولهم جميعاً، البحر الرائق: ۲/ ۴۳، كتاب الصلوٰة، باب الوتر، ط: سعيد كراچی. ردالمحتار: ۲/ ۷، كتاب الصلوٰة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی. عالمگیری: ۱/ ۱۱۱، كتاب الصلوة، الباب الثامن فی صلوة الوتر، ط: رشيدية كوئٹه. وهی.... قراءة فاتحة الكتاب .... وضم ... سورة ... فی الاولیین من الفرض...... وفی جميع ركعات النفل لان كل شفع منه صلاة وكل الوتر احتياطا، الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۸ ـ ۴۵۹، (قوله احتياطا) اى لما ظهرت آثار السنية فيه من انه لا يوذن له ولا يقام اعطيناه حكم السنة فی حق القراءة احتياطا. شامی: ۱/ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچی.

(۳) ''وتر کی جماعت'' کے عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

## وتر کے بعد دو رکعت پڑھنا

وتر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اس لئے وتر کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

## وتر کے بعد نفل

وتر کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھنا یا کھڑے ہوکر، دونوں طرح درست ہے، البتہ بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں جتنا ثواب ملے گا، کھڑے ہوکر پڑھنے کی صورت میں اس کا ڈبل ملے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے بعد دو رکعت نفل نماز بیٹھ کر پڑھی ہے، لیکن آپ کو بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں پورا ثواب ملتا تھا، امتی کو آدھا ثواب ملتا ہے، اس لئے اگر کسی کے جسم میں طاقت ہے تو کھڑے ہوکر پڑھنا زیادہ بہتر ہے تاکہ ثواب بھی زیادہ ملے۔(۲)

---

(۱) ففی صحیح مسلم فی حدیث طویل،(۱۔۲۵۶): ثم یصلی( النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الوتر) رکعتین بعد ما یسلم وھو قاعد آہ واخرج الدارقطنی فی "سننہ" عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی رکعتین خفیفتین بعد الوتر وھو جالس: ۱/۱۷۷، (اعلاء السنن :۲/۱۰۵، کتاب الصلوٰۃ، ابواب الوتر ، حکم الرکعتین بعد الوتر .ط: ادارۃ القرآن کراچی. مسلم : ۱/۲۵۶، کتاب المساجد، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل وان الوتر رکعۃ الخ، ط: قدیمی کراچی.وانظر کذالک حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱/۵۴۸، فصل فی صلاۃ النفل جالسا ،وفی الصلاۃ علی الدابۃ وصلاۃ الماشی، ط: قدیمی ،وفی نسخۃ ،ص:۴۰۲، ط: قدیمی.

(۲) یجوز النفل قاعدا مع القدرۃ علی القیام، لکن لہ نصف اجر القائم الا من عذر..... وقد حکیٰ فیہ اجماع العلماء وعلی غیر المعتمد یقال: الا سنۃ الفجر ،لما قیل بوجوبھا وقوۃ تاکدھا والا التراویح علی غیر الصحیح لان الاصح جوازھا قاعدا من غیر عذر فلا یستثنیٰ من جواز النفل جالسا بلا عذر شئی علی الصحیح، لانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الوتر قاعدا وکان یجلس فی عامۃ صلاتہ باللیل تخفیفا ،( مراقی الفلاح،شرح نور الایضاح) (قولہ بعد الوتر) ای

نوٹ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کو دین کی تعلیم دینا لازم تھا، اور نفل نماز کھڑے ہو کر پڑھنا فرض نہیں اس بات کی تعلیم دینے کے لئے نفل کو بیٹھ کر ادا کیا ہے، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نفل پڑھنے کی صورت میں بھی ثواب پورا پورا ملتا تھا۔

## وتر کے بعد نفل پڑھنا

وتر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز ہے اس میں شرعاً کوئی ممانعت اور قباحت نہیں، جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ وتر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ان کی بات غلط ہے۔(۱)

## وتر کے قعدہ اولیٰ

☆......وتر کی نماز میں قعدہ اولیٰ واجب ہے، اگر اس میں کسی نے التحیات کے

---

= غير الوتر لان المقصود الاستدلال على جواز كل النفل قاعدا ،الطحطاوى على مراقى الفلاح. ص: ۴۰۲، فصل في صلاة النفل جالسا، ط: قديمي. اما النبي صلى الله عليه وسلم فمن خصائصه ان نافلته قاعدا مع القدرة على القيام كنافلته قائما، ففي صحيح مسلم عن عبدالله بن عمر و قلت: حدثت يا رسول الله انك قلت: صلاة الرجل قاعدا على نصف الصلاة، وانت تصلي قاعدا قال: اجل ولكني لست كاحد منكم ،بحر ملخصا اى لانه تشريع لبيان الجواز وهو واجب عليه. رد المحتار: ۳۷/۲، كتاب الصلاة،باب الوتر والنوافل،ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۲۵۹/۱، كتاب الصلاة، .ط.قديمى. وص: ۴۰۲، ط: قديمى كراچى.

(۱) فان فاق وصلى نوافل والحال انه صلى الوتر اول الليل فانه الافضل ... ولا كراهة فيه بل هو مندوب ولا يعيد الوتر لكن فاته الافضل المفاد بحديث الصحيحين امداد.رد المحتار : ۳۶۹/۱، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة ،ط: سعيد كراچى.البحر الرائق: ۴۳۱/۱، كتاب الصلاة. ط: رشيدية كوئٹه، امداد الفتاح شرح نور الايضاح، ص: ۱۹۴، كتاب الصلاة، المستحب من اوقات الصلاة، ط: صديقى پبلشرز. مزید''مستحب نمازیں'' کا عنوان دیکھیں۔

بعد درود شریف پڑھ لیا یا "اللھم صلی علی محمد" تک پڑھ لیا تو سہو سجدہ لازم ہوگا (۱)

☆......اگر وتر کی نماز میں قعدہ اولیٰ کرنا بھول گیا اور کھڑا ہوگیا تو دوبارہ نہ بیٹھے بلکہ باقی نماز کو جاری رکھے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، نماز ہو جائے گی۔ (۲)

☆......اور اگر قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑے ہوتے وقت یاد آ گیا، تو اگر بیٹھنے کے زیادہ قریب ہے تو بیٹھ جائے، اور اگر کھڑے ہونے کے زیادہ قریب ہے تو کھڑا ہو جائے بیٹھے نہیں اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔ (۳)

☆......اور کھڑے ہونے کے زیادہ قریب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دونوں پاؤں کے گھٹنے تک کا جو حصہ ہے وہ اگر سیدھا ہو گیا تو کھڑے ہونے کے قریب ہے ورنہ

---

(۱) وتجب القعدة الاولىٰ قدر التشهد اذا رفع رأسه من السجدة الثانية فى الركعة الثانية فى ذوات الاربع والثلاث وهو الاصح هٰكذا فى الظهيرية عالمگيرى: ۱/ ۷۱، كتاب الصلاة، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

وكذا لو زاد على التشهد الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم كذا فى التبيين وعليه الفتوىٰ كذا فى المضمرات، واختلفوا فى قدر الزيادة فقال بعضهم يجب عليه سجود السهو، بقوله اللّٰهم صل على محمد وقال بعضهم لا يجب عليه حتىٰ يقول وعلى آل محمد والاول اصح، عالمگيرى: ۱/ ۱۲۷، كتاب الصلوٰة، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۱۷۲، كتاب الصلوٰة، باب سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. تبيين الحقائق: ۱/ ۴۷۴، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(۲،۳) سها عن القعود الاول من الفرض ولو عمليا . ثم تذكره عاد اليه ما لم يستقم قائما. و الا اى وان استقام قائما لا يعود...... وسجد للسهو لترك الواجب (قوله : ولو عمليا) كالوتر فلا يعود فيه اذا استتم قائما وعلى قولهما يعود لانه من النفل .رد المحتار: ۲/ ۸۳، ۸۴، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

وان سها عن القعود الاول وهو اليه اقرب عد والا لا ويسجد للسهو ... فان كان اقرب الى القعود بأن رفع اليتيه من الارض وركبتاه عليها او مالم ينتصب النصف الاسفل ،البحر الرائق: ۲/ ۱۷۸، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.تبيين الحقائق: ۱/ ۴۷۹، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

بیٹھنے کے قریب ہے۔(۱)

☆......چار رکعت والی سنت مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

## وتر میں دعائے قنوت پڑھنا

☆......وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اور دعائے قنوت کو امام، مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے تمام نمازیوں کے لئے آہستہ پڑھنا سنت ہے۔(۳)

☆......رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے اس میں امام اور مقتدی دونوں کے لئے دعائے قنوت آہستہ پڑھنا سنت ہے۔(۴)

## وتر میں دعائے قنوت پوری نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا

''مقتدی کی دعائے قنوت پوری نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## وتر میں دعائے قنوت سے پہلے ہاتھ باندھ لے

وتر کی نماز کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ

(۱) لاحظ الحاسية السابقة.

(۲) قوله (وتمامه في النهر قال فيه في شرح التمر تاشي : لو نهض في التطوع بالاربع الى الثالثة فاستتم قائما قيل لا يعود وقيل يعود وذكر الشهيد عن محمد انه يسود والاوجه انه لايعود، تقريرات الرافعي على حاشية ابن عابدين: ۲/ ۱۰۱، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. وانظر رد المحتار: ۲/ ۸۳، باب سجود السهو، وكذا النهر الفائق شرح كنز الدقائق: ۱/ ۳۲۸، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: قديمی کراچی.

(۳،۴) والقنوت واجب على الصحيح كذا في الجوهرة النيرة.. والمختار في القنوت الاخفاء في حق الامام والقوم هكذا في النهاية، عالمگیری: ۱/ ۱۱۱، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۱/ ۴۶۸، كتاب الصلوة، واجبات الصلاة، ط: سعيد کراچی، البحر الرائق: ۲/ ۴۰، كتاب الصلاة، باب الوتر، ط: سعید کراچی.

لے، پھر دعائے قنوت پڑھے۔(۱)

## وتر میں فاتحہ پڑھ کر رکوع میں چلا گیا

اگر وتر کی تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر رکوع میں چلا گیا، اور سورت اور دعائے قنوت نہیں پڑھی، تو اس صورت میں رکوع سے اٹھ کر سورت اور دعائے قنوت دونوں چیزوں کو پڑھے پھر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سہو سجدہ کرے تو نماز ہو جائے گی، اور اگر رکوع کو دوبارہ نہیں کیا لیکن آخر میں سہو سجدہ کیا تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۲)

## وسوسہ

نماز میں دنیوی خیالات اور وساوس آنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی البتہ اپنے اختیار سے دنیوی خیالات نہیں لانے چاہئیں بلکہ جہاں تک ممکن ہو دور کرنے چاہئیں۔(۳)

---

(۱)اذا فرغ من القراءة فی الرکعة الثالثة کبر ورفع یدیه حذاء اذنیه ویقنت قبل الرکوع فی جمیع السنة... واختلفوا انه یرسل یدیه فی القنوت ام یعتمد والمختار انه یعتمد هکذا فی فتاویٰ قاضیخان، عالمگیری: ۱/۱۱۱، کتاب الصلوٰة، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ط: رشیدیة کوئٹه. رد المحتار: ۲/۶، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی. تبیین الحقائق: ۱/۴۲۵، کتاب الصلاة، باب الوتر، والنوافل. ط: سعید کراچی.

(۲)وان قرأ الفاتحة وترک السورة فانه یرفع رأسه ویقرأ السورة ویعید القنوت والرکوع ویسجد للسهو......... ولو انه لم یعد الرکوع اجزأه کذا فی السراج الوهاج. عالمگیری: ۱/۱۱۱، کتاب الصلوٰة، الباب الثامن فی الوتر، ط: رشیدیه کوئٹه. رد المحتار: ۲/۸۰، کتاب الصلوٰة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. فتح القدیر شرح الهدایة: ۱/۴۳۸، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳)عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تجاوز عن امتی ما توسوست به صدورها ما لم تعمل به او تتکلم متفق علیه، مشکوٰة المصابیح: ۱/۱۸، کتاب الایمان، باب فی الوسوسة، الفصل الاول، ط: قدیمی کراچی. وفی شرح مقدمة الکیدانی للعلامة القهستانی: یجب حضور القلب عند التحریمة فلو اشتغل قلبه بتفکر مسألة مثلا فی اثناء الارکان

## وسوسہ کا علاج

وسوسہ کا علاج یہ ہے کہ اس کو شیطانی وسوسہ سمجھ کر اس کی طرف التفات نہ کرے اس پر عمل نہ کرے، اس کو اہمیت نہ دے اگر نماز میں وسوسہ آتا ہے تو اسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا تصور کر کے نماز پوری کر لے، اور یہ تصور کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے، اور ہر رکن کے آداب کی رعایت رکھے، اور وسوسہ کی طرف خیال نہ دے، حدیث شریف میں اس کا علاج یہی بتایا گیا ہے۔(۱)

## وصیت کے باوجود فدیہ نہیں دیا

اگر میت نے نمازوں کی فدیہ دینے کی وصیت کی، اور اس کے ایک تہائی مال سے نمازوں کا فدیہ ادا ہوسکتا ہے، اس کے باوجود وارثوں نے فدیہ ادا نہیں کیا تو وارث گنہگار ہوں گے، اور میت بھی آخرت کی پکڑ سے بری نہیں ہوگا، ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل

---

– فلا تستحب الاعادة، وقال البقالي: لم ينقص اجره الا اذا قصر وقيل: يلزم كل ركن ولا يوخذ بالسهو لانه معفو عنه، لكنه لم يستحق ثوابا كما في المنية، رد المحتار: ۱/۷۱۴، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب في الخشوع، ط: سعيد كراچی.

والصواب الذي عليه اكثر الفقهاء والمحدثين انه يواخذ على العزم دون الهم، لمعات التنقيح. شرح مشكوٰة المصابيح: ۱/۱۲۹، ط: المكتبة العلميه لاهور.

(۱) عن عثمان بن ابي العاص قال قلت يا رسول الله ان الشيطان قد حال بيني وبين صلاتي وبين قراءتي يلبسها على فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاک شيطان يقال له خنزب فاذا احسسته فتعوذ بالله منه واتفل على يسارک ثلاثا ففعلت ذلک، فاذهبه الله عني، رواه مسلم. مشكوٰة المصابيح: ۱/۱۹، كتاب الايمان باب في الوسوسة، الفصل الثالث، ط: قديمي كراچی. عن القاسم بن محمد ان رجلا سأله فقال اني أهم في صلاتي فيكثر ذلک على فقال له امض في صلاتک فانه لن يذهب ذلک عنک حق تنصرف وانت تقول ما اتممت صلاتي، رواه مالک. مشكوٰة المصابيح: ۱/۱۹، باب في الوسوسة، الفصل الثالث، ط: قديمي كراچی.

وکرم سے معاف کردیں گے تو معاف ہوگا ورنہ جہنم میں جانا پڑے گا۔(۱)

## وضو ٹوٹ جائے

اگر جماعت کی نماز میں کے دوران کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو نماز کے دوران صفوں کو چیرتا ہوا نکل سکتا ہے۔البتہ ایسی صورت میں نمازی کو اس بات کا اندازہ لگانا چاہئے کہ آسانی سے نکلنا ممکن ہے یا نہیں، اگر آسانی سے نکلنا ممکن ہے تو ناک یا منہ پر ہاتھ رکھ کر نکل جائے تاکہ دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ ناک سے خون آرہا ہے یا الٹی آرہی ہے، اور یہ نہ سمجھیں کہ وضو ٹوٹ گیا ہے کیونکہ یہ عیب کی بات ہے،(۲)

اور اگر آسانی سے نکلنا ممکن نہیں تو امام کے ساتھ رکوع سجدے وغیرہ کرتا رہے لیکن کچھ پڑھے نہیں، امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد نکل کر وضو کر کے اپنی نماز پڑھ لیا کرے۔

## وضو ٹوٹ جائے تو نمازیوں کے سامنے سے گذرنا

اگر جماعت کی نماز کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو نمازیوں کے سامنے گذرنا جائز ہے کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لئے ہے اور نماز کی اصلاح کے لئے نمازیوں

(۱) وهى الوصية، واجبة بالزكوة والكفارة، وفدية الصيام والصلاة التى فرط فيها،رد المحتار: ٦/ ٦٤٨، كتاب الوصية. ط: سعيد كراچى. (ولومات وعليه صلوات فائتة واوصى بالكفارة يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر) كالفطرة ،الدر مع الرد: ٢/ ٧٢(قوله يعطى).... اى يعطى عنه وليه : اى من له ولاية التصرف فى ماله بوصاية او وراثة فيلزمه ذلك من الثلث ان اوصى ، والا فلا يلزم الولى ذلك لانها عبادة فلا بد فيها من الاختيار ، فاذا لم يوص فات الشرط فيسقط فى حق احكام الدنيا للتعذر الخ. شامى: ٢/ ٧٢، باب قضاء الفوائت ،مطلب فى اسقاط الصلاة عن الميت .ط: سعيد كراچى.

(٢) عن عائشة رضى الله عنها عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: اذ صلى احدكم فأحدث، فليمسك على انفه ثم لينصرف رواه ابن ماجه، اعلاء السنن: ٥/ ١ كتاب الصلاة،باب جواز البناء لمن حدث فى الصلاة ، ط: ادارة القرآن كراچى.

کے سامنے سے گذرنا جائز ہے، لہذا وضو کے لئے جاتے وقت سامنے سے گذر جانے اور واپسی تک اگر وہ جگہ خالی ہے تو سامنے سے گذر کر اس جگہ کو پر کرے، بلکہ سامنے سے جانے کی جگہ نہ ہو تو صف کو چیر کر بھی جا سکتا ہے۔(۱)

## وضوٹوٹ گیا

اگر نماز کے دوران وضوٹوٹ گیا، اور کسی عذر کے بغیر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار ٹھہرا رہا تو نماز باطل ہو جائے گی، وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## وضو کے بعد شک ہو گیا

اگر وضو کرنے کے بعد شک ہوا کہ وضو صحیح ہوا یا نہیں، تو اس صورت میں دوبارہ

---

(۱) ولو وجد فرجة في الاول لا الثاني له خرق الثاني لتقصيرهم وفي الحديث : من سد فرجة غفرله وصح " خياركم الينكم مناكب في الصلاة، ( قوله لتقصيرهم) يفيد ان الكلام فيما اذا شرعوا ، وفي القنية: قام في آخر صف وبينه وبين الصفوف مواضع خالية فللداخل ان يمر بين يديه ليصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلا يأثم المار بين يديه،دل عليه ما في الفردوس عن ابن عباس عنه صلى الله عليه وسلم : من نظر الى فرجة في صف فليسدها بنفسه، فان لم يفعل فمر مار فليتخط على رقبته فانه لا حرمة له، اى فليتخط المار على رقبة من لم يسد الفرجة، آه ،رد المحتار : ۱/ ۵۷۰، كتاب الصلاة، باب في الامامة، ط: سعيد كراچي. احسن الفتاوىٰ: ۳/ ۲۹۷، ط: سعيد كراچي.

(۲) ثم لجواز البناء شروط... ومنها ان ينصرف من ساعته حتىٰ لو ادى ركنا مع الحدث او مكث مكانه قدر ما يودي ركنا فسدت صلاته ،عالمگيرى: ۱/ ۹۴، كتاب الصلوة، الباب السادس في الحدث في الصلوة،ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۱/ ۶۰۰،كتاب الصلوة، باب الاستخلاف. ط: سعيد كراچي. قاضيخان على هامش الهندية،كتاب الصلوة،فصل في مسائل الشك: ۱/ ۱۰۸، ط: رشيدية كوئٹه.

وضو کرنے کی ضرورت نہیں، جو وضو کیا ہے وہ صحیح ہے۔(۱)

## وضو کے بغیر نماز پڑھادی

اگر امام نے بے وضو نماز پڑھادی تو نماز نہیں ہوئی، اگر فوراً معلوم ہوگیا تو وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھے، یا کسی اور کو امام بنا کر نماز پڑھے، اور اگر امام کو اس وقت یاد نہیں آیا بلکہ وقت گذرنے کے بعد یاد آیا تو اس صورت میں مسجد میں اعلان کردے کہ فلاں دن کی فلاں نماز کو دوبارہ پڑھ لیں، جن لوگوں کو اطلاع ہوجائے وہ نماز کو دوبارہ پڑھ لیں، اور جن کو اطلاع نہیں ہوگی ان کی نماز صحیح شمار کی جائے گی، اور امام صاحب بھی خود اپنی نماز دوبارہ پڑھ لیں اور جو گناہ ہوگیا ہے اس سے توبہ واستغفار کرلیں، اللہ تعالیٰ معاف کردے گا۔(۲)

## وضو میں شبہ ہوگیا

اگر کسی آدمی کو نماز کی حالت میں شبہ ہوگیا کہ وضو ٹوٹ گیا ہے، اور وضو کرنے کے لئے مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد ہوجائے گی، اور اگر مسجد سے نکلنے سے پہلے یاد آگیا کہ

---

(۱) ولو علم انه لم يغسل عضوا وشك في تعيينه ،غسل رجله اليسرىٰ لانه آخر العمل، الدر المختار مع الرد : ۱/ ۱۵۰ ، كتاب الصلوة، نواقض الوضوء، ط: سعيد كراچى. فان كان بعد الفراغ من الوضوء لم يلتفت الى ذلك ،عالمگيرى: ۱/ ۱۳ ، كتاب الوضوء ،الفصل الخامس في نواقض الوضوء ،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) واذا ظهر حدث امامه وكذا كل مفسد في رأى مقتدى بطلت فيلزم اعادتها... كما يلزم الامام اخبار القوم اذا امهم وهو محدث او جنب او فاقد شرط او ركن... بالقدر الممكن بلسانه او بكتاب او رسول على الاصح. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۹۱ - ۵۹۲ كتاب الصلوة ، باب الامامة. ط: سعيد كراچى.

وضو ہے، اور نماز میں داخل ہو گیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

## وضو میں شک ہو گیا

ایک آدمی کو وضو ہونے کا یقین ہے، لیکن نہ ہونے کا شک ہے، تو اس صورت میں اس کا وضو باقی ہے، اور اگر وضو نہ ہونے کا یقین ہے اور وضو ہونے کا شک ہے تو اس صورت میں دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## وضو نہ ہونے کا خیال آیا

نماز کے دوران خیال آیا کہ میرا وضو نہیں ہے، اور وہ اس وجہ سے اپنی جگہ سے ہٹ گیا، تو نماز باطل ہو جائے گی، اگر چہ مسجد سے باہر نہ گیا ہو، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

## وقت تنگ ہو جائے

جب کسی نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو اس کے فرض کے علاوہ اور سب نمازیں مکروہ تحریمی ہیں، خواہ نفل ہوں یا سنت یا واجب یا فوت شدہ نمازیں ہوں، اگر چہ وہ صاحب ترتیب بھی ہو، اور ایسے وقت فجر اور ظہر کی سنتیں پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

---

(۱)(و خروجه من المسجد بظن الحدث) لوجود المنافي وهو المشي بغير عذر والقياس فسادها بالانحراف عن القبلة مطلقا ولكن الاستحسان بقاؤها عند عدم الخروج من المسجد لانه لقصد الاصلاح فاعتبر منه مالم يختلف المكان والدار والبيت والجبانة ومصلى الجنازة كالمسجد . امداد الفتاح شرح نور الايضاح، ص: ۳۶۵، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة ،ط: صديقى پبلشرز .بدائع الصنائع: ۱/۲۲۳، كتاب الصلوة، ما يفسد الصلاة ،ط: سعيد كراچى، شامى: ۱/۲۰۳، باب الاستخلاف ،ط: سعيد كراچى.

(قوله بظن حدث) ومن ظن انه احدث فخرج من المسجد ثم علم انه لم يحدث استقبل الصلاة وان لم يكن خرج من المسجد يصلى ما بقى. هندية: ۱/۹۷، فصل فى الاستخلاف، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)ولو ايقن بالطهارة وشك بالحدث او بالعكس أخذ باليقين، الدر المختار مع الرد: ۱/۱۵۰، كتاب الصلاة، باب نواقض الوضوء ،ط: سعيد كراچى.

(۳) وهذا بخلاف ما لو ظن انه افتتح على غير وضوء او كان ما سحا على الخفين وظن ان مدة مسحه قد انقضت... فانصرف حيث تفسد صلاته، هندية: ۱/۹۷، فصل فى الاستخلاف ،ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۱/۲۰۳، باب الاستخلاف، (قوله بظن حدث) ،ط: سعيد كراچى.

وقت کی تنگی سے مراد مستحب وقت کی تنگی ہے، مستحب وقت کی تنگی کے باعث ترتیب ساقط ہو جاتی ہے، نیز نماز کو بلا عذر تنگ وقت میں پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱)

## وقت دو دفعہ آئے

جب ایک مرتبہ کوئی نماز پڑھ لی گئی تو پھر اگر اسی نماز کا وقت دوبارہ آجائے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں، ایک دن میں ایک بار جو پڑھی ہے وہ کافی ہے، مثلاً اگر کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھ کر جہاز سے مشرق سے مغرب کی طرف سفر کرتا ہے، اور منزل پہنچنے کے بعد یہاں ظہر کا وقت ہوتا ہے تو اب اس پر ظہر کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم نہیں، کیونکہ اس دن ظہر کی نماز جو پڑھ کر آیا تھا وہ کافی ہے، ایک دن میں ایک ہی نماز دو دفعہ فرض نہیں ہوتی۔ (۲)

## وقت کم ہو تو چھوٹی سورتیں پڑھنا

''فجر میں چھوٹی سورتیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وكذا يكره غير المكتوبة عند ضيق الوقت (قوله: وكذا يكره غير المكتوبة) "ال" فيه للعهد: اى المكتوبة الوقتيةفشملت الكراهة النفل والواجب والفائتة ولو كان بينها وبين الوقتية ترتيب، وكذلك أل فى الوقت للعهد: اى الوقت المعهود الكامل وهو المستحب لما سياتى فى باب قضاء الفوائت من ان الترتيب يسقط بضيق الوقت المستحب ، ولو قال وكذا يكره غير الوقتية عند ضيق الوقت المستحب لكان اولىٰ افاده ح.رد المحتار: ۱/ ۳۷۸، كتاب الصلاة،مطلب فى تكرار الجماعة والاقتداء بالمخالف ،ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۱۴۴۔ ۱۴۶ ،كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت ، ط : رشيديه كوئٹه. الهداية مع فتح القدير : ۱/ ۴۲۲، ۴۲۳، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط:رشيدية كوئٹه.

(۲)واذا اتمها (اى الظهر يدخل مع القوم والذى يصلى معهم نافلة لان انفرض لا يتكرر فى وقت واحد ،هداية: ۱/ ۱۵۲ ، باب ادراك الفريضة، ط: مكتبه شركة علميه بيرون بوهڑ گيٹ ملتان. (قوله ولو صلى ثلاثا يتم ويقتدى متطوعا) لان للأكثر حكم الكل فلا يحتمل النقض ، وانما يقتدى متطوعا لان الفرض لا يتكررفى وقت واحد، البحر :۲/ ۷۱، باب ادراك الفريضة، ط: سعيدكراچى. تبيين الحقائق: ۱/ ۱۸۱ ، باب ادراك الفريضة، ط: مكتبه امداديه ملتان.

## وقت متعین کا اہتمام لازم ہے

موجودہ زمانہ کے لوگ ایک طرف دنیوی مشاغل میں بہت زیادہ مصروف ہیں، دوسری طرف دین سے بے انتہا غافل اور لاپرواہ ہیں، اگر مقررہ وقت پر جماعت کھڑی نہیں کی جائے گی تو لوگ بھاگ جائیں گے، اس لئے متعینہ وقت پر جماعت کھڑی کرنے کا اہتمام کرنا اور اس کی پابندی کرنا بے انتہا ضروری ہے تاکہ جماعت میں لوگ کم نہ ہو جائیں۔

البتہ اگر کسی بشری تقاضا کی وجہ سے کبھی کبھار امام کو چار پانچ منٹ تاخیر ہو جائے تو بے صبری کا مظاہرہ نہ کریں بلکہ صبر وتحمل سے کام لیں، اور اگر امام صاحب ہمیشہ تاخیر سے آنے کے عادی ہیں تو انہیں نرمی سے سمجھانے کی کوشش کریں، اگر سمجھ جاتے ہیں اور وقت کی پابندی کرتے ہیں تو بہتر ورنہ ان کو عزت کے ساتھ معزول کرنے کی اجازت ہوگی، لیکن بدزبانی اور غیبت کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہوگی۔(۱)

## ولادت

اگر بچے کی پیدائش کے وقت عورت کے ہوش وحواس درست ہیں، بظاہر بچے کے ضائع ہونے کا اندیشہ بھی نہیں ہے، اور خون یا دوسری رطوبت جاری ہے، یا بچہ کا کچھ حصہ جسم سے نکلنا باقی ہے، اور نماز کا وقت ہوگیا، تو ایسی حالت میں نماز کا وقت نکلنے کا اندیشہ ہے، ؤاس عورت کے لئے وضو کرنا ممکن ہے تو وضو کرے اور اگر وضو کرنا ممکن نہیں تو تیمّم کرے رنماز ادا کرے، اور بچہ مکمل طور پر پیدا ہونے سے پہلے درمیاں میں جو خون نکلتا ہے وہ

احسن الفتاویٰ :۳/ ۳۰۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، والصلاة، ط: سعید کراچی. وکذا ناویٰ محمودیه ۶/ ۵۸۔ ۵۹، کتاب الصلاة ،باب الامامة، ط: دار الافتاء فاروقیه کراچی.

نفاس کا خون نہیں بلکہ استحاضہ ہے یعنی بیماری کا خون ہے، اور استحاضہ کے خون کے دوران نماز پڑھنا منع نہیں، ہاں بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے وہ نفاس کا خون ہے اور نفاس کے دوران نماز پڑھنا حرام ہے۔

مختصر یہ کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد نفاس کا خون نکلنے تک عورت پر نماز فرض ہے اگر اس دوران نماز نہیں پڑھے گی تو بعد میں قضاء کرنا لازم ہوگا، اس سے معلوم ہوا کہ نماز کسی حال میں بھی معاف نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) والنفاس دم یخرج عقب ولد او اکثره ولو متقطعا عضوا عضوا لا اقله، فیتوضأ ان قدرت او تتیمم وتومئ بصلاة ولا تؤخر ، فما عذر الصحیح القادر؟(قوله:و تومئ بصلاة) ای لم تقدر علی الرکوع والسجود قال فی البحر عن الظهیریة ولو لم تصل تکون عاصیة لربها ثم کیف تصلی؟ قالوا یؤتی بقدر فیجعل القدر تحتها ویحضرلها وتجلس هناک و تصلی کی لا تؤذی ولدها آه.رد المحتار: ۱/ ۲۹۹ ، کتاب الطهارة، النفاس ، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/ ۳۷، کتاب الطهارة، الباب السادس بالدماء المختصة بالنساء، الفصل الثانی فی النفاس، ط: رشیدیة کوئٹه.(ودم الحامل استحاضة) لا نسداد فم الرحم بالولد فلا یخرج منه دم ثم یخرج بخروج الولد للانفتاح به ولذا حکم الشارع بکون وجود الدم دلیلا علی فراغ الرحم فی قوله صلی الله علیه وسلم" الا لا تنکح الحبالی حتیٰ یضعن ولا الحبالیٰ حتی یستبرأ ن بحیضة" وأفاد ان ما تره من الدم فی حال ولادتها قبل خروج اکثر الولد استحاضة فتتوضأ ان قدرت فی هذه الحالة او تتیمم وتومئ الصلاة. ولا توخر فما عذر الصحیح القادر کذا فی المجتبی ،البحر الرائق: ۱/ ۳۷۸، ۳۷۹، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: رشیدیة کوئٹه.و : ۱/ ۲۱۸، ط: سعید کراچی.

## ولد الزنا کی امامت

ولد الزنا والد کے نہ ہونے کی وجہ سے صحیح تربیت یافتہ نہیں ہوتا، نیز اس سے طبعاً نفرت ہوتی ہے، اس لئے اس کی امامت مکروہ تنزیہی ہے، اور اگر اس میں یہ باتیں نہیں ہیں بلکہ وہ عالم، متقی ہے تو اس کی امامت میں کراہت نہیں ہوگی، بلکہ دوسروں کی بنسبت اس کی امامت افضل اور بہتر ہوگی۔ (۱)

## وہم کا علاج

''وہم'' کو دور کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس کو شیطانی وسوسہ سمجھ کر اس کی طرف التفات نہ کرے، اہمیت نہ دے، اور اس پر عمل نہ کرے اور نماز پوری کرے۔ (۲)

''وہم'' بجلی کی ننگی تار کے مانند ہے، اس کو ہاتھ سے پکڑ کر لانا اور ہاتھ سے پکڑ کر ہٹانا دونوں منع ہے، دونوں صورتوں میں ہلاکت ہے، اسی طرح ''وہم'' کو خود اپنے اختیار سے لانا بھی نہیں چاہئے، اور اگر وہم ہوتا ہے تو اس کی طرف التفات بھی نہیں کرنا چاہئے، دونوں صورتوں میں پریشانی ہوتی ہے۔

---

(۱) (وولد الزنا)هذا ان وجد غيرهم والا فلا كراهة، الدرمع الرد (قوله وولد الزنا)اذ ليس له اب يربيه ويؤدبه ويعلمه فيغلب عليه الجهل "بحر" او لنفرة الناس عنه ،شامي: ۱/ ۵۶۲، باب الامامةقبل "مطلب في امامة الامرد ،ط : سعيد كراچي،(قوله اى غير الفاسق).... قال : ولو عدمت اى علة الكراهة بأن كان الاعرابى افضل من الحضرى والعبد من الحر، وولد الزنا من ولد الرشدة، والاعمىٰ من البصير فالحكم بالضدالخ،شامي: ۱/ ۵۶۰، باب الامامة قبل "مطاب البدعة خمسةاقسام" ط: سعيد كراچي. وكره امامة..... ولد الزنا لانه ليس له اب يعلمه فيغلب عليه الجهل وان تقدموا جاز لقوله عليه الصلاة والسلام : صلوا خلف كل بر و فاجر (تبيين الحقائق: ۱/ ۳۴۶، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

ولان في تقديم هؤلاء تنفير الجماعة فيكره ،هداية مع فتح القدير : ۱/ ۳۰۴،كتاب الصلوة ،باب الامامة، ط: رشيديه كوئٹه. عالمگيرى: ۱/ ۸۵، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) عن القاسم بن محمد ان رجلا سأله، فقال انى اهم فى صلاتى، فيكثر ذلك على فقال له امض فى صلاتك فانه لن يذهب ذلك عنك حتىٰ تنصرف وانت تقول ما اتممت صلاتى، رواه مالك ،مشكوة المصابيح،ص: ۱۹ ، باب فى الوسوسة، الفصل الثالث، ط:قديمى كراچى.

# ن

## ہاتھ

عورتوں کے لئے نماز میں دونوں ہاتھوں کے اوپر اور نیچے کا حصہ نماز میں ڈھانکنا ضروری نہیں، اس کے کھلے رہنے سے نماز ہو جاتی ہے، اور ہاتھ سے مراد گٹے سے انگلیوں کے سرے تک ہے۔ (۱)

## ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا شرعا ثابت ہے اور مستحب ہے، لیکن اگر اتفاق سے کوئی شخص کبھی دعا کرنا ترک کردے تو اس پر اعتراض کرنا درست نہیں۔ (۲)

---

(۱) بدن الحرة عورة الا وجهها وكفيها وقدميها كذا فى المتون، عالمگیری: ۱/ ۵۸، كتاب الصلوٰة، الباب الثالث فى شروط الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. رد المحتار: ۱/ ۴۰۵، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فى ستر العورة، ط: سعيد كراچى. تبيين الحقائق: ۱/ ۲۵۴، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) عن ابى امامة رضى الله عنه قال قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم اى الدعاء اسمع؟ قال: جوف الليل الآخر ودبر الصلوٰت المكتوبات، جامع الترمذى، ابواب الدعوات، باب بلا ترجمة: ۲/ ۱۸۷، ط: سعيد كراچى. احوال الاجابة.... ودبر الصلوٰت المكتوبات (الحصن الحصين للجزرى، ص: ۲۳، ط: دار الاشاعت كراچى.

عن انس بن مالك رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال: مامن عبد بسط كفيه فى دبر كل صلاة ثم يقول: اللّٰهم الٰهى واله ابراهيم واسحاق ويعقوب واله جبرئيل وميكائيل واسرافيل عليهم السلام اسئلك ان تستجيب دعوتى فانى مضطر، وتعصمنى فى دينى فانى مبتلى، وتنالنى برحمتك فانى مذنب، وتنفى عنى الفقر فانى متمسكن الا كان حقا على الله ان لا يرد يديه خائبتين. عمل اليوم والليلة لابن السنى، باب مايقول فى دبر صلاة الصبح، ص: ۱۲۱، ط: مكتبة الشيخ.

## ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کی وجہ

نماز میں دونوں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے میں احتیاج ،افتقار، مسکنت، عجز ونیاز اور ذلت کی طرف اشارہ ہے، اور سوالی ہونا ظاہر ہے، کیونکہ نماز شعائر الٰہی میں سے ہے، اس لئے اس میں شاہی دربار کے درباریوں کی حالت کے ساتھ مشابہت کو ظاہر کرنا ہے، اور درباری لوگ بادشاہ کے سامنے دونوں ہاتھوں کو باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں، اور اسی حالت میں وہاں عاجزانہ درخواست کی جاتی ہے، اس لئے نماز میں بھی "اھدنا الصراط المستقیم" کے لفظ سے دعا کرنے سے پہلے اللہ کی تعریف کی جاتی ہے، اور نماز میں ایسی ہیئتیں اختیار کرنی پڑتی ہیں جو مناجات کے وقت بادشاہوں کے سامنے اختیار کی جاتی ہیں، چنانچہ تمام ہاتھ پاؤں سمیٹ لئے جاتے ہیں، اور کسی قسم کی بے توجہی نہیں کی جاتی اور سر سے پاؤں تک مؤدب ہو کر کھڑا ہونا پڑتا ہے، خلاصہ یہ کہ نماز میں دست بستہ کھڑا ہونا فطرت کے قانون کی رو سے بھی عبادت اور بندگی کے بالکل مناسب ہے۔(احکام اسلام ص ۵۸)

## ہاتھ باندھ لے

ا......تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ لے۔۲......وتر میں دعائے قنوت سے پہلے

---

= وقال ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم رفع یدیہ، ورأیت بیاض ابطیہ، البخاری: ۹۳۸/۲، کتاب الدعوات باب رفع الایدی فی الدعاء، ط: قدیمی کراچی.

الاصرار علی المندوب یبلغه الی حد الکراهة (السعایة: ۲۶۵/۲، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وقال الطیبی : وفیه من اصر علی امر مندوب ، وجعله عزما ولم یعمل بالرخصة، فقد اصاب منه الشیطان من الاضلال ،فکیف من اصر علی بدعة او منکر مرقاة المفاتیح ،کتاب الصلاة، باب فی الدعاء فی التشهد، ۳۱/۳، ط: رشیدیة کوئٹه.

ہاتھ باندھ لے۔۳......عید کی تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے، کے عنوانات دیکھ لیں۔

## ہاتھ باندھنا

مردوں کے لئے ناف کے اوپر اور ناف کے نیچے دونوں طرح ہاتھ باندھنا جائز ہے البتہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا زیادہ بہتر ہے، اور حنفیہ اسی پر عمل کرتے ہیں۔(۱)

## ہاتھ باندھنا اور سائنس

### ☆......عورتیں (Females)

عورتیں نیت کے بعد جب سینہ پر ہاتھ بندھتی ہیں تو دل کے اندر صحت بخش حرارت منتقل ہو جاتی ہے اور وہ غدود نشو ونما پاتے ہیں جن کے اوپر بچوں کی غذا کا انحصار ہے، نماز قائم کرنے والی ماؤں کے دودھ میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے کہ بچوں کے اندر انوارات کا ذخیرہ ہوتا رہتا ہے جس سے ان کے اندر ایسا پیٹرن (Pattern) بن جاتا ہے جو بچوں کے شعور کو نورانی بناتا ہے۔

---

(۱) واجمعوا علی انه يسن وضع اليمين على الشمال في الصلاة الا في رواية عن مالك وهي المشهورة انه يرسل يديه ارسالا وقال الاوزاعي بالتخيير واختلفوا في محل وضع اليدين فقال ابو حنيفة : تحت السرة،وقال مالك والشافعي، تحت صدره وفوق سرته وعن احمدروايتان اشهرهما وهي التي اختارها الخرقي كمذهب ابي حنيفة آه. اعلاء السنن: ۱۹۴/۲ ، كتاب الصلاة، باب وضع اليدين تحت السرة وكيفيته ، ط: ادارة القرآن كراچی.

وذكر عن علي من السنة في الصلاة، وضع الاكف على الاكف تحت السرة ، رواه ابو داؤد واحمد، واللفظ له الخ، حلبي كبير، ص: ۳۰۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور،

ولنا ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ثلاث من سنن المرسلين : تعجيل الافطار وتأخير السحور ، واخذ الشمال باليمين في الصلاة، وفي رواية وضع اليمين على الشمال تحت السرة في الصلاة.بدائع الصنائع: ۲۰۱/۱ ، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچی.

جدید تحقیق میں یہ بات ثابت ہے کہ عورتیں جب سینہ پر ہاتھ رکھ کر ایک خاص مراقبہ کرتی ہیں جس سے دنیا سے کٹ کر کسی پرسکون خیال میں کھو جاتی ہیں (یعنی اللہ کی طرف جب نمازی عورت متوجہ ہوتی ہے) تو ایسی حالت میں ایک خاص قسم کی ریز (Rays) پیدا ہو جاتی ہے جو بقول ڈاکٹر ڈارون ہلکے نیلے یا سفید رنگ کی ہوتی ہے جو اس کے جسم میں داخل اور خارج ہوتی رہتی ہے اور اس جسم کے اندر قوت مدافعت (Immunity) کے بڑھنے سے وہ جسم کبھی بھی خلیات کے سرطان (Cancer Of Cell) میں مبتلا نہیں ہوتا۔

## ☆......مرد (Males)

مرد جب ناف پر یا اس کے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں تو جیسا کہ آپ نے پہلے پڑھا کہ دونوں ہاتھوں سے لہریں نکلتی ہیں جو کہ مثبت (Positive) اور منفی (Negative) ہوتی ہیں۔ اب ان لہروں کے امتزاج سے ایک خاص اثر ہوتا ہے جو ناف کے ذریعے نظام اعصاب تک پہنچتا ہے جس سے گردے اور غدہ فوق الکلیہ (Adernal Glands) قوی ہوتے ہیں جس سے جنسی قوت قوی اور محرک ہوتی ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس ص ۶۵/۶۶)

## ہاتھ باندھنے کا طریقہ

☆......تکبیر تحریمہ کے فوراً ہاتھ باندھ لینا چاہئے، مرد حضرات ناف کے نیچے اور خواتین سینے پر ہاتھ باندھیں۔(۱)

---

(۱) (ثم وضع یمینه علی یساره) وتقدم صفته (تحت سرته عقیب التحریمة بلا مهلة) لانه سنة القیام فی ظاهر المذهب وعند محمد سنة القراءة (قوله بلا مهلة) بفتح المیم ای تراخ وبضمها عکارة الزیت، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۰، فصل فی کیفیة ترتیب افعال الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

مرد حضرات اس طرح ہاتھ باندھیں کہ دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کے پشت پر رکھیں اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کے پہنچے (گٹے) کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑ لیں، اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح بچھا دیں کہ تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف ہو۔(۱)

☆......خواتین سینے پر اس طرح ہاتھ باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھیں، عورتوں کے لئے مردوں کی طرح انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی پکڑنا سنت نہیں، بلکہ وہ صرف ایک ہاتھ کو دوسری ہاتھ پر رکھ دیں یہ کافی ہے، اور خواتین مردوں کی طرح ناف کے نیچے ہاتھ نہ باندھیں بلکہ سینے پر ہاتھ باندھیں۔(۲)

## ہاتھ پاؤں نہیں

اگر کسی کے دنوں ہاتھ، کہنی اور پاؤں ٹخنے سے کٹے ہوئے ہوں اور اس کے

---

(۱) ووضع الرجل يمينه على يساره تحت سرته آخذا رسغها بخنصره وابهامه هو المختار (قوله بخنصره وابهامه) اى يحلق الخنصر والابهام على الرسغ ويبسط الاصابع الثلاث كما فى شرح المنية ونحوه فى البحر والنهر والكفاية والفتح والسراج وغيرها. رد المحتار: ۱/ ۴۸۷، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة ،مطلب فى بيان المتواتر والشاذ، ط: سعيد كراچى. تبيين الحقائق: ۱/ ۲۸۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.هداية مع فتح القدير: ۱/ ۲۴۹، ۲۵۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط:رشيدية كوئٹه. عالمگيرى: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيدية.

(۲) وتضع المرأة والخنثى الكف على الكف تحت ثديها(قوله تحت ثديها كذا فى بعض نسخ المنية وفى بعضها على ثديها ،قال فى الحلية: وكان الاولىٰ ان يقول على صدرها كما قاله الجم الغفير لا على ثديها وان كان الوضع على الصدر قد يستلزم ذلک بأن يقع بعض ساعد كل يدعلى الثدى، لكن هذا ليس هو المقصود بالافادة،رد المحتار: ۱/ ۴۸۷- ۴۸۸، هداية مع فتح القدير: ۱/ ۲۴۹، ۲۵۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

چہرے پر زخم ہوتو ایسا شخص وضو اور تیمّم کے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے، پھر چہرے کا زخم صحیح ہونے کے بعد ان نمازوں کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

ہاں اگر ہاتھ کہنی سے کم کٹا ہوا ہو، اور کوئی وضو کرانے والا موجود ہو تو دھونا واجب ہے اور اگر کوئی شخص موجود نہ ہو تو پھر دھونا واجب نہیں ہے۔(۲)

## ہاتھ ٹیک کر اٹھنا

نماز میں سجدے سے کھڑے ہوتے وقت بیماری اور مجبوری کے بغیر زمین پر ہاتھ ٹیک کر اٹھنا مکروہ ہے، اور اگر بیماری یا مجبوری کی وجہ سے ہو تو کوئی حرج نہیں۔(۳)

---

(۱) واذ لم يقدر المريض على الوضوء والتيمم وليس عنده من يوضؤه وييممه فانه لا يصلي عندهما. قال الشيخ الامام محمد بن الفضل رحمه الله : رأيت في الجامع الصغير للكرخي: ان مقطوع اليدين والرجلين اذا كان بوجهه جراحة يصلي بغير طهارة ولا يتمم ولا يعيد وهذا هو الاصح كذا في الظهيرية ،عالمگيری: ۱/ ۳۱، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث في المتفرقات. ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) قال في البحر : ولو قطعت يده او رجله فلم يبق من المرفق والكعب شئ سقط الغسل ،ولو بقي وجب آه .رد المحتار: ۱/ ۱۰۲، كتاب الطهارة ،فرائض الوضوء قبل" مطلب في السنة وتعريفها، ط: سعيد کراچی.

(۳) ويكبر للنهوض على صدور قدميه بلا اعتماد وقعود استراحة ولو فعل لا بأس (قوله: بلا اعتماد الخ).... قال في الحلية: والاشبه انه سنة ومستحب عند عدم العذر ، فيكره فعله تنزيها لمن ليس به عذر آه وتبعه في البحر واليه يشير قولهم لا بأس فانه يغلب فيما تركه اولىٰ، رد المحتار: ۱/ ۵۰۶، كتاب الصلوٰة ، صفة الصلاة ،ط: سعيد کراچی. عالمگیری: ۱/ ۷۵، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. هداية مع فتح القدير : ۱/ ۳۶۷، كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

## ہاتھ کانوں تک اٹھانے کا طریقہ

مرد نماز شروع کرتے وقت نیت کرکے تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اس طرح اٹھائے کہ دونوں ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو، اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں، یا اس کے برابر آجائیں، اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں۔

بعض لوگ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرنے کی بجائے کانوں کی طرف کر لیتے ہیں اور بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے بالکل ڈھک/ چھپا لیتے ہیں اور بعض لوگ پوری طرح ہاتھ کانوں تک اٹھائے بغیر ہلکا سا اشارہ کرتے ہیں، بعض لوگ ہاتھوں سے کان کی لو کو پکڑ لیتے ہیں یہ سب غلط اور سنت کے خلاف ہیں، ان کو چھوڑنا ضروری ہے، اور سنت کے طریقے کے مطابق ہاتھ اٹھانا چاہئے۔

اور خواتین نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کانوں تک نہ اٹھائیں بلکہ صرف کندھوں تک اٹھائیں، اور وہ دوپٹے کے اندر ہی سے اٹھائیں، دوپٹے سے باہر سے نہیں۔(۱)

---

(۱) اذا اراد الدخول فی الصلاة کبر ورفع یدیه حذاء اذنیه حتیٰ یحاذی بابهامیه شحمتی اذنیه وبرؤس لاصابع فروع اذنیه کذا فی التبیین ، ولا یطأ طئ رأسه عند التکبیر کذا فی الخلاصة، قال الفقیه ابو جعفر: یستقبل ببطون کفیه القبلة وینشر اصابعه ویرفعهما ،فاذا استقرتا فی موضع محاذاة الابهامین شحمتی الاذنین یکبر ،قال شمس الائمة السرخسی علیه عامة المشایخ کذا فی المحیط، والرفع قبل التکبیر هو الاصح هکذا فی الهدایة، وهکذا تکبیرات القنوت وصلاة العیدین ... والمرأة ترفع حذاء منکبیها هو الصحیح کذا فی الهدایة والتبیین ،واذا رفع یدیه لا یضم اصابعه کل الضم ولا یفرج کل التفریج بل یترکها علی ما کانت علیه بین الضم والتفریج هکذا فی النهایة، هو المعتمد هکذا فی المحیط. عالمگیری: ۱/ ۷۳، کتاب الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.التبیین : ۱/ ۲۸۴، ۲۸۵ ، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.رد المحتار: ۱/ ۴۸۲، ۴۸۳، کتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

## ہاتھ کو زانوؤں پر نہ رکھنا

نماز کے دوران دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت میں دونوں ہاتھوں کو زانوؤں پر نہ رکھنا مکروہ ہے۔(۱)

## ہاتھ کی انگلیاں

☆......مردوں کے لئے رکوع میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں کھول کر درمیان میں فاصلہ رکھ کر گھٹنے پکڑنا مسنون ہے، سجدہ میں اپنے دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر زمین پر اس طرح رکھنا مسنون ہے کہ انگلیوں کے سر قبلہ کی طرف رہیں، ان دو حالتوں کے علاوہ باقی حالتوں میں انگلیوں کو عادت کے مطابق رکھے، نہ کھولے نہ بند کرے۔(۲)

☆......سجدہ میں اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر زمین پر اس طرح رکھے کہ انگلیوں کے سر قبلہ کی طرف رہیں، رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر کشادہ

---

(۱)والجلسة بين السجدتين ووضع يديه فيها على فخذيه كالتشهد المتوارث ، وهذا مما اغفله اهل المتون والشروح كما فى امداد الفتاح للشرنبلالى ،قلت: يأتى معزيا للمنية فافهم.(الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۷۷، كتاب الصلاة، سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى. وكذا فى الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۰۵ كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. امداد الفتاح شرح نور الايضاح، فصل فى كيفية تركيب الصلاة،ص: ۳۲۰، ط: صديقى پبلشرز كراچى.

(۲) ويعتمد بيديه على ركبتيه كذا فى الهداية، وهو الصحيح هكذا فى البدائع ويفرج بين اصابعه ولا يندب الى التفريج الا فى هذه الحالة ولا الى الضم الا فى حالة السجود، وفيما وراء ذلك يترك على العادة كذا فى الهداية.عالمگيرى: ۱/ ۷۴، كتاب الصلاة، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.هداية مع فتح القدير: ۱/ ۲۵۸، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة- ط:رشيديه كوئٹه. تبيين الحقائق: ۱/ ۲۹۷ كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. رد المحتار : ۱/ ۴۷۶، كتاب الصلاة،سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى.

کر کے گھٹنے پکڑنا مسنون ہے، رکوع اور سجدے کے علاوہ باقی حالات میں انگلیوں کو عادت کے مطابق رکھنا چاہئے نہ کھولے نہ بند کرے۔(۱)

## ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا اور سائنسی حقائق

ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا نماز کی سنت اور ضروریات میں شامل ہے، جب ہم ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے ہیں تو بازوؤں، گردن کے پٹھوں، اور شانے کے پٹھوں کی ورزش ہوتی ہے۔

دل کے مریض کے لئے ایسی ورزش بہت مفید ہے جو کہ نماز پڑھتے ہوئے خود بخود ہو جاتی ہے، اور یہ ورزش فالج کے خطرات سے محفوظ رکھتی ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/۵۰)

## ہائی بلڈ پریشر کا علاج

نماز قائم کرنے کے لئے ہم سب سے پہلے وضو کا اہتمام کرتے ہیں، وضو کے دوران جب ہم اپنا چہرہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھوتے ہیں، پاؤں دھوتے ہیں اور سر کا مسح کرتے ہیں تو ہمارے اندر دوڑنے والے خون کو ایک نئی زندگی ملتی ہے جس سے ہمیں سکون ملتا ہے، اس تسکین سے ہمارا سارا اعصابی نظام متاثر ہوتا ہے، پرسکون اعصاب سے دماغ کو آرام ملتا ہے، اعضائے رئیسہ، سر، پھیپھڑے، دل اور جگر وغیرہ کی کارگردگی بحال ہوتی ہے، ہائی بلڈ پریشر کم ہو کر نارمل ہو جاتا ہے، چہرے پر رونق اور ہاتھوں میں رعنائی اور خوبصورتی

---

(۱) ویضع یدیہ فی السجود حذاء اذنیہ ویوجہ اصابعہ نحو القبلة وکذا اصابع رجلیہ. عالمگیری: ۱/۷۵، کتاب الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ. هدایة مع فتح القدیر: ۱/۲۶۶، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹہ. رد المحتار: ۱/۵۰۰. کتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

آجاتی ہے، وضوکرنے سے اعصاب کا ڈھیلا پن ختم ہوجاتا ہے، آنکھیں پرکشش ہوجاتی ہیں، سستی اور کاہلی دور ہوجاتی ہے۔ آپ کبھی بھی تجربہ کرسکتے ہیں کہ ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وضو کرائیں بلڈ پریشر کم ہوجائے گا۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۷۲/۱)

## ہائے

نماز کے دوران رنج وغم کی وجہ سے ''ہائے'' کہنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، اگر کسی مرض یا زخم کی وجہ سے ''ہائے'' کہا ہے جس کو ضبط کرنا ممکن نہیں ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۱)

## ہائے ہائے کرنا

''کراہنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## ہر رکعت کے شروع میں

پہلی رکعت کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے بعد سورہ فاتحہ سے پہلے ثناء پھر **أعوذ بالله من الشيطان الرجيم** اور **بسم الله الرحمن الرحيم** پڑھے اور دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں سورہ فاتحہ سے پہلے صرف **بسم اللّٰه الرحمن الرحيم** پڑھے

---

(۱) والانين هو قوله ''آ ه'' بالقصر والتأوه هو قوله آه بالمد و التافيف اف اوتف والبكاء بصوت يحصل به حروف لوجع او مصيبة قيد للاربعة الا لمريض لا يملك نفسه عن آنين او تأوه لانه حينئذ كعطاس و سعال و جشاء او تثاؤب وان حصل حروف للضرورة، رد المحتار: ۶۱۹/۱، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، مطلب المواضع التى لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ۱۰۰/۱، كتاب الصلوٰة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. تبيين الحقائق: ۳۹۱/۱، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى.

ثناء، اوراعوذباللہ من الشیطن الرجیم نہ پڑھے۔اور یہ حکم امام اورا کیلے نماز پڑھنے والے کے لئے ہے مقتدی کے لئے نہیں۔(۱)

## ہسپتال کے یونیفارم میں نماز پڑھنا

اگر ہسپتال کے ملازم کے کپڑے پاک ہیں تو ان میں نماز پڑھنا جائز ہے اوراگر ہسپتال کے ملازم کے کپڑے زخمیوں کے خون یا پیپ لگنے سے ناپاک ہوگئے ہیں تو ان کپڑوں میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا بلکہ ان کپڑوں کو تبدیل کر کے دوسرے پاک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہوگا، البتہ اگر دوسرے پاک کپڑے میسر نہیں تو اس صورت میں مجبوراً انہی کپڑوں میں نماز پڑھنا جائز ہوگا۔(۲)

## ہلکی نماز پڑھنا

امام کو نماز میں تخفیف اور آسانی کرنی چاہئے، حدیث شریف میں ہے کہ حضرت

---

(۱) ویفعل فی الرکعة الثانیة مثل ما فعل فی الاول لانه تکرار الارکان الا انه لا یستفتح ولا یتعوذ لانهما لم یشرعا الا مرة واحدة، هدایةمع فتح القدیر: ۱/۲٦۸، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. کذا فی فتاویٰ عالمگیری: ۱/۷۵، کتاب الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. کذا فی تبیین الحقائق: ۱/۳۰۹، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) تطهیر النجاسة من بدن المصلی و ثوبه والمکان الذی یصلی فیه واجب هکذا فی الزاهدی فی باب الانجاس، هذا اذا کانت النجاسة قدرامانعا وامکن ازالتها من غیر ارتکاب ما هو اشد حتیٰ لو لم یتمکن من ازالتها الا بابداء عورته للناس یصلی معها، ولو أبداها للازالة فسق هکذا فی البحر الرائق،عالمگیری: ۱/۵۸، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. ردالمحتار: ۱/۴۰۲، کتاب الصلاة، ،باب شروط الصلاة،ط: سعید کراچی. تبیین الحقائق: ۱/۲۵۱،۲۵۲، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط:سعید کراچی.

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ڈانٹا کیونکہ وہ نماز میں بڑی بڑی سورتیں پڑھتے تھے جس سے ان کے نمازیوں کو تکلیف ہوتی تھی۔(۱)

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں ایک بچہ کے رونے کی آواز سن کر صرف قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پر اکتفا کیا تھا کیونکہ اس بچے کی ماں نماز میں شریک تھی۔(۲)

## ہنسنا

☆......نماز میں ہنسنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اور وضو برقرار رہتا ہے، اس لئے اس نماز کو دوبارہ نیت باندھ کر پڑھنا لازم ہے۔(۳) ہنسنے سے مراد یہ کہ ہنسنے کی آواز خود

---

(۱) ولا یطول الامام بهم الصلاة، لقوله علیه السلام من أم قوما فلیصل بهم صلاة اضعفهم فان فیهم المریض والکبیر وذا الحاجة(قوله لقوله صلی الله علیه وسلم).... علی ما فی مسلم ان معاذاً افتتح سورة البقرة فانحرف رجل فسلم ثم صلی وحده وانصرف وقوله صلی الله علیه وسلم له اذا اممت بالناس فاقرأ بالشمس وضحاها وسبح اسم ربک الاعلیٰ واقرأ باسم ربک واللیل اذا یغشیٰ لانها کانت العشاء. فتح القدیر: ۱/ ۳۰۵، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیه کوئٹه. ویکره تحریما (تطویل الصلاة) علی القوم زائدا علی قدر السنة فی قراءة واذکار رضی القوم اولا، لاطلاق الامر بالتخفیف الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۶۴، (قوله لاطلاق الامر بالتخفیف) وهو ما فی الصحیحین " اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیهم الضعیف والسقیم والکبیر، واذا صلی لنفسه فلیطول ما شاء" شامی: ۱/ ۵۶۴،۵۶۵، باب الامامة، مطلب اذا صلی الشافعی قبل الحنفی هل الافضل الصلاة مع الشافعیؒ ام لا؟ ط: سعید کراچی.

(۲) کما ذکر انه صلی الله علیه وسلم قرأ بالمعوذتین فی الفجر، فلما فرغ قالوا له: اوجزت، قال سمعت بکاء صبی فخشیت ان تفتن امه،آه .رد المحتار: ۱/ ۵۶۵ - ۵۶۵، کتاب الصلوة، باب الامامة، مطلب اذا صلی الشافعی قبل الحنفی، ط: سعید کراچی. وکذا فی فتح القدیر: ۱/ ۳۰۵، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) والضحک یبطل الصلاة ولا یبطل الطهارة، عالمگیری: ۱/ ۱۲، کتاب الطهارة، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ط: رشیدیة کوئٹه. رد المحتار: ۱/ ۱۴۵، کتاب الصلوٰة، باب ما ینقض الوضوء، ط: سعید کراچی. هدایة مع فتح القدیر: ۱/ ۴۶، کتاب الصلوٰة، فصل فی نواقض الوضوء، ط: رشیدیة کوئٹه.

سنے، ساتھ والے آدمی نہ سنیں، اس کو شریعت کی زبان میں ہنسنا کہتے ہیں۔(۱)

واضح رہے کہ نماز میں ہنسنا گناہ ہے، اللہ کے دربار کی شان کے خلاف ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔

☆......اگر نماز کے دوران ہنسی میں صرف دانت کھل گئے آواز بالکل نہیں نکلی تو وضو اور نماز دونوں باقی ہیں، اور اگر اتنی آواز نکلی کہ خود یا بالکل قریب والے شخص نے بھی سن لی تو نماز ٹوٹ گئی وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر اتنی زور سے ہنسا کہ اہل مجلس نے آواز سن لی، تو وضو بھی ٹوٹ گیا اور نماز بھی فاسد ہوگئی بشرطیکہ بالغ ہو، نابالغ کا وضو، نماز ہنسنے سے نہیں ٹوٹتا۔(۲)

## ہوا خارج ہو جاتی ہے

اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ اس کو نماز میں قیام اور رکوع میں ہوا خارج نہیں ہوتی لیکن سجدہ کرتے وقت ہوا خارج ہونے کی بیماری ہے تو ایسا آدمی نماز میں قیام اور رکوع کے بعد اشارے سے سجدہ کرے، اگر کھڑے ہو کر اشارے سے سجدہ کرنا آسان ہے تو کھڑے

---

(۱) والضحک ان یکون مسموعا ،عالمگیری: ۱/ ۱۲ ، رد المحتار: ۱/ ۱۴۵ ، هداية مع فتح القدير: ۱/ ۴۶، وراجع الحاشية رقم (۳) فی الصفحة السابقة.

(۲) وحد القهقهة ان يكون مسموعا له ولجيرانه ، والضحک ان يكون مسموعا له ولا يكون مسموعا لجيرانه، والتبسم ان لا يكون مسموعا له ولا لجيرانه كذا فی الذخيرة، والقهقهة فی كل صلاة فيها ركوع وسجود تنقض الصلاة والوضوء عندنا كذا فی المحيط، سواء كانت عمدا او نسيانا كذا فی الخلاصة، ولا تنقض الطهارة خارج الصلاة، والضحک يبطل الصلاة، ولا يبطل الطهارة والتبسم لا يبطل الصلاة ولا الطهارة... والقهقهة من الصبی فی حال الصلاة لا تنقض الوضوء كذا فی المحيط. عالمگیری: ۱/ ۱۲ ، كتاب الصلاة، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ط: رشيدية كوئٹه. هداية مع فتح القدير: ۱/ ۴۶، شامی: ۱/ ۱۴۴ ، كتاب الطهارة، مطلب نوم الانبياء غير ناقض ،ط: سعيد كراچی.

ہوکراشارے سے سجدہ کرے ورنہ بیٹھ کر سجدہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

## ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا

اگر ہوائی جہاز میں سفر کے دوران نماز کا وقت آجائے اور پانی ملے تو وضو کر کے ورنہ تیمّم کر کے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا درست ہے کیونکہ بیت اللہ زمین سے آسمان تک ہے، فضاء میں بھی اس طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، اور جو نماز ہوائی جہاز میں وضو یا تیمّم کے ساتھ ادا کی گئی ہے اس کو زمین پر اترنے کے بعد دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) یجب رد عذره او تقلیله بقدر قدرته ولو بصلاته مومیا وبرده لا یبقیٰ ذا عذر (قوله ولو بصلاته مومئا) ای کما اذا سال عند السجود ولم یسل بدونه فیومئ قائما او قاعدا، وکذا لو سال عند القیام یصلی قاعدا ،بخلاف ما لو استلقیٰ لم یسل فانه لا یصلی مستلقیا آه برکویة. رد المحتار: ۱/۳۰۷، ۳۰۸. کتاب الصلاة، مطلب فی احکام المعذور ط:سعید کراچی.فتاویٰ قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/ ۱۷۲، صلاة المریض ، ط: رشیدیه کوئٹه.وکذا فی احکام المرضیٰ لابن تاج الدین الحنفی (۱۰۶۰ه) ص: ۹۵، کتاب الصلاة، ط: دولة کویت،سنة ۱۴۱۸ه.

(۲) ومن اراد ان یصلی فی سفینة تطوعا او فریضة فعلیه ان یستقبل القبلة ولا یجوز له ان یصلی حیثما کان وجهه کذا فی الخلاصة، حتیٰ لو دارت السفینة وهو یصلی توجه الی القبلة حیث دارت کذا فی شرح منیة المصلی لابن امیر الحاج.عالمگیری: ۱/۶۳-۶۴ کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الثالث فی استقبال القبلة، ط: رشیدیه کوئٹه. رد المحتار :۲/۱۰۱ مطلب فی الصلاة فی السفینة، ط: سعید کراچی.

والمعتبر فی القبلة العرصة لا البناء فهی من الارض السابعة الی العرش (قوله : فهی من الارض السابعة الی العرش) صرح بذلک فی الفتاویٰ الصوفیة معزیا للحجة ،ثم قال: فلو صلی فی الجبال العالیة والآبار العمیقة السافلة جاز کما جاز علی سطحها وفی جوفها فتال، فلو کان المعتبر البناء لا العرصة لم یجز ذلک ،فالتفریع صحیح فافهم .رد المحتار: ۱/۴۳۲، کتاب الصلاة، شروط الصلاة، ط:سعید کراچی. ....ومحل کل ذلک اذا خاف خروج الوقت قبل ان تصل السفینة او القاطرة الی المکان الذی یصلی فیه صلاة کاملة،ولا تجب علیه الاعادة،ومثل السفینة القطر البخاریة البریة والطائرات الجویة، ونحوها. الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۲۰۶، کتاب الصلاة، مبحث صلاة الفرض فی السفینة وعلی الدابة ونحوها، ط: دار الفکر بیروت لبنان.

## ہوش وحواس

اگرنماز کے دوران ہوش وحواس درست نہ رہے، خواہ بے ہوشی کے سبب ہو یا جنون،آسیب وغیرہ کی وجہ سے تو نماز فاسد ہوجائے گی۔(۱)

## ہونٹ بندکر کے قرأت کرنا

☆......نماز میں چپ چاپ ہونٹ بندکر کے دل دل میں قرأت کرنے سے نمازنہیں ہوگی،قرأت کارکن اداہونے کے لئے کم سے کم درجہ یہ ہے کہ حروف صحیح طور پر نکلیں، اوراس کے پاس والایاخوداپنی قرأت کی آوازسن سکے،اس لئے نماز کے دوران ہونٹ ہلاکرقرأت کرناضروری ہے۔(۲)

☆......ہونٹ کوحرکت دیئے بغیرجوقرأت کی جاتی ہے شریعت میں اس کااعتبارنہیں۔(۳)

---

(۱)وکذا لا یصح الاقتداء بمجنون مطبق او متقطع فی غیر حالة افاقته وسکران او معتوه ذکره الحلبی ،الدر المختارمع الرد: ۱/۵۷۸، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. ،فتاویٰ عالمگیری: ۱/۱۲، کتاب الطهارة، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء ،ط: رشیدیة کوئٹه، فتح القدیر: ۱/۴۵، کتاب الطهارة ، ما ینقض الوضوء ،ط: رشیدیه کوئٹة، وکذا اذا جن فی الصلاة،او اغمی علیه او نام مضطجعا لا یجوز له البناء لان هذه العوارض یندروقوعها فی الصلاة فلم تکن فی معنی مورد النص والاجماع .بدائع الصنائع: ۱/۲۲۲،کتاب الصلوة، باب ما یفسد الصلوة، ط: سعیدکراچی.

(۲) واما حد القراءة فنقول تصحیح الحروف امر لا بد منه فان صحح الحروف بلسانه ولم یسمع نفسه لا یجوز وبه اخذ عامة المشایخ هکذا فی المحیط ، وهو المختار.هکذا فی السراجیة وهو الصحیح، هکذا فی النقایة، عالمگیری: ۱/۶۹، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول فی فرائض الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. والتفصیل فی رد المحتار: ۱/۵۳۴ ـ ۵۳۵، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة ،ط: سعید کراچی. وقال الشامی بعد التفصیل: فقد ظهر بهذا ان ادنیٰ المخافتة اسماع نفسه اومن بقربه من رجل او رجلین مثلا ، واعلاها تصحیح الحروف کما هو مذهب الکرخی ، ولا تعتبر هنا فی الاصح وادنیٰ الجهر اسماع غیره ممن لیس بقربه کأهل الصف الاول، واعلاها لا حد له فافهم، رد المحتار: ۱/۵۳۵، شرح الوقایة مع عمدة الرعایةص: ۱۴۹، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة ،ط: سعید کراچی.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة.

## یااللہ کہنا

فرض نماز کے دوران زور زور سے ”یااللہ“ کہنا مکروہ ہے، ایسی عادت کوترک کرنا ضروری ہے۔(۱)

## ”یرحمک اللہ“ کہنا

نماز کے دوران چھینکنے والے کے جواب میں ”یرحمک اللہ“ کہنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس نماز کودوبارہ پڑھنا ضروری ہے(۲)

(۱) المصلی اذا مر بأیة فیها ذکر النار او ذکر الموت، فوقف عندها وتعوذ من النار واستغفر او مر بآیة فیها ذکر الرحمة فوقف عندها او سئل اللہ الرحمة، فها هنا ثلاث مسائل مسئالة المنفرد والجواب فیها انه ان کان فی التطوع فهو حسن، وان کان فی الفرائض یکره، تاتارخانیة: ۱/۵۲۵، الفصل الرابع فی بیان ما یکره للمصلی ان یفعل فی صلاته وما لا یکره ،ط: ادارة القران کراچی.

(۲) رجل عطس فقال المصلی یرحمک اللہ تفسد صلاته کذا فی المحیطین ، عالمگیری: ۱/۹۸، کتاب الصلاة،الباب السابع فی ما یفسد الصلوة ،ط: رشیدیة کوئٹه. هدایة مع فتح القدیر: ۱/۳۴۷، کتاب الصلوة، باب مایفسد الصلوة وما یکره فیها ، ط:رشیدیة کوئٹه. رد المحتار: ۱/۶۲۰، کتاب الصلاة، باب مایفسد الصلوة ،ط: سعید کراچی.

# روزے کے مسائل

## کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتا جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

# متن الكافي

## في العروض والقوافي

لأحمد بن عباد بن شعيب القناء ٨٥٩ھ

مع حاشية الكاملة الشافي لـ

مفتي محمد انعام الحق قاسمي
راجپوری

الأستاذ بجامعة العلوم الإسلاميه
علامة بنوری تاؤن كراتشي

بيت العلم كراتشي

# زکوٰۃ کے مسائل
## کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی